حدیثِ مبارکہ کی عظیم الشان کتاب

اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصحیح البخاری

کی

فارسی میں جامع، مکمل اور مدلل شرح بنام

# شرحِ غوثیہ


از حضرت محدثِ کبیر، فقیہ افخم، غواصِ بحرِ حقیقت و معرفت علاّ اجل

سید شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

پشاوری ثم لاہوری المتوفی سنہ ۱۱۷۳ھ

بن

حضرت ابو البرکات سید حسن ٹھٹوی ثم پشاوری قادری گیلانی المتوفی سنہ ۱۱۱۵ھ

رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما

مع اردو ترجمہ

از فقیر محمد امیر شاہ بن حافظ سید محمد زمان شاہ مرحوم قادری گیلانی



یکہ توت پشاور شہر سنہ ۱۴۱۸ھ

Marfat.com

حدیثِ مبارکہ کی عظیم الشان کتاب

اصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ الصحیح البخاری

کی

فارسی میں جامع مکمل اور مدلل شرح بنام

# شرحِ غوثیہ

پارہ دوم

از حضرت محدث کبیر فقیہ افخم غواصِ بحرِ حقیقت و معرفت علامۂ اجل

## سید شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ

پشاوری ثم لاہوری المتوفی سنہ ۱۱۷۳ھ

بن

حضرت ابوالبرکات سید حسن ٹھٹوی ثم پشاوری قادری گیلانی المتوفیٰ سنہ ۱۱۱۵ھ

رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما

مع اردو ترجمہ

از فقیر محمد امیر شاہ بن حافظ سید محمد زمان شاہ مرحوم قادری گیلانی

یکہ توت پشاور شہر سنہ ۱۴۱۸ھ

جملہ حقوق طباعت و اشاعت
بحق مترجم محفوظ

نام کتاب:۔ شرح غوثیہ صحیح البخاری شریف
پارہ دوم (کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب التیمم و کتاب الصل

شارح:۔ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ
قادری گیلانی پشاوری ثم لاہوری

مترجم:۔ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

کمپیوٹر کمپوزنگ:۔ محمد عمر قریشی قادری

طبع اول:۔ ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء

سائز:۔

مطبع:۔ رضوان پرنٹرز، ڈھکی نعلبندی، پشاور شہر

ناشر:۔ **شاہ محمد غوث اکیڈمی**
کوچہ آقا پیر جان، یکہ توت، پشاور

قیمت:۔

Marfat.com

# عرض مترجم

الحمدللہ کہ یہ فقیر انتہائی صمیم قلب سے بارگاہ الٰہی میں سجدہ شکر بجا لاتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ و عزاسمہ کے فضل و کرم سے اور پیارے محبوب شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، عالم علوم اولین و آخرین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت سے شرح غوثیہ یعنی حضرت محدث کبیر سید سخی شاہ محمد غوث قادری گیلانی بن ابوالبرکات حضرت سید حسن قادری گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی شرح صحیح البخاری شریف کے دوسرے پارے کا اردو ترجمہ مع فارسی متن بخط محدث کبیر قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے۔ اس دوسری جلد میں کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب تیمم اور کتاب الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ شامل ہے۔

قبل ازیں ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء میں مکمل پہلے پارے کا اردو ترجمہ فارسی متن بقلم محدث کبیر شائع کیا جا چکا ہے جسے حضرات علماء کرام مشائخ عظام اور دینی مدارس کے طلباء نے نہایت پسند فرمایا خصوصاً علمائے افغانستان نے اس کی بہت پزیرائی فرمائی۔

محدث کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ عظیم الشان شرح ۱۱۳۸ھ میں بمقام پشاور رائج الوقت فارسی زبان میں تحریر فرمائی جس کے صرف ابتدائی تین پاروں کے دو قلمی نسخے دستیاب ہوئے ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اپنے قلم کا لکھا ہوا ۱۱۳۸ھ کا نسخہ مترجم کے پاس محفوظ ہے جبکہ ۱۲۷۸ھ میں کتابت شدہ ایک دوسرا نسخہ پشاور یونیورسٹی کے مرکزی کتب خانے میں موجود ہے جس کی فوٹو کاپی اس فقیر کے ہاں موجود ہے۔

شاہ صاحب کی یہ شرح غوثیہ بڑی تقطیع کے تقریباً ایک ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے جس میں اصطلاحات، اماکن اور اسماء الرجال پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے احادیث مبارکہ کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ نیز حدیث وفقہ میں باہم تطبیق کی گئی ہے اس سلسلے میں چاروں آئمہ کرام کے اقوال نقل کر کے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات کی فضیلت و حکمت ثابت کی گئی ہے علاوہ ازیں تصوف و معرفت کے نادر نکات بیان کئے گئے ہیں۔

چند معروف اور جید علماء کرام نے جب یہ شرح ملاحظہ فرمائی تو ان الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

مفسر قرآن شیخ الحدیث استاذی و مکرمی حضرت علامہ صاحبزادہ حافظ علی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ مجاز حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نے فرمایا،

"گویا لوح محفوظ آپ کے سامنے تھی جب آپ یہ شرح لکھ رہے تھے"

Marfat.com

حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب محدث دار منگوی (صوبہ سرحد) فرماتے ہیں،

"جس طرح نووی مسلم شریف کی دیگر شروح سے بے نیاز کر دیتی ہے اسی طرح بخاری شریف کی یہ شرح، بخاری شریف کے دیگر شروح سے بے نیاز کر دیتی ہے"

حضرت مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب بنوری شیخ الحدیث جامع اسلامیہ ڈابھیل نے فرمایا،

"یہ شرح اپنی نظیر آپ ہے"

ہمیں افسوس ہے کہ اس دوسری جلد کی طباعت میں وقفہ زیادہ گزر گیا۔ دراصل کاتب کی کمیابی، کاغذ کی ہوش ربا گرانی اور دیگر ناگزیر وجوہات کی بناء پر تاخیر ہوئی، ہم اس پر قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں۔ امید ہے اللہ تعالی کے فضل و کرم اور پیارے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی استعانت و مہربانی سے شرح غوثیہ شریف کے تینوں پاروں کا اردو ترجمہ کر کے علماء و مشائخ اور قارئین کے استفادے کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ ناسپاسی ہو گی اگر یہ فقیر سید محمد انور شاہ صاحب قادری (وڈپگہ) ایم۔اے لائبریری سائنس کا شکریہ ادا نہ کریں جس نے شرح غوثیہ کے املا، تصحیح اور دیگر امور میں ہر وقت میری امداد کی۔ علاوہ ازیں یہ فقیر اس موقع پر اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے کتاب کی تیاری اور اشاعت میں تعاون فرمایا خصوصاً برخوردارم الحاج سید سبطین، **سید نور الحسنین قادری**، اور حاجی صوفی محمد جاوید (بسکٹ فروش) کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ عزیزم گرامی قدر محمد عمر قادری نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اردو ترجمے کی کمپیوٹر کمپوزنگ کا کام سرانجام دیا اور یہ حقیقت ہے کہ اگر ان کی محنت سعی اور کاوش نہ ہوتی تو کتاب مذکورہ اتنی خوبصورت نہ بنتی، نیز محمد یاسر بخاری قادری، جناب محمد قمر صاحب (ایم۔اے) اور الحاج تنویر احمد صاحب قادری صدیقی ناظم اعلی ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام قاضی خیلاں پشاور نے مختلف مراحل میں ہاتھ بٹایا خصوصاً کتاب کی عربی عبارت پر اعراب لگانے کا کام غلام دستگیر صاحب قادری نے نہایت سلیقہ اور تندہی سے انجام دیا اللہ تعالی ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور قارئین کرام کے قلوب اور اذہان کو اس کے مطالعے سے منور فرما کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اطاعت سے سرشار فرمائے آمین ثم آمین بجاہ نبی الرؤف الرحیم علیہ تحیۃ والتسلیم

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ / یکم نومبر ۱۹۹۷

**(فقیر) محمد امیر قادری گیلانی**

یکہ توت پشاور شہر (پاکستان)

| | | |
|---|---|---|
| | عرض مترجم | |
| | کتاب الغسل "یہ کتاب غسل کے بیان میں ہے" | ١ |
| | باب الوضوء قبل الغسل "یہ باب غسل سے پہلے وضو کے سنت ہونے کے بیان میں ہے" | ٢ |
| | باب غسل الرجل مع امراتہ "یہ باب مرد کا اپنی عورت کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرنے کے بیان میں ہے" | ٣ |
| | باب الغسل بالصاع و نحوہ "یہ باب اس بیان میں ہے کہ غسل ایک صاع سے کیا جائے۔ اور غسل صاع کی مانند ہے" | ۴ |
| | باب من افاض علیٰ راسہ ثلثا "یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو سر پر تین بار پانی بہاتا ہے" | ٧ |
| | باب الغسل مرۃ واحدۃ "یہ باب اس بیان میں ہے کہ اعضاء کا دھونا ایک مرتبہ ہے" | ٩ |
| | باب من بدا بالحلاب او الطیب عند الغسل "یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو کہ حلاب سے یا خوشبو سے غسل کے وقت ابتداء کرتا ہے" | ١٠ |
| | باب المضمضۃ و الاستنشاق فی الجنابۃ "یہ باب جنابت کے غسل میں کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں ہے" | ١١ |
| | باب مسح الید بالتراب لتکون انقیٰ "یہ باب اس بیان میں ہے کہ ہاتھ کو زمین پر ملے تا کہ وہ خوب اچھی طرح پاک ہو جائے" | ١٢ |
| | باب ھل یدخل الجنب یدہ الخ "کیا جنبی ہاتھ دھونے سے پہلے جس برتن میں پانی ہے اس میں ہاتھ ڈال سکتا ہے جبکہ سوائے جنابت کے اس کے ہاتھ پر کسی قسم کی پلیدی لگی ہوئی نہیں ہے" | ١٣ |
| | باب تفریق الغسل و الوضوء "یہ باب غسل اور وضو کے درمیان فرق کرنے کے بیان میں ہے" | ١٦ |
| | باب من افرغ بیمینہ علیٰ شمالہ فی الغسل "یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے کہ جس نے نہانے میں اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا" | ١٧ |
| ١٣ـ | باب اذا جامع ثم عاد "یہ باب اس بیان میں ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی یا لونڈی سے مجامعت کرے پھر دوبارہ کرے" | ١٨ |
| ١۴ـ | باب غسل المذی "یہ باب مذی کے دھونے کے بیان میں ہے" | ٢١ |
| ١۵ـ | باب من تطیب "یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو غسل جنابت سے پہلے خوشبو لگائے" | ٢٢ |
| ١٦ـ | باب تخلیل الشعر "یہ باب غسل جنابت میں بالوں میں خلال کرنے کے بیان میں ہے" | ٢٣ |
| ١٧ـ | باب من توضا فی الجنابۃ ثم غسل سائر جسدہ "یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو کہ غسل جنابت میں وضو کرے پھر تمام بدن کو دھوئے" | ٢۴ |
| ١٨ـ | باب اذا ذکر فی المسجد انہ جنب یخرج کما ھو ولا یتیمم "یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے کہ جس وقت اس کو مسجد میں یاد آئے کہ وہ جنبی ہے تو جس حالت میں ہو وہ مسجد سے نکل آئے اور تیمم نہ کرے" | ٢۵ |
| ١٩ـ | باب نفض الیدین من غسل الجنابۃ "یہ باب غسل جنابت سے دونوں ہاتھوں کو جھاڑنے کے بیان میں ہے" | ٢٦ |
| ٢٠ـ | باب من بدا بشق راسہ الایمن فی الغسل "یہ باب اس بیان میں ہے کہ جو شخص سر کے داہنے طرف سے غسل کی ابتداء کرے" | ٢٧ |
| ٢١ـ | باب من اغتسل عریانا وحدہ فی الخلوۃ "یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو خلوت میں اکیلا برہنہ ہو کر غسل کرے" | ٢٨ |
| ٢٢ـ | باب التستر فی الغسل عند الناس "یہ باب ہے کہ نہاتے وقت لوگوں سے پردہ کرنا چاہیے" | ٣١ |
| ٢٣ـ | باب اذا احتلمت المراۃ "یہ باب ہے کہ جب عورت کو احتلام ہو جائے" | ٣٢ |
| ٢۴ـ | باب عرق الجنب "یہ باب اس شخص کے پسینے کے حکم کے بیان میں ہے جو کہ جنابت کی حالت میں ہے" | ٣٣ |

| نمبر | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۵ـ | باب الجنب یخرج و یمشی فی السوق و غیرہ<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جنبی گھر سے باہر جا سکتا ہے اور بازار میں چل پھر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ" | ۳۴ |
| ۲۶ـ | باب کینونۃ الجنب فی البیت اذا توضا<br>"یہ باب اس جواز کے بیان میں ہے کہ جنبی اپنے گھر میں ٹھہرا رہے اس وقت جبکہ وضو کرے" | ۳۶ |
| ۲۷ـ | باب الجنب یتوضا ثم ینام<br>"یہ باب ہے کہ جنبی وضو کر کے نیند کرے" | ۳۷ |
| ۲۸ـ | باب اذا التقی الختانان<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جب مرد اور عورت کے دو ختنے ایک جگہ ملاقات کریں" | ۳۸ |
| ۲۹ـ | باب غسل ما یصیب من فرج المراۃ<br>"یہ باب اس رطوبت کے دھونے کے بیان میں ہے جو مرد کو عورت کے اندام نہانی سے پہنچتی ہے" | ۳۹ |
| ۳۰ـ | **کتاب الحیض**<br>"یہ کتاب احکام حیض کے بارے میں ہے" | ۴۳ |
| ۳۱ـ | باب کیف کان بدء الحیض<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حیض کی ابتداء کیسے ہوئی؟" | ۴۳ |
| ۳۲ـ | باب الامر للنساء اذا نفسن<br>"یہ باب عورتوں کے اس امر کے بیان میں ہے جب کہ وہ نفاس میں مبتلا ہو جائیں" | ۴۵ |
| ۳۳ـ | باب غسل الحائض راس زوجھا و ترجیلہ<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر کو دھوئے اور اس کے سر کو کنگھی کرے اور اس کو صاف و ستھرا کرے" | ۴۶ |
| ۳۴ـ | باب قراۃ الرجل فی حجر امراتہ و ھی حائض<br>"یہ باب مرد کے قرآن پڑھنے کے بیان میں ہے جبکہ اپنی عورت کے پہلو میں ہو اور وہ عورت حائضہ ہو" | ۴۷ |
| ۳۵ـ | باب من سمی النفاس حیضا<br>"یہ باب ہے کہ جس میں نفاس کا نام حیض دیا ہے" | ۴۸ |
| ۳۶ـ | باب مباشرۃ الحائض<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ مرد حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کرے" | ۵۰ |
| ۳۷ـ | باب ترک الحائض الصوم<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ وہ عورت جو حائضہ ہے روزہ ترک کرے، یعنی ایام حیض میں روزہ نہ رکھے" | ۵۲ |
| ۳۸ـ | باب تقضی الحائض المناسک کلھا<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ وہ عورت جو کہ احرام کی حالت میں حائضہ ہو جائے اسے چاہیے کہ وہ مناسک حج یا عمرہ کی قضا کرے" | [illegible] |
| ۳۹ـ | باب الاستحاضۃ<br>"یہ باب استحاضہ کے احکام کے بیان میں ہے" | ۵۸ |
| ۴۰ـ | باب غسل دم المحیض<br>"یہ باب حیض کا خون دھونے کے بیان میں ہے" | ۵۸ |
| ۴۱ـ | باب الاعتکاف للمستحاضۃ<br>"یہ باب اس حکم کے بیان میں ہے کہ مستحاضہ عورت مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے" | ۶۰ |
| ۴۲ـ | باب ھل تصلی المراۃ فی ثوب الخ<br>"کیا عورت اس کپڑے میں جس میں کہ اسے حیض ہوا نماز پڑھے" | ۶۱ |
| ۴۳ـ | باب الطیب للمراۃ عند غسلھا من المحیض<br>"یہ باب عورت جب حیض کا غسل کرے تو اس وقت خوشبو لگانے کے بیان میں ہے" | ۶۱ |
| ۴۴ـ | باب دلک المراۃ نفسھا الخ<br>"یہ باب اس عورت کے بیان میں ہے جو حیض سے پاک ہو کر اپنے بدن کو رگڑے" | ۶۳ |
| ۴۵ـ | باب غسل المحیض<br>"یہ باب حیض کے غسل کرنے کے بیان میں ہے" | ۶۵ |
| ۴۶ـ | باب امتشاط المراۃ عند غسلھا من المحیض<br>"یہ باب عورت کے حیض کے غسل کے وقت کنگھی کرنے کے بیان میں ہے" | ۶۵ |
| ۴۷ـ | باب نقض المراۃ شعرھا عند غسل المحیض<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ عورت حیض کے بعد غسل کرتے وقت اپنے بال کھولے" | ۶۸ |
| ۴۸ـ | باب مخلقۃ و غیر مخلقۃ<br>"یہ باب مضغہ مخلقہ اور غیر مخلقہ کے بیان میں ہے" | [illegible] |
| ۴۹ـ | باب کیف تھل الحائض بالحج و العمرۃ<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حائضہ حج اور عمرہ میں احرام باندھے اور تلبیہ کرے" | [illegible] |
| ۵۰ـ | باب اقبال المحیض و ادبارہ<br>"اس باب میں حیض کے شروع ہونے اور اس کے ختم ہونے کا بیان ہے" | [illegible] |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ٥١- | باب لاتقضی الحائض الصلوٰة<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حائضہ نماز کی قضا نہ کرے" | ٧٥ |
| ٥٢- | باب النوم مع الحائض وھی فی ثیابھا<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حیض والی عورت کے ساتھ سو جانا اس حال میں کہ وہ اپنے ان ہی کپڑوں میں ہو" | ٧٧ |
| ٥٣- | باب من اخذ ثیاب الحیض سوی ثیاب الطھر<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جس نے پاکیزگی کے ایام کے علاوہ ایام ماہواری کے لئے الگ کپڑے رکھے" | ٧٨ |
| ٥٤- | باب شھود الحائض العیدین و دعوة المسلمین<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حائضہ عورت عیدین کے موقع پر اور مسلمانوں کے اکٹھا ہونے پر آ سکتی ہے" | ٧٨ |
| ٥٥- | باب اذا حاضت فی شھر ثلث حیض<br>"یہ باب اس حائضہ عورت کے حکم کے متعلق ہے جس کو ایک مہینہ میں تین بار حیض آیا ہے" | ٨١ |
| ٥٦- | باب الصفرة و الکدرة فی غیر ایام الحیض<br>"یہ باب بغیر ایام حیض کے زرد یا مٹیالے (خاکی) رنگ کے خون آنے کے بیان میں ہے" | ٨٥ |
| ٥٧- | باب عرق الاستحاضة<br>"یہ باب استحاضہ کی رگ کے بیان میں ہے" | ٨٥ |
| ٥٨- | باب المراة تحیض بعد الافاضة<br>"یہ باب اس عورت کے حکم کے متعلق ہے جو کہ طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئی ہو" | ٨٦ |
| ٥٩- | باب اذا رات المستحاضة الطھر<br>"یہ باب عورت کے طہر دیکھنے کے وقت کے بیان میں ہے" | ٨٨ |
| ٦٠- | باب الصلوٰة علی النفسآء<br>یہ باب نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں ہے" | ٨٩ |
| ٦١- | **کتاب التیمم**<br>"یہ کتاب تیمم کے بیان میں ہے" | ٩١ |
| ٦٢- | باب اذا لم یجد ماءً ولا ترابا<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جس وقت کہ وضو کے لئے پانی نہ پائے اور تیمم کے لئے مٹی نہ پائے" | ٩٥ |
| ٦٣- | باب التیمم فی الحضر اذا لم یجد المآء<br>"یہ باب حضر میں تیمم کرنے کے حکم میں ہے جبکہ پانی نہ پائے" | ٩٦ |
| ٦٤- | باب التیمم ھل ینفخ فیھما<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ کیا اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارنے کے بعد ان کو پھونکے" | ٩٨ |
| ٦٥- | باب التیمم للوجه والکفین<br>"یہ باب منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کے بیان میں ہے" | ١٠١ |
| ٦٦- | باب الصعید الطیب وضوء المسلم الخ<br>"یہ باب پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے" کے بیان میں ہے یہ پاک مٹی پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے" | ١٠٣ |
| ٦٧- | باب اذا خاف الجنب علی نفسه المرض الخ<br>"یہ باب ہے کہ جب جنبی بیماری یا اپنے اوپر پیاس سے ڈرے" | ١١١ |
| ٦٨- | باب التیمم ضربة<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ تیمم ایک ضرب ہے" | ١١٤ |
| ٦٩- | باب (تیمم) | ١١٦ |
| ٧٠- | **کتاب الصلوٰة**<br>"یہ نماز کی کتاب ہے" | ١١٩ |
| ٧١- | باب کیف فرضت الصلوٰة فی لیلة الاسراء<br>"یہ باب اس بیان میں ہے کہ نماز شب اسراء میں کیسے فرض کی گئی" | ١١٩ |
| ٧٢- | باب وجوب الصلوٰة فی الثیاب<br>"اس باب میں کپڑوں (لباس) کے ساتھ نماز کے واجب ہونے کا بیان ہے" | ١٢٧ |
| ٧٣- | باب عقد الازار علی القفا فی الصلوٰة<br>"یہ باب نماز کے دوران گردن ازار بند باندھنے کے متعلق ہے" | ١٣٠ |
| ٧٤- | باب الصلوٰة فی الثوب الواحد ملتحفا<br>"باب، ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں اس حال میں کہ وہ کپڑا بدن پر لپٹا ہو" | ١٣٢ |
| ٧٥- | باب اذا صلی فی الثوب الواحد فلیجعل علی عاتقیه<br>"باب، ایک کپڑے میں نماز پڑھتے وقت دونوں شانوں کو اس کپڑے سے ڈھانپنے کے بیان میں" | ١٣٥ |


Marfat.com

۷۶۔ باب اذا کان الثوب ضیقا — ۱۳۶
"باب اس بیان میں کہ جب کپڑا چھوٹا ہو تو نمازی کیا کرے؟"

۷۷۔ باب الصلوٰۃ فی الجبۃ الشامیۃ — ۱۳۸
"باب شامی جبہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں"

۷۸۔ باب کراہیۃ التعری فی الصلوٰۃ وغیرھا — ۱۴۰
"باب نماز یا غیر نماز میں برہنہ ہونے کی کراہیت کے بیان میں"

۷۹۔ باب الصلوٰۃ فی القمیص والسراویل والتبان والقباء — ۱۴۱
"باب قمیص، پاجامہ، چھوٹا پاجامہ اور قباء میں نماز پڑھنے کے بیان میں"

۸۰۔ باب مایستر من العورۃ — ۱۴۴
"باب، جس سے عورت (بدن کی وہ جگہ جس کو دوسروں سے چھپانا لازمی ہے) کو چھپانے کے بیان میں"

۸۱۔ باب الصلوٰۃ بغیر رداء — ۱۴۷
"باب، بغیر چادر کے نماز پڑھنے کے بیان میں"

۸۲۔ باب مایذکر فی الفخذ — ۱۴۸
"باب ران کے حکم کے بیان میں"

۸۳۔ باب فی کم تصلی المراۃ من الثیاب — ۱۵۵
"باب اس بیان میں کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے"

۸۴۔ باب اذا صلی فی ثوب لہ اعلام و نظر الی علمھا — ۱۵۶
"باب اس بیان میں کہ جس وقت کوئی شخص ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس میں علم ہو اور وہ آدمی اس علم پر نظر کرے"

۸۵۔ باب ان صلی فی ثوب مصلب — ۱۵۷
"باب، منقش کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں"

۸۶۔ باب من صلی فی فروج حریر — ۱۵۸
"باب، ریشم کے اس کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں جو پیٹھ کی طرف سے پھٹا ہوا ہو"

۸۷۔ باب الصلوٰۃ فی الثوب الاحمر — ۱۶۰
"باب سرخ کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں"

۸۸۔ باب الصلوٰۃ فی السطوح — ۱۶۱
"باب، ہموار جگہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں"

۸۹۔ باب اذا اصاب ثوب المصلی امراتہ اذا سجد — ۱۶۷
"باب اس بیان میں کہ جب نمازی کے کپڑوں کو اس کی عورت سجدے کی حالت میں چھوئے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی"

۹۰۔ باب الصلوٰۃ الحصیر
"باب چٹائی پر نماز پڑھنے کے بیان میں"

۹۱۔ باب الصلوٰۃ علی الخمرۃ
"باب، چھوٹی جائے نماز پر نماز پڑھنے کے بیان میں"

۹۲۔ باب الصلوٰۃ علی الفراش
"باب، بچھونے پر پڑھی جانے والی نماز کے بیان میں"

۹۳۔ باب السجود علی الثوب فی شدۃ الحر
"باب، سخت گرمی میں کپڑے کے کنارے پر سجدہ کرنے کے بیان میں"

۹۴۔ باب الصلوٰۃ فی النعال
"باب، جوتوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں"

۹۵۔ باب الصلوٰۃ فی الخفاف
"باب، موزوں سمیت نماز پڑھنے کے بیان میں"

۹۶۔ باب اذا لم یتم السجود
"باب، نمازی کے سجدہ کو پورا نہ ادا کرنے کے بیان میں"

۹۷۔ باب یبدی صبعیہ
"باب، اپنے دونوں بازوؤں کو ظاہر اور جدا کرنے کے بیان میں ہے"

۹۸۔ باب فضل استقبال القبلۃ
"باب، قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونے کے بیان میں"

۹۹۔ باب قبلۃ اھل المدینۃ و اھل الشام و المشرق
"باب، قبلہ اہل مدینہ، قبلہ اہل شام اور اہل مشرق کے بیان میں"

۱۰۰۔ باب قول اللّٰہ و التخذو من مقام ابراہیم مصلی
"باب، ارشاد باری تعالیٰ "اور بناؤ مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز" کے بیان میں"

۱۰۱۔ باب التوجہ نحو القبلۃ
"باب، نماز میں کعبہ کی طرف رخ کرنے کے بیان میں"

۱۰۲۔ باب ما جاء فی القبلۃ و من لم یر الاعادۃ علی من سھی فصلی الی غیر القبلۃ
"باب قبلے کے بیان میں اور اس شخص کے متعلق جس نے سھو کیا ہے اس یقین کے ساتھ کے ادھر قبلہ ہے اور اعادہ نہیں کیا، پھر قبلے کی سمت نماز پڑھ


Marfat.com

لی"

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۳ | باب حک البزاق بالید من المسجد<br>"باب، اپنے دست مبارک سے تھوک کو مسجد سے کھرچنے کے بیان میں" | ۱۹۳ |
| ۱۰۴ | باب حک المخاط بالحصا من المسجد<br>"باب، مسجد سے رینٹھ کو کنکریوں کے ساتھ دور کرنے کے بیان میں" | ۱۹۵ |
| ۱۰۵ | باب لا یصبق عن یمینه فی الصلوٰۃ<br>"باب، نماز میں دائیں جانب آب دہن نہ گرانے کے بیان میں" | ۱۹۶ |
| ۱۰۶ | باب لیبزق عن یسارہ او تحت قدمه الیسریٰ<br>"باب، نماز میں بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنے کے بیان میں" | ۱۹۷ |
| ۱۰۷ | باب کفارۃ البزاق فی المسجد<br>"باب، مسجد میں تھوکنے کے کفارہ کے بیان میں" | ۱۹۹ |
| ۱۰۸ | باب دفن النخامه فی المسجد<br>"باب، نخامہ کے مسجد میں دفن کرنے کے بیان میں" | ۲۰۰ |
| ۱۰۹ | باب اذا بدرہ البزاق فلیا بطرف ثوبه<br>"باب، نمازی پر تھوک کے غالب آنے اور اسے اپنے کپڑے کے کنارے میں لے لینے کے بیان میں" | ۲۰۰ |
| ۱۱۰ | باب عظة الامام الناس فی اتمام الصلوٰۃ و ذکر القبلة<br>"باب، امام کا لوگوں کو مکمل نماز ادا کرنے کی تلقین کرنے اور قبلے کے بیان میں" | ۲۰۲ |
| ۱۱۱ | باب هل یقال مسجد بنی فلاں<br>"باب، اس بات کے کہنے کے بیان میں کہ یہ بنی فلاں کی مسجد ہے" | ۲۰۳ |
| ۱۱۲ | باب القسمة و تعلیق القنو فی المسجد<br>"باب، مسجد کے اندر مال تقسیم کرنے یا خرمہ کا خوشہ لٹکانے کے بیان میں" | ۲۰۵ |
| ۱۱۳ | باب من دعی لطعام فی المسجد و من اجاب فیه<br>"باب، مسجد میں کھانے کی دعوت اور اس دعوت کو قبول کرنے کے بیان میں" | ۲۰۷ |
| ۱۱۴ | باب القضاء و اللعان فی المسجد<br>"باب، مسجد میں قضا اور لعان کے بیان میں" | ۲۰۸ |
| ۱۱۵ | باب اذا دخل بیتا یصلی حیث شاءَ او حیث امر و لا یتجسّس<br>"باب اس شخص کے بیان میں جو کسی کے گھر میں داخل ہو تو جو جگہ اسے بتائی جائے وہاں نماز پڑھے اور خود اس گھر میں کوئی جگہ تلاش نہ کرے" | ۲۰۹ |
| ۱۱۶ | باب المساجد فی البیوت<br>"باب، گھروں میں نماز کی جگہ بنانے کے بیان میں" | ۲۱۰ |
| ۱۱۷ | باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ<br>"باب، مسجد میں دائیں طرف سے داخل ہونے اور اس کے سوا کے بیان میں" | ۲۱۳ |
| ۱۱۸ | باب هل تنبش قبور مشرکی الجاهلیة و یتخذ مکانها مساجد<br>"باب، جاهلیت کے مشرکوں کی قبروں کو اکھیڑنے اور ان کی جگہ پر مساجد تعمیر کرنے کے بیان میں" | ۲۱۴ |
| ۱۱۹ | باب الصلوٰۃ فی المرابض الغنم<br>"باب، بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں" | ۲۱۸ |
| ۱۲۰ | باب الصلوٰۃ فی مواضع الابل<br>"باب، اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں" | ۲۱۸ |
| ۱۲۱ | "باب" من صلی و قدامه تنور او نار او شئی مما یعبد فاراد به وجه الله<br>"باب اس شخص کے بیان میں جسکے سامنے تنور یا آگ ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جسکی عبادت کی جاتی ہے" | ۲۱۹ |
| ۱۲۲ | باب کراهیة الصلوٰۃ فی المقابر<br>"باب مقبروں میں نماز کے مکروہ ہونے کے بیان میں" | ۲۲۱ |
| ۱۲۳ | باب الصلوٰۃ فی مواضع الخسف والعذاب و یذکران علیا کرہ الصلوٰۃ لخسف بابل<br>"باب، ان جگہوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں جو زمین میں دھنس گئے ہیں اور وہ جگہ جہاں عذاب کے آثار ظاہر کئے گئے اور ذکر کیا گیا ہے یہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابل کی دھنسی ہوئی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے" | ۲۲۲ |
| ۱۲۴ | باب الصلوٰۃ فی البیعة<br>"یہ باب بیعہ (گرجہ) میں نماز پڑھنے کے متعلق ہے" | ۲۲۴ |


Marfat.com

| نمبر | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ١٢٥ | باب (یہ باب ہے) | ٢٢٥ |
| ١٢٦ | باب قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم جعلت لی الارض مسجد و طهورا<br>"باب ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے بیان میں کہ خاص میرے لئے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی ہے اور پاک کرنے والی ہے" | ٢٢٧ |
| ١٢٧ | باب نوم المراۃ فی المسجد<br>"باب مسجد میں عورت کے سونے کے بیان میں" | ٢٢٩ |
| ١٢٨ | باب نوم الرجال فی المسجد<br>"باب مسجد میں مردوں کے سونے کے بیان میں" | ٢٣١ |
| ١٢٩ | باب الصلوٰۃ اذا قدم من سفر<br>"باب سفر سے واپس آنے والے شخص کے نماز پڑھنے کے بیان میں" | ٢٣٤ |
| ١٣٠ | باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس<br>"باب، اس بیان میں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (نماز تحیۃ المسجد) بیٹھنے سے پہلے ادا کرے" | ٢٣٥ |
| ١٣١ | باب الحدث فی المسجد<br>"باب، مسجد میں بے وضو ہونے کے بیان میں" | ٢٣٦ |
| ١٣٢ | باب بنیان المسجد<br>"باب، مسجد نبوی کی عمارت کے بیان میں" | ٢٣٧ |
| ١٣٣ | باب التعاون فی بناء المسجد و کان اللہ تعالٰی ما کان للمشرکین یعمروا الخ<br>"باب مسجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانے اور ارشاد باری تعالیٰ کے بیان میں کہ مشرک مساجد کی تعمیر نہ کریں اس حال میں کہ وہ اپنے کفر کا اقرار کرتے ہیں" | ٢٤٠ |
| ١٣٤ | باب الاستعانۃ بالنجار و الصناع فی اعواد المنبر و المسجد<br>"باب ترکھان اور کاریگروں کے بیان میں جو کہ منبر کی لکڑی تیار کرتے اور مسجد کو بناتے ہیں" | ٢٤٣ |
| ١٣٥ | باب من بناء المسجد<br>"باب اس شخص کے بیان میں جس نے مسجد بنائی" | ٢٤٥ |
| ١٣٦ | باب یاخذ بنصول النبل اذا مر فی المسجد<br>"باب، اس بیان میں کہ جس وقت مسجد میں کوئی گزرے تو اپنے تیروں کے برچھوں کو پکڑ لیا کرے" | ٢٤٦ |
| ١٣٧ | باب المرور فی المسجد<br>"باب مسجد میں گزرنے کے بیان میں" | ٢٤٧ |
| ١٣٨ | باب الشعر فی المسجد<br>"باب، مسجد میں شعر پڑھنے کے بیان میں" | ٢٤٨ |
| ١٣٩ | باب اصحاب الحراب فی المسجد<br>"باب، اسلحہ لے کر مسجد میں داخل ہونے والوں کے بیان میں" | ٢٤٩ |
| ١٤٠ | باب ذکر البیع و الشری علی المنبر فی المسجد<br>"اس باب میں منبر پر مسجد میں بیع وشری (خرید و فروخت) کا بیان ہے" | ٢٥٠ |
| ١٤١ | باب التقاضی و الملازمۃ فی المسجد<br>"باب، مسجد میں قرضدار سے سختی سے قرض کے مطالبے کے بیان میں" | ٢٥٢ |
| ١٤٢ | باب، کنس المسجد و التقاط الخرق و القذا و العیدان منہ<br>"باب مسجد میں جھاڑو دینے اور پرانے پھٹے ہوئے چیتھڑے اٹھانے، خس و خاشاک سے صاف کرنے اور لکڑیوں سے پاک کرنے کے بیان میں" | ٢٥٣ |
| ١٤٣ | باب تحریم تجارت الخمر فی المسجد<br>"باب مسجد میں شراب کی تجارت کو حرام کرنے کے بیان میں" | ٢٥٤ |
| ١٤٤ | باب الخدم المسجد<br>"باب مسجد کے خادموں کے بیان میں" | ٢٥٤ |
| ١٤٥ | باب الاسیر او الغریم یربط فی المسجد<br>"باب قیدی یا قرضدار کو مسجد میں باندھ کر رکھنے کے بیان میں" | ٢٥٦ |
| ١٤٦ | باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسیر ایضا فی المسجد<br>"باب، کافر کے غسل کرنے میں جبکہ وہ مسلمان ہونا چاہے اور قیدی کے مسجد میں باندھنے کے بیان میں" | ٢٥٧ |
| ١٤٧ | باب الخیمۃ فی المسجد للمرضی و غیرهم<br>"باب، مریضوں وغیرہ کے لئے مسجد میں خیمہ لگانے کے جواز میں" | ٢٥٨ |
| ١٤٨ | باب ادخال البعیر فی المسجد للعلۃ | ٢٥٩ |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| | "باب بوقت ضرورت مسجد میں اونٹ کے داخلے کے جواز میں" | |
| ۱۴۹ | باب (یہ باب ہے) | ۲۶۱ |
| ۱۵۰ | باب التنخوخة و الممر فی المسجد<br>"باب مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ کے بیان میں" | ۲۶۲ |
| ۱۵۱ | باب اتخاذ الابواب و الخلق للكعبة و المساجد<br>"باب، دروازے بنانے اور خانہ کعبہ، مساجد کو قفل لگانے کے بیان میں" | ۲۶۵ |
| ۱۵۲ | باب دخول المشرک المسجد<br>"باب مشرکوں کے مسجد میں داخلے کے بیان میں" | ۲۶۷ |
| ۱۵۳ | باب رفع الصوت فی المسجد<br>"باب مساجد میں آواز بلند کرنے کے بیان میں" | ۲۶۸ |
| ۱۵۴ | باب الحلق و الجلوس فی المسجد<br>"باب، مسجد میں حلقہ بنانے اور مسجد میں بیٹھنے کے حکم جواز کے بیان میں" | ۲۷۱ |
| ۱۵۵ | باب الاستلقاء فی المسجد و مد الرجل<br>"باب، مسجد میں پیٹھ کے بل لیٹنے اور مسجد میں پاؤں لمبے کرنے کے جواز میں" | ۲۷۴ |
| ۱۵۶ | باب المسجد یکون فی الطریق من غیر ضرر للناس وبہ قال الحسن و ایوب و مالک<br>"باب، راستے میں مسجد کے بنانے (جبکہ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائے) کے جواز میں، اور اس کے جواز پر حسن بصری، ایوب سجستانی اور امام مالک نے بھی حکم دیا ہے" | ۲۷۵ |
| ۱۵۷ | باب الصلوٰة فی المسجد السوق<br>"باب، بازار کی مسجد میں نماز پڑھنے کے جواز میں" | ۲۷۷ |
| ۱۵۸ | باب لتشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ<br>"باب، مسجد میں تشبیک کرنا وغیرہ کے بیان میں" | ۲۷۸ |
| ۱۵۹ | باب المساجد علیٰ طرق المدینة<br>"باب، ان مساجد کے حکم میں جو مدینے کے راستے میں واقع ہیں" | ۲۸۲ |
| ۱۶۰ | باب سترة الامام من خلفه<br>"باب، اس بیان میں کہ امام کا سترہ ہی ان لوگوں کا سترہ ہوتا ہے جو اس کے پیچھے ہوتے ہیں" | ۲۹۰ |
| ۱۶۱ | باب قدر کم ینبغی ان یکون بین المصلی و السترة<br>"باب، اس بیان میں کہ نمازی اور سترہ کے درمیان کتنے گز کا فاصلہ ہو؟" | ۲۹۳ |
| ۱۶۲ | باب الصلوٰة الی الحربة<br>"باب، حربہ کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں" | ۲۹۴ |
| ۱۶۳ | باب الصلوٰة الی العنزة<br>"باب، آدھے نیزے کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں" | ۲۹۴ |
| ۱۶۴ | باب السترة بمكة وغیرها<br>"باب، سترہ بنانا مکہ مکرمہ میں ہو یا سوائے اس کے کہیں ہو" | ۲۹۶ |
| ۱۶۵ | باب الصلوٰة الی الاسطوانة<br>"باب، ستون کی طرف نماز پڑھنے کے مستحب ہونے کے بیان میں" | ۲۹۷ |
| ۱۶۶ | باب الصلوٰة بین السواری فی غیر جماعة<br>"باب، ستونوں کے درمیان بغیر جماعت کے نماز ادا کرنے کے حکم کے بیان میں" | ۲۹۹ |
| ۱۶۷ | باب (یہ باب بلا عنوان ہے) | ۳۰۱ |
| ۱۶۸ | باب الصلوٰة الی الراحلة و البعیر و الشجر و الرحل<br>"باب، اس نماز کے حکم میں کہ اونٹنی کی طرف اور اونٹ کی طرف اور درخت کے طرف اور اونٹ کے کجاوے کی طرف ادا کی جائے" | ۳۰۲ |
| ۱۶۹ | باب الصلوٰة الی السریر<br>"باب، تخت کی طرف پڑھی جانے والی نماز کے بیان میں" | ۳۰۵ |
| ۱۷۰ | باب یرد المصلی من مر بین یدیه<br>"باب، اس بیان میں ہے کہ پڑھنے والا روکتا ہے اور منع کرتا ہے۔ کسی ایسے شخص کو جو کہ اس کے آگے سے گزرتا ہے" | ۳۰۶ |
| ۱۷۱ | باب اثم المار بین یدی المصلی<br>"باب، اس بیان میں کہ نمازی کے آگے سے گزرنا کتنا گناہ ہے" | ۳۰۹ |
| ۱۷۲ | "باب استقبال الرجل الرجل و هو یصلی<br>"باب، اس بیان میں ہے کہ ایک شخص کا دوسرے شخص کے روبرو ہونا اس حال میں کہ دوسرا آدمی نماز پڑھ رہا ہو" | ۳۱۰ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۷۳ | ۔ باب الصلوٰۃ خلف النائم<br>"باب، اس بیان میں ہے کہ سونے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا بغیر کراہت جواز ہے" | ۳۱۱ | | |
| ۱۷۴ | ۔ باب التطوع خلف المراۃ<br>"باب، عورت کے پیچھے نفل نماز پڑھنے کے بیان میں" | ۳۱۲ | | |
| ۱۷۵ | ۔ باب من قال لا یقطع الصلوٰۃ شئی<br>"باب، اس بیان میں کہ جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی بغیر نمازی کے فعل کے" | ۳۱۳ | | |
| ۱۷۶ | ۔ باب اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علی عنقہ<br>"باب، نمازی کے چھوٹی بچی کو گردن میں اٹھانے کے بیان میں" | ۳۱۵ | | |
| ۱۷۷ | ۔ باب اذا صلی علی فراش فیہ حائض<br>"باب، مرد کے اس بستر پر نماز پڑھنے کے بیان میں جس میں حائضہ ہو" | ۳۱۷ | | |
| ۱۷۸ | ۔ باب ھل یغمز الرجل امراتہ عند السجود لکی یسجد<br>"باب، اس بیان میں کہ آیا مرد اپنی عورت کو اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے، سجدہ کرتے وقت تاکہ وہ سجدہ کرلے؟" | ۳۱۸ | | |
| ۱۷۹ | ۔ باب المراۃ تطرح عن المصلی شئی من الاذی<br>"باب، اس بیان میں کہ عورت نماز کی حالت میں نمازی سے اس چیز کو ہٹا دے جو نجاست ہو" | ۳۱۹ | | |

# کِتَابُ الْغُسْل

"یہ کتاب غسل کے بیان میں ہے"

اور لفظ غُسل، غین معجمہ پر زبر ہو تو مصدر ہے غسل سے جس کے معنی دھونا کے ہیں اور غین پر پیش ہو تو اپنے آپ کو نہانے کے معنی میں ہے اور نیز یہ اسم ہے پانی کے لئے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو دھویا جائے اور غین معجمہ کے نیچے زیر ہو تو اس چیز کا نام ہے جس کے ساتھ سر کو خطمی بیری کے پتے اور صابون وغیرہ کے ساتھ دھویا جاتا ہے۔

امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہا ہے کہ اگر اس سے پانی مراد لینا ہو تو غین پر پیش پڑھو، اگر بمعنی مصدر ہو تو غین پر پیش اور زبر پڑھنا دونوں جائز ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اگر مصدر کا معنی ہی مراد ہو تو زبر کے ساتھ پڑھنا چاہیے اور اگر دھونے کے معنی میں ہو تو غین پر پیش پڑھنی چاہیے اور جان لینا چاہیے کہ غسل کی حقیقت یہ ہے کہ تمام اعضاء پر پانی کو بہایا جائے اور ارادہ کرنے کی شرط ضروری نہیں اور امام مالک کے نزدیک اعضاء کا ملنا شرط ہے اور مولف نے اس کتاب غسل کو دو آیتوں ایک نساء اور دوسری سورہ مائدہ سے شروع کیا ہے تا کہ یہ ثابت ہو جائے کہ جنبی پر غسل نص قرآن سے واجب ہونا ثابت ہے وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا "اگر تم ناپاک ہو تو غسل کرو" وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ "اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت کی جگہ سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو مس کیا ہو" یعنی جماع کیا ہو چنانچہ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے یا مس صرف وجود کو چھونا چنانچہ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے "پھر یہ پانی نہ پائیں" یعنی پانی کے استعمال کرنے پر قدرت نہیں رکھتے پانی کے نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے "پس پاک مٹی پر تیمم کرو "پس اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر اس مٹی سے تیمم کرو اللہ تعالی تم پر سختی کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالی یہ چاہتا ہے کہ تم کو گناہوں اور پلیدیوں سے پاک کرے" اس لئے کہ وضو ان دونوں سے پاک کرتا ہے "اور تا کہ اپنی نعمت تم پر پوری کر دے" اس کے بیان میں کہ وہ دلوں اور بدنوں کے پاک

کرنے کا زریعہ ہے "شاید کہ تم شکر کرو" وَ قَوْلُہٗ جَلَّ ذِکْرُہٗ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْ
سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ کُنْتُمْ مَرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ
جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِنَ الْغَائِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ
اَیْدِیْکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور دوسرا ارشاد خداوندی یہ ہے "اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو نماز کے قریب نہ جاؤ اس حال میں کہ تم شراب میں مست ہو یہاں تک کہ جو کچھ کہہ رہے ہو اسے سمجھو" یعنی نشہ کے عالم میں نماز سے دور رہو یہ آیت صحابہ کے اس گروہ کے متعلق نازل ہوئی جنھوں نے شراب کے حرام ہونے سے پہلے شراب پی ہوئی تھی ان کے امام نے قرات کے دوران میں قُل یایھا الکافرون اعبد ما تعبدون پڑھ دیا اور دیگر فرمایا کہ "جنابت کی حالت میں نماز نہ پڑھو" "عبور کرنے والے راہ کے یعنی سفر کی حالت میں "بشرطیکہ پانی نہ ہو تا کہ غسل کریں یا اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت سے آیا ہو یا عورتوں کو مس کیا ہو پھر پانی نہ پایا تو تیمم کرو مٹی پر پس مسح کرو اپنے چہروں اور ہاتھوں پر بیشک اللہ تعالی معاف کرنے والا ہے اور بخشنے والا ہے" کہ آسانی کرتا ہے اور گرانی نہیں کرتا۔

## بَابُ
## اَلْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

"یہ باب غسل سے پہلے وضو کے سنت ہونے کے بیان میں ہے" غین معجمہ کی زبر اور پیش ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَأَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ "ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی" تینسی ہے "اس نے کہا کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی وہ ھشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" کہ عروہ بن زبیر ہے "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتا ہے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہے جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل جنابت شروع فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے" ثُمَّ یَتَوَضَّأُ کَمَا یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو فرماتے جس طرح کہ نماز کے لئے وضو فرماتے" ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِی الْمَآءِ فَیُخَلِّلُ بِھَا اُصُوْلَ شَعْرِہٖ "پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے پھر اپنی



Marfat.com

انگلیوں سے اپنے سر کے بالوں کی جڑوں کو خلال کرتے" تا کہ بال نرم ہو جائیں، بھیگ جائیں اور ان میں پانی کا گزرنا آسان ہو جائے، ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِیَدَیْہِ "پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی کے بھر کر بہاتے" اور لفظ غرف، غرفہ کی جمع ہے غین معجمہ پر پیش ہے جس کے معنی ہیں کہ وہ پانی جو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں آ سکے، ثُمَّ یُفِیْضُ عَلٰی جِلْدِہٖ کُلِّہٖ "پھر سارے بدن پر پانی بہاتے"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ "ہمیں محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی" یہ بیکندی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ابن عیینہ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی وہ اعمش سے روایت کرتا ہے" یہ سلیمان بن مہران ہے اور تابعی ہے "وہ سالم بن ابی جعد سے روایت کرتا ہے" جیم پر زبر ہے اور عین مہملہ پر جزم ہے "وہ کریب سے روایت کرتا ہے" کاف پر پیش ہے "وہ ابن عباس سے روایت کرتا ہے وہ میمونہ سے روایت کرتا ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہے اس نے کہا" تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ غَیْرَ رِجْلَیْہِ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا جس طرح کہ اپنی نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے سوائے دونوں پاؤں کے" وَغَسَلَ فَرْجَہٗ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی فرج مبارک کو دھویا" اگرچہ فرج عبارت کے آخر میں واقع ہوئی ہے مگر حقیقت میں پہلے ہے یہ واو عطف ترتیب پر دلالت نہیں کرتا، وَمَا اَصَابَہٗ مِنَ الْاَذٰی "اور اس جگہ کو بھی دھویا جہاں منی لگی ہوئی تھی" جان لینا چاہیے کہ اگرچہ لفظ اذی عام ہے جو کہ ہر پلیدی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور نہ ایذا پہنچنا لیکن اس جگہ منی مراد ہے، ثُمَّ اَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَآءَ "پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر پانی بہایا" ثُمَّ نَحّٰی رِجْلَیْہِ فَغَسَلَھُمَا "پھر اس جگہ سے اپنے دونوں پاؤں ایک طرف کئے پھر ان دونوں پاؤں کو دھویا" غُسْلُہٗ مِنَ الْجَنَابَۃِ "یہ جنابت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کا طریقہ ہے" ای ھذا غسلہ من الجنابۃ۔

## بَابٌ

غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِہٖ

"یہ باب مرد کا اپنی عورت کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرنے



Marfat.com

کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا آدَمُ ابْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ "ہمیں آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ "اس نے کہا کہ ہمیں ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی" ذال معجمہ کی زیر ہے اس کا نام محمد ابن عبدالرحمان قرشی ہے، عَنِ الزُّهْرِيِّ "وہ محمد بن مسلم شہاب زھری سے روایت کرتا ہے" عن عروۃ "وہ عروہ بن زبیر سے روایت کرتا ہے" عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ "وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے جس کو فرق کہا جاتا تھا" فا پر زبر ہے اور رائے مہملہ پر زبر ہے اور یہ دو صاع کا ہے چنانچہ جمہور کا اسی پر اتفاق ہے اور ابن اثیر نے کہا کہ فرق را کی زبر سے سولہ رطل کا ہوتا ہے اور را پر جزم ہو تو ایک سو بیس (۱۲۰) رطل ہے اور جوہری نے کہا کہ یہ ماپ مدینہ میں معروف ہے اس میں سولہ (۱۶) رطل آتا ہے اور قسطلانی نے کہا کہ وہ قدح نحاس ہے جان لینا چاہیے کہ لفظ والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ یہ اس ضمیر مرفوع پر عطف ہے جو کہ اغتسل کے اندر ہے اور اغتسل کے لفظ کا تعلق لفظ نبی کے ساتھ بظاہر درست نظر نہیں آتا مگر اس اعتبار سے کہ غائب پر متکلم کی تغلیب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا اس اعتبار سے کہ فعل ویغتسل محذوف ہو چنانچہ آیت مذکورہ میں بھی اس کا احتمال ہے کہ ولتسکن محذوف ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ لفظ والنبی منصوب ہو اس اعتبار سے مفعول معہ ہو ای اغتسل انا مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

## بَابُ

### اَلْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهٖ

"یہ باب ہے اس بیان میں کہ غسل ایک صاع سے کیا جائے" یعنی اس پانی سے جو صاع کے برابر ہو اور "غسل صاع کی مانند" یعنی کسی دوسرے برتن کے ساتھ جو کہ صاع کے اندازے کے برابر ہو اور صاع حجازیوں کے نزدیک پانچ رطل اور رطل کا تیسرا حصہ ہوتا ہے۔ اور وہ اس حدیث سے احتجاج کرتے ہیں جس میں فرق کا ذکر ہے جس کی تفسیر تین صاع کی گئی ہے اور رطل بغدادی سے مراد، امام نووی کے قول پر



Marfat.com

ایک سو اٹھائیس درھم اور چہار سبع درہم ہے اور عراقیوں کے مذہب پر آٹھ رطل ہے اور انہوں نے مجاہد کی حدیث سے احتجاج کیا ہے جو کہ قسطلانی میں ہے اور وہ حدیث یہ ہے۔ قال مجاهد دخلنا على عائشة

حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ "ہمیں عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی" جعفی مسندی ہے، حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ "ہمیں عبدالصمد نے حدیث بیان کی" بن عبدالوارث توری ہے، قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ "اس نے کہا کہ مجھے شعبہ بن حجاج نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ "اس نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن حفص نے حدیث بیان کی" ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے، قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ "اس نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا" جو کہ عبداللہ بن عبدالرحمان بن عوف ہے، يَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَخُوْ عَائِشَةَ "ابو سلمہ نے کہا کہ میں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھائی داخل ہوئے" جس کا نام عبداللہ بن یزید ہے اور یہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رضاعی بھائی تھا، عَلٰى عَائِشَةَ "یعنی ہم ہر دو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے" فَسَئَلَهَا اَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "پس اس کے بھائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کرنے کے طریقہ کے متعلق پوچھا" فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ مِنْ صَاعٍ "پس ایک برتن منگوایا جو ایک صاع کی مماثل تھا" اور لفظ نحو مجرور ہے جو انا کی صفت ہے، فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلٰى رَاْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ "پس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا ہمارے اور ان کے درمیان پردہ تھا" کہ وہ پردہ نچلے بدن کو چھپائے ہوئے تھا وہ کہ جس کو محرم کا دیکھنا حرام ہے نہ کہ سر یا منہ جو کہ بدن کا اوپر والا حصہ ہے دیکھا گیا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے رضاعی بھائی کے سامنے کبھی بھی غسل نہ کرتی اور ابو سلمہ کی موجودگی میں جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن کا رضاعی بیٹا تھا آپ کی اس ہمشیرہ کا نام ام کلثوم ہے اور اس کرنے میں یہ ملحوظ خاطر ہے کہ وہ سکھانا جو زبانی ہو عملاً کر کے سکھانا اس سے بہت زیادہ وقیع ہے، قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللهِ "عبداللہ نے کہا" جب کہ یہی محمد بن اسماعیل بخاری ہے، قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ "کہ یزید بن ھارون نے کہا" وَبَهْزٌ "اور بہز نے کہا" بائے موحدہ پر زبر ہے اور زائے معجمہ ہے۔ اس کا نام ابو الاسود بن اسد ہے امام ہے حجتہ ہے اور بصری ہے ۱۹۳-۱۹۲ھ میں فوت ہوا اور مرہ پر دفن ہوا، وَالْجُدِّيُّ "اور جدی نے کہا" جیم پر پیش ہے اور دال مہملہ پر شد اور نیچے زیر ہے یہ جدہ کے ساتھ منسوب ہے مکہ معظمہ جانے کی طرف سمندر

Marfat.com

کے کنارے شہر ہے اس کا نام عبدالملک بن ابراہیم ہے جو کہ بصرہ میں رہتا ہے، عَنْ شُعْبَةَ "وہ شعبہ بن حجاج سے روایت کرتا ہے" یعنی ان تینوں نے شعبہ سے روایت کی ہے، قَدْرَ صَاعٍ "یعنی ان تینوں نے شعبہ سے نحو من صاع کی جگہ قدر صاع روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ "ہمیں عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی" یعنی مسندی ہے، پہلی حدیث میں گزر چکا ہے، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ "اس نے کہا کہ ہمیں یحییٰ بن آدم کوفی نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ "اس نے کہا کہ ہمیں زھیر نے حدیث بیان کی" زاء معجمہ پر پیش ہے بن معاویہ ہے کوفی ہے جزری ہے، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ "وہ ابی اسحق سے روایت کرتا ہے" اس کا نام عمرو بن عبداللہ ہے سبیعی ہے کوفی ہے، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ "اس نے کہا کہ ہمیں ابو جعفر نے حدیث بیان کی" کہ ان کا نام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن علی ابن ابی طالب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

كَانَ عِنْدَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ وَ أَبُوهُ "کہ یہ ابو جعفر، جابر بن عبداللہ کے پاس تھے" جو کہ مشہور صحابی ہے "وہ بھی تھا اور اس کا باپ بھی تھا" جو کہ امام زین العابدین ہے، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ "اور، اور بھی بہت سے لوک جابر کے پاس تھے" فَسَئَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ "ان سب نے غسل کے بارے میں اس سے پوچھا" یعنی پانی کی مقدار کتنی ہو غسل کے لئے، فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ "پس جابر بن عبداللہ نے کہا کہ تجھے ایک صاع کافی ہے" یہ خطاب پوچھنے والے سے ہے اگرچہ پوچھنے والا ایک تھا مگر اس کو تمام لوگوں کی طرف سے سوال اس اعتبار سے کہا گیا کہ وہ شخص ان لوگوں میں سے تھا، فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي "پس ایک شخص نے کہا کہ مجھے تو ایک صاع کافی نہیں ہوتا" اور اس شخص سے مراد حسن بن محمد بن حنفیہ ہے، فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفٰى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ "پس جابر نے کہا کہ یہ صاع کفایت کرتا تھا اس شخص کو جو تجھ سے زیادہ بالوں والا تھا اور تجھ سے بہت بہتر تھا" یعنی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ "پھر ہمیں ایک کپڑے میں امامت کروائی" احتمال ہے کہ یہ مقولہ ابو جعفر کا ہو اور فقال پر معطوف ہو پس امام جابر ہو گا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ جابر کا مقولہ ہو پس کان پر معطوف ہو پس امام پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں جان لینا چاہیے کہ ایک صاع کے ساتھ نہانا مندوب ہے یا یہ مطلب ہے کہ ایک صاع سے کم نہ ہو اور اگر ایک صاع سے زیادہ ہو بشرطیکہ اسراف نہ کرے تو جائز ہے یہ سنت پر عمل ہے اور اگر ایک صاع سے کم ہو اور اس سے غسل کرے جائز ہے کذافی الکرمانی۔

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ "ہمیں ابو نعیم نے حدیث بیان کی" نعیم، تصغیر کے ساتھ ہے یا پر جزم ہے اس کا نام



Marfat.com

فضل بن دکین ہے، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ "اس نے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتا ہے وہ جابر بن زید سے روایت کرتا ہے" ازدی ہے بصری ہے اس کی کنیت ابو شعثاء ہے، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ وَ مَیْمُوْنَۃَ کَانَا یَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ "وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک برتن سے ہی غسل کرتے تھے" جان لینا چاہیئے کہ اس حدیث کا تعلق اس باب سے یہ ہے کہ ایک برتن سے مراد وہی فرق ہے جس کا پہلے ذکر ہوا یا یہ کہ وہ برتن ان کے نزدیک وہی تھا جو کہ ایک صاع کے برابر تھا یا اس سے زیادہ یا یہ کہ اس حدیث میں اختصار ہے اور مکمل حدیث اس مقصود پر دلالت کرتی ہے چنانچہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ کَانَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ یَقُوْلُ اَخِیْرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ "ابو عبداللہ یعنی امام بخاری نے کہا کہ آخری عمر میں سفیان بن عیینہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے اور وہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے یوں کہتا ہے" یعنی سفیان ابن عیینہ عن ابن عباس عن میمونہ گویا کہ اس حدیث کو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرنا کہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اور اسماعیلی نے اس روایت کو ترجیح دی ہے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کے متعلق جو فرما سکتی ہیں ابن عباس کو اس پر اطلاع نہیں ہو سکتی، پس یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے، وَالصَّحِیْحُ مَا رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ "اور صحیح بات یہ ہے جو ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ یہ حدیث مسند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے"۔

## بَابُ

### مَنْ اَفَاضَ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثًا

"یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو سر پر تین بار پانی بہاتا ہے"

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ عَنْ اَبِیْ "ہمیں ابو نعیم نے حدیث بیان کی" اس کا نام فضل بن دکین ہے "اس نے کہا کہ ہمیں زہیر نے حدیث بیان کی" بن معاویہ ہے جعفی ہے "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جس کا نام عمرو بن عبداللہ ہے اور کنیت ابو اسحٰق ہے سبیعی ہے، قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ "اس نے کہا کہ ہمیں سلیمان بن صرد نے حدیث بیان کی" صاد مہملہ پر پیش ہے را پر



Marfat.com

زبر ہے اور آخر میں دال مہملہ ہے یہ صحابی ہے اور افاضل صحابہ سے ہے بڑا عبادت گزار، اپنی قوم
صاحب عزت و مرتبہ تھا مسلمان جب پہلے پہل کوفہ گئے تو یہ بھی وہاں چلے گئے وہ لوگ جنہوں نے ا
حسین علیہ السلام کے خون کا مطالبہ کیا تھا وہ چار ہزار تھے اور یہ ان کے امیر تھے اس وقت یہ کوفہ
نکلے تو عبیداللہ بن زیاد کے لشکر نے اس کو جزیرہ میں ۶۵ ھ میں شہید کر دیا، قَالَ حَدَّثَنِی جُبَیْرُ
مُطْعِمٍ" سلیمان نے کہا کہ مجھے جبیر بن مطعم نے حدیث بیان کی" میم پر پیش ہے عین مہملہ کے
زیر ہے مشہور صحابی ہے قریش کے سرداروں سے ہے قریشی نوفلی ہے، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَ
وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ "جبیر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر
جان لے کہ میں پانی کو اپنے بدن پر تین مرتبہ بہاتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا" یعنی ا
دونوں ہاتھوں سے اپنے بدن پر پانی ڈالتا ہوں یا یہ کہ تین چلو بدن پر ڈالتا ہوں اور لفظ اما انا تقاضا کر
ہے کہ اس کا قسیم بھی ہو احتمال ہے کہ اس کا قسیم محذوف ہو یعنی و اما غیر فلا اعلم حالہ کیف یعم
یا یہ کہ قسیم ضروری نہیں۔

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ "ہمیں محمد بن بشار نے حدیث بیان کی" بائے موحدہ کی زبر ہے اور شین معج
پر شد ہے، قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ "اس نے کہا کہ ہمیں غندر نے حدیث بیان کی" غین معجمہ پر پیش ہ
نون پر جزم ہے اور دال مہملہ پر زبر ہے اس کا نام محمد بن جعفر ہے یہ امام تھا اس کی والدہ کا خاوند شع
تھا، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ "اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی وہ مخول بن
راشد سے روایت کرتا ہے" میم کے نیچے زیر ہے اور خائے معجمہ پر جزم ہے اور بعض روایات میں میم
کی پیش اور واو پر شد اور زبر ہے، مخول ہے، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ "وہ محمد باقر بن علی بن الحسین بن عل
بن ابی طالب سے روایت کرتا ہے" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُفْرِ
عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثًا "وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علی
وآلہ وسلم اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے" اور لفظ یفرغ، یائے مثناۃ تحتیہ پر پیش ہے اور آخر میں غین
معجمہ ہے یہ افراغ سے ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوْ جَعْفَرٍ "ہمیں ابو نعیم نے حدیث بیان
کی اس نے کہا کہ ہمیں معن بن یحییٰ بن سالم نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ مجھے ابو جعفر" یعنی
محمد بن علی نے "حدیث بیان کی" جو کہ امام باقر کے نام سے مشہور ہیں ان کی کنیت ابو جعفر ہے، قال
قَالَ لِیْ جَابِرٌ اَتَانِی ابْنُ عَمِّکَ یُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ "امام باقر نے کہا کہ مجھے جابر بن عبداللہ



Marfat.com

نے کہا کہ تیرے چچا کا بیٹا میرے پاس آیا کہ جابر، حسن بن محمد بن حنفیہ پر تعریض کرتا ہے" یعنی اس حسن کو بطریق تعریض ارادہ کرتا ہے لفظ ابن عم سے۔ اور تعریض تصریح کے خلاف ہے اور اس عبارت میں تسامح ہے اس لئے کہ حسن بن محمد بن حنفیہ، محمد باقر کا چچا زاد نہیں ہے بلکہ ان کے باپ کا چچا زاد ہے جو کہ علی بن الحسین ہے لہٰذا مراد یہ ہے کہ تیرے باپ کا چچا زاد، ابن عم ایک اور حنفیہ جناب علی بن ابی طالب کی زوجہ ہے اور اس کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہراء کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا جس سے یہ محمد پیدا ہوا جو کہ اپنی والدہ کے نام سے مشہور ہوا، قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ "حسن نے کہا کہ جنابت کا غسل کس طرح ہوتا ہے" فَقُلْتُ لَهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلٰثَةَ اَكُفٍّ وَيُفِيضُهَا عَلٰى رَأْسِهٖ "پس میں نے اسے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ سے تین چلو پانی لیتے اور اپنے سر پر انہیں بہاتے" ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ "پھر تمام جسم پر پانی بہاتے" فَقَالَ لِيَ الْحَسَنُ اِنِّيْ رَجُلٌ كَثِيْرُ الشَّعْرِ "پس حسن نے کہا کہ میں بہت بالوں والا آدمی ہوں گا" یعنی مجھے تین چلو پانی کافی نہیں ہیں، فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْكَ شَعْرًا "پس میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے زیادہ بالوں والے تھے" چونکہ ان کو یہ کافی تھا تو تجھے تو بطریق اولیٰ کافی ہونا چاہیے۔

## بَابٌ

### اَلْغُسْلُ مَرَّةً وَّاحِدَةً

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ اعضاء کا دھونا ایک مرتبہ ہے"

حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِى الْجَعْدِ "ہمیں موسیٰ نے حدیث بیان کی" بن اسماعیل ہے "اس نے کہا کہ ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی وہ اعمش بن مہران سے روایت کرتا ہے وہ سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتا ہے" عین مہملہ پر جزم ہے، عَنْ كُرَيْبٍ "وہ کریب سے روایت کرتا ہے" کریب، کاف پر پیش ہے، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ "وہ ابن عباس سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ میمونہ نے کہا" یہ ام المومنین کا نام ہے کہ "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پانی رکھا تاکہ وہ غسل فرمائیں" فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے" ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهٖ "پھر اپنے بائیں ہاتھ سے پانی ڈالا" فَغَسَلَ



Marfat.com

مَذَاکِیْرَہٗ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استنجا کیا" اور لفظ مذاکیر، ذکر کی جمع ہے اس کو قیاس نہیں کرنا ہے اس وجہ سے یہ فرق ہے اس اور اس ذکر کے خلاف جو کہ عورتوں کا ہے اور تعبیر جمع سے کی ہے تا کہ اس اطراف پر شامل ہو اس لئے کہ غسل کے حکم میں اس کے ہر جزو کو تمام اجزاء کا مجموعہ ذکر سمجھا گیا ہے، ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ بِالْاَرْضِ "پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک زمین پر ملا" ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْہَہٗ وَیَدَیْہِ "پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ہاتھ دھوئے" ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی جَسَدِہٖ "پھر اپنے جسم پر پانی بہایا" ثُمَّ تَحَوَّلَ عَنْ مَکَانِہٖ فَغَسَلَ قَدَمَیْہِ "پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نہانے کی جگہ سے ہٹ گئے اور دوسری جگہ اپنے پاؤں مبارک دھوئے"

## بَابٌ

مَنْ بَدَاءَ بِالْحِلَابِ اَوِ الطِّیْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

"یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو کہ حلاب سے ابتداء کرتا ہے یا خوشبو سے غسل کے وقت" لفظ حلاب، حائے مہملہ کے نیچے زیر ہے اور لام کی تخفیف ہے، خوشبو کا برتن یا خوشبو قسم کی۔ یعنی جنابت کے غسل سے پہلے یہ خوشبو والا برتن منگواتے اور بعض نے کہا کہ حلاب ایک برتن ہے جس میں آٹھ رطل پانی آتا ہے یا اونٹنی کے دوہنے کے برتن کے برابر جو کہ محلب سے عبارت ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَۃَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّابِعِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ "ہمیں محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں ابوعاصم نے حدیث بیان کی" جس کا نام ضحاک ہے "وہ حنظلہ سے روایت کرتا ہے" بن ابی سفیان ہے قریشی ہے "وہ قاسم سے روایت کرتا ہے" بن محمد بن ابی بکر ہے تابعی ہے مدینہ کے سات فقہاء میں سے ایک ہے اور "وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے" قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ دَعَا بِشَیْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ "عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت سے غسل کرتے تھے تو حلاب کی مانند کچھ طلب کرتے" یعنی برتن کی مانند جسے حلاب کہا جاتا ہے جو اونٹنی کے دوہے ہوئے دودھ کے برتن جیسی فراخی رکھتا ہے اس کو محلب بھی کہتے ہیں میم کے نیچے



Marfat.com

زیر ہے ابو عاصم نے ذکر کیا ہے کہ وہ شبر فی شبر یعنی ایک بالشت مربع سے کم ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ وہ کوزہ ہے جو کہ آٹھ رطل کی فراخی رکھتا ہے اور لفظ محلب میم پر زیر ہے تو وہ پسندیدہ خوشبو ہے کرمانی نے کہا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ امام بخاری نے اس مقام پر ترجمہ کے طور پر خوشبو کی قسم مراد لی ہے اور در حقیقت حلاب وہ برتن تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں اپنی وہ خوشبو رکھتے تھے جو غسل کے وقت استعمال فرماتے اور امام بخاری کا مقصود یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کے شروع کرنے میں خوشبو کا برتن طلب فرماتے اور کبھی خوشبو منگواتے، فَأَخَذَ بِكَفِّهِ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی ہتھیلی میں لیا" فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ "پھر اپنے سر کے داہنے طرف سے غسل کرنا شروع کیا اس کے بعد بائیں طرف سے" فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ "پھر دونوں ہاتھوں کے ساتھ اپنے سر پر پانی ڈالا اور سر کے وسط میں بھی" اور فقال کا لفظ بطور مجاز ہے غسل سے۔

## بَابُ

## الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِى الْجَنَابَةِ

"یہ باب جنابت کے غسل میں کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا عُمَرُ وبْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ "ہمیں عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی" غین معجمہ کے نیچے زیر ہے ثائے مثلث ہے، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ "اس نے کہا کہ ہمیں میرے باپ نے حدیث بیان کی" جو کہ حفص بن غیاث بن طلق نخعی ہے کوفی ہے بغداد کا قاضی تھا "اس نے کہا کہ ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی" جو کہ سلیمان بن مہران ہے "اس نے کہا کہ مجھے سالم نے حدیث بیان کی" بن ابی جعد ہے تابعی ہے "وہ کریب سے روایت کرتا ہے" کاف پر پیش ہے، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ "وہ ابن عباس سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ ہمیں میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حدیث بیان کی" جو کہ ام المومنین ہے، قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا "اس نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نہانے کا پانی رکھا، اور لفظ غسلا، غین معجمہ پر پیش ہے جس کے معنی نہانے کا پانی ہے، فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ "پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے



Marfat.com

بائیں ہاتھ پر بہایا پھر ان دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اندام کو دھویا" ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ "اس کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر مارا" فَمَسَحَهُمَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهُمَا" پھر دونوں کو مٹی سے ملا پھر ان کو دھویا" ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ" پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، منہ دھویا، پھر سر پر پانی بہایا" ثُمَّ تَنَحَّى" پھر اس جگہ سے ہٹ گئے" فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ" پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے" ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ" پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تولیہ دیا گیا" مندیل، میم کے نیچے زیر ہے یہ ندل سے ماخوذ ہے جس کے معنی وسخ کے ہیں یعنی وہ کپڑا کہ جس سے بدن کو پاک اور خشک کیا جاتا ہے، فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا "پس اس سے پاک نہ کیا" اور اس کپڑے سے بدن کو مسح نہ کیا، فلم ینفض، فاء پر پیش ہے اور لفظ بھا جو مونث ہے یہ اس کپڑے کے اعتبار سے ہے کیونکہ ایک مخصوص کپڑا ہوتا ہے (جسے ہم تولیہ کہتے ہیں) اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک خاص کپڑا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو اور غسل کے بعد اپنے بدن کو خشک کرتے تھے امام نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تولیہ سے خشک نہ کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ تیری عبادت کا اثر ہے پس اس کا رہنا ہی اولیٰ ہے وضو کے اعضاء کو خشک کرتے تھے اور شاید اس مرتبہ اس لئے ترک کیا ہو کہ شاید وہ میلا ہو یا اس لئے کہ دونوں امر جائز ہیں اور نیز جان لینا چاہیے کہ اس حدیث میں قال بیدہ آیا ہے جس کے معنی ہاتھ سے رگڑنا ہے اور قول کا اطلاق فعل پر ہے احادیث میں آیا ہے چنانچہ عربان کہتا ہے قل لی بر اسک ای املہ۔

## بَابٌ

مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقَى

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ ہاتھ کو زمین پر ملے تاکہ وہ خوب اچھی طرح پاک ہوں"۔ اور لفظ انقی، نون اور قاف سے ہے جس کے معنی بہت اچھی طرح پاک کرنے کے ہیں۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ "ہمیں حمیدی نے حدیث بیان کی" حائے مہملہ پر پیش ہے اور میم پر زبر ہے "اس نے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی" جو کہ سلیمان بن مہران ہے "وہ سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتا ہے" عَنْ كُرَيْبٍ "وہ کریب سے روایت کرتا ہے" کاف پر پیش ہے



Marfat.com

تصغیر کا ہے، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ "وہ ابن عباس سے روایت کرتا ہے وہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابت سے غسل کیا" یعنی اس مذکورہ طریقہ پر، فَغَسَلَ فَرْجَہٗ بِیَدِہٖ "پس اپنے ہاتھ سے اپنے اندام کو دھویا" ثُمَّ دَلَکَ بِھَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَھَا بِالْمَاءِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ "پھر اپنا ہاتھ دیوار پر ملا پھر اس ہاتھ کو پانی سے دھویا پھر جس طرح نماز کے لئے وضو فرماتے اسی طرح وضو کیا" فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِہٖ غَسَلَ رِجْلَیْہِ "پس جب غسل سے فارغ ہو گئے تو اپنے دونوں پاؤں کو دھویا" جان لینا چاہیے کہ فغسل میں جو حرف فاء ہے یہ تفصیلی ہے جنابت کے نہانے کو اجمالاً بیان کرتا ہے اور تفصیل، اجمال کے بعد ہوا کرتی ہے اور فاء کا ہونا تعقیب کی وجہ پر دلالت نہیں کرتا اس لئے کہ یہ کیفیت غسل کے بعد ہوتی ہے کیونکہ تعقیب اجمال پر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مطلق عطف ہو اور اکیلا کیا گیا ہو اس معنی میں کہ اس سے تعقیب ہو۔

## بَابٌ

تنوین سے ہے

ای ھٰذا باب یعنی یہ باب ہے ھَلْ یُدْخِلُ الْجُنُبُ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ قَبْلَ اَنْ یَّغْسِلَھَا اِذَا لَمْ یَکُنْ عَلٰی یَدِہٖ قَذَرٌ غَیْرُ الْجَنَابَۃِ

"کیا جنبی ہاتھ دھونے سے پہلے جس برتن میں پانی ہے اس میں ہاتھ ڈال سکتا ہے جبکہ سوائے جنابت کے اس کے ہاتھ پر کسی قسم کی پلیدی لگی ہوئی نہیں ہے" اور لفظ قذر، ذال معجمہ کے ساتھ ہے جس کے معنی ہیں شی مستکرہ، کسی چیز کو مکروہ جاننا، اس سے پرہیز کرنا، اس کو گندا سمجھنا پلیدی وغیرہ کی وجہ سے اور اس جگہ نجاست مراد ہے یعنی نجاست حقیقی نہ کہ نجاست حکمی، کیونکہ جنابت نجاست حکمی ہے۔

وَاَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَبَرَاءُ بْنُ الْعَازِبِ یَدَہٗ فِی الطَّھُوْرِ وَلَمْ یَغْسِلْھَا ثُمَّ تَوَضَّأَ "اور عبداللہ بن عمر بن الخطاب اور براء بن عازب نے" جو کہ دونوں مشہور صحابی ہیں "اپنے دونوں ہاتھوں کو یعنی ہر ایک نے وضو کے پانی میں داخل کیا حالانکہ انہوں نے اپنے ہاتھ نہیں دھوئے تھے پھر وضو کیا" اور یدہ، لم یغسلھا اور توضا میں واحد ضمیر اس لئے آئی ہے کہ اسے ان ہر دو صاحبان میں سے ہر ایک حرف لوٹانا ہے اور بعض



Marfat.com

نسخوں میں یدیھما ولم یغسلاھما و توضا تثنیہ کے ساتھ بھی آیا ہے، وَلَمْ یَرَ ابْنُ عُمَرَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَ
بِمَا یَنْضَحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَۃِ "اور عبداللہ بن عمر اور برا بن عازب غسل کرتے وقت، غسل جنابت
پانی اس برتن میں جس سے وہ غسل کرتے تھے گرتا تھا تو وہ اس کی پرواہ نہ کرتے اور نہ ہی اس کو گناہ سمجھ
اس لئے کہ اس سے بچنا مشکل ہوتا ہے اور لفظ ینضح کے معنی ہیں پانی چھڑکنا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ "ہمیں عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی" میم اور لام پر زبر ہے قع
ہے مدنی ہے مجاب الدعوۃ ہے پہلے اس کا حال گزر گیا ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا اَفْلَحُ "اس نے کہا کہ ہمیں ا
نے خبر دی" بن حمید ہے انصاری ہے، عَنِ الْقَاسِمِ "وہ قاسم سے روایت کرتا ہے" بن محمد بن ابی بک
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ مِ
اِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَیْدِیْنَا فِیْہِ "وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا کہ میں او
بی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے" یعنی اس برتن سے ہم ہاتھوں
میں پانی لیتے تھے "اور یکے بعد دیگرے ہمارے ہاتھ اس میں جاتے" یعنی پانی میں داخل کرتے وقت
اور نکالتے وقت مختلف ہو جاتے گویا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برتن میں ہاتھ داخل
کرتے تو میں اس وقت اپنے ہاتھ کو نکال لیتی اور جس وقت میں اس برتن میں ہاتھ ڈالتی تو اس وقت
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک کو نکال لیتے اور دوسری روایات میں جو کہ صحیح مسلم اور
نسائی میں ہیں یہ عبارت بھی ذکر کی گئی ہے، حَتّٰی اَقُوْلَ دَعْ لِیْ وَ یَقُوْلُ دَعْ لِیْ (اور یہاں تک کہ میں کہتی
چھوڑ دیں مجھے اور وہ فرماتے کہ مجھے چھوڑ دے)

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ "ہمیں مسدد بن مسرھد نے حدیث
بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی وہ ھشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے وہ
اپنے والد سے روایت کرتا ہے" جو کہ عروہ بن زبیر العوام ہے، عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ غَسَلَ یَدَہٗ "وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے اس
نے کہا کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل جنابت کرتے تو ہاتھ دھوتے" یعنی برتن
میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھوتے قسطلانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس صورت پر عمل کی جائے گی
کہ اس بات کا خیال ہو کہ ہاتھ پر کچھ نجاست لگی ہوئی ہے اور گزری حدیث میں یہ ہے کہ ہاتھ کے
پاک ہونے کا یقین ہو یا ہاتھ کے دھونے کو مندوب جانے اور ترک جو جواز سمجھے،

حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ "ہمیں ابو الولید نے حدیث بیان کی" یعنی ھشام بن عبدالملک نے، طیالسی ہے،



Marfat.com

ری ہے، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ "اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی" بن حجاج ہے، عَنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ "وہ ابی بکر بن حفص سے روایت کرتا ہے وہ عروہ سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل جنابت ایک ہی برتن سے کرتے تھے" وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ "اور وہ عبدالرحمان بن قاسم سے روایت کرتا ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے مانند اس کے" یعنی شعبہ کی حدیث کی طرح،

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَبْرٍ "ہمیں ابو الولید نے حدیث بیان کی" جو کہ ھشام ہے اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن جبر سے روایت کرتا ہے" جیم پر زبر ہے اور بائے موحدہ پر جزم ہے، قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ "عبداللہ بن جبر نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ کہتا ہے" کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ مِنَ النِّسَآئِهٖ یَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ "کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں میں سے ایک عورت ایک ہی برتن سے غسل کرتے" المراۃ میں الف لام برائے جنس ہے، زاد مسلم "مسلم نے زیادہ کیا ہے" بن ابراہیم ہے، شحام ہے، ازدی ہے، بخاری کے شیوخ سے ہے، وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ "اور وھب نے بھی زیادہ کیا" ابن جریر بن حازم ہے "ان دونوں نے شعبہ سے ان الفاظ سے روایت کی ہے کہ جنابت سے" یعنی ای یغتسلان من الجنابة من اناء واحد" یعنی وہ دونوں غسل جنابت کے لئے ایک ہی برتن سے نہاتے تھے" اور شعبہ اسی طریق سے عبداللہ بن عبداللہ سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتا ہے کہ وھب کی وفات کے وقت امام بخاری کی عمر بارہ سال تھی لہذا احتمال ہے کہ یہ حدیث معلق ہو اگر اس سے سماع نہ کیا ہو تو اور احتمال ہے کہ متصل ہو جبکہ خود سماع کیا ہو اس لئے کہ بارہ سال کی عمر بھی سماع کی عمر ہے اور غسل سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ کا داخل کرنا اور رفع حدث حدیث سے معلوم ہوتا ہے لہذا پہلے ہاتھ کا داخل کرنا جائز ہے پس اس وجہ سے یہ حدیث ترجمۃ الباب پر دلالت کرتی ہے۔



Marfat.com

# بَابٌ

## تَفْرِيْقُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ

"یہ باب غسل اور وضو کے درمیان فرق کرنے کے بیان میں ہے" یعنی غسل اور وضو کے درمیان اس طرح فرق ہو کہ غسل میں اعضاء کو دھونے اور وضو میں اعضاء کے دھونے میں پے در پے نہ کرے اور اعضاء کے دھونے میں جدائی کرے اور اس کی خبر محذوف ہے، ای تفریق الغسل و الوضوء جائز ام لا "یعنی کیا غسل اور وضو میں تفریق جائز ہے یا نہیں۔

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوْءُهٗ "اور ذکر کیا جاتا ہے وہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت کرتا ہے کہ اس نے اپنے دونوں پاؤں کو دھویا اس کے بعد وضو کا پانی خشک ہو گیا تھا جو اس کے اعضاء پر تھا" اور لفظ وضو، واو پر زبر ہے جس کے معنی وضو کرنے کا پانی ہے اور غسل اعضاء کے دھونے کی علیحدگی کے جواز پر یہ دلیل ہے اور اعضاء کے پے در پے دھونے کے عدم وجوب پر اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی جان لینا چاہیے کہ امام بخاری نے اس اثر ہو تعلیق کے طور پر تمریض کے صیغہ سے مجہول کے صیغہ سے ذکر کیا اور تصحیح کے صیغہ سے جو کہ صیغہ معلوم ہے ذکر نہیں کیا چنانچہ ابن عمر کا ذکر کرتا ہے اس لئے کہ اس پر جزم نہیں کیا ہے کہ یہ اثر جو مذکور ہے بالمعنی ہے اور جب بالمعنی ذکر کرے تو اس کو جزم کے صیغہ کے ساتھ نہیں کہتا اور امام شافعی نے اس تعلیق کو اپنی کتاب ام میں موصول کہا ہے،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ "ہمیں محمد نے حدیث بیان کی" بن محبوب ہے حائے مہملہ ہے بائے موحدہ مکرر آئی ہے بن عبداللہ ہے، بصری ہے، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ "اس نے کہا کہ ہمیں عبدالواحد نے حدیث بیان کی" بن زیاد ہے بصری ہے، قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ "اس نے کہا کہ ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی" یعنی سلیمان بن مہران نے، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ "وہ سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتا ہے" عین مہملہ پر سکون یعنی جزم ہے، عَنْ کُرَيْبٍ "وہ کریب سے روایت کرتا ہے" تصغیر کا صیغہ ہے، مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "جو کہ عبداللہ ابن عباس کا آزاد کردہ ہے وہ عبداللہ ابن عباس سے روایت کرتا ہے" قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ "اس نے کہا کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا" وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهٖ "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پانی رکھا تاکہ وہ اس پانی سے غسل کریں" فَاَفْرَغَ عَلٰی يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں پر پانی بہایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں ہاتھوں کو دو



Marfat.com

مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا" یہ شک راوی کا ہے، ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ "پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور استنجا کیا" ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَاْسَهٗ ثَلٰثًا "اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ ہاتھ دھوئے اور سر مبارک کو دو یا تین مرتبہ دھویا" لفظ ثلثاً احتمال ہے کہ تمام افعال کی طرف راجع ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ صرف سر کی طرف ہو، ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى مِنْ مَّقَامِهٖ "پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہایا اس کے بعد اس جگہ سے ہٹ گئے" فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ "پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے" اس سے معلوم ہوا کہ اعضاء کے دھونے میں جدائی واقع ہوئی ہے کیونکہ دوسرے اعضاء کے دھونے میں اور دونوں پاؤں کے دھونے میں دوسرا فعل خلل انداز ہوا ہے پس ترجمہ کے ساتھ مطابق ہو گیا۔

## بَابُ

مَنْ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فِى الْغُسْلِ

"یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے کہ جس نے نہانے میں اپنے
دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا"

حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ "ہمیں موسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی" بنوذکی ہے "اس نے کہا کہ ہمیں ابو عوانہ نے حدیث بیان کی" عین مہملہ پر زبر ہے اور واو تخفیف سے ہے اس کا نام وضاح یشکری ہے، قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ "اس نے کہا کہ ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی وہ سالم بن ابی جعد سے روایت کرتا ہے وہ کریب سے روایت کرتا ہے جو کہ ابن عباس کا آزاد کردہ ہے وہ ابن عباس سے روایت کرتا ہے وہ میمونہ سے روایت کرتا ہے" جو کہ ابن عباس کی خالہ ہے اور ام المومنین ہے، قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ غُسْلًا "میمونہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کے لئے غسل کا پانی رکھا" اور لفظ غسل، غین معجمہ پر پیش ہے جس کے معنی وہ پانی ہے جس سے دھویا جائے اور غین معجمہ پر زبر ہے فعل مراد ہے بمعنی دھونا اور اگر غین معجمہ زیر سے ہو تو وہ چیز جو اس پانی سے دھوئی جائے جیسے بیری کے پتے، صابن، اشنان وغیرہ، وَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ "اور میں اس پانی کو ڈھانپتی تھی" یعنی کسی کپڑے کے ساتھ اس برتن کے سر کو، فَصَبَّ عَلٰى يَدِهٖ "پس آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ پر پانی بہایا" فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ "پس اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک بار یا دو بار دھویا" یہ شک راوی کا ہے اور یہاں بیدیہ سے مراد جنس ہے پس دونوں ہاتھ کا ترجمہ کرنا درست ہے لہٰذا ضمیر غسلھما کا پھیرنا اس کی طرف درست ہے، قَالَ سُلَيْمَانُ اس نے یعنی "سلیمان نے کہا" جو کہ اعمش بن مہران ہے، لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا "میں نہیں جانتا کہ سالم نے دونوں ہاتھوں کے دھونے میں تیسری مرتبہ کا ذکر کیا تھا یا نہ" ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ "پھر اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا پھر استنجا کیا پھر زمین پر یا دیوار پر اپنے ہاتھ ملے" کمال نظافت کی وجہ سے اور یہ راوی کا شک ہے کہ آیا دیوار پر یا زمین پر ہاتھ ملے، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ "اور اس کے بعد کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، منہ اور ہاتھ دھوئے اور سر کو دھویا پھر تمام بدن پر پانی بہایا" ثُمَّ تَنَحَّى "پھر اس جگہ سے ہٹ گئے" فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ "پس دونوں پاؤں کو دھویا" فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً "تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑے کا ایک ٹکڑا دیا" تاکہ اس سے اپنا بدن مبارک خشک کریں، فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا أَيْ لَا وَلَمْ يُرِدْهَا "پس اپنے ہاتھ سے کہا" یعنی اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے "نہیں لینا ہے اور اس کپڑے کو لینے کا ارادہ نہ کیا" اور لفظ لم یرد، ارادے سے نہ کہ رد سے اور صحابہ میں اختلاف ہے وضو کے اعضاء اور نہانے کے وقت ان کو کپڑے کے ساتھ خشک کرنے میں، ابن عباس اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور اسے جائز جانتے ہیں اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

## بَابٌ

### إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی یا لونڈی سے مجامعت کرے پھر دوبارہ کرے" تو اس کا کیا حکم ہے،

"اور وہ شخص جو کہ اپنی بیبیوں سے صحبت کرتا ہے اور ایک ہی بار نہاتا ہے" اس کا کیا حکم ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ "ہمیں محمد بن بشار نے حدیث بیان کی" بصری ہے، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ اس نے کہا کہ ہمیں ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی" جس کا نام محمد بن ابراہیم ہے، وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ "اور یحیی بن سعید نے حدیث بیان کی" کہ قطان ہے، عَنْ شُعْبَةَ "وہ شعبہ سے روایت کرتا ہے"



Marfat.com

بن حجاج ہے، عَنْ اِبْرَاہِیْمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ "وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت کرتا ہے" میم پر پیش ہے نون پر جزم ہے تائے مثناۃ فوقیہ پر زبر ہے شین معجمہ کے نیچے زیر ہے، عَنْ اَبِیْہِ "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" وہ بھی محمد ہے اور تابعی ہے، قَالَ ذَکَرْتُہٗ لِعَائِشَۃَ "اس نے کہا یعنی محمد نے کہا کہ میں نے ذکر کیا ابن عمر کے قول کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں" اور ابن عمر کا یہ قول تھا کہ ما احب ان اصبح محرما انضح طیبا "یعنی کہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ احرام کی حالت میں صبح کروائے اور خوشبو اپنے پر چھڑکوائے" یعنی احرام باندھنے کی رات خوشبو لگانا اچھا نہیں ہے کیونکہ احرام کے دن خوشبو کا اثر ہو اور ابن عمر کی مراد یہ نہ تھا کہ وہ منع کرتے کہ اگر تم نے صبح کو احرام باندھنا ہے تو رات کو خوشبو استعمال نہ کرو اور ذکرتہ کی ضمیر ابن عمر کے قول کی طرف راجع ہے حالانکہ اس کا ذکر نہیں مگر مخاطب کو اس قول کا علم تھا یا یہ کہ بعض الفاظ یا اجزاء اس قول کے ذکر نہیں کئے اور اس کے آخر کو بیان کیا ہے لہٰذا تمام روایات میں ضمیر کا مرجع مذکورہ ہو سکتا ہے، فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰہُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ "پس عائشہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابا عبدالرحمان پر رحم کرے" یعنی ابن عمر پر اور یہ ابن عمر کی کنیت ہے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ ارشاد اس پر دلالت کرتا ہے کہ عبداللہ بن عمر کو اس بات میں غلطی لگی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل سے بے خبر ہو گیا ہے، کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ "میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو لگاتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیوں کے پاس تشریف لے جاتے" ایک ہی غسل میں ان سے صحبت فرماتے، ثُمَّ یُصْبِحُ مُحْرِمًا یَنْضَحُ طِیْبًا "پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح احرام باندھتے خوشبو چھڑکتے" یعنی رات کو جو خوشبو لگاتے تو صبح اس کا اثر معلوم ہوتا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک سے وہ خوشبو آتی، نضح، خاء معجمہ سے اور حائے مہملہ سے بھی ہے جس کا معنی ایک ہی ہے یعنی رش، چھڑکنا اور جس کا یہ بھی معنی ہے کہ لگائی ہوئی خوشبو کا آنا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ ہِشَامٍ "ہمیں محمد بن بشار نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں معاذ بن ھشام نے حدیث بیان کی" معاذ، میم پر پیش ہے اور ذال معجمہ ہے، قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ "اس نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی" یعنی ھشام نے، عَنْ قَتَادَۃَ "وہ قتادہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ "اس نے کہا کہ ہمیں انس بن مالک نے حدیث بیان کی" قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَدُوْرُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِی السَّاعَۃِ الْوَاحِدَۃِ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ "اس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت میں دن اور رات میں اپنی بیبیوں کے پاس جایا کرتے"



Marfat.com

وَهُنَّ اِحدٰی عَشَرَۃَ "اور بیبیاں گیارہ تھیں" یعنی ازواج مطہرات گیارہ تھیں اس لحاظ سے کہ نو ازواج مطہرات تھیں اور دو کنیزیں تھیں، ماریہ قبطیہ اور دوسری ریحانہ اور بطریق تغلیب اطلاق کیا گیا ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو عورتیں تھیں تو اس سے مراد منکوحہ ہیں، قَالَ قُلتُ لِاَنسٍ اَوَ کَانَ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یُطِیقُہٗ "قتادہ نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے کہا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ طاقت رکھتے تھے" یعنی ایک ہی وقت میں مباشرت مذکورہ کی، قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّہٗ اُعطِیَ قُوَّۃَ ثَلَاثِینَ رَجُلًا "اس نے کہا کہ ہم جو صحابہ کا گروہ ہیں ہمیں حدیث بیان کی جاتی تھی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیس مردوں جتنی قوت دی گئی تھی" اور بعض روایات میں چالیس مردوں جتنی قوت، وَقَالَ سَعِیدٌ "اور سعید نے کہا" جو کہ ابن ابی عروبہ ہے، عَن قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہُ تِسعُ نِسوَۃٍ "وہ قتادہ سے روایت کرتا ہے کہ انس نے اس کو حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو بیبیاں تھیں" اور یہ روایت گیارہ والی روایت کا بدل ہے اور اس سے مراد آزاد ہیں اور وہ یہ ہیں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور ان میں کوئی اختلاف نہیں اور دوسریوں میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ ریحانہ اور زینب بنت خزیمہ ہے اور بعض نے ریحانہ اور ماریہ کہا ہے۔



Marfat.com

# بَابُ

## غَسْلِ الْمَذِيِّ

"یہ باب مذی کے دھونے کے بیان میں ہے" اور مذی، میم پر زبر ہے ذال معجمہ پر جزم ہے یائے تحتیہ تخفیف سے ہے اور اس کے نیچے زیر شد کے ساتھ بھی ہے یہ ایک سفید دھاگے کی طرح جب مرد اور عورت مجامعت کرتے ہیں تو پانی کی صورت میں خارج ہوتا ہے یا زن و شوہر کے تعلق کے وقت خارج ہوتا ہے یا مجامعت کے ارادہ کرنے کے وقت خارج ہوتا ہے، وَالْوُضُوْءِ مِنْہُ "اور اس بیان میں ہے کہ مذی کے خارج ہونے پر وضو کرنا ہے"

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ "ہمیں ابو الولید نے حدیث بیان کی" اس کا نام ھشام طیالسی ہے، قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ" اس نے کہا کہ ہمیں زائدہ نے حدیث بیان کی" بن قدامہ ہے، عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ "وہ ابی حصین سے روایت کرتا ہے" جو کہ عثمان بن عاصم ہے کوفی ہے تابعی ہے، عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ "وہ ابی عبدالرحمان سے روایت کرتا ہے" جو کہ عبداللہ بن حبیب ہے سلمی ہے سین مہملہ پر پیش ہے اور لام پر زبر ہے، مقری، کوفی ہے تابعین میں سے بہت بڑی عظمت رکھنے والا ہے، عَنْ عَلِیٍّ "وہ علی بن ابی طالب سے روایت کرتا ہے" قَالَ کُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً "اس نے کہا میں بہت زیادہ مذی والا آدمی تھا" فَاَمَرْتُ رَجُلاً "پس میں نے ایک شخص کو کہا" اس شخص سے مراد مقداد بن اسود تھا، یَسْاَلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِمَکَانِ اِبْنَتِہٖ "کہ وہ پوچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی میرے پاس تھی" یعنی اس وجہ سے میں نے نہیں پوچھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تھیں میری بیوی تھی، فَسَاَلَ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَکَرَکَ "پس اس نے پوچھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وضو کر لے اور اندام کو دھو لے" اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ تمام اندام کو دھوئے اس میں یہ حکمت ہے کہ پورے اندام کو دھونے سے مذی کا آنا بند ہو جاتا ہے جیسا کہ عورت کے پستان میں جب دودھ بڑھ جاتا ہے تو پستان کو ٹھنڈے پانی سے خوب دھویا جاتا ہے تاکہ دودھ پھیل جائے اور اس کا نکلنا بند ہو جائے۔



Marfat.com

# بَابُ

## مَنْ تَطَيَّبَ

"یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جو غسل جنابت سے پہلے خوشبو لگائے" ثُمَّ اغْتَسَلَ "پھر غسل کرے" وَبَقِيَ اَثَرُ الطِّيْبِ "اور اس کے بدن میں اس کی خوشبو کا اثر موجود رہے" اور بعض صحابہ نشاط کی وجہ سے خوشبو لگاتے۔

حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ "ہمیں ابو نعمان نے حدیث بیان کی" جس کا نام محمد بن الفضل ہے "اس نے کہا کہ ہمیں ابو عوانہ نے حدیث بیان کی" کہ اس کا نام وضاح ہے، عَنْ اِبْرَاہِيْمَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ "وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت کرتا ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے" جس کا نام محمد ہے "اس نے کہا کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا" احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانے کے بارے میں یہ سوال تھا، فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا "پس میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا ابن عمر کے اس قول کو، میں یہ پسند نہیں کرتا صبح کروں اس حال میں کہ احرام میں ہوں اور اپنے بدن سے خوشبو چھڑکوں" اور خوشبو کو ظاہر کروں، فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا "پس عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو لگاتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیوں کے پاس جاتے" یعنی ان سے صحبت کرتے "اس کے بعد صبح احرام باندھتے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک میں خوشبو ہوتی۔"

حَدَّثَنَا آدَمُ "ہمیں آدم نے حدیث بیان کی" بن ابی ایاس ہے، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ اس نے کہا ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں حکم نے حدیث بیان کی شعبہ بن حجاج ہے اور حکم حائے مہملہ پر زبر اور کاف پر بھی زبر ہے ابن عیینہ ہے، عَنْ اِبْرَاہِيْمَ "وہ ابراہیم سے روایت کرتا ہے" یہ ابراہیم نخعی ہے جو کہ بزرگ تابعی ہے، عَنِ الْاَسْوَدِ "وہ اسود سے روایت کرتا ہے" یہ اسود، ابراہیم مذکور کا خالو ہے، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ گویا میں اس وقت دیکھ رہی ہوں اس خوشبو کو، کبھی



Marfat.com

ـسندگی اور چمک کو" اور لفظ بیص، صاد مہملہ کے ساتھ ہے، بریق اور لمعان کے معنی میں ہے، فِیْ
ِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ "جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ اقدس
تھی اس حال میں کہ احرام باندھا تھا" یعنی احرام کی حالت میں اور اور لفظ مفرق، میم پر زبر ہے
رائے مہملہ کے نیچے زیر ہے اور زبر کے ساتھ بھی آتا ہے سر میں جو مانگ نکالی جاتی ہے بالوں کو سر
درمیان تقسیم کر کے اسے مانگ کہتے ہیں۔ پانی میں مفرق کو۔

## بَابُ

### تَخْلِیْلِ الشَّعَرِ

"یہ باب ہے غسل جنابت میں بالوں میں خلال کرنے کے بیان میں"

حَتّٰی اِذَا ظَنَّ اَنَّہٗ قَدْ اَرْوٰی بَشَرَتَہٗ اَفَاضَ عَلَیْہِ "یہاں تک کہ وہ گمان کرے کہ اس نے اپنے ظاہر بدن کو پانی سے تر کر دیا ہے اور خوب سب جگہ پانی پہنچا دیا ہے تو بالوں پر پانی بہا دے"۔

ـدَّثَنَا عَبْدَانُ "ہمیں عبدان نے حدیث بیان کی" اس کا نام عبداللہ بن عثمان ہے اور عبدان اس کی
ـب ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ "عبدان نے کہا کہ ہمیں عبداللہ
نے خبر دی ہے" بن مبارک ہے "اس نے کہا کہ ہمیں ھشام بن عروہ نے خبر دی وہ اپنے باپ جو کہ
وہ ہے سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے" قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ غَسَلَ یَدَیْہِ وَتَوَضَّأَ وُضُوْئَہٗ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ یُخَلِّلُ بِیَدِہٖ شَعْرَہٗ "عائشہ صدیقہ
ـی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت سے غسل کرتے تھے
دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر اپنی نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے اس کے بعد غسل کرتے" یعنی
ـل کے تمام اعمال پورے کرتے "پھر اپنے بالوں کو اپنے ہاتھ سے خلال کرتے" یعنی سر مبارک اور
ـں مبارک میں خلال کرتے، حَتّٰی اِذَا ظَنَّ اَنَّہٗ قَدْ اَرْوٰی بَشَرَتَہٗ اَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ "یہاں تک
وہ گمان کرتے تھے کہ تمام بدن پر پانی خوب پہنچ چکا ہے" بالوں کے نیچے تک "پھر تمام بالوں پر تین
ـتبہ پانی بہاتے" ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِہٖ "پھر باقی اپنے جسم مبارک کو دھوتے" قَالَتْ عَائِشَۃُ کُنْتُ
ـغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ
ـں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے" نَغْرِفُ مِنْھَا جَمِیْعًا "ہم
ـتے اس برتن سے یکبارگی چلو بھرتے" اور قسطلانی نے کہا ہے کہ جمیعا جو ہے عموم میں کلا مترادف
ـے اور اجتماع زمانی کے خلاف دونوں کا فائدہ نہیں دیتا ہے۔



Marfat.com

# بَابُ

مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ

"یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو کہ غسل جنابت میں وضو کرے پھر تمام بدن کو دھوئے"

وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرٰى "اور اپنے وضو کے اعضاء کو دوسری بار دھونے کا اعادہ نہ کرے" اور لفظ لم یعد، یا پر پیش ہے اعادہ سے ہے اور بعض روایات میں لفظ منہ نہیں ہے اور اس روایت میں جو ذکر کیا گیا ہے تو یہ ضمیر متوضی کی طرف ہے۔

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى "ہمیں یوسف بن عیسی نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی" یہ سیستانی ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں اعمش نے خبر دی" کہ سلیمان بن مہران ہے "وہ سالم سے روایت کرتا ہے وہ کریب سے روایت کرتا ہے جو کہ ابن عباس کا آزاد کردہ ہے وہ ابن عباس سے روایت کرتا ہے وہ میمونہ سے روایت کرتا ہے" یہ ازواج مطہرات سے ہے اور ابن عباس کی خالہ ہے، قَالَتْ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَضُوْءً لِلْجَنَابَةِ "اس نے کہا یعنی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے "جنابت کے وضو کے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پانی رکھا" یعنی غسل جنابت کے لئے یا وضو جنابت کے لئے اور بعض روایات میں وضع لرسول اللہ الی آخرہ "یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پانی رکھا گیا" وضع، صیغہ مجہول ہے اور لرسول اللہ، لام کے ساتھ ہے اور بعض نے کہا کہ وضو جنابت کے غسل کے لئے مہیا کیا گیا اور لفظ وضو کی واو پر زبر، تنوین اور نصب مفعولیت کی بناء پر ہے اور وضو کے پانی کو کہتے ہیں، فَاَكْفَاَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا "پھر اپنے داہنے ہاتھ سے پانی لے کر اپنے بائیں ہاتھ پر دو بار یا تین بار پانی بہایا" ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ "پھر استنجا کیا" ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا "پھر اپنا ہاتھ دو مرتبہ یا تین مرتبہ زمین یا دیوار پر مارا" اور لفظ او الحائط، راوی کا شک ہے اور زمین پر ہاتھ کا رگڑنا پاکی اور نظافت کے حصول میں مبالغہ ہے، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ "پھر کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا اور دونوں بازوؤں کو بمعہ کہنیوں کے دھویا" ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَآءَ "پھر اپنے سر پر پانی بہایا" ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهٗ "پھر تمام بدن کو دھویا" یعنی مکمل غسل کیا، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ "پھر اس جگہ سے ہٹ گئے" "کنارہ ہو گئے" "اور اپنے دونوں پاؤں کو دھویا" قَالَتْ فَاَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا "میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کپڑا لائی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بدن خشک کریں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لینے کا ارادہ نہ کیا" اور نہ لیا اور لفظ لم یردھا، یائے مثناۃ تحتانیہ پر پیش ہے راء مہملہ کے نیچے زیر ہے یہ ارادہ سے مشتق ہے اور بعض نے لم یردھا کو رد سے مشتق کیا ہے یعنی انکار نہ کیا لیکن یہ وہم ہے اور یہ بات قابل اعتبار نہیں ہے، فَجَعَلَ یَنفُضُ بِیَدِهٖ "پس اس پانی کو اپنے ہاتھ سے جھاڑنے لگے"

## بَابٌ

اِذَا ذَکَرَ فِی الْمَسْجِدِ اَنَّهٗ جُنُبٌ یَخْرُجُ کَمَا هُوَ وَلَا یَتَیَمَّمُ

"یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے کہ جس وقت کسی کو یاد آئے مسجد میں کہ وہ جنبی ہے تو جس حالت میں ہو مسجد سے نکل آئے اور تیمم نہ کرے" اور لفظ کما ھو میں ما موصولہ ہے یا موصوفہ یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے، ای کالامر الذی ھو علیہ او کحالۃ ھو علیھا اور یہ کاف، کاف مقارنت ہے، ای خرج مقارنا للامر او للحالۃ التی ھو علیھا للجنابۃ۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ "ہمیں عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ہمیں عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں یونس نے خبر دی وہ زھری سے روایت کرتا ہے وہ ابی سلمہ سے روایت کرتا ہے وہ ابی ھریرہ سے روایت کرتا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ " چونکہ ان راویوں کے حالات پہلے گزر چکے ہیں لہذا اعادہ کی ضرورت نہیں، قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ "ابوھریرہ نے کہا کہ نماز کی اقامت کی گئی اور صفیں برابر کر دی گئیں" قِیَامًا "اس حال میں کھڑے تھے" فَخَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر تشریف لائے" فَلَمَّا قَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ ذَکَرَ اَنَّهٗ جُنُبٌ "پس جب جائے نماز پر کھڑے ہوئے اپنے دل میں یاد آیا کہ وہ جنابت رکھتے ہیں" فَقَالَ لَنَا مَکَانَکُمْ "پس فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو" ثُمَّ رَجَعَ "پھر آپ لوٹ گئے" یعنی اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے" فَاغْتَسَلَ "پس غسل کیا" ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ "پھر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کے سر اقدس سے پانی کے قطرے گر رہے تھے" فَکَبَّرَ "پس آپ نے تکبیر فرمائی" یعنی تکبیر تحریمہ کہی اور پہلی ہی اقامت پر کفایت کی چنانچہ یہ فاء تعقیب ہے جس میں واسطہ نہیں ہوتا اور جمہور علماء کا یہی

Marfat.com

مذہب ہے کہ اقامت اور نماز کے درمیان اگر کسی دینی مصلحت کی بناء پر ہو تو گفتگو کرنا درست ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان میں فاصلہ درست نہیں ہے انہوں نے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ فکبر سے مراد ای بعد رعایۃ وظائف التکبیرین الاقامۃ وغیرھا ہے، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ "پس ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی" تَابَعَهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ "عبدالاعلی نے عثمان بن عمر کی متابعت کی ہے وہ معمر سے روایت کرتا ہے" بن راشد ہے "وہ زھری سے روایت کرتا ہے" اور یہ متابعت ناقصہ ہے اور متابعت تامہ وہ ہے کہ ایک راوی دوسرے کے ساتھ اول اسناد سے لے کر آخر تک رفیق ہو اور ناقصہ وہ ہے کہ رفیق ہو پہلے سے بعد اور کبھی متابع علیہ مذکور ہوتا ہے اور کبھی نہیں اور اس جگہ عبدالاعلی، عثمان کا رفیق ہو گیا ہے اور عثمان، بخاری کے شیخ کا شیخ ہے تو پہلے کے ساتھ شریک ہو گیا اور اگر یہ عبداللہ بن محمد کے ساتھ شریک ہوتا جو کہ اول راوی ہے تو یہ متابعت کاملہ ہوتی ہے اور جبکہ اسناد اول سے متابعت دور ہوئی تو یہ متابعت ناقص تر ہو جاتی ہے اور متابعت تقویت حدیث ہوا کرتی ہے، وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ "اور اس حدیث کو اوزاعی نے روایت کیا ہے وہ زھری سے روایت کرتا ہے" اور اگرچہ اس نے بھی متابعت کی ہے گویا اوزاعی نے روایت میں یونس کی متابعت کی ہے وہ زھری سے کرتا ہے اور اس کو لفظ رواہ سے بیان کیا اور تابعہ نہیں کہا یہ اس لئے کہ جس طرح لفظ حدیث بعینہ نقل کیا ہے اس کے موافق اوزاعی نے نقل نہیں کیا اور متابعت میں تفاوت نہیں ہوتا ہے پس یہ روایت علیحدہ ہو گئی اور متابعت نہ ہوئی اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر تابعہ کہتا تو پھر وہم ہوتا کہ عثمان کی متابعت کرتا ہے حالانکہ اوزاعی اور زھری کے بیچ میں کوئی واسطہ نہیں ہے اور عثمان و زھری میں واسطہ ہے۔

## بَابُ

### نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

"یہ باب غسل جنابت سے دونوں ہاتھوں کو جھاڑنے کے بیان میں ہے"
یعنی غسل جنابت کے پانی کو ہاتھوں سے جھاڑنے میں، اور لفظ نفض،
نون فاء اور ضاد معجمہ سے ہے جس کے معنی جھاڑنے کے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ "ہمیں عبدان نے حدیث بیان کی" اور یہ عبداللہ عتکی ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَمْزَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں ابوحمزہ نے خبر دی" حائے مہملہ، زائے معجمہ ہے، اس کا نام محمد بن میمون مروزی ہے،



Marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ "اس نے کہا کہ میں نے اعمش سے سنا" عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ "وہ سالم سے روایت کرتا ہے وہ کریب سے روایت کرتا ہے" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ "وہ ابن عباس سے روایت کرتا ہے کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا پس اس پانی کو کپڑے سے ڈھانپ دیا" یعنی اس برتن کے سر کو ایک کپڑے سے بند کر دیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا تو غسل کے لئے اس کو کھولا اور پانی لیا، وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا "اور اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہایا اور ان دونوں کو دھویا" ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ "پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر استنجا کیا" فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ "پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارا" فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ "پھر زمین پر اس ہاتھ سے مسح کیا پھر اس کو دھویا پھر کلی کی" وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ "اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ کو دھویا اور دونوں بازوؤں کو دھویا" ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ "پھر سر پر پانی بہایا اور اپنے تمام بدن پر بھی پانی بہایا" ثُمَّ تَنَحّٰى "پھر اس جگہ سے ہٹ گئے" فغسل قدميه "پھر دونوں پاؤں کو دھویا" فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ "پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کپڑا دیا" تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے اپنا بدن خشک کریں "پس انہوں نے اس کو نہ لیا" فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل پڑے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں ہاتھ جھاڑ رہے تھے"

## بَابُ

### مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

"یہ باب اس کے بیان میں ہے کہ جو شخص سر کے داہنے طرف سے غسل کی ابتداء کرے"

حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى "ہمیں خلاد بن یحیی نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی وہ حسن بن مسلم سے روایت کرتا ہے وہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت کرتا ہے" شیبہ بن عثمان ہے، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا إِذَا أَصَابَ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلٰثًا فَوْقَ رَأْسِهَا "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتی ہے جب ہم میں سے کسی ایک کو جنابت ہو جاتی تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تین مرتبہ



Marfat.com

پانی دیتی اور اپنے سر پر بہاتی" اور لفظ فوق راسھا یہ محذوف کے متعلق ہے یعنی صب فوق راسھا، اپنے سر پر بہاتی، ثُمَّ تَاْخُذُ بِیَدِھَا عَلٰی شِقِّھَا الْاَیْمَنِ "پھر اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے سر کے داہنے طرف بہاتی" وَبِیَدِھَا الْاُخْرٰی عَلٰی شِقِّھَا الْاَیْسَرِ "پھر اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اپنے سر کے بائیں جانب بہاتی" اور دائیں اور بائیں طرف سے مراد سر کی جانب ہے اس لئے کہ ترجمۃ الباب میں بھی داہنی طرف، شق راسہ کی صفت واقع ہوئی ہے اور وہ اسی معنی کے موافق ہے۔

## بَابٌ

مَنِ اغْتَسَلَ عُرْیَانًا وَحْدَہٗ فِی الْخَلْوَۃِ

"یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو خلوت میں اکیلا برہنہ ہو غسل کرے" یعنی لوگوں کی نظر سے ہٹ کر نہائے، وَمَنْ تَسَتَّرَ بِالتَّسَتُّرِ اَفْضَلُ اور نیز باب اس شخص کے متعلق ہے کہ پردہ کرنا کسی پردے کے ذریعے افضل ہے۔ وَقَالَ بَھْزٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ "اور بھز نے کہا" بائے موحدہ پر زبر ہے ہا پر جزم ہے اور زائے معجمہ ہے بن حکیم ابن معاویہ ہے القشیری ہے اور یہ بھز، ثقات سے ہے ثقہ تابعی ہے اور اس کا دادا معاویہ ابن حیدہ۔ ہے حائے مہملہ پر زبر ہے یائے تحتانیہ پر جزم ہے صحابی ہے "بھز اپنے والد سے روایت کرتا ہے اور اس کا والد اپنے والد سے روایت کرتا ہے" یعنی جو کہ اسی بھز کا دادا ہے، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰی مِنْہُ مِنَ النَّاسِ "وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ حق تعالٰی بہت زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیا کیا جائے لوگوں کی نسبت" اور لفظ من الناس حق کے ساتھ متعلق ہے۔

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ "ہمیں اسحٰق بن نصر نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں عبدالرزاق صنعانی نے حدیث بیان کی وہ معمر بن راشد سے روایت کرتا ہے وہ ھمام بن منبہ سے روایت کرتا ہے" بائے موحدہ کے نیچے زیر ہے، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ یَغْتَسِلُوْنَ عُرَاۃً یَنْظُرُ



Marfat.com

بَعۡضُهُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ "وہ ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل برہنہ ہو کر نہاتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے" یہ احتمال ہے کہ ان کی شریعۃ میں ننگا ہونا جائز ہو لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو مانع نہ تھے یا ان کی شریعت میں حرام تھا اور وہ آسانی اور بے باکی کرتے اور بہرحال جائز ہو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس سے منزہ استحباب، حیا اور مروت کی وجہ سے ہو گا اور نیز جاننا چاہیے کہ اسرائیل حضرت یعقوب صلوات اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام کا نام ہے، وَکَانَ مُوۡسٰی یَغۡتَسِلُ وَحۡدَہٗ "اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے نہاتے تھے" استحباب پاکیزگی، احیاء، اور مروت کی وجہ سے یا برہنہ ہونے کی حرمت کی وجہ سے، فَقَالُوۡا وَاللّٰہِ مَا یَمۡنَعُ مُوۡسٰی اَنۡ یَّغۡتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّہٗ آدَرُ "پس بنو اسرائیل کہتے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ اس لئے نہیں نہاتے تھے کہ وہ عظیم الخصیتین تھے" اور لفظ آدر ہمزہ مد کے ساتھ ہے دال مہملہ پر زبر ہے رائے مہملہ تخفیف سے ہے بر وزن آدم ہے جس کے معنی بڑے خصیہ والا یعنی دونوں خصیوں پر سوجھن رکھتا ہو، فَذَھَبَ مَرَّۃً یَغۡتَسِلُ "پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نہانے کے لئے گئے تھے" فَوَضَعَ ثَوۡبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ "پس اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے" سعید بن زبیر نے کہا کہ یہ پتھر تھا جو کہ موسیٰ علیہ السلام سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھا اور اس سے پانی پھوٹتا تھا، فَفَرَّ الۡحَجَرُ بِثَوۡبِہٖ "پس وہ پتھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑوں سمیت بھاگ نکلا" یعنی ان کے دونوں کپڑوں کے ساتھ اور بعض روایات میں فجمح یعنی دوڑا آیا ہے کہ دوڑنا سخت ہے، فَخَرَجَ مُوۡسٰی فِیۡ اَثَرِہٖ یَقُوۡلُ "پس حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نکل آئے جبکہ کہہ رہے تھے" اور لفظ اثرہ، ہمزہ کے نیچے زیر ہے ثائے مثلثہ پر جزم ہے، اے عقبہ یعنی اس کے پیچھے اور بعض روایات میں ہمزہ پر زبر، ثائے مثلثہ پر زبر ہے، ثَوۡبِیۡ یَا حَجَرُ ثَوۡبِیۡ یَا حَجَرُ "اے پتھر میرے کپڑے دے اے پتھر میرے کپڑے دے" حَتّٰی نَظَرَتۡ بَنُوۡ اِسۡرَائِیۡلَ اِلٰی مُوۡسٰی فَقَالُوۡا وَاللّٰہِ مَا بِمُوۡسٰی مِنۡ بَاۡسٍ "یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنو اسرائیل نے دیکھا پس انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وجود پر کوئی بھی عیب نہ تھا" وَاَخَذَ ثَوۡبَہٗ فَطَفِقَ بِالۡحَجَرِ ضَرۡبًا "پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لے لئے اور اس پتھر کو خوب پیٹا" اور الحجر منصوب ہے اس کا فعل محذوف ہے اے فطفق یضرب الحجر ضربا، فَقَالَ اَبُوۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَنَدَبٌ بِالۡحَجَرِ سِتَّۃٌ اَوۡ سَبۡعَۃٌ ضَرۡبًا بِالۡحَجَرِ "پس حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر مارنے سے چھ یا سات



Marfat.com

نشان تھے" اور لفظ لندب لام میں تاکید ہے نون اور دال مہملہ دونوں پر زبر ہے جس کے معنی نشان کے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس پتھر کو مارنا اپنی قوم کے لئے معجزہ کا اظہار تھا یہ پتھر پر مارنے کے نشانات تھے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی ہو کہ وہ اس معجزے اظہار کریں اور یہ معجزہ ہو کہ بنی اسرائیل کی طرف پتھر دوڑ کر جا رہا ہے اور نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء خلق اور خلق کے نقائص سے پاک ہوتے ہیں اور ہر اس عیب سے پاک ہوتے ہیں جو کہ دلی نفرت کا سبب ہو، وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا "اور وہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا درایں اثنا کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کرتے تھے جان لے کہ ایوب علیہ السلام بن روم، رائے مہملہ پر پیش ہے بن عیص ہے عین مہملہ کے نیچے زیر ہے بن اسحق بن ابراہیم علیہ السلام ہے یا بن عوص بن زراح بن عیص بن اسحق ہے اور ان کی والدہ محترمہ لوط کی لڑکی ہے لوگوں میں انتہائی عابد تھے اور ان کی عمر ۶۳ تریسٹھ برس تھی یا ۹۰ نوے برس، اور ان کی تکلیف کا زمانہ سات برس تھا اور ان کا نام عجمی ہے، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ "پس ان پر سونے کی مکڑیاں برسیں" یعنی آسمان سے، فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ "پس ایوب نے ان مکڑیوں کو اپنے کپڑے میں اکٹھا کر لیا" اور لفظ یحتثی، احتیثاء سے ہے اس کا وزن افتعال ہے اور بعض روایات میں یحثی سے آیا ہے حرف مضارع پر زبر ہے حاء مہملہ پر جزم ہے معنی کے اعتبار سے دونوں ایک ہی ہیں، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ "پس اس کے پروردگار نے اسے آواز دی" اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى "میں نے تجھے غنی نہیں کر دیا اس چیز کے ساتھ جو تو دیکھ رہا ہے" یعنی سونے کی مکڑیوں سے، قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ "اس ایوب علیہ السلام نے کہا کہ ہاں مجھے تیری عزت کی قسم" تو نے مجھے غنی کر دیا، وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ "مگر بغیر آپ کی برکت کے کوئی غنی نہیں" اور نہ ہی بے پرواہی، وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ "اور اس حدیث کو ابراہیم نے روایت کیا ہے" بن طہمان ہے خراسانی ہے "وہ موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتا ہے" عین مہملہ پر پیش ہے تابعی ہے، عَنْ صَفْوَانَ "وہ صفوان سے روایت کرتا ہے" بن سلیم ہے یہ بھی تابعی ہے مدنی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے چالیس برس اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا اور بادشاہ کے تحائف قبول نہیں کرتا تھا اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ جب اس کا ذکر ہوتا تو بارش ہو جاتی، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا "وہ عطاء بن یسار سے روایت کرتا ہے وہ ابی





Marfat.com

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے انہوں نے فرمایا در ایں اثناء کہ ایوب علیہ السلام غسل کرتے تو برہنہ ہوتے" جان لے! کہ اس حدیث میں متن سے اسناد کو بعد میں کیا گیا ہے تا کہ جان لینا چاہیے سوائے اس کے کہ ترک کیا ہے دوسرے طریق سے بھی یہ حدیث ہے اور اس حدیث کو پہلے طریق سے جدا کر لیا گیا ہے وہ تعلیق کے طریق پر ہے تو معلوم ہوا کہ معلق کے لئے بھی اسناد ہوتے ہیں اور اس کے بعد رواہ ابراہیم کہا یہ بوجہ دوسرے طریق کے، اور یہ بھی تعلیق ہے، اس لئے کہ امام بخاری نے ابراہیم سے ملاقات نہیں کی ہے۔

## بَابٌ

### التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

"یہ باب ہے کہ نہانے کے وقت لوگوں سے پردہ کرنا چاہیے"

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ "ہمیں عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی" میم اور لام پر زبر ہے وہ قعنبی ہے اور امام مالک کا شاگرد ہے، عَنْ اِمَامِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ "وہ امام مالک سے روایت کرتا ہے وہ ابی نضر سے روایت کرتا ہے" نون پر زبر ہے ضاد معجمہ پر جزم ہے، مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ "جو کہ عمر بن عبید اللہ کا آزاد کردہ ہے" اور تابعی ہے، اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ هَانِئٍ "یہ کہ ابا مرہ نے" میم پر پیش ہے رائے مہملہ پر شد ہے "جو کہ ام ھانی کا آزاد کردہ ہے" ابو طالب کی لڑکی ہے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی ہمشیرہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی لڑکی ہے اس کا نام فاختہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عاتکہ ہے اور بعض نے کہا کہ فاطمہ ہے بعض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خواست گاری کی تھی مگر اس نے کہا کہ میں اسلام لانے سے پہلے بھی آپ کو دوست رکھتی تھی تو اسلام لانے کے بعد کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست نہ رکھوں گی لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت بڑی ہوں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے، اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ "ابو نضر کہتا ہے یہ کہ ابو مرہ نے اسے خبر دی ہے کہ اس ابو مرہ نے ام ھانی سے سنا جو کہ ابو طالب کی بیٹی ہے" تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ "وہ کہتی تھی کہ جس سال فتح مکہ ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی" فتح مکہ سن ۸ ھ میں رمضان کے مہینے میں ہوا، فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ "پس میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل کرتے پایا اور فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ستر کئے



Marfat.com

ہوئے تھی" یعنی ان پر پردہ کئے ہوئے تھی، فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عورت کون ہے؟" فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ "پس میں نے کہا کہ میں ام ھانی ہوں"

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ "ہمیں عبدان نے حدیث بیان کی" اس کا نام عبداللہ عتکی ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اس نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی" قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی وہ سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتا ہے وہ کریب سے روایت کرتا ہے جو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ ہے "وہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے وہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پردہ کیا تھا" وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ "جبکہ وہ غسل جنابت کر رہے تھے" فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ "پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر اپنے داہنے ہاتھ سے پانی لے کر اپنے بائیں ہاتھ پر بہایا پھر استنجا کیا اور جو کہ اس سے پہنچا تھا اسے دھویا" یعنی نجاست، جنابت کی رطوبت یا بول وغیرہ سے، ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهٖ عَلَى الْحَائِطِ اَوِ الْاَرْضِ "پھر اپنے ہاتھ کو دیوار پر رگڑا یا زمین پر" ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ "پھر جس طرح نماز کے لئے وضو کرنا ہوتا ہے اس طرح وضو کیا سوائے اپنے پیروں کے" ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ الْمَاءَ "پھر اپنے وجود پر پانی بہایا" ثُمَّ تَنَحّٰى "پھر اس جگہ سے ہٹ گئے" فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ "پھر اپنے دونوں پیر دھوئے"

تَابَعَهٗ اَبُوْ عَوَانَةَ "ابو عوانہ نے سفیان کی متابعت کی ہے" اس کا نام وضع یشکری ہے، وَابْنُ فُضَيْلٍ فِی السَّتْرِ "اور ابن فضیل نے بھی سفیان کی متابعت کی ہے" جس کا نام محمد ہے اور ان دونوں نے اس پردے میں متابعت کی ہے اس حدیث میں نہ باقی حدیث میں یعنی باقی حدیث کو دوسری عبارت سے ذکر کیا ہے۔

## بَابٌ

### اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَةُ

"یہ باب ہے کہ جب عورت کو احتلام ہو جائے"

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ "ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی" تینسی ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ "عبداللہ نے کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی وہ ھشام بن عروہ سے



Marfat.com

روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" کہ عروہ ہے، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ "وہ زینب سے روایت کرتا ہے جو کہ ابی سلمہ کی بیٹی ہے" اس کی والدہ اُم سلمہ ہے، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ "وہ ام سلمہ سے روایت کرتی ہے" جو کہ ازواج مطہرات میں سے ہے، اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِمْرَاَةُ اَبِي طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ "یہ کہ اس ام سلمہ نے کہا کہ ام سلیم آئی" سین مہملہ پر پیش ہے لام پر زبر ہے یائے مثناۃ تحتیہ پر جزم ہے یہ انس بن مالک کی والدہ ہے اور "ابو طلحہ انصاری کی بیوی ہے" جس کا نام ابو طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بدری ہے، فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ "پس ام سلیم نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ حق کہنے سے حیا نہیں فرماتا" یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ حق بات کے پوچھنے پر شرم و حیا کا حکم نہیں دیتا اور یہ عبارت آئندہ سوال کرنے کے لئے تمہید کے طور پر کہی، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ "کیا عورت پر غسل ہے جو وہ محتلمہ ہو" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ "پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! غسل لازم ہے جبکہ منی کے پانی کو دیکھے" یعنی بیدار ہونے کے بعد۔

## بَابٌ

### عَرَقُ الْجُنُبِ

"یہ باب اس شخص کے پسینہ کے حکم کے بیان میں ہے جو کہ جنابت کی حالت میں ہے" وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ "اور یہ باب اس بیان میں ہے کہ مسلمان پاک ہے نجس نہیں ہوتا ہے"

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى "ہمیں علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی" بن سعید ہے قطان ہے، قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ "اس نے کہا کہ ہمیں حمید نے حدیث بیان کی" حائے مہملہ پر پیش ہے اس کو حمید طویل کہتے ہیں اور تابعی ہے، قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ "اس نے کہا کہ ہمیں بکیر نے حدیث بیان کی" بائے موحدہ پر پیش ہے بن عبد اللہ بن عمرو بن ہلال مزنی ہے بصری ہے، عَنْ اَبِي رَافِعٍ "وہ ابی رافع سے روایت کرتا ہے" اس کا نام نفیع ہے، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ لَقِيَهٗ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَ هُوَ جُنُبٌ "وہ ابی ھریرہ سے روایت کرتا ہے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے راستوں میں ابو ھریرہ رضی اللہ



Marfat.com

تعالی عنہ سے ملاقات کی جبکہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ جنابت کی حالت میں تھے" فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ" پس میں ان سے پیچھے رہ گیا" اور یہ لفظ خائے معجمہ اس کے بعد نون ہے اور نون کے بعد سین مہملہ ہے جس کے معنی پیچھے ہونے کے ہیں اور انقباض کے ہیں اور بعض روایات میں انتجست ای اعتقدت نفسی نجسا آیا ہے، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ "پس ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ گیا اور نہایا" اور بعض روایات میں ہے فذھبت فاغتسلت "میں گیا اور میں نے غسل کیا" اور غائب کا صیغہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نقل کلام پر بالمعنی ہے اور اگر نقل کلام باللفظ ہو تو متکلم کے صیغہ کے ساتھ ہے، ثُمَّ جَاءَ" پھر ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ آیا" یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے، فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابا ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ تو کہاں تھا" قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ "پس ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں جنب کی حالت میں تھا پس میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مجلس کروں جبکہ میں ناپاکی کی حالت میں ہوں" فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پاکی ہے اللہ تعالی کے لئے تحقیق مومن پاک ہے نجس نہیں ہوتا" یعنی مومن اپنی ذات کے لحاظ سے نجس نہیں ہے مگر ہاں اگر خارجی نجاست کی وجہ سے کوئی عارض ہو تو وہ الگ بات ہے مگر اس کے خلاف کافر ذات اور اعتقاد کے لحاظ سے خود نجس ہے اور بعض نے کہا ہے کہ چونکہ خود مسلمان نجاستوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے پس نجس نہیں ہوتا برخلاف کافر کے کہ وہ نجاستوں سے اجتناب نہیں کرتا تو نجس ہو جاتا ہے اور امام نووی نے کہا ہے کہ طہارت ذاتی کے حکم میں کافر اور مسلمان برابر ہیں اور آیہ کریمہ انما المشرکون نجس الخ سے مراد اعتقادی نجاست ہے پس جبکہ مسلمان پاک ہو تو اس کا پسینہ، اس کے آنسو اور اس کا لعاب پاک ہے خواہ بے وضو ہو یا جنبی یا حائضہ۔

## بَابٌ

### اَلْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِيْ فِي السُّوْقِ وَغَيْرِهٖ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جنبی گھر سے باہر جا سکتا ہے اور بازار میں چل پھر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ" یعنی اس کا جانا اور نکلنا درست ہے بخلاف اس روایت کے جو کہ ابن ابی شیبہ نے حضرت علی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ، شداد

بن اوس ، سعید ابن مسیب، مجاہد ابن سیرین، زہری، محمد بن علی، نخعی، بیہقی، سعد بن ابی وقاص، ابن عباس، عطاء، حسن بصری سے زیادہ سے روایت کی ہے ' انھم کانوا اذا اجنبوا لا یخرجون ولا یاکلون حتیٰ یتوضوا۔ "یہ کہ وہ جس وقت جنب کی حالت میں ہوں تو جب تک وضو نہ کریں نہ نکلیں" وَقَالَ عَطَاءٌ یَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَیُقَلِّمُ اَظْفَارَہٗ وَیَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَتَوَضَّاْ "اور عطاء بن ابی رباح نے کہا" رائے مہملہ پر زبر ہے بائے موحدہ تخفیف سے ہے حائے مہملہ ہے "کہ جنبی سنگی لگائے " یعنی جسم سے خون نکلوائے" اور اپنے ناخن کٹوائے اور سر کو منڈوائے اگرچہ وضو نہ کیا ہو'

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ "ہمیں عبدالاعلی بن حماد نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ " اس نے کہا کہ ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی" زائے معجمہ پر پیش ہے رائے مہملہ پر زبر ہے صیغہ تصغیر ہے۔ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ "اس نے کہا کہ ہمیں سعید نے حدیث بیان کی" بن عروبہ ہے "وہ قتادہ سے روایت کرتا ہے" بن دعامہ ہے' اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَہُمْ "یہ کہ انس بن مالک نے ان لوگوں کو حدیث بیان کی" اور بعض روایات میں حدثہ ضمیر مفرد سے آیا ہے' اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِی اللَّیْلَۃِ الْوَاحِدَۃِ وَلَہٗ یَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَۃٍ "یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات میں اپنی بیبیوں کے پاس تشریف لے جاتے" یعنی [illegible]ب سے صحبت کرتے "اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو بیبیاں تھیں" اور یومئذ سے مراد وقت ہے اس لئے کہ نو عورتوں کے لئے کوئی دن مقرر نہیں تھا اور یہ حدیث ترجمۃ الباب پر یوں دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے لئے علیحدہ گھر تھے پس ایک گھر سے نکل کر دوسرے گھر میں جانا بغیر طواف (پھرنے کے) نہیں ہو سکتا اور اس میں چلنا اور نکلنا لازمی امر ہے۔

حَدَّثَنَا عَیَّاشٌ "ہمیں عیاش نے حدیث بیان کی" بن ولید ہے' قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ" اس نے کہا کہ ہمیں عبدالاعلی نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں حمید نے [illegible] بیان کی" تصغیر ہے۔ حمید طویل ہے' عَنْ بَکْرٍ "وہ بکر سے روایت کرتا ہے" جو کہ مزنی ہے' عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ "وہ ابی رافع سے روایت کرتا ہے" اس کا نام نفیع ہے' عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ حَتّٰی قَعَدَ "وہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتا



Marfat.com

ہے کہ اس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ملے جبکہ میں جنبی تھا میرا ہاتھ پکڑا پس میں ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے" فَانْسَلَلْتُ "پس میں ان سے نکل آیا" ای ذھبت فی خفیة۔ فَاَتَیْتُ الرَّحْلَ "پس میں اپنے ٹھکانے پر آ گیا" اور لفظ رحل۔ حائے مہملہ سے ہے، رہنے کی جگہ، اور دوسرے سامان کو کہتے ہیں، فَاغْتَسَلْتُ "پس میں نے غسل کیا" ثُمَّ جِئْتُ وَھُوَ قَاعِدٌ "میں پھر آیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے" فَقَالَ اَیْنَ كُنْتَ یَا اَبَا ھُرَیْرَةَ "پس فرمایا کہ اے ابا ہریرۃ تو کہاں تھا" اور بعض نسخوں میں یا اباھرہ آیا ہے، فَقُلْتُ لَہٗ "پس میں نے اپنا سارا حال ان کو بیان کر دیا" فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مسلمان یقیناً نجس نہیں ہوتا"

## بَابُ
## كَیْنُوْنَةِ الْجُنُبِ فِی الْبَیْتِ اِذَا تَوَضَّاَ

"یہ باب اس جواز کے بیان میں ہے کہ جنبی اپنے گھر میں ٹھرا رہے اس وقت جبکہ وضو کرے" قَبْلَ اَنْ یَّغْتَسِلَ "نہانے سے پہلے"

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ "ہمیں ابو نعیم نے حدیث بیان کی" اس کا نام فضل بن دکین ہے ابو نعیم، نون پر پیش ہے صیغہ تصغیر ہے، حَدَّثَنَا ھِشَامٌ وَّشَیْبَانُ "ہمیں ھشام اور شیبان نے حدیث بیان کی" شین معجمہ پر زبر ہے یائے تحتانیہ پر جزم ہے اور بائے موحدہ ہے بن عبدالرحمان ہے، عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَرْقُدُ وَھُوَ جُنُبٌ "وہ یحیٰی سے روایت کرتا ہے وہ ابی سلمہ سے روایت کرتا ہے ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنب کی حالت میں نیند کرتے تھے" قَالَتْ نَعَمْ وَیَتَوَضَّاُ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے کہا کہ ہاں جنب کی حالت میں نیند کرتے تھے اور وضو کرتے تھے"

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ "ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی" بن سعید ہے "اس نے کہا کہ ہمیں لیث نے حدیث بیان کی" بن سعد ہے، عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَیَرْقُدُ اَحَدُنَا وَھُوَ جُنُبٌ "وہ نافع سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی جنب کی حالت



Marfat.com

نیند کر سکتا ہے" قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْقُدْ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں نیند کرے" یعنی جنابت کی حالت میں نیند کرنا جائز ہے "جبکہ تم میں سے کوئی ایک وضو کرے پھر نیند کرے" اور یہ وضو بطریق استحباب ہے ورنہ اصل جواز بغیر وضو کے بھی ہے۔

## بَابُ

### اَلْجُنُبُ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَنَامُ

"یہ باب ہے کہ جنبی وضو کر کے نیند کرے"

حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ "ہمیں یحیی نے حدیث بیان کی" بن بکیر ہے "اس نے کہ کہا ہمیں لیث نے حدیث بیان کی" بن سعد ہے "وہ عبیداللہ بن جعفر سے روایت کرتا ہے" فقیہ ہے مصری ہے "وہ محمد بن عبدالرحمن سے روایت کرتا ہے" بن اسود ہے مدنی ہے عروہ بن زبیر کا یتیم بچہ تھا اس کی وصیت اس کے باپ نے کی تھی، عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ "وہ عروہ بن زبیر سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے" قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَھُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَہٗ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیند کا ارادہ فرماتے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنابت میں ہوتے تو استنجا فرماتے اور نماز کی طرح وضو فرماتے" یعنی شرعی وضو نہ کہ لغوی وضو اور لفظ للصلوۃ متعلق بمحذوف ہے، ای کمایتوضاللصلوۃ۔

حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ "ہمیں موسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی" تبوزکی ہے "اس نے کہا کہ ہمیں جویریہ نے حدیث بیان کی" جاریہ کی تصغیر ہے وہ اسماء ضبی کا بیٹا ہے اس کی کنیت ابو مخارق ہے بصری ہے، عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ "وہ نافع سے روایت کرتا ہے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے" قَالَ اِسْتَفْتٰی عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَھُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأَ "اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فتوی پوچھا کیا ہم سے کوئی ایک جنب کی حالت میں نیند کر سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! جب وضو کر لے تو نیند کر لے"

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ "ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی وہ عبداللہ بن دینار سے روایت



Marfat.com

کرتا ہے "یہ قریشی ہے، مدنی ہے، عبداللہ بن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے " اَنَّہٗ قَالَ ذَکَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ تُصِیْبُہُ الْجَنَابَۃُ مِنَ اللَّیْلِ یہ کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ تحقیق اسے" یعنی ابن عمر کو "رات میں جنابت ہوتی ہے تو کیا وہ اس وقت نہائے یا نیند کرے" فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَکَرَکَ ثُمَّ نَمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے فرمایا وضو کر اور خوب اچھی طرح کر پھر نیند کر" یعنی استنجا میں اپنے اندام کو اچھی طرح دھو اور وضو کر اس کے بعد نیند کر یہ خطاب ابن عمر کو یا عمر رضی اللہ تعالی عنہٗ کو فرمایا۔

## بَابٌ

### اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جب ملاقات کریں دو ختنے ایک جگہ میں مرد اور عورت کے" یعنی مرد کے ختنے کی جگہ اور عورت کی ختنے کی جگہ باہم مل جائے اور ان کا باہم ملنا حشفہ کے اندر غائب ہونے سے ہوتا ہے"

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ "ہمیں معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی" فا پر زبر ہے بصری ہے، قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ "اس نے کہا کہ ہمیں ھشام بن عروہ نے حدیث بیان کی" ح۔ تحویل ہے یعنی تحویل اسناد کی علامت ہے، وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ "اور ہمیں ابو نعیم نے حدیث بیان کی" تصغیر کا صیغہ ہے اس کا نام فضل بن دکین ہے، عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ "وہ ھشام سے روایت کرتا ہے وہ قتادہ سے روایت کرتا ہے وہ حسن بصری سے روایت کرتا ہے وہ ابی رافع سے روایت کرتا ہے اس کا نام نفیع تھا، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ "وہ ابی ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت ایک شخص عورت کے حصوں کے درمیان بیٹھا" جو کہ چار ہیں اور لفظ شعب، شعبہ کی جمع ہے شین معجمہ پر پیش ہے کہ جس کہ معنی ہیں کسی شے کا حصہ اور اس جگہ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مراد



Marfat.com

ں اور بعض نے کہا ہے شعب سے مراد عورت کی اندام نہانی ہے اور بیضاوی نے یہی مراد لی ہے " مشقت کی" یعنی جماع کیا "پس غسل" عورت اور مرد دونوں پر "واجب ہو گیا" اگرچہ انزال نہ ہوا ہو نکہ حشفہ کا اندام نہانی کے اندر غائب ہو جانا غسل کو واجب کر دیتا ہے، تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ" تابعت کی ہے ھشام کی عمرو بن مرزوق نے" رائے مہملہ زائے معجمہ سے پہلے ہے بصری ہے ثقہ ہے " شعبہ سے روایت کرتا ہے شعبہ نے قتادہ سے سنا ہے وہ حسن بصری سے روایت کرتا ہے" وَقَالَ موسی حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ "وہ موسی بن اسماعیل نے کہا کہ ہمیں ابان نے حدیث بیان کی بن یزید ہے عطار ہے "اس نے کہا کہ ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی" بن دعامہ ہے۔ اس نے کہا کہ ہمیں حسن بصری نے خبر دی اسی طرح جو پہلے مذکور ہے" جان لینا چاہیے کہ پہلے قتادہ نے لفظ عن سے روایت کیا ہے اور وہ مدلسین سے ہے لہذا پھر لفظ اخبرنا سے اس سے نقل کیا تاکہ ں سے سماع کی تصریح ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ اس جگہ لفظ قال موسی کہا اور تابعہ نہیں کہا اور لے تابعہ عمرو کہا یہ اس لئے کہ متابعت اقوی ہے اور قول عام ہے بطریق نقل اور تحمیل کے ذکر کرنے ہے یا یہ ذکر کرنا بطریق مذاکرہ وہ مجاورہ کے ہو پس اس سے ارادہ کیا اور جان لینا چاہیے کہ بخاری نے رموسی سے لی ہو پس اس پر جزم نہیں کہ یہ بخاری کی تعلیق ہو۔

## بَابُ

### غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

"یہ باب ہے اس رطوبت کے دھونے کے بیان میں جو مرد کو عورت کی اندام نہانی سے پہنچتی ہے" قال ابو عبداللہ ھذا اجود و اوکد و انما بینا الحدیث الاخر لاختلافھم والغسل احوط۔

دَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ "ہمیں ابو معمر نے حدیث بیان کی" اس کا نام عبداللہ بن عمر ہے معمر ہر دو میم پر زبر ہے، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ "اس نے کہا کہ ہمیں عبدالوارث نے حدیث بیان کی ہے" بن سعید ہے، نِ الْحُسَيْنِ "وہ حسین سے روایت کرتا ہے" بن ابن زکوان ہے، قَالَ قَالَ يَحْيَى "اس نے کہا کہ یحیی نے کہا" بن ابی کثیر ہے، وَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ "اور ہمیں ابو سلمہ نے خبر دی" لام پر زبر ہے بن عبدالرحمن بن عوف ہے یہ یحیی کا مقولہ ہے اور اس کا معطوف محذوف ہے۔ ای اخبرنی بکذا و کذا و خبرنی بھذا پس یہ معطوف مقدر پر ہے، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهُ "یہ کہ



Marfat.com

عطاء بن یسار نے اسے خبر دی یہ کہ اسے زید بن خالد جہنی نے خبر دی" تابعی ہے، جہنی، جیم پر پیش
ہے ھا پر زبر ہے اور نون نسبتی ہے جھینہ زید کی طرف، اَنَّہٗ سَاَلَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ "یہ کہ اس نے عثمان
بن عفان سے اس قسم کا سوال کیا" فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ فَلَمْ یُمْنِ "پس زید نے کہا کہ
بتا کہ جب اس شخص نے اپنی عورت سے جماع کیا اور اس نے انزال منی نہ کی" پس اس کا کیا حکم
کہ وہ غسل کرے یا وضو اور لفظ فلم یمن، یا پر پیش ہے اور میم پر جزم ہے، قَالَ عُثْمَانُ یَتَوَضَّأُ
یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ وَیَغْسِلُ ذَکَرَہٗ "حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وضو کرے جیسا کہ وضو
کے کے لئے کرتا ہے اور اندام کو خوب دھوئے" اس رطوبت کو جو اسے عورت سے لگی ہے خوب
دھوئے یعنی اس پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے، قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
وَسَلَّمَ "حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
سنا ہے" فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَ الزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَ طَلْحَۃَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ
فَاَمَرُوْہُ بِذٰلِکَ "زید بن خالد کہتا ہے کہ میں نے اس مسئلہ کے پوچھنے میں سوال کیا حضرت علی بن ابی
طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابی
بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، یہ سب جلیل الشان صحابہ ہیں پس ان تمام صحابہ نے اس صحبت
کرنے والے کے لئے اندام کے دھونے کا ذکر کیا اور وضو کرنے کا" جان لینا چاہیے کہ اگرچہ یہ حدیث
صحیح ہے مگر منسوخ ہے اور صحت نسخ کے منافی نہیں اول اسلام میں یہ حکم تھا اس کے بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ غسل واجب ہو جاتا ہے جب اندام مرد، عورت کے اندام نہانی
میں داخل ہو جائے اس کے بعد اس پر اجماع ہو گیا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوئی ہے کہ غسل کرے، قَالَ یَحْیٰی
بْنُ کَثِیْرٍ "یحیی بن کثیر نے کہا" وَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ "اور ابو سلمہ نے مجھے خبر دی" یہ عطف ہے پہلی
اسناد پر معلق نہیں ہے، اَنَّ عُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ ذٰلِکَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "یہ کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو سلمہ کو خبر دی کہ ابو ایوب نے اسے خبر دی
انصاری ہے، بڑا صحابی ہے "یہ کہ اس نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے"۔
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ "ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ
ہمیں یحیی نے حدیث بیان کی" جو کہ قطان ہے "وہ ھشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ اَخْبَرَنِیْ
اَبِیْ "اس نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے خبر دی" جو کہ عروہ ہے قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اَیُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُبَیُّ



Marfat.com

بن کعب "اس نے کہا کہ مجھے ابو ایوب نے خبر دی اس نے کہا کہ مجھے ابی بن کعب نے خبر دی" اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَۃَ فَلَمْ یُنْزِلْ "یہ کہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس وقت مرد اپنی عورت سے جماع کرے پھر انزال نہ کرے" اس کا کیا حکم ہے، قَالَ یَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَۃَ مِنْہُ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ چیز جو اس عورت کو اس مرد سے پہنچی ہے دھولے" یعنی اس اندام کو جو عورت کے اندام نہانی کے داخل کرنے سے اور رطوبت پہنچنے سے جو اسے لگی ہے اسے دھو دے "اس کی بعد وضو کرے اور نماز پڑھ لے" قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اَلْغُسْلُ اَحْوَطُ "ابو عبداللہ" یعنی محمد بن اسماعیل بخاری جو کہ مولف ہے "نے کہا کہ اس صورت میں کہ اندام مرد، عورت کی اندام نہانی میں داخل کیا اور منی کا انزال نہ ہوا تو غسل کرنا احوط ہے" یعنی امر دین میں اس میں احتیاط زیادہ ہے صرف اندام کے دھونے اور وضو کرنے سے، وَذٰلِکَ الْاٰخِیْرُ اِنَّمَا بَیَّنَّا لِاِخْتِلَافِھِمْ "اور سوائے اس کے نہیں کہ اس آخری کو جو دو امور سے بیان کیا ہے" یعنی یہ حدیث کہ اندام کو دھونا اور وضو کرنا کافی ہے جو کہ حدیث میں آیا ہے ہم نے بوجہ صحابہ کے اختلاف کے بیان کیا ہے، غسل کے وجوب اور عدم وجوب کے بارے میں، یا محدثین کے اختلاف کے بارے میں جو کہ اس کی صحت اور عدم صحت کے بارے میں ہے پس معلوم ہوتا ہے امام بخاری اس کے نسخ کا قائل نہیں ہے اور اس پر جمہور علماء متفق ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور غسل واجب ہوتا ہے جبکہ دونوں ختنے مل جائیں اور بعض نسخوں میں والماء نقی بھی آیا ہے۔

الحمد اللہ کتاب الغسل پوری ہو گئی

اللھم اغسل عنا الاوزاد و اجعلنا منا لطاھرین الابرار و اغسل عنا

الخطایا و نقنا منھا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس و باعد بیننا

و بین ذنوبنا کما باعدت بین المشرق و المغرب ط



Marfat.com

Marfat.com

# كِتَابُ الْحَيْضِ

"یہ کتاب احکام حیض کے بیان میں ہے" اور حیض لغت میں بہنے کے معنی میں ہے جیسے کہا جاتا ہے یقال الواری اذا سال وحاضت الشجرۃ اذا سال صمغھا۔ اور شرعی اصطلاح میں وہ خون جو کہ عورت کو رحم کے اندر سے آتا ہے اس کے بالغ ہونے کے بعد متعدد اوقات میں (یعنی ایام ماہواری کا خون) اور استحاضہ وہ خون ہے جو کہ اس مقررہ وقت پر نہیں آتا بلکہ ہر وقت آ سکتا ہے اور یہ ایک رگ ہے جو کہ رحم کے منہ کے قریب ہے اور اس کا نام عاذل ہے۔ وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بیان میں کہ فرمایا اور آپ سے حیض کے حکم کے بارے میں سوال کرتے ہیں فرما دیجئے کہ وہ حیض پلید ہے ایذا دیتا ہے اس کو جو اس کے قریب ہو نجاست کی وجہ سے اور بدبوئی سے پس حالت حیض میں عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے کنارہ کرو۔ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ "اور جماع کرنے کی غرض سے ان کے نزدیک نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں" فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ "پس جس وقت کہ وہ پاک ہو جائیں پس آؤ ان عورتوں کے پاس جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں امر کیا ہے" اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ "بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے" جو گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ "اور دوست رکھتا ہے پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو" یعنی فواحش اور پلیدیوں سے پاک رہنے والوں کو۔

## بَابٌ

كَیْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَیْضِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حیض کی ابتداء کیسے ہوئی" وَقَوْلِ النَّبِیِّ



Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ ھٰذَا شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس ارشاد میں یہ باب ہے کہ یہ حیض ایک چیز ہے جو اللہ تعالی نے بنی آدم کی لڑکیوں پر لکھ دی ہے" وَقَالَ بَعْضُھُمْ کَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَیْضُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ اور بعض صحابہ جن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہما بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ جو چیز پہلے بنی اسرائیل کی طرف بھیجی گئی وہ حیض تھی اور لفظ اول مرفوع ہے اس لئے کہ کان کا اسم ہے اور ما ارسل میں مصدریہ ہے جس کا معنی یہ ہے کان اول ارسل الحیض علی بنی اسرائیل اور لفظ علی بنی اسرائیل، کان کی خبر ہے اور بنی اسرائیل سے مراد اولاد اسرائیل ہے اور اولاد لڑکیوں پر بھی شمولیت رکھتی ہے پس لڑکیوں کا ارادہ اس طریق سے ہوتا ہے قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ۔ ابو عبداللہ نے کہا جو کہ امام بخاری ہے "وَحَدِیْثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث مبارک یہ چیز بہت ہے کہ آدم کی لڑکیوں پر اللہ تعالی نے یہ لکھ دیا ہے ارر یہ قول اشمل اور اکثر ہے از روئے بعض کے قول کے شمول ہونے کے وہ یہ کہ حیض کا سب سے پہلے آنا بنی اسرائیل پر ہے کیونکہ آدم کی لڑکیوں میں بنی اسرائیل کی لڑکیاں شامل ہیں جان لینا چاہیے کہ اس حدیث اور قول میں بظاہر مخالفت ہے اس لئے کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض کا ارسال بنی آدم کی لڑکیوں پر ہے اور بعض کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حیض کا ارسال بنی اسرائیل پر تھا پس ان دونوں میں توفیق اس طرح ہو گی جو مصابح نے کہی ہے کہ مراد حیض کے ارسال کو بنی اسرائیل کے لئے اس کا حکم ہے جو کہ نماز اور روزے کے مانع ہے پس اس کا حکم سب سے پہلے بنی اسرائیل کو ملا اور حیض کا پیدا ہونا آدم کی لڑکیوں میں سب سے پہلے ہے اور دوسری وجہ وہ ہے جو حافظ ابن حجر نے کہی ہے کہ دونوں میں جمع ممکن ہے بنی

اسرائیل پر حیض کی مدت کا گزرنا لمبا ہو گیا تھا اور یہ ان پر عقوبت تھی نیز ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیض بنی اسرائیل کی عورتوں پر عقوبت کی وجہ سے قطع کر دیا تھا تاکہ ان کی نسل منقطع ہو جائے کافی مدت ان پر اسی طرح گزر گئی اس مدت کے گزرنے کے بعد اپنے فضل سے ان پر حیض کا اعادہ فرمایا پس وہ پہلا حیض تھا جو اس لحاظ سے اس مدت انقطاع کے بعد شروع ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

## بَابُ

### الْأَمْرِ لِلنِّسَاءِ إِذَا نُفِسْنَ

"یہ باب عورتوں کے اس امر کے بیان میں ہے جبکہ وہ نفاس میں مبتلا ہو جائیں"

اور صاحب نفاس (نفاس والی) ہو جائیں تو وہ کیا کریں اور وہ کونسے کام ہیں جن سے احتراز کریں (بچیں) اور لفظ نفسن ۔ نون پر زبر ہے فا کے نیچے زیر ہے سین پر جزم اور آخر میں نون ہے ای حضن (یعنی حیض سے ہو جائیں) اور مراد یہ ہے کہ جس وقت حائضہ ہو جائیں اور نفاس کا اطلاق حیض پر آیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ "ہمیں علی بن عبداللہ مدینی نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی" قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ "سفیان نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے سنا" يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ "وہ کہتا ہے کہ میں نے قاسم سے سنا" بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ "قاسم کہتا ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے سنا کہ وہ کہتی تھی کہ ہم نکلے اس ارادے سے کہ حج کریں" یعنی ہمارا یہ نکلنا حج کے ارادے ہی سے تھا یہ اس لئے فرمایا کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کے نہ کرنے کا گمان کرتے تھے، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ "پس جب ہم سرف پہنچے" سین مہملہ پر زبر ہے رائے مہملہ کے نیچے زیر ہے اور آخر میں فاء ہے یہ مکہ سے نو یا دس میل پر گاؤں ہے، حِضْتُ "میں حائضہ ہو گئی" فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے پاس آئے اور میں رو رہی تھی" قَالَ مَالَكِ اَنُفِسْتِ "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم



Marfat.com

نے فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائضہ ہو گئی ہے" قُلْتُ نَعَمْ "میں نے کہا کہ ہاں" قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ" آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی لڑکیوں پر لکھ دیا ہے" فَاقْضِیْ مَا يَقْضِی الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَيْتِ "جو کچھ حاجی مناسک ادا کرتا ہے وہ اسی طرح ادا کر سوائے بیت اللہ کے طواف کے" جو کہ کعبہ ہے اور لفظ اقضی مؤنث کا صیغہ امر حاضر ہے، وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَائِهٖ بِالْبَقَرَةِ "اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی" یعنی ایک گائے اور بعض نسخوں میں بالبقر بغیر ۃ کے ہے پس جنس بقرہ مراد ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ایک سے زیادہ ہوں اور اس میں جو فرق ہے اس کی یہ مثال ہے جو تمر اور تمرہ کی ہے اور ازواج مطہرات نو تھیں لیکن اس صورت میں کہ گائے ایک ہو تو بعض ازواج مراد ہوں گی کیونکہ ایک گائے سات افراد کی طرف سے درست ہوتی ہے اور زیادہ کی طرف سے نہیں اور یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ اپنی ازواج کی طرف سے اجازت لی ہو گی۔

## بَابُ

### غَسْلِ الْحَائِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا وَ تَرْجِيْلِهٖ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر کو دھوئے اور اس کے سر کو کنگھی کرے اور اس کو صاف اور ستھرا کرے"

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَنَا حَائِضٌ "ہمیں عبداللہ بن یوسف تینسی نے حدیث بیان کی، اس نے کہا کہ ہمیں امام مالک نے حدیث بیان کی، وہ ھشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے، وہ اپنے والد عروہ سے روایت کرتا ہے، وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سر اقدس کو کنگھا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی" تو معلوم ہو گیا کہ خاوند کے سر کو حیض کی حالت میں عورت کا کنگھا کرنا مباح ہے۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ "ہمیں ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، اس نے کہا کہ ہمیں ھشام بن یوسف نے حدیث بیان کی" صنعانی ہے، اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ "یہ کہ ابن جریج نے اس ھشام بن یوسف کو اور اس کے ساتھ ہی دوسروں کو بھی خبر دی" پہلی جیم پر پیش ہے

ئے مہملہ پر زبر ہے یائے تحتانیہ پر جزم ہے اس کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے مکی ہے قرشی ہے مشہور علماء میں سے ایک ہے اسلام میں یہ سب سے پہلا صاحب تصنیف ہے، قَالَ اَخْبَرَنِیْ ہِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّہٗ سُئِلَ اَتَخْدِمُنِی الْحَائِضُ اَوْتَدْنُوْمِنِّی الْمَرْاَةُ وَھِیَ جُنُبٌ "اس نے کہا کہ مجھے ھشام بن عروہ نے خبر دی وہ عروہ بن زبیر سے روایت کرتا ہے یہ کہ عروہ سے پوچھا گیا کہ آیا حائضہ عورت میری خدمت کر سکتی ہے وہ عورت میرے نزدیک ہو سکتی ہے جو جنبی ہو" فَقَالَ عُرْوَةُ کُلُّ ذٰلِکَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ "پس عروہ نے کہا کہ یہ تمام اس کی خدمت اور اس کا قرب مجھ پر آسان ہے" وَ کُلُّ ذٰلِکَ یَخْدِمُنِیْ لَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ فِیْ ذٰلِکَ بَاْسٌ " اور یہ تمام حائضہ اور جنبی میری خدمت کرتی ہیں۔ اور کسی پر بھی خدمت کرنا جرح اور گناہ نہیں۔

اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّھَا کَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَھِیَ حَائِضٌ " مجھے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنھا نے خبر دی۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کنگھا کرتی تھی۔ اس حال میں کہ وہ حائضہ ہوتی" وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِی الْمَسْجِدِ "اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کنگھا کرتے وقت مسجد میں معتکف ہوتے" یُدْنِیْ لَھَا رَاْسَہٗ وَھِیَ فِیْ حُجْرَتِھَا "اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنا سر مبارک عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنھا کے قریب کرتے اس حال میں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنھا اپنے حجرہ میں ہوتی" فَتُرَجِّلُہٗ وَھِیَ حَائِضٌ "پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنھا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کنگھا کرتی جبکہ وہ حائضہ ہوتی۔

## بَابٌ

### قِرَاءَةُ الرَّجُلِ فِیْ حِجْرِ امْرَاَتِہٖ وَھِیَ حَائِضٌ

"یہ باب ہے مرد کے قرآن پڑھنے کے بیان میں جبکہ اپنی عورت کے پہلو میں ہو اور وہ عورت حائضہ ہو" اور لفظ حجر۔ حائے مہملہ پر زبر بھی ہے اور زیر کے ساتھ بھی ہے جیم پر جزم اور اس کی جمع حجور ہے، وَکَانَ اَبُوْ وَائِلٍ یُرْسِلُ خَادِمَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ اِلٰی اَبِیْ رَزِیْنٍ "اور وہ ابو وائل تھا" اس کا نام شقیق بن سلمہ ہے مشہور تابعی ہے اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ حکومت میں فوت ہوا" یہ ابووائل اپنی خادمہ کو بھیجتا تھا حالانکہ وہ خادمہ حائضہ ہوتی" وہ لونڈی تھی اور تانیث کی ضمیر اسی اعتبار سے "ابی رزین



Marfat.com

کے پاس" راء مہملہ پر زبر ہے زاء معجمہ کے نیچے زیر ہے اس کا نام مسعود بن مالک ہے اسدی ہے یہ ابو دائل کا آزاد کردہ ہے اور یہ بھی تابعی ہے، فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ "پس وہ خادمہ ابودائل کے لئے مصحف لاتی، وہ اس مصحف کو غلاف سے پکڑتی" اور لفظ علاقہ عین مہملہ کی زیر ہے، وہ دھاگہ کہ جس سے مصحف کے کپڑے کو باندھا جاتا ہے اور مصنّف کی غرض اس حدیث کو استدلال کے طور پر پیش کرنے سے یہ ہے کہ حائضہ یا جنبی کا بغیر ہاتھ لگائے قرآن کو غلاف سے پکڑنے کا جواز ثابت ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ "ہمیں ابو نعیم الفضل بن دکین نے حدیث بیان کی" دال مہملہ سَمِعَ زُهَيْرًا "زھیر نے سنا" زاء معجمہ پر پیش ہے، تصغیر کا صیغہ ہے یہ زھیر بن معاویہ بن حدیج ج ہے حاء مہملہ پر پیش ہے دال مہملہ پر زبر ہے یاء تحتانیہ پر جزم ہے، وَعَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ "اور منصور بن صفیہ سے روایت کرتا ہے" یہ اس کی والدہ کا نام ہے جس کے ساتھ وہ مشہور ہو گیا اس ک باپ کا نام عبدالرحمن حجبی عبدری ہے وَأَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآ وَسَلَّمَ "اور تحقیق منصور کی والدہ جس کا نام صفیہ ہے نے حدیث بیان کی ہے اس منصور کو کہ تحقی اس صفیہ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حدیث بیان کی۔ کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ میری گود میں آرام فرمایا ہوا تھا اس حال میں کہ میں ایام ماہواری میں تھی اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تلاوت فرما رہے تھے"

## بَابٌ

### مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

"یہ باب ہے کہ جس میں نفاس کا نام حیض دیا ہے" یعنی لفظ نفاس کا اطلاق حیض پر کیا ہے

حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ "ہمیں مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی" یہ بشر بلخی کا بیٹا ہے۔ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ اس نے کہا ہمیں ھشام نے حدیث بیان کی" دستوانی ہے



Marfat.com

وہ یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرتا ہے وہ ابی سلمہ سے روایت کرتا ہے" یہ عبدالرحمن بن عوف کا بیٹا ہے اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْہُ "یہ کہ تحقیق حدیث بیان کی زینب بنت ام سلمہ نے" اس ابو سلمہ کو، جان لینا چاہیے کہ ابو سلمہ اور ام سلمہ ایک ہی شخص کی کنیت نہیں ہے اس لئے کہ پہلا سلمہ ابن عبدالرحمن کا بیٹا ہے اور دوسرا سلمہ ابن عبدالاسود کا بیٹا ہے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ ابو سلمہ، وہ ابو سلمہ نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ربیب کا باپ تھا بلکہ یہ دوسرا ہے جیسے کہ کرمانی نے کہا ہے اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْھَا "یہ کہ ام سلمہ نے اس زینب کو حدیث بیان کی" قَالَتْ بَیْنَا اَنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِیْ خَمِیْصَةٍ حِضْتُ "ام سلمہ نے کہا کہ میں اس طریقے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہلو مبارک میں سوئی ہوئی تھی مجھ پر سیاہ رنگ کی طول و عرض میں برابر چادر پڑی ہوئی تھی کہ میں حائضہ ہو گئی" لفظ خمیصہ کے خاء معجمہ پر زبر ہے میم کے نیچے زیر ہے اس سیاہ چادر کو کہتے ہیں جو کہ طول و عرض میں برابر ہوتی ہے اس کے دو نشان ہوتے ہیں، فَانْسَلَلْتُ "پس میں خاموشی سے چلی گئی" یہ کہ میں نے اپنے آپ کو ایام ماہواری میں پا لیا، فَاَخَذْتُ ثِیَابَ حِیْضَتِیْ "پس میں نے اپنے حیض کے کپڑے کے ٹکڑے لے لئے" اور لفظ حیضۃ کی حاء مہملہ پر زبر ہے یعنی وہ کپڑے کے ٹکڑے جو میں نے رکھے ہوئے تھے اور مہیا کئے ہوئے تھے اس حیض کے واقع ہونے کے لئے ان کپڑوں کو میں نے پہن لیا قَالَ اَنُفِسْتِ "فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ آیا تجھے ایام ماہوارئی ہو گیا ہے؟" قُلْتُ نَعَمْ "میں نے عرض کیا جی ہاں" میں ایام ماہواری میں مبتلا ہو گئی ہوں فدعانی "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے بلایا" فَاضْطَجَعْتُ مَعَہٗ فِی الْخَمِیْلَةِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہلو مبارک میں میں نے اس چادر میں آرام کر لیا" اور خمیلہ، خمیصہ کے معنی میں ہے اور لفظ خمیصہ کا صاد لام سے بدل دیا ہے۔ یعنی چادر کا مالک وہ ہے جو اس کو ہدب کرتا ہے یعنی اس کے دھاگے جو بنے جاتے ہیں اور زیادہ کئے جاتے ہیں اس کپڑے کے کنارے پر بعض دھاگوں کو بن دیا جاتا ہے اس کو احداب کہتے ہیں وہ دھاگے اس چادر کے کناروں پر زائد ہوتے ہیں یا وہ خمیلہ صوف (اون) کے کپڑے کو کہتے ہیں کہ وہ بنا ہوا ہوتا ہے جس سے بھی ہو یا کپڑے کا سیاہ ٹکڑا۔ قسطلانی نے اپنی شرح میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔



Marfat.com

## بَابُ

### مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ مرد حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کرے"
اور مباشرۃ سے مراد یہ ہے کہ مرد حائضہ عورت کے ساتھ ایک بستر پر
لیٹ سکتا ہے مگر جماع نہیں کر سکتا،

حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ "ہمیں قبیصہ نے حدیث بیان کی" قبیصہ، قاف پر زبر ہے بائے موحدہ کے نیچے زیر ہے اور صاد مہملہ پر زبر ہے ابن عقبہ کوفی ہے، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ "ہمیں سفیان ثوری نے حدیث بیان کی" عَنْ مَنْصُورٍ "وہ منصور بن معتمر سے روایت کرتا ہے" عَنْ اِبْرَاهِيمَ "وہ ابراہیم نخعی سے روایت کرتا ہے" عَنِ الْاَسْوَدِ "وہ اسود بن یزید سے روایت کرتا ہے" عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے انہوں نے کہا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ہی برتن کے پانی سے غسل کرتے جبکہ ہم دونوں جنبی ہوتے" وَكَانَ يَاْمُرُنِي فَاَتَّزِرُ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھے حکم کرتے پس میں ازار پہن لیتی" یعنی مجھے تہ بند باندھنے کا حکم دیتے تو میں ازار پہن لیتی، فَيُبَاشِرُنِي وَاَنَا حَائِضٌ "پس اپنے وجود کو میرے وجود کے ساتھ متصل فرماتے" یعنی اپنے جسد کو میرے جسد کے ساتھ ملا لیتے "اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی" یعنی اس حال میں میرے ساتھ مباشرت کرتے اور میرے ساتھ نیند فرماتے اور ازار کو مضبوط باندھنے کا حکم دیتے تاکہ مبادا کہ ازار کے ماتحت اتصال واقع نہ ہو، وَكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنا سر اقدس میری طرف نکالتے تھے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معتکف ہوتے" فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ "پس میں ان کے سر اقدس کو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی"

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ "ہمیں اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں علی بن مسہر نے خبر دی" مسہر، میم پر پیش ہے سین مہملہ پر جزم ہے هاء کے نیچے زیر ہے اور آخر میں رائے مہملہ ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ "اس نے کہا کہ ہمیں ابو اسحٰق نے خبر دی کہ اس کا نام سلیمان بن فیروز ہے تابعی ہے" وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ "اور وہ شیبانی ہے" شین معجمہ پر زبر ہے یاء مثناۃ تحتیہ پر جزم ہے اور بائے موحدہ ہے اور نون بھی اور یہ لفظ وھو اس لئے کہا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ مؤلف کا قول ہے راوی کا نہیں ہے، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ "وہ عبدالرحمن بن الاسود سے روایت کرتا ہے" اور یہ بھی تابعی ہے، عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاشِرَهَا اَمَرَهَا اَنْ تَتَّزِرَ "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ



Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت کرتا ہے وہ فرماتی ہیں کہ ہم میں سے کوئی ایک ازواج مطہرات میں سے حائضہ ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سے مباشرت کرنے کا ارادہ فرماتے" یعنی اس سے اتصال فرماتے نہ کہ جماع کرتے "تو اس کو ازار پہننے کا حکم فرماتے" فِی فَوْرِ حَیْضَتِھَا "اس عورت کے حیض کے شروع ہوتے کے وقت" یعنی ابتداء حیض میں ازار پہن لینے کو فرماتے، اور لفظ فور، فاء پر زبر ہے اور واو پر جزم ہے اور اس کے آخر میں رائے مہملہ ہے جس کے معنی ابتداء کے ہیں اور یہ معظم، کثرت اور شدت کے معنی میں بھی آتا ہے، ثُمَّ یُبَاشِرُھَا "پھر اس سے مباشرت کرتے" قَالَتْ وَاَیُّکُمْ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ کَمَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے کہا کہ تم میں سے کون ہے جو کہ اپنی شہوت پر قابو پاتا ہے" اس وقت جبکہ اس سے حرام واقع ہونے کا اندیشہ ہو "جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی شہوت کے مالک تھے" اور لفظ اربۃ، ہمزہ کے نیچے زیر ہے اور رائے مہملہ پر جزم ہے یعنی عضو مخصوص کہ ذکر اور فرج ہے، ہمزہ پر زبر اور راء پر زبر سے بھی روایت ہوا ہے اور اس کا معنی حاجت اور شہوت ہے اور بعض اقوال میں ہمزہ پر زبر اور زیر کے معنی کئے ہیں پس اس سے یہ مراد ہے کہ اور لوگ بطریق اولیٰ عورتوں کے ساتھ حیض میں مباشرت کرتے وقت ان کو ازار پہننے کا امر کریں اور ماتحت الازار استمتاع کرنے سے بچیں کیونکہ جو شخص انسانوں میں سے بہت زیادہ اپنی شہوت پر قابو کا مالک تھا وہ اس کی احتیاط کرتا تھا لہذا تم تو بطریق اولیٰ کرو، اور ان کا عمل سوائے ان کے دوسروں کے لئے شرعی (حکم) رکھتا ہے اور حدیث میں ہے کہ من حام حول الحمی اوشک ان یقع فیہ الا ان لکل ملک حمی وان حمی اللہ محارمہ، اس حدیث سے بھی حائضہ عورت سے استمتاع زانو اور ناف کے درمیان وطی یا اس کے علاوہ حرام ہے اور بعض علماء نے کہا ہے وطی ممنوع ہے نہ اس کے علاوہ اور امام نووی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام محمد جو کہ مصاحب اور شاگرد امام ابو حنیفہ ہیں بھی اسی قول پر گئے ہیں اور طحاوی نے اس کو ترجیح دی ہے اور امام مالک نے بھی اس حدیث سے جو کہ مسلم کی ہے اصنعوا کل شئی الا النکاح اسی کو اختیار کیا ہے اور نکاح سے مراد وطی ہے اور بخاری کی حدیث کو استحباب پر حمل کیا ہے اور ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے مباشرت جائز ہے اور صرف ناف اور صرف زانو پر اختلاف ہے [illegible] جواز ہے اور بعض نے کہا کہ جس شخص کو وطی نہ کرنے پر تقویٰ کی وجہ سے اپنے اوپر اعتماد ہو اور اس کو شہوت کی کمی ہو تو ایسے شخص کو بما تحت الازار مباشرت جائز ہے اور اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ یہ حرام ہے اور عورت حائضہ ہے جان بوجھ کر اسی عورت سے وطی کرتا ہے تو اس نے یقیناً گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا پس



Marfat.com

اس کو توبہ کرنی چاہیے، تَابَعَهُ خَالِدٌ وَجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ "اس حدیث کی روایت میں خالد اور جریر نے شیبانی سے روایت کر کے علی بن مسھر کی متابعت کی ہے"

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ "ہمیں ابو النعمان نے حدیث بیان کی" اس کا نام محمد بن الفضل ہے سدوسی ہے اور عارم سے معروف ہے، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ "اس نے کہا کہ ہمیں عبدالواحد نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ "اس نے کہا کہ ہمیں شیبانی نے حدیث بیان کی" کہ نام اس کا ابو اسحق ہے قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن شداد نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ میں نے میمونہ سے سنا" جو کہ ام المومنین ہے، تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ "میمونہ نے کہا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی کسی بیوی کے ساتھ رات کو نیند کرنے کا ارادہ فرماتے تو اسے حکم فرماتے پھر تہہ بند باندھ لیتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی" رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ "اس حدیث کو سفیان ثوری نے شیبانی بن اسحق سے روایت کیا ہے"

# بَابٌ

## تَرْكُ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ وہ عورت جو حائض ہے روزہ یعنی ترک کرے"

یعنی ایام حیض میں روزہ نہ رکھے۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ "ہمیں سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی" یہ سعید بن الحکم بن محمد بن سالم ہے، قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى "اس نے کہا کہ مجھے محمد بن جعفر نے خبر دی" یہ ابن ابی کثیر انصاری ہے "اس نے کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی وہ عیاض بن عبداللہ سے روایت کرتا ہے" عیاض، عین مھملہ کے نیچے زیر ہے اور یائے تحتانیہ اور ضاد معجمہ ہے عبداللہ بن سعد بن سرح ہے "وہ ابی سعید خدری سے روایت کرتا ہے" خائے معجمہ پر زبر ہے اور دال مھملہ ہے "اس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عید قرباں کے دن یا عید فطر کے دن باہر تشریف لائے" یا تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گھر سے تشریف لائے یا مسجد سے باہر آئے، اضحی، ہمزہ پر زبر ہے ضاد معجمہ پر جزم ہے اس کی جمع اضحیہ ہے اس کے ہمزے پر پیش اور زیر

ہے اس کی چار لغات ہیں اضحیۃ، ضحیۃ، ضحیۃ اور ضحاۃ اور اضحیۃ دنبہ یا بکرہ ہے جو عید قرباں کے دن کیا جاتا ہے اور لفظ اضحیٰ مذکر بھی ہوتا ہے اور موئث بھی اور یہ منصرف ہے اس کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ یہ چاشت کے وقت ذبح کیا جاتا ہے اور چاشت سورج کے بلند ہو جانے کو کہتے ہیں، عید کے دن یعنی فطر رمضان یہ راوی کا شک ہے یا ابو سعید کا قول ہے کہ عیدگاہ کی طرف جانا ہے اور صلی، اسم مکان ہے جو کہ نماز کے لئے استعمال ہوتا ہے اور عرف میں وہ جگہ جہاں عید کی نماز ادا ہوتی ہے، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ "پس آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عورتوں پر گزرے انہیں فرمایا کہ اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کرو" یعنی اللہ تعالی کی رضا کے لئے خیرات کیا کرو، فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ "پس تحقیق مجھے دکھایا گیا ہے کہ تم اے عورتو بہت سی جہنمی ہو" اور لفظ اریت، ہمزہ پر پیش اور رائے مہملہ کے نیچے زیر ہے صیغہ مجہول ہے اور مفعول منہ کی طرف متعدی ہے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملاحظہ فرمانا معراج کی رات کو ہوا ہو گا کیونکہ امت کا حال اس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور میں پیش کیا گیا تھا، فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "پس عورتوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ کس وجہ سے؟" اور لفظ وبم، اصل بماتھا بما میں تخفیف کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا گیا استفہام کے لئے اور وبم کی واو عطف کے لئے ہے جو کہ محذوف پر ہے یعنی ماذنبنا وبم، قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس وجہ سے کہ تم بہت لعنت کرتی ہو" جان لینا چاہیے کہ لعنت کے معنی رحمت الٰہی سے دوری کے ہیں اور اس رحمت سے دور رہنے کے لئے کسی کے لئے دعا کرنے کے ہیں اور اس کی حرمت پر اتفاق ہے اور جائز نہیں ہے کہ کسی کو رحمت الٰہی سے دور کیا جائے جبکہ یہ معلوم نہیں کہ یقینی طور پر اس کا انجام کیسے ہوا خواہ وہ شخص مسلمان ہے یا کافر کیونکہ احتمال ہے کہ کافر کا خاتمہ بھی اسلام پر ہو جائے مگر ہاں اس شخص پر جس کی موت ظاہر طور پر کفر کی حالت میں واقع ہوئی ہو جیسے ابوجہل، ابولہب اور ابلیس اور کسی وصف کے ساتھ کسی کو لعنت کرنا حرام نہیں جیسے ظالم، کافر اور فاسقوں پر جیسا کہ نصوص شرعیہ میں آیا ہے، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ "اور خاوند کی نعمتوں پر ناشکری کرتی ہو" اور جو کچھ وہ دیتا ہے یہ عورت اسے کم سمجھتی ہے، اور لفظ عشیر معاشرت اور میل ماحول (مخالط) کے معنی میں ہے اور جمہور نے اس لفظ کو خاوند پر حمل کیا ہے، ثُمَّ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ "اس کے بعد فرمایا کہ میں نے ایسا عقل و دین کی کمی والا نہیں دیکھا سوائے تمہارے کوئی ایک جو نہایت کی عقلمند آدمی کی عقل کو اچک کر لے جانے والی ہو" حازم،

حائے مہملہ اور زائے معجمہ ہے یعنی وہ عاقل جو کہ اپنے کام پر قابو رکھتا ہے لہذا وہ شخص جو اپنے کا[م] قابو نہیں رکھتا بطریق اولی (اس عورت کے) دام میں پھنسے گا، "قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَ عَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ" ان عورتوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمارے عقل دین میں کیا کمی ہے" قَالَ اَلَیْسَ شَہَادَۃُ الْمَرْأَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَہَادَۃِ الرَّجُلِ "آنحضرت صلی اللہ علیہ و [آلہ] وسلم نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی شہادت کے نصف کے برابر نہیں" اس لئے کہ دو عورتوں [کی] شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے، قُلْنَ بَلٰی "ان عورتوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علی[ہ] و آلہ وسلم" عورت کی شہادت مرد کی نصف شہادت کے برابر ہے، قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِہَا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پس یہ نقصان شہادت عورت کے عقل کے نقصان کی و[جہ] سے ہے" ثُمَّ قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ "اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت عورت حائضہ ہو جاتی ہے تو وہ نماز نہیں پڑھتی اور روزہ نہیں رکھتی" قُلْنَ بَلٰی ان عورتوں نے کہا کہ ہاں"! ایام حیض میں ہم نہ نماز پڑھتی ہیں اور نہ روزہ رکھتی ہیں، قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِہَا "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے دین کا نقصان ہے" ترمذی او[ر] احمد بن حنبل کی حدیث میں آیا ہے کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الی اربع مریم بنت عمران و آسیہ امراۃ فرعون و خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیز جان لینا چاہیے کہ دین کا نقصان صرف گناہ میں منحصر نہیں بلکہ اس سے عام ہے اس لئے کہ حائضہ ایام حیض میں ترک نماز اور روزہ پر گنہ گار نہیں ہوتی لیکن نقصان اس کا ضرور ہے۔

## بابٌ

### تَقْضِی الْحَائِضُ الْمَنَاسِکَ کُلَّہَا

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ وہ عورت جو کہ احرام کی حالت میں حائضہ ہو جائے اسے چاہیے کہ وہ مناسک حج یا عمرہ کی قضا کرے" اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ یعنی کعبے کا طواف نہ کرے اس لئے کہ کعبہ مسجد کے اندر ہے اور حائضہ عورت کا مسجد میں داخل ہونا ناجائز ہے اور یہ بات بھی ہے کہ طواف بمنزلہ نماز ہے، قَالَ اِبْرَاہِیْمُ لَا بَأْسَ اَنْ تَقْرَأَ الْاٰیَۃَ " ابراہیم نخعی نے کہا کہ کوئی حرج اور گناہ نہیں کہ حائضہ ایک آیۃ پڑھ



Marfat.com

لے نہ زیادہ آیتیں" اور یہ امام مالک کا حکم ہے اور جنبی کے حق میں یہ جائز نہیں اور حائضہ کے حق میں جائز ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ ، اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ ایک یا دو آیتوں کا پڑھنا بھی حرام ہے، وَلَمْ یَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَۃِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا "اور ابن عباس جنبی کی قراۃ پر اعتمان نہیں کرتے" ابن منذر نے اپنی اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ جنب کی حالت میں اپنے قرآن مجید کا ورد پڑھتا تھا پس اس کو کہا گیا کہ تو اس حال میں کیوں قرآن پڑھتا ہے اس نے کہا یعنی جو کچھ کہ میرے سینے میں ہے اس سے بھی بہت زیادہ ہے پس جبکہ میرے سینے میں قرآن ہے اور وہی قرآن میری زبان پر جاری ہو تو کیا (حرج) ہے یا یہ کہ جو کچھ میرے اندر پلیدی ہے وہ اس جنابت سے زیادہ ہے، وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالی کا ذکر ہر حالت میں اپنی زبان پر جاری رکھتے" وَقَالَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ کُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُخْرِجَ الْحُیَّضَ "ام عطیہ نے کہا کہ ہم کو حکم دیا جاتا تھا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں کہ جو چیز عورتوں کے رحم سے خارج ہوتی" یعنی حیض "پھر بھی وہ عیدگاہ کو نکلیں" اور لفظ یخرج صحیح ہے جو کہ صیغہ غائب ہے اور حیض مفعول ہے حائے مہملہ پر پیش ہے اور یائے مثناۃ تحتانیہ پر شد ہے حائض کی جمع ہے یعنی جمع تکسیر ہے فَیُکَبِّرْنَ بِتَکْبِیْرِھِمْ وَیَدْعُوْنَ بِدُعَائِھِمْ "پس مردوں کی تکبیر کے مطابق تکبیت کہیں اور مردوں کی دعا کے مطابق دعا کریں" تا کہ اس دن کی برکات سے مستفیض ہوں پس معلوم ہوا کہ حائضہ کو تکبیر اور دعا کرنا درست ہے، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسُفْیَانَ اَنَّ ھِرَقْلَ دَعَا بِکِتَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَرَاَہٗ "ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ابو سفیان نے مجھے خبر دی کہ ھرقل نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خط مانگا اور اسے پڑھا" فَاِذَا



Marfat.com

فِيۡهِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ يَآ هۡلَ الۡكِتَابِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ اَلۡاٰيَةَ "پس اس خط میں یہ آیت موجود تھی" لہذا امام بخاری نے اس آیت سے جنبی کے آیت پڑھنے پر استدلال کیا ہے اس لئے کہ کافر جنبی ہوتا ہے اور ان کے لئے یہ آیت لکھی گئی تاکہ وہ اسے پڑھے اور جنبی کے جواز پر یہ مستلزم ہے اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ وہ خط جو تھا دوسرے کی کلام پر مشتمل تھا اور اللہ تعالیٰ کی کلام جب مخلوق کی کلام میں شامل ہو جائے تو وہ تفسیر کی طرح ہو جاتی ہے اور اس طرح جنبی کا قرآن پڑھنا درست ہے نہ کہ مطلق قرآن مجید، وَقَالَ عَطَاءٌ عَنۡ جَابِرٍ "عطاء بن ابی رباح نے کہا اور وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتا ہے" حَاضَتۡ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الۡمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيۡرَ الطَّوَافِ بِالۡبَيۡتِ وَلَا تُصَلِّيۡ "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایام ماہواری ہوئی پس رک گئیں تمام مناسک حج سے سوائے طواف کعبہ کے، اور نماز نہیں پڑھتی تھیں" وَقَالَ الۡحَكَمُ "اور حکم نے کہا" حائے مہملہ اور کاف پر زبر ہے اور یہ عتیبہ ہے عین مہملہ پر پیش ہے اور تائے مثناۃ فوقیہ پر زبر ہے، اِنِّيۡ لَاَذۡبَحُ وَاَنَا جُنُبٌ "کہ تحقیق میں ذبح کرتا حالانکہ میں جنبی ہوتا ہوں" اور یہ بات یقینی ہے کہ ذبح کرنے کے وقت ذکر ہوتا ہے، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ "حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس پر ذکر نہ کیا گیا ہو" یعنی بغیر اللہ تعالیٰ کے نام کے ذبح نہ کرو لہذا جان بوجھ کر بغیر بسم اللہ کے حرام ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جان بوجھ کر یا بھول کر بغیر بسم اللہ کے ذبح حرام ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حلال ہے اس حدیث کی رو سے کہ ذبیحۃ المسلم حلال اور یہ حدیث کہ اسم اللہ فی قلب کل مسلم اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ احادیث نسیان پر محمول کی گئی ہیں اور وہ اس آیت کے معنی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ لا تاکلوا



Marfat.com

مما ذکر اسم غیر اللہ علیہ یعنی وہ کہ جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے یا مردہ ہو اس کو نہ کھاؤ اور یہ خلاف ظاہر ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلِمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ "ہمیں ابو نعیم نے حدیث بیان کی وہ کہتا ہے کہ ہمیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی وہ عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کرتا ہے وہ قاسم بن ابی بکر سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے کہ ام المومنین نے کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے نہ تو ہم نے ذکر کیا اور نہ ہی ارادہ رکھتے تھے مگر حج کا اس لئے کہ اس وقت لوگ حج کے دنوں میں یہ اعتقاد رکھتے کہ عمرہ نہیں ہوتا" فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ "پس جب ہم موضع سرف پر پہنچے" سین مہملہ پر زبر ہے اور رائے مہملہ کے نیچے زیر ہے یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مکہ کے قریب واقع ہے، طَمِثْتُ "مجھے ایام ماہواری ہوئی" لفظ طمثت، طاء مہملہ کی زبر اور میم کی زیر اور ثائے مثلثہ ہے نیز میم کی زبر سے بھی جائز ہے اس کے معنی ہیں مجھے حیض آیا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَبْكِي "پس پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں رو رہی تھی" فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تجھے کس چیز نے رلایا" قُلْتُ لَوَدِدْتُّ وَاللّٰهِ اَنِّي لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ" میں نے کہا اللہ تعالی کی قسم میں ہر طریقے پر یہ پسند کرتی ہوں کہ اس سال حج نہ کرتی" یعنی اس سال حج کا ارادہ نہ کرتی، قَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ "حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تجھے حیض ہو گیا" نفاس حیض کے معنی میں بھی آیا ہے، قُلْتُ نَعَمْ "میں نے کہا ہاں" قَالَ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ" آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض ایسی چیز ہے جو اللہ تعالی نے لکھ دی ہے اور آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقرر کر دی ہے" یہ تیرے لئے خاص بات نہیں ہے لہذا پریشان نہ ہو، فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ "پس وہ تمام افعال کر جو حجاج کرتے ہیں" غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ "سوائے اس کے کہ کعبہ کا طواف نہ کر" حَتّٰى تَطْهُرِي "یہاں تک کہ تجھے طہارت کاملہ حاصل ہو جائے" یعنی انقطاع حیض ہو جائے اور غسل کرے۔



Marfat.com

# بَابُ

## اَلْاِسْتِحَاضَۃِ

"یہ باب استحاضہ کے احکام کے بیان میں ہے" اور استحاضہ وہ خون ہے جو کہ عورت کے اندام سے جاری ہو اور ایام حیض کے دنوں سے یہ خون آنا تجاوز کر جائے اور آتا رہے اور یہ خون ایک رگ سے آتا ہے جس کا نام عاذل ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ "ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی وہ ھشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ عروہ سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا" حبیش، حائے مہملہ پر پیش ہے بائے موحدہ پر زبر ہے یائے مثناۃ تحتیہ پر زبر ہے یہ ابو حبیش، مطلب بن اسد بن عبدالعزیز بن قصی کا بیٹا ہے قریشی ہے، لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَطْھُرُ "اس فاطمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میں پاک نہیں ہوتی ہوں" یعنی استحاضہ کے خون سے جو کہ منقطع ہوتا ہی نہیں، اَفَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ "کیا پس میں نماز کو نہ پڑھوں" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ وَّلَیْسَ بِالْحَیْضَۃِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ یہ ایک رگ ہے کہ جس سے خون جاری ہوتا ہے اور یہ حیض نہیں ہے" اور لفظ حیضۃ، حائے مہملہ کر زبر سے ہے، فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَاتْرُکِی الصَّلٰوۃَ "پس جب تجھے حیض آئے تو پھر نماز کو ترک کر دے" فَاِذَا ذَھَبَ قَدْرُھَا فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ وَصَلِّیْ "پس جب ایام حیض گزر جائیں پھر غسل کر اور خون کو اپنے سے دھو لے اور غسل کے بعد نماز پڑھ"

# بَابُ

## غَسْلِ دَمِ الْحَیْضِ

"یہ باب حیض کے خون دھونے کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ "ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی" جو کہ تینسی ہے "اس نے کہا کہ ہم کو امام مالک نے حدیث بیان کی وہ ھشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ فاطمہ بنت منذر سے روایت کرتے ہیں" بن زبیر بن عوام ہے، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّھَا قَالَتْ "وہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنھا سے



Marfat.com

روایت کرتی ہے یہ کہ اس نے کہا" سَالَتِ امْرَاَۃٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَھَا الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَۃِ کَیْفَ تَصْنَعُ "ایک عورت نے سوال کیا" اور قسطلانی نے کہا ہے کہ اس کی مراد یہی عورت اسماء بنت ابی بکر ہے اس نے اپنے آپ کو مبہم کر دیا ہے یعنی اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا "پس اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ ہم میں سے جب کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون نظر آئے تو وہ کیا کرے" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ اِحْدَاکُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَۃِ فَلْتَقْرُصْہُ "پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک عورت کو حیض کا خون آئے پس چاہیے کہ اس کو کھرچ لے" اور لفظ تقرصہ، قاف سے ہے رائے مہملہ پر پیش ہے اور صاد مہملہ پر جزم ہے، ای تقلعہ بظفرھا اذا اصابھا "یعنی جب وہ خون نظر آئے تو اسے اپنے ناخن سے کھرچ دے" ثُمَّ لِتَنْضَحْہُ بِمَاءٍ "پھر اس کو پانی سے دھو دینا چاہیے" اور لفظ تنضحہ، ضاد معجمہ کی زیر اور زبر سے ہے، ای تغسلہ "یعنی اسے دھو ڈال" ثُمَّ لِتُصَلِّیْ فِیْہِ "پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ لے"

حَدَّثَنَا اَصْبَغُ "ہمیں اصبغ نے حدیث بیان کی" اصبغ، ہمزہ پر زبر ہے بائے موحدہ پر زبر ہے صاد مہملہ پر جزم ہے اور غین معجمہ ہے یہ فرح کا بیٹا ہے فقیہ ہے مصری ہے، قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ "اس نے کہا کہ مجھے ابن وھب نے خبر دی اس نے کہا کہ مجھے عمرو بن الحارث نے خبر دی وہ عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کرتا ہے وہ حدیث بیان کرتا ہے اپنے باپ سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا" کَانَتْ اِحْدَانَا تَحِیْضُ ثُمَّ تَقْرُصُ الدَّمَ "ہم میں سے کوئی ایک حائضہ ہو جاتی پھر وہ ناخن سے اس خون کو کھرچ لیتی" مِنْ ثَوْبِھَا عِنْدَ طُھْرِھَا "اپنے کپڑے سے اپنے پاک ہونے کے وقت" فَتَغْسِلُہٗ "پس اس کے بعد اس خون کو دھو لیتی" وَتَنْضَحُ عَلٰی سَائِرِہٖ "باقی تمام ٹکڑے پر پانی چھڑک دیتی" اس لئے کہ یہ وسوسے جاتے رہیں اور نفس مطمئن ہو جائے کہ مبادا اس جگہ پر خون لگا ہو، ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْہِ "پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتی"



Marfat.com

# بَابُ

## اَلْاِعْتِكَافِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ

### "یہ باب اس حکم کے بیان میں ہے کہ مستحاضہ عورت مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے"

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ "ہمیں اسحٰق بن شاہین نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ "اس نے کہا کہ ہمیں خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی وہ خالد سے روایت کرتا ہے وہ عکرمہ سے روایت کرتا ہے" اس کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ ہے یہ بربری نسل سے ہے ثقہ ہے اور تفسیر قرآن کا عالم ہے، عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اِعْتَکَفَ مَعَہٗ بَعْضُ نِسَائِہٖ "وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے جبکہ ان کے ہمراہ بعض ان کی بیبیاں بھی تھیں" یعنی سودہ بنت زمعہ یا رملہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہے، وَھِیَ مُسْتَحَاضَۃٌ تَرَی الدَّمَ "اس حال میں وہ مستحاضہ تھی خون آتا دیکھتی تھی" فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَھَا مِنَ الدَّمِ "پس اکثر ایسا ہوتا کہ وہ اپنے نیچے خون کی وجہ سے طشت رکھ لیتیں" اور لفظ طست، طائے مہملہ پر زبر ہے اور سین مہملہ پر جزم ہے اور یہ درحقیقت طس سے ہے پھر ثقالت کی وجہ سے ایک سین کو تا سے بدل دیا گیا تو جس وقت جمع کا صیغہ یا تصغیر کا بنایا جاتا ہے تو پھر اس کے اصلی صیغہ کی طرف لوٹایا جاتا ہے پس کہا جاتا ہے کہ طساس و طسیس، وَزَعَمَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَاَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ "اور عکرمہ نے کہا کہ عائشہ سرخ پانی کو دیکھتی" سرخ پانی ہوتا ہے، فَقَالَتْ کَاَنَّ ھٰذَا شَیْئٌ کَانَتْ فُلَانَۃُ تَجِدُہٗ "تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی گویا کہ یہ سرخ پانی جیسی چیز فلاں عورت کو ہوتا استحاضہ کے دوران" اور لفظ فلاں کنایہ ہے ایک عورت سے کہ جس کا نام سودہ ہے یا کوئی اور۔

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ "ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی" قاف پر پیش ہے بن سعید ہے، قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ زُرَیْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اِمْرَاَۃٌ مِّنْ اَزْوَاجِہٖ "اس نے کہا کہ مجھے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی وہ خالد سے روایت کرتا ہے وہ عکرمہ سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں میں سے ایک بی بی صاحبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا" فَکَانَتْ تَرَی الدَّمَ الْاَحْمَرَ وَالصُّفْرَۃَ "پس اس نے سرخ اور زرد رنگ کا خون دیکھا" وَالطَّسْتُ تَحْتَھَا "حالانکہ ایک طشت میں وہ تھا" وَھِیَ تُصَلِّیْ "اور وہ بی بی صاحبہ اسی حال میں نماز ادا کرتی تھی"



Marfat.com

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اِعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ "ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں معتمر نے حدیث بیان کی وہ خالد سے روایت کرتا ہے وہ عکرمہ سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے وہ بعض امہات المومنین سے روایت کرتی ہے کہ وہ اعتکاف کرتیں اس حال میں کہ وہ مستحاضہ ہوتیں۔

## بَابٌ (تنوین سے ہے۔)

هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ

"کیا عورت اس کپڑے میں جس میں کہ اسے حیض ہوا نماز پڑھے"

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ "ہمیں ابو نعیم نے حدیث بیان کی" اس کا نام فضل بن دکین ہے "اس نے کہا کہ ہمیں ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی وہ ابن نجیح سے روایت کرتا ہے" نافع کا نام عبداللہ ہے اور نجیح کا نام یسار ہے یمین کی ضد ہے، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ "وہ مجاہد سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ہم میں سے کوئی ایک ایسی نہ تھی کہ اس کا ایک ہی کپڑا ہوتا جس میں وہ عورت حائضہ ہو جاتی" فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ "پس جب اس کپڑے کو کچھ خون لگ جاتا" قَالَتْ بِرِيقِهَا "تو اپنے منہ کے لعاب سے اس کو تر کر دیتی" اور اس جگہ قالت بنت اور صبت الریق علیہ ہے، یعنی تر کرنا اور اسے لعاب دہن لگانا ہے، فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا "پس رگڑ لیتی اپنے ناخن سے" اور لفظ قصعتہ، ق، ص، ع مہملتین ہیں یعنی حکتہ و دلکتہ و عالجتہ بظفرھا اور ظفر، فاء پر جزم سے ہے اور فاء پر پیش سے بھی جائز ہے (محو کر دے اسے، رگڑ دے اسے اور ناخنوں کے ساتھ دور کر دے اسے)۔

## بَابٌ

الطِّيبُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

"یہ باب عورت جب حیض کا غسل کرے تو اس وقت خوشبو لگانے کے بیان میں ہے" اور اسی طرح نفاس کے غسل کے وقت بھی،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ "ہمیں عبداللہ بن عبدالوھاب نے حدیث بیان کی" حجبی ہے بصری ہے،

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی
ایوب سے روایت کرتا ہے وہ حفصہ سے روایت کرتا ہے" حفصہ سیرین کی بیٹی ہے انصاریہ ہے، عَنْ اُمِّ
عَطِیَّةَ "وہ ام عطیہ سے روایت کرتی ہے" عطیہ کے عین مہملہ پر زبر ہے فاضلات صحابہ سے ہے
بیماروں کی تیمارداری کرتی اور زخمیوں کا علاج کرتی اور مردوں کو غسل دیتی، قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُحِدَّ عَلٰى
مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ "ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں منع کر دیا گیا تھا کہ ہم میت پر سوائے تین رات سے
زیادہ کے ترک زینت نہ کریں اور لفظ ننھٰی، پہلی نون کے ساتھ مجہول کے صیغہ سے ہے اور اس کا
فاعل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اور لفظ نحد، نون پر پیش ہے اور حائے مہملہ کے نیچے زیر
ہے یہ احداد سے ہے اور احداد کے معنی عورت کا کسی کی وفات کے بعد آرائش اور زیب و زینت نہ
کرنا ہے یعنی سوائے خاوند کی میت کے کسی اور میت پر اگرچہ بھائی، بیٹا اور باپ کی میت ہی کیوں نہ
ہو تین دن سے زیادہ ترک زینت نہ کرے، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا "مگر ہاں خاوند کی میت پر
کہ اس پر اس کی عورت چار ماہ دس دن تک ترک زینب کرے" اس لئے کہ یہ مدت وفات کی مدت ہے،
وَلَا نَكْتَحِلُ "اور نہ ہی ہم سرمہ لگاتیں" یعنی سرمہ نہیں لگاتی تھیں اور بعض شارحین نے زبر کے ساتھ
پڑھا اس لحاظ سے یہ زائدہ اور تاکید ہے نفی کے معنی میں جو کہ اس نہی سے مستفاد ہو رہی ہے، وَلَا
نَتَطَيَّبُ "اور ہم خوشبو نہ لگاتی" یا یہ کہ ہم منع کر دی گئی تھیں کہ خوشبو نہ لگائیں، وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا
مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ "ہم رنگ کیا ہوا کپڑا نہیں پہنتی تھیں مگر عصب کا کپڑا" عصب، عین مہملہ،
صاد مہملہ پر جزم ہے اور آخر میں بائے موحدہ ہے کہ یمنی کپڑا ہے اس کے دھاگے کو اس کی بنائی (بننے)
سے پہلے رنگ کیا جاتا ہے، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِنْ
كُسْتِ اَظْفَارٍ "اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس وقت ہم میں سے کوئی عورت
اپنے حیض سے پاک ہونے کے وقت غسل کرتی تو اسے تھوڑی خوشبوء اظفار لگانے کی اجازت دی"
اظفار ایک مقررہ خوشبو ہے جس کی شکل انسان کے ناخن کی طرح ہوتی ہے یہ دھونی کی جاتی ہے اور لفظ
نبذہ، نون پر پیش ہے اور زبر بھی آتی ہے بائے موحدہ پر جزم ہے اور ذال معجمہ ہے جس کے معنی ہیں
چھوٹا ٹکڑا۔ اور لفظ کست، کاف پر پیش ہے اور سین مہملہ پر جزم ہے یہ اسی قسط کی معنی ہے اور یہ
دیہاتیوں کی خوشبو ہے اور اس کو ناخنوں کی طرف اس لئے اسناد کرتے ہیں کہ یہ عطر کی قسم انسان کے
ناخنوں کی شکل پر ہے یہ آگ پر دھونی کی طرح رکھی جاتی ہے اور بعض روایات میں قسط ظفار آیا ہے
بعض بغیر ہمزہ کے گویا یہ منسوب ہے اس شہر ظفار کے ساتھ جو کہ عدن کے کنارے پر واقع ہے سمندر



Marfat.com

کی جھاگ کو قسط ہندی کہتے ہیں قسط، قاف پر پیش ہے سمندر کی جھاگ ہے، وَکُنَّا نُنْھٰی عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ "اور ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کر دیا گیا تھا" قَالَ رَوَاہُ ھِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَۃَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "امام بخاری نے کہا کہ اس حدیث کو ھشام بن حسان نے روایت کیا ہے وہ حفصہ بنت سیرین سے روایت کرتا ہے وہ ام عطیہ سے روایت کرتی ہے وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتی ہے اور یہ روایت تعلیقات بخاری سے ہے یا یہ کہ مقول حماد ہے پس مسند ہو گی۔

## بَابُ

دَلْکِ الْمَرْاَۃِ نَفْسَھَا اِذَا تَطَھَّرَتْ مِنَ الْمَحِیْضِ

"یہ باب اس عورت کے بیان میں ہے جو حیض سے پاک ہو کر اپنے بدن کو رگڑے "وَکَیْفَ تَغْتَسِلُ وَتَاْخُذُ فِرْصَۃً مُّمَسَّکَۃً "اور کس طرح غسل کرے اور ایک کپڑے کا ٹکڑا خوشبو لگا ہوا ہے" اور لفظ فرصۃ، فاء کے نیچے زیر ہے اور صاد پر جزم ہے روئی کا ٹکڑا یا صوف کا ٹکڑا یا کپڑے کا ٹکڑا اور لفظ ممسکۃ، سین مہملہ پر شد ہے اور کاف پر زبر ہے، ای ذا مسک یعنی خوشبو والا، فَتَتَبَّعُ بِھَا اَثَرَ الدَّمِ "پس خون کے اثر کو کپڑے سے دور کرے" یعنی رگڑے اور پاک کرے خون کو اس ٹکڑے سے، اور لفظ تتبع باب تفعل سے مضارع غائب کا صیغہ ہے تین تا میں سے ایک تا کو حذف کر دیا گیا اور تتبع، تاء ثانیہ یعنی دوسری تا پر شد ہے اور بائے موحدہ بتحقیف کے نیچے زیر ہے۔

حَدَّثَنَا یَحْیٰی "ہمیں یحیی نے حدیث بیان کی" یہ یحیی بن موسی بلخی ہے، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ "اس نے کہا کہ ہمیں سفیان ابن عیینہ نے حدیث بیان کی" عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِیَّۃَ "وہ منصور بن صفیہ سے حدیث بیان کرتا ہے "کہ اس کے باپ کا نام عبدالرحمن بن طلحہ ہے لیکن یہ ماں کی طرف منسوب ہوا اور مشہور ہو گیا، عن امہ "وہ اپنی والدہ سے روایت کرتا ہے" کہ جس کا نام صفیہ ہے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے کہ تحقیق ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا" یہ عورت انصار سے تھی جس کا



Marfat.com

نام اسماء بنت یزید تھا اور بعض نے کہا کہ اسماء بنت شکل ہے، عَنْ غُسْلِهَا عَنِ الْمَحِيْضِ "حیض کے بعد کس طرح غسل کرے" یعنی غسل کے کرنے کا طریقہ پوچھا، فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ "پس اس کو غسل کرنے کا طریقہ حکم فرمایا" قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ "فرمایا مشک کا ایک ٹکڑا لے" یعنی کپڑے کا ایک ٹکڑا لے جس پر مشک لگی ہوئی ہو یا مراد اس ٹکڑے سے بعینہ مشک ہی ہے اور لفظ فرصة، فاء کے نیچے زیر ہے رائے مہملہ پر جزم ہے اور صاد مہملہ پر زبر ہے اور مسک، میم کے نیچے زیر ہے ہرنی کا وہ خون ہے جو نافہ کی صورت میں منجمد ہوتا ہے اور یہ ایک معروف خوشبو ہے اور میم پر زبر ہو تو وہ چمڑا ہے جس پر بال ہوتے ہیں، فَتَطَهَّرِيْ بِهَا "پس اس سے اپنے کو پاک کر لے" اور اس کے ساتھ پاکیزہ ہو جا، قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ "اسماء نے کہا کس طرح پاک ہو جاؤں اور ستھرا کروں اس کے ساتھ" قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! اس عورت کے اس بے علم ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انتہائی تعجب فرمایا" یعنی اتنی واضح بات اس پر چھپی ہوئی ہے فَاجْتَبَذْتُهَا اِلَيَّ "عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا" اور فاجتبذتها، ذال معجمہ سے پہلے با آئی ہے اور بعض روایات میں ذال با سے پہلے ہے اور واحد کے معنی میں ہے، تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ "اس ٹکڑے سے اس خون کے اثرات کو صاف کر لے" جس جگہ بھی اس خون کا اثر ہو اس ٹکڑے کو وہاں پر خوب مل کر صاف کر لے اور جان لینا چاہیے کہ لفظ فرصة من مسک دو احتمال رکھتا ہے واضح تو یہ ہے کہ بعینہ مشک ہی ہو اس لئے کہ اس وقت کے لوگ پاکیزگی حاصل کرتے وقت یہ مشک بہت استعمال کرتے تھے اس لئے فرمایا من مسک یعنی مشک کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد کپڑے کا ٹکڑا ہے یا روئی جو کہ مشک کی خوشبو سے معطر ہو پس اس عبارت میں لفظ مطیبۃ محذوف ہے ای قطعة مطیبة مسک (یعنی مشک کی خوشبو سے معطر ٹکڑا) اگر مسک، میم کے نیچے زیر ہے ہو تو حذف کی ضرورت نہیں اور لفظ فرصة ممسکة جو کہ پہلے باب میں آیا ہے وہ بھی ان ہی دو معنوں میں ہے اور ان ہر دو معنی میں لفظ مسک جو ہے وہ ہرنی کے خون کے معنی میں ہے اور وہ چمڑا کہ جس پر بال ہوں کے معنی میں بھی صحیح ہے اور بعض نے لفظ ممسکة کو امساک سے لیا ہے یعنی وہ کپڑے کا ٹکڑا جو کہ خون کو بند کرتا ہے یا یہ کہ اپنے ہاتھ سے اس ٹکڑے کو روکے اور استعمال کرے لیکن یہ معنی صحیح نہیں ہوتا ہے کیونکہ اس عبارت میں فرصة من مسک آیا ہے مگر پوری تاویل سے۔

## بَابُ

غُسْلِ الْمَحِيْضِ

"یہ باب حیض کے غسل کرنے کے بیان میں ہے" اور لفظ غسل، غین پر زبر اور پیش دونوں سے مروی ہے۔

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ "ہمیں مسلم نے حدیث بیان کی" بن ابراہیم قصاب ہے، قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ "اس نے کہا کہ ہمیں وھیب نے حدیث بیان کی" واو پر پیش ہے اور وھب کا مصغر ہے بن خالد ہے، قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ "اس نے کہا کہ ہمیں منصور نے حدیث بیان کی" بن عبدالرحمن ہے، عَنْ أُمِّهِ "وہ اپنی والدہ سے روایت کرتا ہے" جس کا نام صفیہ بنت شیبہ ہے، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيْضِ "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہے کہ تحقیق انصار کی عورتوں میں سے ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں" اس انصار کی عورت کا نام اسماء بنت یزید تھا یا اسماء بنت شکل تھا گزشتہ حدیث میں گزر چکا ہے، قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ٹکڑا کپڑا یا صوف کا جو کہ خوشبو لگا ہو لے لے" یعنی مشک سے خوب رچا بسا ہو اور لفظ ممسکۃ، پہلی میم پر پیش ہے اور دوسری میم مشددہ مفتوحہ ہے، فَتَوَضَّئِيْ ثَلَاثًا "پھر تین مرتبہ پاک کر" یعنی تین بار خوب اچھی طرح پاک اور ستھرا کر، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَحْيٰى فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهٖ "اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حیا فرمایا اور منہ مبارک اس سے پھیر لیا" أَوْ قَالَ تَوَضَّئِيْ بِهَا "یا فرمایا کہ وضو کر اور پاک کر اس خوشبو والے ٹکڑے سے اپنے جسم کو" فَأَخَذْتُهَا "عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو پکڑ لیا" فَجَذَبْتُهَا "پھر اسے کھینچ لیا" فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "پس میں نے اس عورت کو وہ بتایا جس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرتے" یعنی اس کپڑے کو ملنے کے بارے میں اور بدبو کو دور کرنے کے بارے میں"

## بَابُ

اِمْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

"یہ باب عورت کے حیض کے غسل کے وقت کنگھی کرنے کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ "ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی اس نے



Marfat.com

کہا کہ ہمیں ابراہیم نے حدیث بیان کی" کہ بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف ہے، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْلَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ "اس نے کہا کہ ہمیں ابن شہاب نے حدیث بیان کی وہ عروہ بن زبیر بن عوام سے روایت بیان کرتا ہے کہ تحقیق عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں احرام باندھا" اہلال دراصل تلبیہ کو اونچی آواز سے کہنا ہے، فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ "پس میں ان میں سے تھی جو کہ حج تمتع کرنے والے تھے اور قربانی ساتھ لے کر نہیں گئے تھے" یہ فرمانا تاکید کے لئے ہے اس لئے کہ حج تمتع کرنے والا ہدی کا جانور ساتھ نہیں لے جاتا، فَزَعَمَتْ اَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتّٰى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ "تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ وہ احرام کے بعد ایام ماہواری میں مبتلا ہو گئی اور پھر عرفہ کی رات آئی تو اس سے پاک ہو گئی" روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ مکرمہ میں پانچ ذی الحجہ کو پہنچے تھے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی دن حائضہ ہو گئی تھیں اور عرفہ کے دن پاک ہو گئیں لہذا ان کا حیض تین دن کا تھا، فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ اِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ "پس عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آج کی رات عرفہ کی رات ہے اور تحقیق میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کا ارادہ کیا تھا" اور اس جگہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس گفتگو میں یہ کلام محذوف ہے، وَ اَنَا حَائِضٌ "اور میں حائضہ ہوں" اور حج تمتع وہ حج ہے کہ حج کے مہینوں میں جو حرم کا سفر کرے تو عمرہ کا احرام باندھے عمرہ ادا کر کے احرام کھول دے پھر حج کے موقع پر احرام باندھے اسی سال مگر میقات سے باہر نہ آئے احرام حج حرم میں یا رہنے کی جگہ پر ہی باندھ لے، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اُنْقُضِيْ رَاْسَكِ "پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ اپنے سر کے بال کھول دے" اور لفظ انقضی، قاف پر پیش بھی ہے اور بعض نسخوں میں فا سے بھی ہے اور مضاف محذوف ہے جو کہ شعر راسک ہے اور بال کھولنے کا جو حکم دیا وہ تو اس لئے کہ سہولت کے ساتھ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے اور بال کھولنے کی ضرورت نہیں جبکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ سکتا ہو، وَامْتَشِطِيْ "اور کنگھا کر" وَاَمْسِكِيْ عَنْ عُمْرَتِكِ "اور اپنے عمرہ کے افعال ادا کرنے سے رک جا" اس لئے کہ یہ حج کا دن ہے اور عمرہ کے افعال ادا کرنے سے رک جانے کے یہ معنی ہیں کہ افعال عمرہ کو ترک کرنا ہے نہ کہ عمرہ کے ادا کرنے سے نکلنا ہے یہ اس لئے کہ عمرہ سے اس وقت تک نہیں نکلنا ہوتا جب تک کہ حلال نہ ہو

جائے اور حلال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ افعال پورے نہ ادا کرے، فَفَعَلْتُ "پس میں نے سر کے بال کھولے اور سر کو کنگھا کیا اور عمرہ سے رک گئی" اور اس جگہ غسل کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ بال کھولنا اور کنگھا کرنا غسل کے فرع ہیں اور بعض روایات میں صریحا اغتسلت (میں نے غسل کیا) آیا ہے، فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِيَ الَّتِي نَسَكْتُ "پس جب میں نے حج ادا کر لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حصبہ کی رات عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا" یہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔ حصبہ، حائے مہملہ کی زبر، صاد مہملہ کی جزم اور بائے موحدہ سے ہے اور اس سے وہ رات مراد ہے کہ جس رات میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم محصب میں ٹھہرے تھے محصب ایک موضع کا نام ہے جو کہ مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے جب منیٰ سے لوگ نکلتے ہیں تو اس جگہ رات بسر کرتے ہیں اور اس جگہ کے یہ سب نام ہیں: حصبہ، حصباء، حصبی، ابطح، بطحاء، محصب، خیف بنی کنانہ، اور لیلۃ الحصبہ، ایام تشریق کے بعد کی آنے والی رات ہے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس رات کو مقام محصب میں نزول اجلال فرمایا تو اس رات کا نام ہی لیلۃ الحصبہ ہو گیا "پس مقام تنعیم سے مجھے عبدالرحمن نے عمرہ کروایا" یہ مقال تنعیم، مدینہ مشرفہ کی راہ پر مکہ مکرمہ سے ایک فرسخ (یعنی تین میل) پر واقع ہے "اس عمرہ کی جگہ جس کا احرام میں نے پہلے عمرہ کے لئے باندھا تھا" پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کو عمرہ میں شامل کر دیا لہذا آپ قارنہ ہو گئیں اس لئے تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو فرمایا تھا یسوک طوافک لحجک و عمر تک۔ جان لینا چاہیے کہ یہاں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر قارنہ ہو گئی ہیں تو پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد ان کو عمرہ ادا کرنے کا کیوں حکم دیا گیا اس کا یہ جواب ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ ارادہ کیا کہ دیگر امہات المومنین اور صحابہ کی طرح یہ بھی حج سے منفرد عمرہ کریں جنھوں نے حج کو عمرہ کی طرف فسخ کیا تھا اور حج کے احرام باندھنے کے بعد عمرہ کو پورا کیا تھا پس ان کو عمرہ منفرد اور حج منفرد حاصل ہو گیا مگر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عمرہ بوجہ حیض آنے کے حج کے ساتھ نہ ہوا چونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عبادات پر بہت حریص تھیں اس لئے منفرد عمرہ ادا کر لیا لہذا اس تقدیر پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اول منفرد، پھر متمتعہ، اور اس کے بعد قارنہ ہو گئیں۔ جان لینا چاہیے کہ عورتوں کے نہانے کے وقت بالوں کے کھولنے میں اختلاف ہے پس ابن عمر سے روایت کی گئی ہے کہ وہ عورتوں کو غسل کے وقت بال کھولنے کا حکم کرتے طاؤس نے کہا حائضہ عورت بال کھولے نہ جنبی، اور جمہور اس قول پر ہیں کہ



Marfat.com

حائضہ کے لئے بال کھولنا ضروری ہے اور اس جگہ بال کھولنے سے مراد سر کے بالوں کی جڑوں تک پانی کا پہنچانا ہے نیز جان لینا چاہیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا اور ان کے والد کے اصح راویات میں مروی ہے کہ انہوں نے کہا لانری الا الحج ولانذکر الا الحج خرجنا مہلین بالحج یعنی جب ہم حج کے لئے نکلے تو بغیر حج کے احرام کے اور کوئی چیز نہ تھی تو کس طرح تمتعت بعمرۃ کی روایت اس روایت کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے اس کا یہ جواب ہے پہلا احرام حج کا تھا اس کے بعد احرام حج کو فسخ کر دیا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احرام حج کے فسخ کرنے کا حکم دیا تھا اور عمرہ کا حکم فرمایا پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا حائضہ ہو گئیں اور انھیں عمرہ پورا کرنے کے لئے عذر پیدا ہوا تو ان کو احرام حج کے ساتھ ہی حکم دے دیا لھذا حج کا احرام باندھ دیا تو انہوں نے حج کو عمرہ میں داخل کر دیا تو وہ قارنہ ہو گئیں۔

## بَابُ

### نَقْضِ الْمَرْاَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيْضِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ عورت حیض کے بعد غسل کرتے وقت اپنے بال کھولے"

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ "ہمیں عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی" عبید، عین مہملہ کی پیش، بائے موحدہ کی زبر اور یائے تحتانیہ کی جزم سے ہے، اس کا نام عبید اللہ ہے اور عبید سے مشہور ہے اس کی کنیت ابو محمد ہیاری ہے، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں ابو اسامہ نے حدیث بیان کی" اس کا نام حماد بن اسامہ ہے ہاشمی ہے کوفی ہے، عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ "وہ ھشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ سے اس حال میں نکلے کہ ہم مقارن تھے ذی الحجہ کے چاند میں" اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذی قعدہ کے آخری ہفتہ میں یعنی پچیس ذی قعدہ بروز اتوار مدینہ منورہ سے نکلے تھے پس بعض شارحین نے لفظ موافین کو موافقین سے تفسیر کیا ہے جیسا کہ قسطلانی نے کہا اور امام نووی نے مقارنین سے تفسیر کی ہے اس لئے کہ یہ موافقت وقتی ہے کہ ہلال کے دن نکلنا ہوا اور بعض نے کہا کہ ای مستقبلین ہلال ذی الحجۃ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ



Marfat.com

فلیھلل "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ عمرہ کا احرام باندھے پس اسے چاہیے کہ عمرہ کا احرام باندھے" اور یھلل کا لفظ دو لام سے ہے اور بعض روایات میں یھل، لام کی شد کے ساتھ اور ایک لام کے حذف کے ساتھ بھی آیا ہے اور دونوں اعتبار سے معنی ایک ہے، فَاِنِّیۡ لَوۡلَا اَنِّیۡ هٰدِیۡتُ لَاَهۡلَلۡتُ بِعُمۡرَةٍ "پس تحقیق اگر میں ہدی کو ساتھ لے کر نہ چلا ہوتا تو ضرور عمرہ کا احرام باندھتا" لیکن میں نے ہدی کو ساتھ لیا ہوا ہے اور صاحب ہدی کو تحلل جائز نہیں ہے اور احرام سے حلال ہونا اس جانور کی قربانی کے بغیر درست نہیں اور قربانی کرنا سوائے قربانی کے مقررہ دن کے درست نہیں اور متمتع قربانی کے دن سے پہلے متحلل ہو جاتا ہے لہذا مجھے یہ مانع ہے اور جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لئے ہوئے نہیں ہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ جان لینا چاہیے کہ عمرہ کے احرام کا امر اگر ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ خواہش کہ میں عمرہ کا احرام باندھتا اس سبب سے تھا کہ اہل جاہلیت کی مخالفت ہو اس لئے کہ ایام حج میں عمرہ کو حرام سمجھتے تھے نیز اس لئے بھی فرمایا کہ صحابہ کے دل مسرور ہوں حج کے فسخ پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مخالفت سمجھ کر پریشان خاطر نہ ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حج کا احرام باندھا ہے اور انہوں نے عمرہ کا لہذا اپنی اس بات کو ذکر فرما دیا جو کہ مانع تھی یعنی اگر میں نے قربانی کا جانور ہمراہ نہ لیا ہوتا تو میں بھی تمھارے ساتھ موافقت کرتا مگر مجھے یہ امر مانع ہے، فَاَهَلَّ بَعۡضُهُمۡ بِعُمۡرَةٍ وَّاَهَلَّ بَعۡضُهُمۡ بِحَجٍّ "پس بعض نے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور ان میں سے بعض نے حج کا احرام باندھ لیا" وَكُنۡتُ اَنَا مِمَّنۡ اَهَلَّ بِعُمۡرَةٍ "اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا" فَاَدۡرَكَنِیۡ يَوۡمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ "پس میں نے عرفہ کا دن پا لیا حالانکہ میں اس وقت حائضہ تھی" فَشَكَوۡتُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِیۡ عُمۡرَتَكِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں میں نے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے عمرہ کو چھوڑ دے" یعنی افعال عمرہ کو چھوڑ دے اور ترک کر دے، وَانۡقُضِیۡ رَاۡسَكِ وَامۡتَشِطِیۡ "اور اپنے سر کے بال کھول دے اور کنگھا کر" اور غسل کر لے، وَاَهِلِّیۡ بِحَجٍّ "اور حج کا احرام باندھ لے" عمرہ کے ساتھ یا بجائے عمرہ، فَفَعَلۡتُ "پس میں نے اسی طرح کیا" حَتّٰۤى اِذَا كَانَ لَيۡلَةُ الۡحَصۡبَةِ "یہاں تک کہ لیلۃ الحصبہ آ گئی" اور میں افعال حج سے فارغ ہو گئی، اَرۡسَلَ مَعِیۡ اَخِیۡ عَبۡدَ الرَّحۡمٰنِ بۡنَ اَبِیۡ بَكۡرٍ "میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کو بھیجا" فَخَرَجۡتُ اِلَى التَّنۡعِيۡمِ فَاَهۡلَلۡتُ بِعُمۡرَةٍ مَكَانَ عُمۡرَتِیۡ "پس تنعیم کی طرف میں روانہ ہوئی تو میں نے اپنے عمرہ کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا" کہ سابق احرام باندھا تھا،



Marfat.com

قَالَ هِشَامٌ "وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْئٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ" ھشام بن عروہ نے کہا کہ اس حج او عمرہ میں منی کے مقام پر نہ تو ہدی تھا نہ ہی روزہ تھا اور نہ ہی صدقہ تھا" اور اشکال پیدا کئے ہیں چونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا قارنہ تھیں یا متمتعہ تو قارنہ و متمتعہ کو دم ادا کرنا لازمی ہے پس ان تینوں امو کی نفی کس طرح کر دی؟ کرمانی نے اس کا جواب دیا ہے کہ صدقہ اس وقت ضروری ہوتا ہے جبکہ احرام کے محظورات میں سے کوئے ایک ہو مثلاً خوشبو لگانا، بال لینا اور چہرے ڈھانپنا یہ اس لئے کہ حج قران ہیں ہدی اور روزہ ہے مگر صدقہ ان میں نہیں ہے اور اصلاً یہ مراد ہی نہیں کہ ہدی یا روزہ تھا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ حج مفرد تھا متمتعہ یا قارنہ نہ تھا یہ اس لئے کہ حج قران اور تمتع میں دم کے واجب ہونے پر اجماع ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ پہلے حج کے لئے احرام باندھا تھا پھر حج کو فسخ کر کے عمرہ کا احرام باندھا پھر حائضہ ہونے کی وجہ سے عمرہ پورا نہ ہوا تو پھر حج کی طرف رجوع کیا اس لئے کہ افعال عمرہ کرنے سے معذور ہو گئی پس عمرہ کو چھوڑ کر حج کو پورا کر لیا پھر عمرہ مبتداۃ کر لیا لیکن یہ قول بھی معارض ہے اس قول کے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ولم اھل الا بعمرۃ اور نیز یہ بھی فرمایا کہ کنت ممن اھل بعمرۃ اور قسطلانی نے کہا کہ چونکہ ھشام کو ہدی کرنے کی خبر نہیں پہنچی تھی اس لئے اس نے نفی کر دی در حقیقت اس کے نفی کرنے سے ہدی کی نفی لازم نہیں ہوتی بلکہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف سے ایک گائے قربانی کی تھی۔

## بَابٌ

### مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

"یہ باب مضغہ مخلقہ اور غیر مخلقہ کے بیان میں ہے" مخلقہ گوشت کا وہ ٹکڑا جو تام الخلق ہو یعنی وہ ٹکڑا جس کو اللہ تعالی شکل و صورت عطا فرماتا ہے اور اس کے تمام اعضاء برابر ہوتے ہیں اس میں کوئی نقص اور عیب نہیں ہوتا اور غیر مخلقہ وہ ہے جو تام الخلق نہ ہو یعنی اس کی شکل و صورت اور اعضاء نہیں ہوتے۔ جان لینا چاہیے کہ مولف نے اس باب کو حیض کے ابواب میں درج کیا ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ حاملہ کا خون حیض نہیں ہے کیونکہ حیض کا خون جنین کی غذا ہو جاتا ہے اور



Marfat.com

وہ جو کہ اس خون سے کچھ جدا ہوتا ہے تو وہ اس کی غذا کا ایک رشح (چھینٹا) ہوتا ہے اور اگر پورا نہیں تو رحم اس مضغہ غیر مخلقہ کو لے لیتا ہے اور اسے بہت سخت کر دیتا ہے جس سے خون بہہ جاتا ہے اور یہ خون اولاد کا ہے اور اولاد کا حکم رکھتا ہے اور یہ کوفیوں، ابی حنیفہ اور احمد بن حنبل کا مذہب ہے اور شافعی کا مذہب قول جدید پر ہے اور وہ یہ ہے کہ حاملہ حائضہ ہوتی ہے اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں اور امام ابو حنیفہ کے قول کی سند حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے ان اللہ تعالیٰ رفع الحیض عن الحامل و جعل الدم رزق للولد مما تغیض الارحام۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ "ہمیں مسدد بن مسرھد نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں حماد بن زید بصری نے حدیث بیان کی وہ عبیداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتا ہے وہ انس بن مالک انصاری سے روایت کرتا ہے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے" کہ یہی انس بن مالک ہے، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا "وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ عزو جل نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے" يَقُوْلُ "وہ فرشتہ کہتا ہے" جس وقت نطفہ ہوتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اس پیدائش کو مکمل فرما دے یا دعا کرتا ہے کہ اس کو صورت کاملہ فرما دے یا اللہ تعالی سے دریافت حقیقت کی دعا کرتا نہ اعلام کی اس لئے کہ حق تعالی اس کی حقیقت کو جانتا ہے، يَا رَبِّ هٰذِهٖ نُطْفَةٌ "اے پروردگار یہ نطفہ ہے" نطفہ، تھوڑے یا بہت پانی سے عبارت ہے اور اس جگہ منی مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ لفظ نطفہ منصوب ہے (یعنی زبر سے ہے) یعنی خلقت ما المنی نطفة فی الرحم او صارت نطفة، يَا رَبِّ هٰذِهٖ عَلَقَةٌ "اے میرے رب یہ علقہ ہے" اور علقہ سخت خون سے عبارت ہے اور قسطلانی نے لکھا ہے کہ یہ کلمات فرشتے سے اچھے خاصے عرصہ کے بعد مختلف اوقات میں صادر ہوتے ہیں چنانچہ یا رب ھذہ علقة کے الفاظ پہلے کلمہ کے چالیس دن بعد کہے جاتے ہیں اور اسی طرح دوسرے اور تیسرے کلمے کے درمیان بھی چالیس دن کا فاصلہ ہوتا ہے، يَا رَبِّ هٰذِهٖ مُضْغَةٌ "اے پرودگار یہ گوشت کا ٹکڑا ہے" فَاِذَا اَرَادَ اللهُ خَلْقَهٗ "پس جب اللہ تعالی ارادہ فرماتا ہے اس کی پیدائش کا" قَالَ الْمَلَكُ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى "فرشتہ کہتا ہے کہ یہ مذکر ہے یا مونث" شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ "بدبخت اور گناہ گار ہے یا نیک بخت اور فرمانبردار ہے" فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ "پس اس کا رزق کتنا ہے اور اس کی



Marfat.com

اجل کیا ہے" یعنی مرنے کا وقت، فَیُکْتَبُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ "یہ مذکورہ امور اس کی والدہ کے پیٹ میں ہی لکھے جاتے ہیں" مجہول کے صیغہ سے تو یہ معنی ہیں اور صیغہ معلوم سے ہو تو اس کے یہ معنی ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کی والدہ کے پیٹ میں ہی یہ امور لکھ دیتا ہے یا وہ فرشتہ لکھ دیتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کی پیشانی میں لکھا جاتا ہے اور جان لینا چاہیے کہ اس شخص کے تمام احوال کو یہ امور گھیرے ہوئے ہیں حال مبداء یہ ہے کہ یہ مذکر ہے یا موئنث اور حال معاد یہ ہے کہ بدبخت ہے کہ نیکوکار، اور حال مبداء و معاد کے درمیان یہ ہے کہ مرنے کا وقت کونسا ہے اور اس کا رزق کتنا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے فرغ اللہ من اربع من الخلق و الخلق والاجل والرزق۔ اور مراد خلق سے یعنی خائے معجمہ کی زبر سے پیدائش ہے یعنی مذکر ہے یا موئنث، اور خلق خائے معجمہ کی پیش سے اشارہ ہے شقاوت اور سعادت کی طرف۔

## بَابٌ

### كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

### "یہ باب اس بیان میں ہے کہ حائضہ حج اور عمرہ میں کس طرح احرام باندھے اور تلبیہ کرے"

حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ "ہمیں یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی" بائے موحدہ کی پیش ہے اور کاف کی زبر ہے، قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ "اس نے کہا کہ ہمیں لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے روایت کرتا ہے" عین مہملہ پر پیش ہے اور قاف پر زبر ہے ابن خالد بن عقیل ہے، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ "وہ ابن شہاب زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے" روایت کی گئی ہے کہ سن ۱۰ ھ میں جبکہ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے مدینہ منورہ سے برآمد ہوئے، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ "پس ہم میں بعض ایسے تھے جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض ایسے تھے جنہوں نے حج کا احرام باندھا" فَقَدِمْنَا مَكَّةَ "پس ہم مکہ مکرمہ آ گئے" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہیں آیا پس چاہیے کہ حلال ہو جائے" یعنی یوم نحر سے پہلے حلال ہو



Marfat.com

جائے تاکہ حج کا احرام باندھ لے، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ "اور جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا جبکہ قربانی کا جانور بھی ساتھ لئے ہوئے ہے وہ حلال نہیں ہوگا یہاں تک کہ اپنے جانور کی قربانی نہ کر لے" اور یہ عید کا دن ہوتا ہے اس صورت میں یہ شخص قارن ہوتا ہے اس لئے احرام عمرہ میں یہ حج کو داخل کر لیتا ہے اور جب تک حلال نہ ہو یہ متمتع نہیں ہو سکتا، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ "اور جو شخص حج مفرد کا احرام باندھتا ہے پس اسے چاہیے کہ اپنے حج کو پورا کرے" خواہ اس کے ساتھ ہدی ہو یا نہ ہو، وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ "اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی اور روز عرفہ تک میں اسی حالت میں رہی" وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ "اور میں نے احرام نہیں باندھا تھا مگر عمرہ کا" فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے سر کے بال کھول دوں اور کنگھا کروں اور حج کا احرام باندھوں اور عمرہ کا ترک کر دوں" یعنی افعال عمرہ نہ کروں، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ كُلَّهُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي "پس میں نے یہ تمام کئے یہاں تک کہ اپنے حج کو ادا کر لیا" فَبَعَثَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ "پس میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا" وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ "اور مجھے حکم دیا کہ مقام تنعیم سے اپنے عمرہ کی جگہ عمرہ کروں"

## بَابُ

### إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ

"اس باب میں حیض شروع ہونے اور اس کے ختم ہونے کا بیان ہے"

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدِّرَجَةِ "اور عورتیں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ڈبیہ بھیجتیں"۔ اور لفظ کن نساء جو ہے وہ اکلونی البراغیث کی مانند ہے یعنی لفظ نساء ضمیر فاعل کا بدل ہے جو کہ کن میں موجود ہے اور لفظ بالدرجۃ، دال کی زیر اور رائے مہملہ کی زبر سے ہے اور اس کی جمع درج ہے دال کی پیش اور راء کی جزم ہے اس کے معنی ڈبیہ یا کسی چیز کے ٹکڑے کو کہتے ہیں، فِيهَا الْكُرْسُفُ کاف کی پیش اور راء کی جزم "یعنی وہ ایسی ڈبیہ تھی جس میں روئی کے ٹکڑے رکھتے تھے" فیہ



Marfat.com

فِيهِ الصُّفْرَةُ "اس روئی پر زردی ہوتی" یہ زردی خون حیض کی علامت تھی یہ وہی کا ٹکڑا رحم کے منہ پر رکھتے تاکہ معلوم ہو جائے کہ حیض کی خون کی رنگت ختم ہو گئی ہے اور طہر (پاکیزگی) ظاہر ہو گیا ہے روئی کو اس کے لئے اس لئے اختیار کیا کہ سفید ہونے کی وجہ سے خون کا اثر اس پر خوب اچھی طرح معلوم ہوتا ہے اور اس کا بھیجنا اس لئے تھا کہ آیا یہ زردی طہر میں داخل ہے یا حیض میں فَتَقُوْلُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ "پس عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں فرماتیں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ اس روئی کو سفید چونے کی طرح نہ دیکھ لو" کہ اس پر قطعاً خون کا اثر نہ ہو اور لفظ قصۃ، قاف کی زبر صاد مہملہ کی شد ہے جس کے معنی چونا کے ہیں ایسا سفید جس میں کوئی اور رنگ ملا ہوا نہ ہو۔ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ "اس تشبیہ دینے سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد یہ ہے کہ طہر، حیض سے اس طرح سفید ہوتا ہے" یعنی جب تک کہ تو اس طرح طہر کو نہ دیکھ لے، وَبَلَغَ ابْنَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ "اور زید بن ثابت کی لڑکی کو یہ بات پہنچی" اس کا نام ام کلثوم تھا، اَنَّ نِسَاءً مِنَ الصَّحَابِيَاتِ يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ اِلَى الطُّهْرِ یعنی صحابیات عورتیں آدھی رات کے وقت دیئے جلا کر دیکھتیں کہ طہر ہو گیا ہے" یعنی زید بن ثابت کی صاحبزادی کو یہ اطلاع پہنچی اور وہ روئی کے ٹکڑوں کو دیکھتیں کہ آیا حیض کے خون سے آلودہ ہیں یا کہ ان پر کوئی داغ نہیں اور وہ سفید ہیں، فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا "پس اس نے کہا کہ کیا ہوا ان عورتوں کو کہ وہ اس طرح کرتی تھیں" یعنی یہ بات زید بن ثابت کی لڑکی کہتی کہ یہ کام یہ عورتیں کیوں کرتیں، وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ "اور وہ لڑکی ان عورتوں کی برائی بیان کرتی"، اس لئے کہ رات کی اندھیاری میں خالص سفیدی واضح نہیں ہوتی لہذا گمان کریں گی کہ طہر ہو گیا ہے حالانکہ وہ پاک نہیں ہوئی ہوں گی اور پاک ہوئے بغیر نماز ادا کریں گی اور ان کا رات کے وقت جستجو کرنا عبادت پر حرص کی دلیل ہے کہ اگر وہ حیض سے پاک ہو گئی ہیں تو عبادت الٰہی میں مشغول ہو جائیں اور اس وقت کو غفلت میں نہ گزاریں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ "ہمیں عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی" عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ "وہ ھشام سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جس کا نام عروہ بن زبیر ہے، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ "وہ عائشہ



Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے یہ کہ فاطمہ بنت ابی حبیش" حائے مہملہ کی پیش ہے اور بائے موحدہ کی زبر ہے، کَانَتْ تُسْتَحَاضُ "ایک ایسی عورت تھی کہ جو مستحاضہ رہتی تھی" تا کی پیش سے مبنی برائے مفعول ہے، فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "پس اس عورت نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا" یعنی پوچھا، فَقَالَ ذٰلِکَ عِرْقٌ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رگ ہے" وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَۃِ "اور یہ حیض نہیں ہے" فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ" پس جب حیض آنا شروع ہو تو نماز کو چھوڑ دے" یعنی نماز کو ترک کر دے، وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ "پس جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ"

## باب

## لَا تَقْضِی الْحَائِضُ الصَّلٰوۃَ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حائضہ نماز کی قضا نہ کرے" وَقَالَ جَابِرٌ وَ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوۃَ "اور جابر بن عبداللہ اور ابو سعید خدری نے کہا وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حیض والی عورت نماز کو ترک کر دے" جان لینا چاہیے کہ عنوان باب عدم قضائے نماز ہے اور حدیث ترک نماز پر دلالت کر رہی ہے جبکہ شارع علیہ السلام کا حکم نہ کرنے کا ہو اور اس کی قضا کے ادا کرنے کا حکم بھی نہ ہو تو یہ ترک کرنے کا حکم قضا کے نہ ادا کرنے کو مستلزم ہے پس ترجمۃ الباب کے مطابق ہو گیا (یعنی چھوڑ دے، کا یہ معنی ہے کہ اس نماز کی قضا نہیں ہے)۔

حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ "ہمیں موسیٰ بن اسماعیل تبوزکی نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی" ہمام بن یحیی بن دینار عوزی ہے "اس نے کہا کہ ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی" یہ اکمہ ہے، قَالَ حَدَّثَتْنِیْ مُعَاذَۃُ "اس نے کہا کہ مجھے معاذہ نے حدیث بیان کی" میم کی پیش عین مہملہ کی زبر اور ذال معجمہ ہے یہ عبداللہ عدویہ کی بیٹی ہے، اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ لِعَائِشَۃَ اَتَجْزِیْ اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اِذَا طَهُرَتْ "یہ کہ ایک عورت نے" یعنی اسی معاذہ نے یہاں اس نے اپنے آپ کو مبہم کر دیا ہے "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ جس وقت ہم میں



Marfat.com

سے کوئی عورت حیض سے پاک ہو جائے تو وہ نمازیں جو حیض کے دوران رہ گئی ہیں ان کی قضا کرے" اور لفظ اتجزیٔ، میں ہمزہ استفہامیہ پر زبر ہے اور تائے مثناۃ پر زبر ہے اور زائے معجمہ کے نیچے زیر ہے اور یائے مثناۃ تحتیہ ہے جس پر ہمزہ نہیں ہے جس کے معنی اتقضی کے ہیں، فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ "پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس عورت سے فرمایا کہ کیا تو حروریہ ہے" اور حروریہ، حائے مہملہ کی زبر اور پہلی را پر پیش ہے یہ ایک قریے کی نسبت ہے جو کہ حرورا سے معروف ہے یہ کوفہ کے قریب ہے پہلے پہل خوارج اسی جگہ جمع ہوئے تھے لہذا اس کے یہ معنی ہیں کہ آیا تو فرقہ خارجیہ سے ہے اس لئے کہ خارجی گروہ حیض والی عورت سے جو حیض کے درمیان نمازیں رہ جائیں ان کی قضا اس عورت پر واجب جانتے ہیں اور یہ یعنی حیض کے درمیان فوت شدہ نمازوں کی قضا ادا کرنا اجماع کے خلاف ہے، كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ہوتیں اور ہمیں ایام ماہواری ہوتے" اور ان کو اس کی اطلاع ہوتی باوجود اس کے، فلا یامرنا بہ "پس ہمیں ان نمازوں کی قضا کرنے کا حکم دیتے" اَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُہٗ "یا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا" اے معاذہ "میں ان کی قضا نہیں کرتی ہوں" یہ او شک کے لئے ہے اور ظاہر ہے یہ شک معاذہ کا ہے جان لینا چاہیے کہ یہ حدیث اجماع مسلمین پر اصل و سند ہے اس پر کہ حیض والی عورت فوت شدہ نماز کی قضا نہ کرے پس اس مسئلے میں سوائے خوارج کے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے اور روزہ میں قضا لازم ہے اور ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ نماز کثیر الوقوع ہے پس اس کی قضا میں حرج واقع ہوتا ہے برعکس روزہ کے کہ سال میں ایک بار واجب ہے اور یہ وجہ عقلی ہے اور روزہ کی قضا کرنے پر بھی نیز حدیث موجود ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کوئی نماز بھی حیض کی ایام میں رہ گئی ہو واجب القضاء نہیں ہے سوائے طواف کی دو رکعت کے کہ ان کی قضا لازم ہے اور نیز علماء نے کہا ہے کہ روزہ میں حائض مخاطب نہیں ہے بلکہ نئے حکم کے ساتھ اس پر قضا لازم ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ روزے کے ساتھ مخاطب ہے اور پھر ادا کرنے کا اسے امر کیا گیا ہے جیسا کہ بے وضو مامور ہے کہ دوسری نماز ادا کرے جب تک کہ وضو نہ کر لے لہذا وضو بنانے تک دوسری نماز میں دیر ہو گی۔



Marfat.com

# بَابٌ

## النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حیض والی عورت کے ساتھ سو جانا اس حال میں کہ وہ اپنے انہی کپڑوں میں ہو" جو کہ اس نے ایام حیض میں استعمال کے لئے رکھے ہوں۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ "ہمیں سعید بن حفص نے حدیث بیان کی" کوفی ہے طلحی ہے ضخم سے مشہور ہے، قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں شیبان نے حدیث بیان کی" یہ نحوی ہے "وہ یحیی بن کثیر سے روایت کرتا ہے وہ ابی سلمہ سے روایت کرتا ہے" اس کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف ہے زہری ہے مدنی ہے "وہ ابو سلمہ کی لڑکی زینب سے روایت کرتا ہے" حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ "اس زینب نے ابو سلمہ کو حدیث بیان کی کہ ام سلمہ نے کہا" اور یہ ام سلمہ ازواج مطہرات سے ہے اور اسی زینب کی والدہ ہے، حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ "میں حائضہ ہو گئی اس حال میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی" اور خمیلہ، خائے معجمہ کی زبر اور میم کی زیر سے ہے چادر کے معنی میں ہے اور خمیصہ سیاہ چادر ہے جس کے دو پلے ہوتے ہیں اس سے خمیلہ عام ہے، فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا "پس میں نے اپنے کو کھینچ لیا اور اس چادر سے باہر نکل آئی" فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَلَبِسْتُهَا "پھر میں نے اپنے حیض والے کپڑے لے کر پہن لئے" فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنُفِسْتِ "تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا تجھے حیض ہو گیا ہے" اور لفظ انفست میں ہمزہ استفہام کا ہے نفست، نون پر پیش ہوتی ہے اور زبر بھی اور حیض میں البتہ صرف نون کی زیر ہی آتی ہے، فَقُلْتُ نَعَمْ "پس میں نے کہا کہ ہاں میں حائضہ ہو گئی ہوں" فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ "پس مجھے بلایا اور اس چادر میں اپنے ساتھ داخل کر دیا" وَقَالَتْ "اور زینب نے کہا" یا تو زینب نے اسناد مذکورہ کے ساتھ کہا یا بطور تعلیق ہے، وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ "اور مجھے ام سلمہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا بوسہ لیتے تھے جبکہ وہ روزہ دار ہوتے" وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ "اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل جنابت ایک ہی برتن سے کرتے"۔



Marfat.com

## بَابٌ

### مَنْ اَخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ

"یہ باب اس کے بیان میں ہے کہ جس نے پاکیزگی کے ایام کے علاوہ ایام ماہواری کے دنوں کے لئے الگ کپڑے رکھے"

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ "ہمیں معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی" فا کی زبر ہے اور ضاد معجمہ کی بھی زبر ہے، قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيْلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ "اس نے کہا کہ ہمیں ھشام نے حدیث بیان کی وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے روایت کرتا ہے وہ ابی سلمہ بن عبدالرحمن ابن عوف سے روایت کرتا ہے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتی ہے اس نے کہا کہ اس اثناء میں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک چادر میں سوئی ہوئی تھی کہ حائضہ ہو گئی پس اس چادر سے میں باہر آ گئی" فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي "پس میں نے اپنے حیض والے کپڑے پہن لئے" فَقَالَ اَنُفِسْتِ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا تو حائضہ ہو گئی ہے" فَقُلْتُ نَعَمْ "تو میں نے کہا کہ ہاں" فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ "پس مجھے بلایا میں پہلو کے بل ان کے ہمراہ چادر میں سو گئی"

## بَابٌ

### شُهُوْدُ الْحَائِضِ الْعِيْدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ حائضہ عورت عیدین کے موقع پر اور مسلمانوں کے اکٹھا ہونے پر آ سکتی ہے" جیسے استسقاء وغیرہ کے موقع پر، وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى "اس حال میں کہ وہ یکسوئی اختیار کرتی ہیں مصلی سے" اس وجہ سے کہ اس کی پاکیزگی اور صیانۃ اس کا تقاضا کرتی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ مردوں کے ساتھ ملنے جلنے سے احتراز رہے،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ "ہمیں محمد بن سلام نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں عبدالوھاب ثقفی نے خبر دی وہ ایوب سے روایت کرتا ہے" جس کی کنیت ابو سختیانی ہے "وہ حفصہ سے روایت کرتا ہے" یہ سیرین کی لڑکی ہے انصاریہ ہے، بصریہ ہے یہ محمد بن سیرین کی ہمشیرہ ہے، قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ "اس حفصہ نے کہا کہ ہم اپنی بالغہ عورتوں کو عیدین کے موقع پر عیدگاہ میں آنے سے منع کرتے تھے" اور لفظ عواتق، عاتق کی جمع ہے

یہ وہ عورت ہے جو بالغہ ہو یا بالغ ہونے کے قریب ہو لہٰذا یہ والدین کے جبر سے آزاد ہے یا کام کاج کرنے سے آزاد ہے، فَقَدِمَتِ امْرَاَۃٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِیْ خَلَفٍ "تو ایک عورت آئی اس نے قصر بنی خلف میں قیام کیا" خلف، خائے معجمہ کی زبر ہے اور لام پر بھی زبر ہے اور خلف ایک قبیلہ ہے جو کہ خلف کی طرف منسوب ہے یہ خلف، طلحہ بن عبداللہ کا دادا ہے اور یہ طلحۃ الطلحات ہے، فَحَدَّثَتْ عَنْ اُخْتِهَا "پس اس عورت نے اپنی ہمشیرہ سے روایت کی" یہ ام عطیہ ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور ہے، وَکَانَ زَوْجُ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ "اور یہ اس کی ہمشیرہ کا خاوند تھا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں بارہ (۱۲) غزوات میں شرکت کی" وَکَانَتْ اُخْتِیْ مَعَهٗ "اور میری ہمشیرہ بھی اپنے خاوند کے ہمراہ تھی" فِیْ سِتٍّ "چھ (۶) غزوات میں" قَالَتْ کُنَّا نُدَاوِی الْکَلْمٰی "وہ کہتی ہے کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں" اور لفظ کلمی، کاف کی زبر ہے لام پر جزم ہے اور میم پر زبر ہے جس کے معنی زخمی کے ہیں، وَنَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی "اور بیماروں کی خبر گیری کرتیں" فَسَاَلَتْ اُخْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "پس میری ہمشیرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا" اَعَلٰی اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ "آیا ہم میں سے کسی ایک پر گناہ ہے اس وقت جب کہ ہم پر چادر نہ ہو تو وہ اس وقت عید گاہ کی طرف عید کی نماز کے لئے نہ نکلے" قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ اس کی مصاحبہ اس کو اپنی اوڑھنی لے لے" یعنی عاریتاً دے یا اسی چادر میں دونوں شریک ہو جائیں، وَلْتَشْهَدِ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ "اور مجالس خیر میں حاضر ہوں" سماع حدیث، حصول علم اور عیادت مریض کے لئے "اور مسلمانوں کی دعوت پر حاضر ہوں" فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّۃَ سَاَلْتُهَا "پس جب ام عطیہ آئی" یعنی بصرہ میں، اور یہ انصاریہ صحابیہ ہے "میں نے اس سے پوچھا" اَسَمِعْتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے" قَالَتْ بِاَبِیْ "اس نے کہا کہ میرا باپ ان پر قربان ہو" نَعَمْ "ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے، وَکَانَتْ لَا تَذْکُرُهٗ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ "اور ام عطیہ اس وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر کرتی تو ضرور کہتی کہ میرا باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہو" سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے بالغہ اور باپردہ عورتیں باہر نہ نکلیں" وَالْحُیَّضُ "اور حیض والی عورتیں" اور حیض، حائے مہملہ کی پیش ہے اور یائے تحتیہ کی شد ہے حائض کی جمع ہے، وَتَشْهَدْنَ الْخَیْرَ "اور مجالس خیر میں حاضر ہوں" وَدَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ "اور مسلمانوں کی دعا میں" وَتَتْرُکُ الْحُیَّضُ



Marfat.com

اَلْمُصَلّٰی "اور حائضہ عورتیں مصلی کو چھوڑ دیں" یعنی دعا اور آمین کہنے میں شریک ہوں دوسروں کے ساتھ مگر نماز نہ پڑھیں، قَالَتْ حَفْصَۃُ فَقُلْتُ اَلْحُیَّضُ "حفصہ نے کہا کہ میں نے ام عطیہ سے کہا کہ آ حائضہ عورتیں بھی آئیں" اور اکثر روایات میں ہمزہ ممدودہ آیا ہے جو کہ ہمزہ استفہام ہے، فَقَالَتْ اَلَیْسَ تَشْھَدُ عَرَفَۃَ وَکَذَا وَکَذَا "پس ام عطیہ نے کہا کیا حائضہ عرفہ میں نہیں آتیں اور اسی طرح کے مقامات میں" یعنی مزدلفہ، منی اور صلوۃ استسقاء کے مقامات میں، اور لفظ لیس، ضمیر شان ہے اگر ضمیر حائضہ کے طرف راجع ہوتی تو لیست ہوتا اور ضمیر تشھد، حائضہ کی طرف راجع ہے اور عرفہ سے مراد عرفہ کا دن ہے یعنی عرفات میں اور کذا سے عبارت مزدلفہ ہے اور دوسری کذا سے مراد منی ہے یا استسقاء ہے حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ حائضہ عورت ذکر الٰہی کو ترک نہ کرے اور مجالس علم میں حاضر ہو مگر مساجد میں داخل نہ ہو۔



Marfat.com

# بَابٌ

## اِذَا حَاضَتْ فِیْ شَھْرٍ ثَلٰثَ حِیَضٍ

"یہ باب اس حائضہ عورت کے حکم کے متعلق ہے جس کو ایک مہینہ میں تین (۳) بار حیض آیا ہے" اور لفظ حیض، حائے مہملہ کی زیر سے ہے اور یائے تحتیہ کی زبر ہے اور حیضہ کی جمع ہے حائے مہملہ کی زیر ہے، وَمَا یُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِی الْحَیْضِ وَالْحَمْلِ "اور نیز یہ باب اس بیان میں ہے کہ عورت کی بات کو حیض و حمل کے متعلق سچ ماننا چاہیے" اور بعض نسخوں میں بجائے و الحمل کے والحبل آیا ہے بائے موحدہ کے ساتھ اور مقصود ایک ہی ہے، وَفِیْمَا یُمْکِنُ مِنَ الْحَیْضِ "اس بیان میں عورتوں سے تصدیق کی جاتی ہے جو حیض کے بارے میں ممکن ہو" یعنی حیض کے تکرار کے متعلق جتنی ممکن ہو سکتی ہے تصدیق کروائی جائے اور اگر ممکن نہ ہو تو اس کی تصدیق نہ کروائی جائے، لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ یَّکْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیْ اَرْحَامِھِنَّ "اور اللہ تعالی کے اس ارشاد کے مطابق کہ عورتوں کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ تعالی نے ان کے رحموں میں حیض اور حمل سے پیدا کیا ہے" وَیُذْکَرُ عَنْ عَلِیٍّ وَعَنْ شُرَیْحٍ "اور علی بن ابی طالب اور شریح سے ذکر کیا جاتا ہے" شین معجمہ اور حائے مہملہ ہے یہ حارث کا بیٹا ہے کوفی ہے، کندی ہے ابو امیہ ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ مبارک تو پایا ہے مگر آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات سے مشرف نہیں ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ کا قاضی مقرر ہوا اس کے بعد بھی یہ قاضی رہا یہاں تک کہ حجاج بن یوسف کے عہد میں انہوں نے خود قضا کو ترک کر دیا اس کی عمر ۱۲۰



Marfat.com

برس تھی۔ سن ۹۸ ھ میں فوت ہوا یہ ثقات سے مروی ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور میں ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ طلاق کے متعلق جھگڑا لے کر حاضر ہوئی اور وہ بیان کرتی تھی کہ چونکہ میں ایک مہنیہ میں تین بار حیض گزار چکی ہوں اس لئے میری عدت پوری ہو گئی ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شریح کو حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دو شریح نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی موجودگی میں میری کیا طاقت کہ میں ان میں فیصلہ کروں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ فرمایا کہ ان میں فیصلہ کر دو تو شریح نے فیصلہ کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قالون، یہ لفظ قالون رومی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی احسنت کے ہیں یعنی صحیح حکم کیا ہے جیسا کہ متن میں مروی ہے۔ اَنْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِبَیِّنَةٍ مِنْ بَطَانَةِ اَهْلِهَا "اگر عورت اپنے خاص گھر میں رہنے والے گواہ لائے" مِمَّنْ یُرْضٰی دِیْنُهٗ "ان میں سے کہ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین کے اعتبار سے پسندیدہ ہوں" یعنی عادل ہوں، اَنَّهَا حَاضَتْ فِیْ شَهْرٍ ثَلٰثًا صُدِّقَتْ "یہ کہ وہ عورت ایک مہنیے میں تین بار حائضہ ہوئی ان گواہوں نے اس کی تصدیق کی" جان لینا چاہیے کہ حیض امر باطنی ہے لہذا گواہوں کا علم قرائن اور علامات کے جاننے پر مبنی ہے اور عورتیں اس کو مشاہدہ کرتی ہیں اس ضمن میں عورتوں کی شہادت بھی جائز ہے، قَالَ عَطَاءٌ اَقْرَؤُهَا مَا كَانَتْ "عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ اس عورت کے حیض یا اس کے طہر کے دن وہی ہوں گے جو اس کی عدت سے پہلے تھے" یعنی وہ عورت عدت کے عرصہ میں جو ایک مہینہ کے اندر تین حیض آنے کا دعویٰ کرتی ہے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا عدت سے پہلے بھی اس کے حیض آنے کی یہی کیفیت تھی اگر یہی عادت تھی تو پھر اس کا



Marfat.com

قول معتبر ہے اور عدت سے پہلے کی طرح قول کو قابل قبول سمجھا جائے اور اگر عدت سے پہلے اس کو ایک ماہ میں تین بار حیض نہ آتا ہو تو اس کے دعویٰ کے خلاف اس کے قول کو قبول نہ کیا جائے اور لفظ اقراء، قرو کی جمع ہے قاف پر پیش ہے اور زبر بھی آتی ہے اور قرء، مشترک لفظ ہے آیہ کریمہ میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک حیض کے معنی میں ہے اور امام شافعی کے نزدیک بمعنی طہر ہے چونکہ یہ مشترک لفظ ہے اس لئے آیہ کریمہ ثلثۃ قرو میں ہر ایک نے قرینہ کے اعتبار سے معنی کا ارادہ کیا ہے، وَبِهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ "اور جو کچھ عطاء بن ابی رباح نے کہا ہے وہی ابراہیم نخعی نے بھی کہا ہے" وَقَالَ عَطَاءُ الْحَيْضُ مِنْ يَوْمٍ اِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ "اور عطاء نے کہا کہ حیض ایک دن سے لے کر پندرہ دن تک ہوتا ہے" یعنی عطاء کے نزدیک کم سے کم ایک دن رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ رات حیض کی مدت ہے، وَقَالَ مُعْتَمِرٌ "اور معتمر نے کہا" میم کی پیش ہے عین مہملہ کر جزم ہے تائے مثناۃ فوقیہ کی زبر ہے اور رائے مہملہ کی بھی زبر ہے یہ سلیمان کا بیٹا ہے یہ اتنا عابد تھا کہ ایک وضو کے ساتھ تمام رات نماز ادا کرتا تھا، عَنْ اَبِيْهِ "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" اس کا باپ سلیمان بن طرخان ہے تیمی ہے، بصری ہے شعبہ نے کہا کہ میں نے سلیمان سے زیادہ بہت ہی سچا کسی کو نہیں پایا، جس وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا تو اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا، سَاَلْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ "میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا اس عورت کے بارے میں جو طہر کے پانچ روز کے بعد خون دیکھتی ہے" یعنی طہر کے پانچ دن کے بعد خون دیکھے اس جگہ لفظ قرء بمعنی طہر ہے اس کا قرینہ تری الدم ہے، قَالَ النِّسَاءُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ "ابن سیرین نے کہا کہ



Marfat.com

عورتیں اس سے بخوبی واقف ہیں۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ "ہمیں احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی" رائے مہملہ کی زبر ہے اور جیم کی تخفیف ہے اس کا نام عبداللہ بن ایوب ہے ہروی ہے حنفی ہے قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں ابو اسامہ نے حدیث بیان کی" اس کا نام حماد بن اسامہ ہے کوفی ہے، قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا "اس نے کہا کہ میں نے ھشام بن عروہ سے سنا اس نے کہا کہ مجھے اپنے باپ نے خبر دی" جس کا نام عروہ ہے "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتا ہے" اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "یہ کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا" قَالَتْ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ "اس نے کہا کہ میں مستحاضہ ہوتی ہوں پس پاک نہیں ہوتی ہوں" اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ "آیا میں نماز کو چھوڑ دوں" فَقَالَ لَا "تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں" لٰكِنْ دَعِی الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَیَّامِ الَّتِیْ كُنْتِ تَحِیْضِیْنَ فِیْهَا "ہاں ان دنوں میں نماز کو چھوڑ دے جن میں تجھے حیض آتا ہو" ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ "اس کے بعد غسل کر لے اور نماز پڑھ" اور عدت میں اختلاف ہے کہ جب عورت اس کے ختم ہونے کا دعوی کرے۔ تو اس کی تصدیق کروائی جائے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ اور شریح کہتے ہیں کہ عورت ایک ماہ میں تین حیض کے گزر جانے کا دعوی کرے اور عادلہ عورتیں اپنے اس دعوی پر گزارے تو اس کی تصدیق کر دی جائے اور امام احمد بن حنبل کا بھی اسی پر فیصلہ ہے اور امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اس عورت کی بات کی تصدیق نہ کی جائے مگر جبکہ وہ عورت دو ماہ سے کم مدت میں عدت کے ختم ہونے کا دعوی کرتی ہے اس حال میں کہ وہ حیض والی ہو یہ اس لئے کہ یہ عادت ہی نہیں ہے اور اقل طہر کی مدت پندرہ دن ہے اور سفیان ثوری کا بھی یہی مذہب ہے اور امام شافعی کہتا ہے اس عورت کی بات کی تصدیق کر دی جائے جبکہ بتیس (۳۲) دن سے زیادہ ہو اور وہ بھی اس طرح کہ خاوند نے بیوی کو طلاق دی جبکہ اس کے طہر میں ایک ساعت باقی تھی پھر وہ عورت ایک دن حیض میں رہ کر پندرہ دن پاک رہی یہاں تک کہ حیض کے تیسرے خون میں داخل ہو گئی لہذا اس کی عدت اس طور پر ختم ہو جاتی ہے اور شافعی کے نزدیک اقل طہر پندرہ دن ہے اور اقل حیض ایک دن رات ہے لہذا بغیر بتیس (۳۲) دن گزرنے کے عدت ختم نہیں ہوتی اور امام مالک کے نزدیک اقل حیض اور اقل طہر کی کوئی حد نہیں ہے



Marfat.com

چنانچہ اہل مدینہ بھی اسی مذہب پر ہیں کہ عدت حیض کے معروف زمانہ پر محمول ہوتی ہے اور اوزاعی کا یہ مذہب ہے کہ عورت صبح حائضہ ہوتی ہے اور رات کو پاک ہو جاتی ہے۔

## بَابُ

الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ اَيَّامِ الْحَيْضِ

"یہ باب بغیر ایام حیض کے زرد یا مٹیالے (خاکی) رنگ کے خون آنے کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ "ہمیں قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں اسماعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی وہ ایوب سختیانی سے روایت کرتا ہے" عَنْ مُحَمَّدٍ "وہ محمد سے روایت کرتا ہے" یہ ابن سیرین ہے، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ" وہ ام عطیہ سے روایت کرتا ہے" قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا "ام عطیہ نے کہا کہ ہم بغیر ایام حیض کے مٹیالے (خاکی) یا زرد رنگ کی (خون نما) چیز (شے) کو حیض کا خون نہیں سمجھتے تھے"

## بَابُ

عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ

"یہ باب استحاضہ کی رگ کے بیان میں ہے" عرق، عین مہملہ کی زیر ہے اور رائے مہملہ پر جزم ہے اس رگ کا نام عاذل ہے۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي بْنُ اَبِي ذِئْبٍ "ہمیں ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں معن نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ مجھے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی "ذال معجمہ کی زیر ہے اس کا نام محمد بن عبدالرحمن ہے، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ "وہ ابن شہاب سے روایت کرتا ہے وہ عروہ سے روایت کرتا ہے" یہ ابن زبیر ہے، وَعَنْ عَمْرَةَ "اور وہ عمرہ سے روایت کرتا ہے" لفظ عمرہ، عین مہملہ پر زبر اور میم پر جزم ہے اور رائے مہملہ ہے اس کا نام عمرہ بنت عبدالرحمن بن سعد ہے انصاریہ ہے، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ

اَسْتُحِیضَتْ سَبْعَ سِنِیْنَ "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتی ہے جو کہ آنحضرت صلی ا[...]
علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہے یہ کہ ام حبیبہ بنت جحش ہے" جیم کی زبر ہے اور حائے مہملہ پر ج[...]
ہے یہ عبدالرحمن بن عوف کی زوجہ ہے حضرت زینب ام المومنین کی ہمشیرہ ہے" سات برس مستحاضہ رہیں
فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس
کے متعلق حکم پوچھا" فَاَمَرَھَا اَنْ تَغْتَسِلَ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے غسل کرنے
حکم دیا" فَقَالَ ھٰذَا عِرْقٌ "پس فرمایا کہ یہ عرق (رگ) ہے" فَکَانَتْ تَغْتَسِلُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ "پس وہ ہر نما[...]
کے لئے غسل کرتی تھی" قسطلانی نے کہا ہے کہ یہ نہانے کا حکم وجوب کا نہیں بلکہ مستحب ہے چنانچ[...]
یہ جمہور کا مذہب ہے مگر ہاں وہ عورت کہ جس کے ایام حیض مقرر تھے لیکن اس عورت کو وہ ایام مقرر
بھول گئے اس کا موضع، وقت اور گنتی بھی بھول گئی تو وہ عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے کیونک[...]
احتمال ہے کہ ہر روز اسے حیض آتا ہو اور طحاوی نے کہا ہے کہ ام حبیبہ کی حدیث، فاطمہ بنت ابی
حبیش کی حدیث سے منسوخ ہے۔

## بَابٌ

### اَلْمَرْاَۃُ تَحِیْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَۃِ

"یہ باب اس عورت کے حکم کے متعلق ہے جو کہ طواف افاضہ کے
بعد حائضہ ہو گئی ہو" تو یہ عورت طواف وداع کر سکتی ہے یا نہ اور
افاضہ سے مراد عرفات سے لوٹنا اور طواف زیارت کرنا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ "ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی اس نے کہا
کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی" عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ "وہ عبداللہ بن ابی بکر
بن عمرو بن حزم سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جو کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ
ہے، عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ ابْنِ اَخْطَبَ "وہ عمرہ
بنت عبدالرحمن سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتی ہے جو کہ



Marfat.com

زوجہ محترمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یہ کہ وہ کہتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق صفیہ بنت حیی" حائے مہملہ کی پیش ہے یائے شناۃ کی زیر ہے یائے ثانیہ پر شد ہے "ابن اخطب ہے" خائے معجمہ ہے یعنی یہ صفیہ ازواج مطہراتؓ سے ہے سن ۳۰ ھ یا ۳۶ ھ میں وفات پائی، قَدْحَاضَتْ "تحقیق وہ صفیہ حائضہ ہوئی" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاید وہ صفیہ ہمیں روک رکھے گی" یہ ہمیں مکہ سے مدینہ کو نکلنے کے لئے مانع ہو یہاں تک کہ پاک ہو جائے اور کعبہ کا طواف کرے، اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ "کیا اس نے تمہارے ساتھ اے عورتو طواف نہیں کیا تھا" یعنی طواف رکن (افاضہ)، فَقَالُوْا بَلٰى "ان عورتوں نے کہا کہ ہاں اس نے طواف کیا ہے" قَالَ فَاخْرُجِيْ "تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس مکہ سے چل پڑو" اس لئے کہ طواف وداع حیض کی وجہ سے ساقط ہو گیا اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب سے مخاطب کی طرف عدول فرمایا ہے یا یہ کہ یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ تم صفیہ سے کہہ دو کہ وہ مکہ سے روانہ ہو جائے۔

حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ عَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ "ہمیں معلی بن اسد نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں وھیب نے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن طاؤس سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے حائضہ عورت کو اجازت دی گئی ہے کہ مکہ مکرمہ سے فارغ ہو کر اپنے وطن لوٹ سکتی ہے جبکہ یہ حائضہ ہو گئی ہو طواف وداع کئے بغیر" رخص، رائے مہملہ کی پیش سے مجہول کا صیغہ ہے اور لفظ تنفر، پہلے حرف پر زبر اور تیسرے حرف پر زیر ہے یا تیسرے حرف پر پیش ہے ای ترجع (لوٹنا، واپس ہونا)، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ اَنَّهَا لَا تَنْفِرُ "اور عبداللہ بن عمر پہلے یہ کہتے تھے کہ حائضہ عورت مکہ سے رجوع نہ کرے" یعنی وہاں ٹھری رہے اس وقت تک کہ حیض سے پاک ہو جائے اور یہ کلام کان ابن عمر الیٰ آخرہ، طاؤس کی ہے، ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ تَنْفِرُ "پھر میں نے اس کے بعد عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتا تھا کہ لوٹ جائے" اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ "پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت



Marfat.com

کو بغیر طواف وداع کئے اجازت دے دی کہ وہ وطن واپس لوٹ جائے"

## بَابٌ

اِذَا رَاَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

"باب پر تنوین ہے یہ باب ہے عورت کے طہر دیکھنے کے وقت کے بیان میں" اس طرح کہ اس کا خون آنا بند ہو جائے، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَ تُصَلِّی "ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ غسل کرلے اور نماز پڑھ لے" وَلَوْ کَانَ سَاعَةً "اگرچہ اس کا طہر ایک ساعت ہی کیوں نہ ہو" اگر کہا جائے اقل طہر تو پندرہ دن ہے تو پھر یہ ایک ساعت کے ہونے کا کیا معنی ہے اس کا یہ جواب ہے کہ اقل طہر مختلف فیہ ہے اور شاید ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک اقل طہر ایک ساعت ہو، یَاْتِیْهَا زَوْجُهَا "اس کا خاوند اس کے پاس آئے" یعنی جماع کرے، وَاِذَا صَلَّتْ "اور جب مستحاضہ نماز اور غسل کا ارادہ کرے" تو پھر اس کا خاوند اس کے پاس آئے اور لفظ اذا صلت شرط ہے اور اس کی جزا مقدم ہے یا محذوف ہے جو کہ اس کے مقدم ہونے پر دلالت کرتا ہے اور صلت سے مراد ارادت الصلوۃ والغسل ہے، اَلصَّلٰوةُ اَعْظَمُ "نماز جماع سے اعظم ہے" اور اس کلام کا فائدہ بیان ملازمہ ہے یعنی جبکہ نماز جائز ہے تو وطی بطریق اولی جائز ہے۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ زُهَیْرٍ "ہمیں احمد بن یونس نے حدیث بیان کی" تیمی ہے کوفی ہے "وہ زھیر سے روایت کرتا ہے" بن معاویہ ہے جعفی ہے، قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں ھشام نے حدیث بیان کی" بن عروہ ہے "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" یہ بن زبیر ہے "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتا ہے" قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ جب تجھے اے مخاطبہ حیض شروع ہو تو نماز پڑھنا چھوڑ دے" وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ وَصَلِّیْ "پس جب حیض ختم ہو جائے تو اپنے سے خون کو دھو لے اور نماز پڑھ لے" اور یہ حدیث فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث سے مختصر ہے اور اس قسم کی حدیث کو مجذوم کہا جاتا ہے یہ مباحث استحاضہ کے باب میں گزر چکے ہیں۔

## بَابُ

### الصَّلٰوۃِ عَلَی النُّفَسَاءِ

"یہ باب نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں ہے" نفساء، نون پر پیش ہے فاء پر زبر ہے مد مفرد کے ساتھ یہ غیر قیاس ہے اور اس کی جمع نفاس ہے نون کی زیر سے، فعال کے وزن پر، فاء کی زیر ہے یہ غیر قیاس اس لئے کہ کلام عرب میں فعلا جس کو فعال کی جمع بنائی جائے مگر نفساء، اور نفساء اس عورت سے عبارت ہے جس نے بچہ جنا ہو، وَسُنَّتِهَا "اور اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ"

وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ سُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَبَابَۃُ "اور ہمیں احمد بن ابی شریح نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں شبانہ نے خبر دی" شین معجمہ کی زبر ہے بائے تخفیف ہے اس کا نام مروان ہے یہ خراسان کا ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ "اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی" بن حجاج ہے، عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ "وہ حسین معلم سے روایت کرتا ہے" لام کی زیر ہے شد کے ساتھ، عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ "وہ ابی بریدہ سے روایت کرتا ہے" اسلمی ہے مروزی ہے تابعی ہے، عَنْ سَمُرَۃَ ابْنِ جُنْدُبٍ "وہ سمرہ بن جندب سے روایت کرتا ہے" بن ہلال ہے فزاری ہے صحابی ہے، اَنَّ امْرَاَۃً مَاتَتْ فِیْ بَطْنٍ "یہ کہ تحقیق ایک عورت اولاد کے پیدا ہونے کے سبب سے مر گئی" اس جگہ فی بمعنی سببیہ ہے، فَصَلّٰی عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی اور اس میت کے سامنے درمیان میں کھڑے ہوئے" اور لفظ وسط، سین کی زبر سے ہے اس بناء پر اسم ہے اور سین کی جزم سے بھی آیا ہے تو وہ ظرف ہے اور کہتے ہیں کہ متصل الاجزاء ہوتا ہے جیسے گھر۔

## بَابٌ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ "ہمیں حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی" مدرک، میم کی پیش ہے اور رائے مہملہ کی زیر ہے، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ "اس نے کہا کہ ہمیں یحیی بن حماد نے حدیث بیان کی" شیبانی ہے، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوعَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهِ "اس نے کہا کہ مجھے اپنی کتاب سے ابو عوانہ نے خبر دی" اس لفظ سے اس لئے اشارہ کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ ابو عوانہ جو حدیث اپنی کتاب سے بیان کرتا ہے وہ اثبت اور محکم ہے اور جو حدیث اپنی یاد سے بغیر کتاب کے بیان کرتا ہے اس میں وہم ہے اس لئے کہ اس کا حافظہ کمزور تھا، قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "اس نے کہا کہ ہمیں سلیمان شیبانی نے خبر دی وہ عبداللہ بن شداد سے روایت کرتا ہے" بن ہاد ہے اس کی ماں سلمی بنت عمیس ہے میمونہ کی بہن تھی "اس نے کہا کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ سے سنا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں" أَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضاً لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "یہ کہ وہ میمونہ حائضہ تھی نماز نہیں پڑھتی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سجدہ گاہ کے سامنے گھر میں لیٹی رہتی" جان لینا چاہیے کہ کانت تکون میں ایک کلمہ زائدہ ہے اور تکرار ہے چنانچہ اکثر کلام میں کلمہ زائدہ آیا کرتا ہے یا کانت میں قصد کی ضمیر ہو اور لفظ تکون میمونہ کی طرف راجع ہو اور لفظ مفترشۃ، افترش سے ہے یعنی انبسط فافترش ذراعیہ بسطھما علی الارض اور مفترشۃ یعنی منبسطۃ اور ان کا قول بحذا جو ہے حائے مہملہ کی زیر ہے ذال معجمہ اور مد ہے یعنی محاذی اور مقابل اور لفظ مسجد، جیم کی زیر ہے یعنی سجدے کی جگہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ لانہ مسجد معھود، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خمرہ پر نماز پڑھ رہے تھے" خمرہ، خائے معجمہ کی پیش ہے اور میم پر جزم ہے یہ ایک چھوٹی جائے نماز ہے جو کہ کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے اور تیلوں سے جوڑی جاتی ہے اور اس وجہ سے اس کو خمرہ کہتے ہیں کہ اس کے ذریعہ منہ اور ہتھیلیاں زمین کی گرمی اور اس کی سردی سے محفوظ رہتی ہیں اور خمار اسی سے ماخوذ ہے، إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ "جس وقت سجدہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ کپڑا مجھے لگ جاتا" یہاں پر غیب سے خطاب کی طرف التفات ہے اور یا لفظ قالت یہاں مقدر ہے اسباقی کلام کا یہ تقاضا ہے کہ یہ کلام یوں ہوتا اصابھا بعض ثوبہ۔



Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# کِتَابُ التَّیَمُّمِ

"یہ کتاب تیمم کے بیان میں ہے" لغت میں تیمم کے معنی ارادہ کے ہیں اور اصلاح شرع میں ارادہ کرنا ہے مٹی کے ساتھ دونوں ہاتھوں اور منہ کو مسح کرنے کا بنیت جواز نماز اور اسی قسم کی عبادتوں کے لئے، وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ "اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بیان میں، اور بعض نسخوں میں واو کے بغیر بھی آیا ہے تو اس صورت میں قول اللہ تعالیٰ مبتداء ہے اور اس کے بعد خبر ہے یعنی قول اللہ تعالیٰ فی التیمم هٰذه الایة۔ اور لفظ صعیدا، پاک مٹی کو کہتے ہیں اور طیبا تاکید کے لئے ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ "ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی" تینسی ہے " وہ کہتا ہے کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی" جو کہ صاحب مذہب ہے، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ "وہ عبدالرحمن بن قاسم سے روایت کرتا ہے" بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہے وہ فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بعض سفروں میں باہر نکلیں" یہ غزوہ بنی مصطلق کا ذکر ہے یہ غزوہ سن ۶ ھ میں ہوا تھا واقعہ افک بھی اس غزوہ میں ہوا تھا، حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْبَیْدَاءِ "یہاں تک کہ ہم مقام بیداء پہنچے" بائے موحدہ کی زبر اور مد کے ساتھ ہے یہ مقام مکہ مکرمہ سے ذوالحلیفہ کے قریب ہے، او بذات الجیش "یا ذات الجیش میں" جیم کی زبر ہے، مثناۃ تحتیہ کی جزم اور آخر میں شین معجمہ ہے یہ دونوں مقام مکہ اور مدینہ کے درمیان واقعہ ہیں اور کلمہ او شک کا ہے اور یہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شک ہے، اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّیْ "میرا ہار ٹوٹ گیا" اور لفظ عقد، عین مہملہ کے نیچے زیر اور قاف پر جزم ہے اس ہار کی قیمت بارہ درہم تھی قلادہ اس ہار کو کہتے



Marfat.com

ہیں جو گردن میں باندھ کر گلے میں لگایا جاتا ہے یہ ہار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ملکیت نہ تھا بلکہ ان کی ہمشیرہ اسماء کا تھا جو انہوں نے عاریتاً لیا تھا اور یہ جو انہوں نے اپنی طرف اضافت کی ہے یہ اس لئے کہ وہ اس وقت ان کے قبضہ میں تھا، فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ "اس کی تلاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ٹھرے" وَ اَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ "اور لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رک گئے اور وہاں پانی نہ تھا" فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ "پس لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا آیا آپ نہیں دیکھ رہے اس چیز کو جو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام لوگوں کو روک رکھا ہے اور لوگ ایسی جگہ روک دیئے جہاں پانی نہیں اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی ہے" فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِىْ "پس ابوبکر صدیق آئے اس وقت یہ حال تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ران پر سر رکھے آرام فرما رہے تھے" قَدْ نَامَ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند فرما رہے تھے" فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ "پس ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو نے تو لوگوں کو اور آنحضرت کو روک رکھا ہے اور یہاں پر پانی نہیں ہے اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی ہے" فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَعَاتَبَنِىْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ "عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا انہوں نے کہا" وَجَعَلَ يَطْعُنُنِىْ بِيَدِهٖ فِىْ خَاصِرَتِىْ "اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں گھونسے دیئے" اور یطعنی، عین پر زبر بھی اور پیش بھی ہے جب عین پر زبر ہو تو قول کے معنی یہ ہے کہ کسی کے نسب میں طعن کرنا یا زبانی طعن کرنا اور جب عین پر پیش ہو تو اس کے معنی نیزہ مارنا ہے، فَلَا يَمْنَعُنِىْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِىْ "مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ران پر آرام کر رہے تھے" فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت جب اٹھے تو پانی موجود نہیں تھا" فَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ "

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی "فَتَيَمَّمُوْا" "پس صحابہ نے تیمم کیا" یہ اسی وجہ سے کہ آیت تیمم پر عمل ہو جائے اور یہ لفظ ماضی کے صیغے میں ہے، فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ "پس اسید نے کہا" ہمزہ کی پیش ہے اسد کا مصغر ہے "بن حضیر ہے" حائے مہملہ کی پیش اور ضاد معجمہ کی زبر ہے یہ باعمر صحابی ہے اور نقبا سے ہے انصاری ہے عقبہ ثانیہ میں ایمان لائے تھے سن ۲۰ ھ میں وفات پائی، مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِهِ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ "مسلمانوں کو تیمم کرنے کی جو اجازت ملی ہے اے ال ابی بکر یہ آپ کی کوئی پہلی برکت نہیں" یعنی اے ال ابی بکر یہ پہلے آپ کی کئی برکتوں کے ساتھ برکت شامل ہے یا یہ کوئی نئی بات نہیں اور لفظ ال، اہل کے معنی میں ہے اور اتباع کے معنی میں بھی نیز آیا ہے بزرگ لوگوں پر اہل بیت کا اطلاق ہوتا نہ کمی لوگوں پر چنانچہ نہیں کہا جاتا ال الحجام بلکہ کہا جاتا ہے ال السلطان، قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے کہا کہ جس اونٹ پر میں نے سوار ہونا تھا اس اونٹ کو اٹھایا گیا تو میں نے اس کے نیچے سے ہار کو پالیا" یعنی وہ گمشدہ ہار میرے اونٹ کے نیچے ہی پڑا تھا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ "ہمیں محمد بن سنان نے حدیث بیان کی" سین مہملہ کی زیر اور نون تخفیف ہے، قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ "اس نے کہا کہ ہمیں ھشیم نے حدیث بیان کی" ھا کی پیش ہے شین معجمہ کی زبر ہے مثناۃ تحتیہ کی جزم ہے بن بشیر ہے بائے موحدہ کی زبر ہے شین معجمہ کی زیر ہے۔ ح تحویل اسناد کی علامت ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، قَالَ "امام بخاری نے کہا" وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ "مجھے سعید بن نضر نے حدیث بیان کی" نون کی زبر اور ضاد معجمہ کی جزم ہے ابو عثمان بغدادی ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ "اس نے کہا کہ ہمیں سیار نے خبر دی" سین مہملہ کی زبر ہے مثناۃ تحتیہ کی شد ہے، قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ "اس نے کہا کہ ہمیں یزید الفقیر نے حدیث بیان کی" یہ صہیب کا بیٹا ہے اسے فقیر کہتے ہیں فقیر اس کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ کافی عرصہ کمر کی ہڈی کی بیماری میں مبتلا رہا اور فقار، کمر کی ہڈی کو کہتے ہیں (یعنی ریڑھ کی ہڈی) پس فقیر، فقار سے ماخوذ ہے، اور یہ یزید صہیب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشائخ سے ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ "اس نے کہا کہ ہمیں جابر بن عبداللہ نے خبر دی" انصاری ہے "یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسی پانچ خصلتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے

کسی پیغمبر کو یہ پانچ خصلتیں نہیں دی گئی ہیں" نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ "ایک ماہ کی مسافت سے دشمنوں کے دلوں پر رعب ڈالنے پر مجھے مدد دی گئی ہے" اور ایک ماہ کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے کسی ایک کے درمیان ایک ماہ سے زیادہ مسافت نہ تھی اور لفظ نصرت، صیغہ متکلم مجہول ہے اور رعب، رائے مہملہ کی پیش سے ہے، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِداً "اور میرے لئے تمام زمین سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے" زمین پر کوئی خاص جگہ نماز ادا کرنے کے لئے مسجد مقرر نہیں ہے پہلی امتوں میں بغیر جگہ معین کرنے کے یعنی مقررہ مسجد کے نماز ادا نہیں ہوتی تھی چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے ولم یکن من الانبیاء احد یصلی حتیٰ یبلغ محرابہ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَھُوْرٌ "اور عام زمین میرے لئے پاک کرنے والی بنا دی گئی" یعنی جس وقت پانی نہ پائے تو تمام زمین اس کے لئے مطہر ہے جس جگہ بھی پاک زمین ہو اس پر تیمم کرے اور یہ تیمم اس کے لئے پاک پانی کی طرح ہے اور گزرے ہوئے انبیاء کے لئے یہ تیمم جائز نہ تھا اور اس حدیث پر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین کے تمام اجزاء پر تیمم کے جواز پر تمسک کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس عام کو خاص پر حمل فرماتے ہیں، فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ "پس میری امت میں سے ہر فرد کو چاہیے کہ جب وہ نماز کا وقت پائے تو جس جگہ اس کو نماز کا وقت ملا ہے اسی جگہ نماز پڑھ لے" مسجد پہنچنا ضروری نہیں، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ "اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے" اور مال غنیمت وہ ہے جو کہ کافروں پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد حاصل ہو، وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ "اور مجھ سے پہلے کسی ایک کے لئے یہ حلال نہ تھا" اس لئے کہ بعض انبیاء کو جہاد کی اجازت نہ تھی بعض کو جہاد کرنے کی اجازت تو ہوئی مگر مال غنیمت ان کے لئے حرام تھا بلکہ آگ اس کو جلا ڈالتی، وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ "اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے" جاننا چاہیے کہ شفاعت سے مراد شفاعت عظمیٰ ہے جو کہ مقام محمود کی شفاعت ہے اور یہ شفاعت عامہ ہے قیامت کے دن جب تمام مخلوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں رجوع کرے گی تو اس وقت یہ شفاعت ہو گی اور یہ شفاعت صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص ہے امام نووی نے فرمایا ہے کہ شفاعت کی پانچ قسمیں ہیں پہلی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص ہے اور وہ قیامت کے دن ہول (ڈر و خوف) سے خلاصی دینا ہے دوسری قسم مخلوق کا بلا حساب جنت میں داخلہ، تیسری قسم ان لوگوں کی شفاعت جو

مستوجب دوزخ ہیں تاکہ وہ آتش دوزخ میں داخل نہ ہوں، چوتھی قسم وہ لوگ جو گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہیں ان کی شفاعت کرنا، پانچویں قسم جنتیوں کا جو کہ جنت میں ہیں ان کے درجات کی زیادتی اور بلندی کی شفاعت کرنا، یہ چار قسمیں دوسرے پیغمبر بھی کر سکتے ہیں مگر پہلی قسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﷺ ہی مخصوص ہے اور احتمال ہے کہ اس شخص کی شفاعت مراد ہو جس میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو یا اس شفاعت سے مراد وہ ہے جو رد نہیں ہوتی (ضرور قبول ہوتی ہے) اور نیز یہ دونوں شفاعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی مخصوص ہیں، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ عَلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً اور ہر پیغمبر خدا اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا کل لوگوں کی طرف نہیں ہوتا تھا اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں" یعنی اپنی قوم اور خواہ عرب ہوں یا عجم یا ان کے علاوہ۔

## بَابٌ

### اِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلَا تُرَابًا

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جس وقت کہ وضو کے لئے پانی نہ پائے اور یا تیمم کے لئے مٹی نہ پائے"

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ "ہمیں زکریا بن یحیی نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی" نون پر پیش ہے کوفی تھا، قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا "اس نے کہا ہمیں ھشام بن عروہ نے حدیث بیان کی وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتا ہے" اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اُخْتِهَا اَسْمَاءَ قِلَادَةً "یہ کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا نے اپنی بہن اسماء سے ہار مانگا" قاف کی زیر ہے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، فَهَلَكَتْ "پس ہلاک ہو گیا" یعنی ضائع ہو گیا، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا "پس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا تو اس نے وہ ہار پا لیا" ان دونوں باتوں میں کوئی منافات نہیں [illegible] رے ہوئے قول میں جو عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا نے فرمایا تھا فاصبنا العقد تحت البعیر تو یہ ام المومنین اور اس



Marfat.com

شخص دونوں پر شامل ہے لہٰذا جب اس شخص نے اس ہار کو پالیا تو ام المومنین کا یہ قول کہ فاصبنا (ہم نے پالیا) سچا ہو گیا، فَاَدْرَکَتْھُمُ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا "پس ان پر نماز کا وقت آگیا (آپہنچا) اور ان کے ساتھ پانی نہیں تھا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز ادا کر لی" چنانچہ بعض اقوال پر فاقد الطھورین (دونوں پاک کرنے والی چیزیں) والے کو بغیر وضو اور بغیر تیمم نماز پڑھنا درست ہے اور یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ بغیر وضو کئے نماز پڑھنا بطور اجتہاد کے ہو یا شرعی حکم اس طرح ہو مگر ہاں یہ بات یاد رہے کہ پانی کے دستیاب ہونے پر اعادہ کرنا ہے اور مسئلہ فاقد الطھورین میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ نماز پڑھنا واجب ہے اور اعادہ کرنا لازم ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس پر نماز پڑھنا واجب نہیں لیکن مستحب ہے اور اس پر اس نماز کی قضا ہے اگر اس نے پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو اور تیسرا قول یہ ہے کہ اس پر نماز پڑھنا حرام ہے اس لئے کہ وہ بے وضو ہے اگر اس نے نماز پڑھ لی ہے تو اعادہ کرنا لازم ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے اور چوتھا قول یہ ہے کہ اس پر نماز پڑھنا واجب ہے اور اعادہ واجب نہیں ہے اور یہ مزنی کا مذہب ہے، فَشَکَوْا ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "پس پانی کے نہ ہونے کی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی گئی" فَاَنْزَلَ اللّٰہُ آیَۃَ التَّیَمُّمِ "اور اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی" فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا "پس اسید بن حضیر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا" اسید بن حضیر، تصغیر کا صیغہ ہے، جَزَاکِ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرًا "اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے" مَا نَزَلَ لَکِ اَمْرٌ تَکْرَھِیْنَہٗ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ذٰلِکِ لَکِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْہِ خَیْرًا "آپ پر کوئی ایسا معاملہ نہیں نازل ہوتا جس کو آپ ناپسند کرتی ہوں مگر اللہ تعالیٰ اس واقعہ میں آپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے بہتری اور نیکی فرماتا ہے"

## بَابٌ

### اَلتَّیَمُّمُ فِی الْحَضَرِ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ

"یہ باب حضر میں تیمم کرنے کے حکم میں ہے جبکہ پانی نہ پائے" (حضر، مقیم کو کہتے ہیں جو کہ مسافر نہ ہو) یعنی پانی مفقود ہو یا عوارض کے سبب کے وجہ سے پانی کے استعمال پر قدرت نہیں رکھتا" وَخَافَ فَوْتَ

الصَّلٰوۃِ "اور وقت نماز کے فوت ہونے سے ڈرتا ہے" وَبِہٖ قَالَ عَطَاءٌ "اور عطاء بن ابی رباح بھی اس ڈرنے والے کے تیمم کرنے کے قائل ہیں" اور امام شافعی بھی اس کے قائل ہیں مگر وہ پھر اس نماز کی قضا کو لازم کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شہر میں تیمم جائز نہیں ہے مگر تین صورتوں میں جائز ہے اول:- عید کی نماز کے فوت ہو جانے کے ڈر سے، دوم:- نماز جنازہ کے فوت ہو جانے کے ڈر سے، اور سوم:- سردی کے ڈر سے کہ جنبی پر غسل واجب ہے، وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ تَيَمَّمَ "اور حسن بصری نے اس مریض کے بارے میں کہا کہ جس کے پاس پانی تو ہے مگر کوئی دوسرا آدمی نہیں جو اس کو وضو کرائے تو وہ تیمم کرے" یعنی اس مریض کو پانی دے یا وضو کرانے میں اس کی اعانت کرے نیز امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک بھی یہ تیمم درست ہے، وَاَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ اَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ "اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اپنی زمین جو کہ موضع جرف میں تھی کی طرف سے آرہے تھے" جرف، جیم کی پیش، رائے مہملہ اور راء کی جزم سے بھی ہے یہ موضع کا نام ہے جو کہ مدینہ منورہ سے بطرف شام تین میل کے فاصلے پر ہے اور لغت میں درحقیقت جرف اس زمین کو کہتے ہیں کہ جس میں سیول رواں ہو اور وہ سیول اس کو کھا جائے، فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ "پس موضع مربد نعم میں عصر کا وقت آگیا" مربد، میم کی زیر، رائے مہملہ کی جزم، بائے موحدہ کی زبر اور دال مہملہ ہے یہ وہ موضع ہے جہاں اونٹ وغیرہ بیٹھتے ہیں یہ موضع مدینہ منورہ سے دو میل پر ہے، فَصَلّٰی "پس تیمم کرنے کے بعد نماز ادا کرلی" ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ "پھر مدینہ میں داخل ہوگئے" وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ "حالانکہ سورج کنارہ سے بلند تھی پس نماز کو نہ لوٹایا" اسے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمر تیمم کو حضر میں جائز جانتے تھے اس لئے کہ مربد نعم، مدینہ سے حد سفر نہیں تھا اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ ان کے نزدیک اس صورت میں اعادہ نہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے اعادہ یعنی لوٹانے کے قائل ہیں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا "ہمیں یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں لیث نے حدیث بیان کی وہ جعفر بن ربیعہ سے روایت کرتا ہے وہ اعرج سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں نے عمیر سے سنا" عمیر تصغیر کا صیغہ ہے، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُوْنَةَ "یہ عبداللہ بن عباس کا ازاد کردہ ہے



Marfat.com

اس نے کہا کہ میں اور عبداللہ بن یسار جو کہ میمونہ کا آزاد کردہ تھا" زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "یہ میمونہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کی بیوی محترمہ تھیں" حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبِی جُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ "کہ ہم دونوں ابی جھیم بن حارث کے پاس آئے" لفظ جھیم، جیم کی پیش اور ھاء کی زبر ہے اور مصغر ہے اس کا نام عبداللہ ہے صحابی ہے، بْنَ الصِّمَّۃِ "بن صمہ ہے" صاد مہملہ کی زیر ہے اور میم کی شد ہے عمرو بن عتیک ہے خزرجی ہے، اَلْاَنْصَارِیِّ "انصاری ہے" فَقَالَ اَبُو الْجُھَیْمِ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اور ابو الجھیم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے" مِنْ نَحْوِ بِیْرِ جَمَلٍ "بیر جمل کی طرف سے" جمل، جیم اور میم دونوں پر زبر ہے یہ مدینہ مبارکہ کے نزدیک ایک موضع ہے، فَلَقِیَہٗ رَجُلٌ "پس ان سے ایک شخص نے ملاقات کی" کہ اس کا نام ابو الجھیم تھا، فَسَلَّمَ عَلَیْہِ "تو اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کو سلام کیا" فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "پس نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کے سلام کا اس کو جواب نہ دیا" حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَیَدَیْہِ "یہاں تک کہ ایک دیوار پر آئے پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں سے اس پر مسح کیا" ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ "پھر اس کے سلام کا اسے جواب دیا" طبرانی کی روایت اوسط میں مروی ہے کہ اس کے بعد فرمایا لم یمنعنی ان ارد علیک الا انی کنت علی غیر طھر ای اکرہ ان اذکر اللہ علی غیر طھارۃ۔ اور ابن جوزی نے کہا ہے کہ اگرچہ سلام اسمائے الٰہی سے ہے لیکن یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ اس وقت پانی موجود نہیں تھا کیونکہ تیمم باوجود پانی ہونے کے کچھ نہیں ہے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں آیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ، پس اس بناء پر حدیث تیمم پر اولویت ہوگی۔

## بَابٌ

### اَلْمُتَیَمِّمُ ھَلْ یَنْفُخُ فِیْھِمَا

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ کیا اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارنے کے بعد ان کو پھونکے"

حَدَّثَنَا اٰدَمُ "ہمیں آدم نے حدیث بیان کی" بن ابی ایاس ہے، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ "اس نے کہا کہ ہمیں



Marfat.com

شعبہ نے حدیث بیان کی" یہ شعبہ بن حجاج ہے، قَالَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ "اس نے کہا کہ ہمیں حکم نے حدیث بیان کی" یہ حکم بن عتیبہ ہے، عَنْ ذَرٍّ "وہ ذر سے روایت کرتا ہے" ذال معجمہ کی زبر ہے اور رائے مہملہ کی شد ہے یہ ذر بن عبداللہ ہمدانی ہے، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی "وہ سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کرتا ہے" ابزی، ہمزہ کی زبر بائے موحدہ کی جزم زائے معجمہ کی زبر ہے، عَنْ اَبِیْہِ "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جو کہ عبدالرحمن ہے صحابی ہے خزاعی ہے کوفی ہے، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ "اس نے کہا کہ ایک شخص بادیہ کا رہنے والا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا" فَقَالَ اِنِّی اَجْنَبْتُ "پس اس نے کہا کہ میں جنبی ہوں" فلم اصب الماء پس میں نے پانی نہ پایا" فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ "پس عمار بن یاسر نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو کہا" عمار بن یاسر سابقین اولین سے تھا وہ اور اس کا باپ دونوں تمام جہادوں میں موجود رہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار کے متعلق فرمایا، ان عمار املی ایمانا (اخرجہ الترمذی) ایک دن حضرت عمار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرحبا بالطیب الطیب نیز فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من عادی عمار اعاداہ اللہ و من ابغض عمار ابغضہ اللہ، اَمَا تَذْکُرُ اِنَّا کُنَّا فِیْ سَفَرٍ فَاَجْنَبْنَا اَنَا وَاَنْتَ "کیا تجھے یاد نہیں کہ میں اور تم ایک سفر میں تھے اور دونوں جنبی ہو گئے فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ "تو تو نے نماز نہ پڑھی" اس لئے کہ نماز کے قضا ہونے سے پہلے پانی ملنے کی توقع تھی یا اس وجہ سے کہ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ تیمم رفع حدث کے لئے ہے نہ رفع جنابت کے لئے اور عمار نے حدث اکبر کو حدث اصغر پر قیاس کیا، وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّکْتُ "اور میں نے تو خوب مٹی میں لوٹنیاں لگائیں اور اپنے تمام بدن پر لوٹ پوٹ کر مٹی مل لی یہ اس گمان پر کہ چونکہ غسل تمام بدن کا ہوتا ہے تو اس کے عوض میں نے تمام بدن پر لوٹنیاں مار کر مٹی مل لی، فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "پس میں نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کر دیا" فَقَالَ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ ھٰکَذَا "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ تجھے اسی طرح کافی ہے فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِکَفَّیْہِ الْاَرْضَ "پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی" وَنَفَخَ فِیْھِمَا "اور دونوں مبارک ہاتھوں میں



Marfat.com

پھونک ماری" یہ اس لئے کہ مٹی ہلکی ہو جائے شاید مٹی زیادہ لگ گئی تھی، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ"
پھر مسح کیا اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے اپنے منہ مبارک کو اور دونوں مبارک ہتھیلیوں کو پہنچوں سمیت"
اور یہ امام احمد بن جنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب ہے لہٰذا ان کے نزدیک کہنیوں تک مسح واجب نہیں اور نیز ایک ضرب ہی منہ اور ہتھیلیوں کے مسح کے لئے کافی ہے اور ظاہر طور پر یہ حدیث اسی پر دلالت کرتی ہے اور مشہور ہے مالکیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب میں دو ضرب لگانا اور کہنیوں تک مسح کرنا اور شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ مشہور ہے کہ تیمم دو ضرب سے ہے ایک ضرب منہ کے مسح کے لئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے مسح کے لئے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کہنیوں سمیت ہے اس حدیث سے جو کہ حاکم اور دار قطنی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے وہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے انہ قال التیمم ضربتان ضربة للوجہ و ضربة للیدین الی المرفقین اور لفظ الی، الی المرفقین میں مع یعنی سمعت کے معنی میں ہے اور وضو پر قیاس کرنا اس پر دلیل ہے اور عمار کی حدیث سے۔اس جگہ یہ مراد ہے ای وکفیہ الی المرفقین۔ اور امام قسطلانی نے کہا ہے صحیح الرافعی الاکتفاء بضربة۔ لحدیث الباب والاول اصح مذہبا والثانی اصح دلیلا۔ واما حدیث الدارقطنی والحاکم التیمم ضربتان الٰی آخرہ، والصواب وقفہ علی ابن عمر، وقضیتہ حدیث عمارا الاکتفاء المسح الوجہ و الکفین وھو قولا قدیم۔ قال الخطابی الاقتصار علی الکفین اصح فی الروایۃ و وجوب الزراعین اسبہ بالوصول و اصح فی القیاس "کہ صحیح ہے رافعی کا اکتفا کرنا ایک ضرب پر حدیث کے باب میں اور پہلا قول مذہب کی رو سے اصح ہے اور دوسرا قول دلیل کے اعتبار سے اصح ہے اور جان لینا چاہیے کہ دار قطنی اور حاکم کی حدیث التیمم ضربتان الٰی آخرہ میں یہی مراد ہے حضرت ابن عمر نے اسی پر توقف کیا ہے اور عمار کی حدیث کا واقعہ جو چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے مسح پر اکتفا کرتا ہے یہ قدیم قول ہے اور خطابی نے کہا کہ اقتصار علیٰ الکعبین (ہتھیلیوں کا مسح کرنا) روایت میں اصح ہے اور وجوب الزراعین یعنی دونوں بازو مسح کرنے میں ہتھیلیوں کے ساتھ شامل ہیں نیز یہ قیاس کے اعتبار سے صحیح تر ہے"



Marfat.com

# بابٌ

اَلتَّیَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْکَفَّیْنِ

"یہ باب منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ "ہمیں حجاج نے حدیث بیان کی" حجاج منہال کا بیٹا ہے منہال میم کی زیر سے ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ "اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی" بن حجاج ہے، عَنِ الْحَکَمِ "وہ حکم سے روایت کرتا ہے" بن عیینہ ہے، عَنْ ذَرٍّ "وہ ذر سے روایت کرتا ہے" ذر، ذال معجمہ کی زبر ہے بن عبداللہ ہمدانی ہے، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی "وہ سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کرتا ہے" ابزی، ہمزہ کی زبر، رائے معجمہ ہے اور ان دونوں کے درمیان بائے موحدہ ہے، عَنْ اَبِیْہِ "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جو کہ عبدالرحمن ہے، قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا "عمار نے مذکورہ روایت کو کہا" وہ روایت جو پہلے آدم سے اور اس نے شعبہ سے روایت کی تھی پہلے گزر گئی ہے، وَضَرَبَ شُعْبَۃُ بِیَدَیْہِ الْاَرْضَ "حجاج نے کہا کہ شعبہ بن حجاج نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے" ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِیْہِ "پس اپنے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک یا کہنیوں تک لے گئے" وَقَالَ النَّضْرُ "اور نضر نے کہا "نون اور ضاد معجمہ ہے بن شمیل ہے" اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا یَقُوْلُ "ہمیں شعبہ بن حجاج نے خبر دی وہ حکم بن عتیبہ سے روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے ذر بن عبداللہ سے سنا کہ وہ کہتا ہے" جان لینا چاہیے سابقہ حدیث میں حکم نے ذر کے طریق سے روایت کہی تھی اور اس حدیث میں سمعت ذر کہا ہے سماع اور عنعنہ میں فرق مشہور ہے، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ الْحَکَمُ وَقَدْ سَمِعْتُہٗ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ "وہ ابن عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کرتا ہے اور نیز حکم بن عتیبہ مذکورہ روایت بھی کہی اور تحقیق میں نے خود بھی یہ روایت ابن عبدالرحمن بن ابزی سے سنی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" یعنی میں نے بلا واسطہ بھی اس سے سنا ہے اور لفظ قال الحکم یا تو امام بخاری سے تعلیق ہے یا شعبہ کا کلام ہے اس صورت میں مسند ہوتی ہے، قَالَ قَالَ عَمَّارٌ "عبدالرحمن نے کہا کہ عمار نے کہا" اَلصَّعِیْدُ الطَّیِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ یَکْفِیْہِ مِنَ الْمَآءِ "یعنی پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے پانی کی عدم موجودگی میں یہ پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے"

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ "ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی" ابن حرب ازدی ہے واشحی ہے بصری ہے مکہ کا قاضی تھا، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ



Marfat.com

شَہِدَ عُمَرَ "اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی وہ حکم سے روایت کرتا ہے وہ ذر سے روایت کرتا ہے وہ ابن عبدالرحمن ابزی سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے یہ وہ عبدالرحمن، عمر بن خطاب کے پاس حاضر ہوا" وَقَالَ لَہٗ عَمَّارٌ "اور عمار بن یاسر نے جناب عمر کو کہا کُنَّا فِی سَرِیَّۃٍ "ہم ایک ایسے لشکر میں تھے جو کافروں سے لڑنے جا رہا تھا" سریہ، اس جماعت کو کہتے ہیں جس کا امیر اور سردار نہیں ہوتا اور پوشیدہ طور پر مخالفین سے لڑنے جائیں، فَاَجْنَبْنَا "پس ہم جنبی ہو گئے اور آخر حدیث تک پہلی حدیث کی طرح نقل کر دی، اور یہ عبارت زیادہ کہی، وَقَالَ تَفَلَ فِیْہِمَا "اور عمار نے تفل فیھما ای فی الیدین یعنی جو پہلے حدیث میں گزرا کہ نفخ فیھما ان الفاظ کی جگہ اس حدیث میں تفل فیھما کہا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ "ہمیں محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ حکم سے روایت کرتا ہے وہ ذر سے روایت کرتا ہے وہ بن عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کرتا ہے عبدالرحمن نے کہا کہ عمار بن یاسر نے عمر بن خطاب سے کہا" تَمَعَّکْتُ "میں نے مٹی میں خوب لوٹنیاں ماریں" فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا" فَقَالَ یَکْفِیْکَ الْوَجْہُ وَالْکَفَّانِ "پس پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ تجھے منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر ملنا کافی ہے" یعنی دونوں ہتھیلیوں سے زیادہ فرض نہیں ہے اور امام احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے۔ اور قدیم قول میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہی مروی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب کہنیوں تک ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کفین والی حدیث از روئے روایت و صحت اسناد اقوی ہے اور مرفقین والی حدیث وضو پر قیاس کے اعتبار سے قوی ہے اگرچہ اس کے اسناد اس درجے کے نہیں ہیں اور بعض روایات میں مسح بغلوں تک اور مونڈھوں تک بھی آیا ہے مگر من حیث الروایۃ و الدرایۃ یہ ضعیف ہے نیز آدھے بازووں تک بھی آیا ہے اور از روئے اسناد بخاری کی یہ روایت جو عمار کی ہے اس جہت سے کہ عمار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بعد اسی کفین کے اکتفاء پر فتویٰ دیا کرتے اور وہ مجتہد تھا اور دوسروں کے علاوہ وہ اس حدیث کی مراد کو بہت خوب جانتا تھا اور حاکم، بیہقی اور دارقطنی، جابر بن عبداللہ سے ایک مرفوع روایت لائے ہیں آنحضرت

لی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا التیمم ضربۃ للوجہ وضربۃ للذراعین الی المرفقین (تیمم ایک ضرب ہ کے لئے ہے اور ایک ضرب بازوؤں کے لئے کہنیوں سمیت) اور حاکم نے کہا کہ ھٰذا اسنادہٗ صحیح (اس کے اسناد صحیح ہیں) اور ذہبی نے بھی کہا ہے کہ اسنادہ یح (اس کے اسناد یح ہیں) اور جو اس ی اسناد کی صحت پر منع کرے اس کے قول پر التفات نہیں کرنی چاہیے اور نیز ذراعین کے مسح کرنے سے کفین کا مسح حاصل ہو جاتا ہے مگر اس کے برعکس کفین کے مسح سے ذراعین کا مسح حاصل نہیں وتا قسطلانی نے اسی طرح کہا ہے کذاقال القسطلانی۔

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ "ہمیں مسلم نے حدیث بیان کی" بن ابراہیم ہے فراھدی ہے بصری ہے، عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ لْحَکَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَھِدْتُ عُمَرَ "وہ شعبہ سے روایت کرتا ہے وہ حکم سے روایت کرتا ہے وہ ذر سے روایت کرتا ہے وہ ابن عبدالرحمن سے روایت کرتا ہے اس نے ہا کہ میں عمر بن الخطاب کی خدمت میں حاضر ہوا" فَقَالَ قَالَ لَہٗ عَمَّارٌ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ "پس عبدالرحمن نے کہا کہ عمار نے جناب عمر کو کہا اور سابقہ حدیث بیان کی"۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْھَہٗ وَکَفَّیْہِ "ہمیں محمد بن بشار نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں غندر نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی وہ حکم سے روایت کرتا ہے وہ ذر سے روایت کرتا ہے وہ ابن عبدالرحمن ابزی سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے عبدالرحمن نے کہا کہ عمار نے کہا کہ نبی ریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے زمین پر ضرب ماری پھر اپنے منہ مبارک اور پنے ہاتھ مبارک کی مبارک ہتھیلیوں کو مسح کیا"

## بَابٌ

### اَلصَّعِیْدُ الطَّیِّبُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ یَکْفِیْہِ مِنَ الْمَآءِ

"یہ باب پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے کے بیان میں ہے یہ پاک مٹی پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے" وَقَالَ الْحَسَنُ یُجْزِءُہُ التَّیَمُّمُ مَالَمْ یُحْدِثْ "اور

حسن بصری نے کہا کہ جب تک بے وضو نہ ہو اس کو یہ تیمم کافی ہے"
اور امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہی مذہب
ہے اور امام حنبل فرماتے ہیں کہ تیمم ایک فرض سے دوسرے فرض تک
ہے یعنی ایک ہی فرض کے لئے ہوتا ہے اس لئے کہ یہ طہارت ضروریہ
ہے، وَ اَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ "اور ابن عباس نے دوسرے باوضو
مقتدیوں کی امامت کرائی اس حال میں کہ وہ تیمم کئے ہوئے تھے" اور
یہی حنفی، شافعی اور مالکیہ کا جمہور المذہب ہے اور اوزاعی نے اختلاف کیا
ہے، وَقَالَ يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَ التَّيَمُّمِ بِهَا"
اور یحیی بن سعید انصاری نے کہا کہ شورہ زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی
حرج نہیں اور اس پر تیمم کرنا" اور لفظ سبخہ، سین مہملہ کی زبر بائے
موحدہ ہے خائے معجمہ ہے یہ تینوں حرف مفتوح ہیں قسطلانی نے لایا
ہے، احتج ابن خزيمة لذلک حديث عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها انه
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال راء يت دار هجرتكم سبخة ذات نخل
يعنی المدينة و قد سمی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم طيبة فدل ان
السبخة داخلة فی الطيبة و لم يخالف ذلک الا اسحٰق بن راهوية "ابن
خزیمہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث سے دلیل
قائم کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے ہجرت
کا شہر دیکھا جس کی کھاری زمیں میں درخت اگے ہوئے تھے یعنی مدینہ (منورہ)
پس تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام مدینہ طیبہ رکھا
لہذا یہ دلیل ہے اس پر کہ کھاری یا تھور والی زمین پاکیزگی میں داخل
ہے یعنی اس پر تیمم کیا جا سکتا ہے اور اس پر نماز پڑھی جا سکتی ہے
سوائے اسحٰق بن راہویہ کے کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ "ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی اس نے کہا

کہ مجھے یحیی بن سعید نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں عوف نے حدیث بیان کی" یہ عوف اعرابی ہے، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ "اس نے کہا کہ ہمیں ابو رجاء نے حدیث بیان کی" رائے مہملہ کی زبر ہے اور جیم کی تحقیف ہے اس کا نام عمران بن ملحان ہے میم کی زیر ہے لام پر جزم ہے اور حائے مہملہ ہے تابعی ہے فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوا زمانہ مبارکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پایا مگر جمال مبارک سے مشرف نہ ہوا، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ "وہ عمران بن حصین سے روایت کرتا ہے" عمران کی عین کے نیچے زیر ہے اور حصین کی ح پر پیش ہے صاد مہملہ پر زبر، نون اور یائے مثناة تحتیہ پر ہمزہ، خزاعی ہے بصرہ کا قاضی تھا اور بصرہ کے فقہاء اور فضلاء صحابہ میں سے تھا اور یہ کراما کاتبین (فرشتوں) کو دیکھتے تھے اور ان سے گفتگو کرتے تھے اور اس پر سلام کرتے یہاں تک کہ بدنی بیماری سے فوت ہو گئے صحابی عمران بن حصین سے کراما کاتبین فرشتوں کا گفتگو کرنا، انہیں دیکھنا ثابت ہے یہ صحابی کی کرامت اور بزرگی ہے سن ۵۲ ھ میں وفات پائی اس کی روایات بخاری میں ۱۲ ہیں، قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ "اس نے کہا ہم سفر میں تھے" یہ سفر خیبر سے واپسی کا تھا جبکہ مسلم میں ہے یا حدیبیہ سے واپسی کا تھا جیسا کہ ابو داؤد میں ہے یا مکہ کی راہ میں ہے جیسا کہ موطا میں ہے، مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنَّا اَسْرَيْنَا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تحقیق ہم سیر کر رہے تھے" حَتّٰى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً "یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور ہم خوب سو گئے" اور لفظ وقعنا وقعة یعنی ہم اس طرح سو گئے کہ حرکت بھی نہ کر سکے، ای نمنا نومة کانهم سقطوا عن الحركة، وَلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا "اور مسافر کے لئے آدھی رات کی نیند سے پیاری نیند اور نہیں ہے" فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ " پس ہمیں بیدار نہ کیا مگر سورج کی تپش نے" وَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ "اور پہلا شخص جو نیند سے بیدار ہوا وہ فلاں تھا" اور روایت میں ہے کہ وہ پہلے بیدار ہونے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھے، ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ "اس کے بعد فلاں پھر اس کے بعد فلاں" يُسَمِّيْهِمْ اَبُوْ رَجَاءٍ "ابو رجاء ان بیدار ہونے والوں کے نام لیتے" فَنَسِيَ عَوْفٌ "عوف ان کو بھول گئے" ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ "پھر عمر بن خطاب بیدار ہوئے جو چوتھے تھے" وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يُوْقَظْ "جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیدار نہ کیا جاتا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نیند سے کوئی بھی نہ اٹھاتا اور لفظ لم یوقظ، مجہول کے صیغہ سے ہے، حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ



Marfat.com

الْمُسْتَیقِظُ "یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود جاگے" لِاَنَّا لَا نَدرِیْ مَا یَحْدُثُ لَہٗ فِیْ نَوْمِہٖ اس لئے کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ ان کو ان کی خواب میں کیا واقعہ ہو رہا ہے" یعنی خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو وحی ہو رہی ہے اور ڈرتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگانے سے کہیں وحی منقطع نہ ہو جائے۔ فَلَمَّا اسْتَیقَظَ عُمَرُ وَرَایٰ مَا اَصَابَ النَّاسَ "پس جب عمر بیدار ہوئے اور لوگوں کی وہ حالت دیکھی جس میں وہ مبتلا تھے" یعنی وہ پریشانی جو صبح کی نماز فوت ہونے کی وجہ سے تھی اور صبح کے وقت نکل جانے کی وجہ سے تھی اور نیز پانی کے نہ ہونے کی وجہ سے تھی، وَکَانَ جَلِیْدًا "اور وہ مضبوط قسم کے تھے" یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور لفظ جلید، جیم پر زبر ہے اور لام کی زیر ہے اس کی اصل جلادہ ہے جس کے معنی مضبوطی، سختی اور محکم کے ہیں، فَکَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَہٗ بِالتَّکْبِیْرِ "پس تکبیر کہی اور بلند آواز سے تکبیر کہی" فَمَا زَالَ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالتَّکْبِیْرِ "پس ہمیشہ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تکبیر کہتے اور اپنی پوری آواز کے ساتھ بلند آواز سے تکبیر کہتے" حَتّٰی اسْتَیقَظَ بِصَوْتِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "یہاں تک کہ ان کی آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو جاتے" فَلَمَّا اسْتَیقَظَ شَکَوْا اِلَیْہِ الَّذِیْ اَصَابَھُمْ "پس جب بیدار ہوئے تو ان سے لوگوں نے اس بات کی شکایت کی جو انہیں پہنچی تھی" یعنی وہ بات جو نماز نہ پڑھنے کا باعث تھی، قَالَ لَا ضَیْرَ اَوْ لَا یَضِیْرُ "پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی نقصان نہیں یا (یہ فرمایا) کہ اس سے کوئی نقصان نہیں" یہ روای کا شک ہے جس کا نام عوف ہے، اِرْتَحِلُوْا "یہاں سے کوچ کرو" یعنی اے صحابہ اس مقام سے چل پڑو، فَارْتَحَلَ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں سے کوچ کیا" اور اس موضع میں شیطان کی موجودگی وہاں سے کوچ کرنے کا سبب بنی، فَسَارَ غَیْرَ بَعِیْدٍ "پس کچھ تھوڑی ہی دور چلے تھے" یعنی قریب ہی، ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ "پھر اترے اور وضو کے لئے پانی طلب کیا" فَتَوَضَّاءَ "پس وضو فرمایا" وَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ "نماز کے لئے اذان دی گئی" فَصَلّٰی بِالنَّاسِ "پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی" فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِہٖ "پس جب نماز سے فارغ ہو گئے" اِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ یُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ "اچانک ایک شخص علیحدہ کنارہ کئے ہوئے تھا جس نے نماز لوگوں کے ساتھ نہ پڑھی" یہ شخص خلاد بن رافع بن مالک انصاری تھا یہ رفاعہ کا بھائی تھا، قَالَ مَا مَنَعَکَ یَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّیَ " پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ کونسی چیز ہے کہ جس نے تجھے اے فلاں لوگوں کے

ساتھ نماز پڑھنے سے روکا" قَالَ اَصَابَتْنِی جَنَابَۃٌ وَلَا مَاءَ "اس نے عرض کیا کہ میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی نہیں ہے" قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی سے ضرور تیمم کر لیا کر" فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ "پس وہ پاک مٹی یقیناً تجھے کفایت کرے گی" ثُمَّ سَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْہِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگوں نے پیاس کی شکایت کی فَنَزَلَ فَدَعٰی فُلَانًا" پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اترے اور فلاں شخص کو بلایا یُسَمِّیْہِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِیَہٗ عَوْفٌ "ابو رجاء اس کا نام لیتا تھا اور عوف اس کو بھول گیا تھا" اعرابی ہے کہتے ہیں کہ یہ عمران بن حصین تھا چنانچہ مسلم کے روایت میں آیا ہے وَدَعٰی عَلِیًّا "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا" فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو" لفظ ابتغیا بائے موحدہ اور تائے مثناۃ فوقیہ ابتغاء سے ہے' فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امْرَاَۃً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ "پس یہ دونوں بزرگ روانہ ہو گئے انہوں نے ایک عورت کو پایا جو مشکوں کے درمیان تھی" لفظ مزادتین، مزادہ کا تثنیہ ہے میم پر پیش ہے اور زائے معجمہ ہے جس کے معنی بڑی مشک کے ہیں اس کو مزادہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دو چمڑوں سے بنائی جاتی ہے لہذا وہ مشک جو قربہ ہے اس سے یہ دو چمڑوں کی وجہ سے بڑی ہوتی ہے' اَوْبَیْنَ سَطِیْحَتَیْنِ "یا سطیحتین ہیں" یہ راوی کا شک ہے کہ یا سطیحتین کہا اور یہ بھی وہی مزادتین کے معنی میں ہے یہ سطیحہ کا تثنیہ ہے سین مہملہ کی زبر اور طائے مہملہ کی زیر ہے بمعنی مزادہ (مشک) یا اس برتن کو کہتے ہیں جو دو پوست والا ہو یعنی ایک پر دوسرا پوست چڑھا ہوا ہو' مِنْ مَاءٍ "پانی سے بھرے تھے" عَلٰی بَعِیْرٍ لَّهَا "اونٹ پر جو اس کا تھا" فَقَالَا لَهَا اَیْنَ الْمَاءُ "پس انہوں نے اس عورت کو کہا کہ پانی کہاں ہے" قَالَتْ عَهْدِیْ بِالْمَاءِ اَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ "اس عورت نے کہا کہ گزشتہ دن اس وقت میں اس پانی کے پاس تھی" یعنی گزشتہ دن اسی وقت میں اس پانی پر تھی اور لفظ بالماء متعلق ہے ملتبسا یا کائنا کے، جو عھدی سے حال واقع ہوا ہے یا بالملتبس والکائن ہے کہ عھدی کی صفت ہے اور عھدی مبتداء ہے اور اس مبتداء کی خبر لفظ امس ہے اور حجازیوں کے نزدیک امس مبنی بر کسر ہے اور بنی تمیم کے نزدیک عدل اور علمیہ کی وجہ سے معرب غیر منصرف ہے لہذا اس صورت میں مبتداء خبر ہونے کی بناء پر مضموم ہے اور لفظ ھذہ الساعۃ لفظ امس کا بدل ہے یہ بدل بعض از کل ہے اور اس



Marfat.com

سے مراد مثل ھذہ الساعۃ ہے (یعنی اس وقت کے برابر ہے) اور یقین کے ساتھ کل کے دن میں یہ وقت ہے یعنی کل کے دن کا بعض ہے اور بعض نے کہا ہے کہ لفظ بالمآء، عھدی کی خبر واقع ہے اور امس ظرف ہے، ای عھدی کائن بالمآء امس، وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا "اور ہمارے مرد پیچھے آ رہے ہیں" غائب ہیں اور نفر، حرکت کے ساتھ چند آدمیوں کو کہا جاتا ہے جو کہ تین سے لے کر دس تک ہوتے ہیں اور نفیر بھی اس کے مثل ہے اور خلوف، خائے معجمہ کی پیش سے خالف کی جمع ہے جس کے معنی مسافر کے ہیں جیسے شاھد و مشھود اور لفظ خلوفا، بنصب ہے بتقدیر کان کو نفرنا خلوفا یا اس لئے کہ حال ہے سدمسد خبر اور بعض روایات میں خلوف، پیش کے ساتھ آیا ہے کرمانی اور اصیلی نے کہا ہے کہ یقال خلوف ای غیب، قَالَا لَهَا انْطَلِقِيْ اِذًا "اور ان دونوں نے اس عورت سے کہا کہ فوراً اسی وقت ہمارے ساتھ چل" قَالَتْ اِلٰى اَيْنَ "اس عورت نے کہا کہ کہاں جاؤں؟" قَالَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس" قَالَتِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ "اس عورت نے کہا کہ وہ شخص جو صابی کہا جاتا ہے" صابی اس کو کہتے ہیں جو ایک دین چھوڑ کر دوسرے دین میں داخل ہو جاتا ہے یہ صبا سے مشتق ہے ہمزہ کے ساتھ ہے، ای اخرج من دین الی آخر اور بعض روایات میں یائے شناۃ تحتیہ سے آیا ہے یعنی صبا یصبی ای مال یمیل، قَالَا هُوَ الَّذِيْ تَعْنِيْنَ "ان دونوں بزرگوں نے کہا کہ وہی شخص ہے جس کے متعلق تیرا یہ گمان ہے" یہ اس کہنے میں مخلص تھے اگر نفی کر دیتے تو مقصود حاصل نہ ہوتا اگر ہاں کر دیتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صابی ہونے کا بیان ہوتا اور اگر زجر و توبیخ کرتے تو وہ ان کے ساتھ رک جاتی (لہٰذا ایسا جواب دیا جس میں اس کا تو کہنا تھا مگر ان کا انکار تھا) فَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "پس اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے آئے" وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ "اور وہ تمام باتیں جو دونوں بزرگوں کے درمیان اور اس عورت کے ساتھ ہوئیں بیان کیں" قَالَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا "پس اس نے اونٹ سے اتروایا" یعنی اس عورت کو اونٹ سے نیچے لائے اور یہ جو جمع کا صیغہ آیا ہے باعتبار توابع کے ہے کیونکہ وہاں اور لوگ بھی موجود تھے، وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ "اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن طلب فرمایا" فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ "پس ان دونوں مشکوں کے منہ اس برتن میں بہا دیے" یہ راوی کا شک ہے کہ مزادتین کہا یا سطیحتین کہا



Marfat.com

ؤں کا معنی ایک ہی ہے، وَاَوْکَا اَفْوَاهَهُمَا "اور ان کے منہ باندھ دیے" وَاَطْلَقَ الْعَزَالِي "اور ان
مشکوں کے نچلے منہ کھول دیے" ہر مشک کے دو منہ تھے ایک اوپر کی طرف اور دوسرا نچلی طرف اوپر
والے منہ کو بند کر دیا اور نیچے والے منہ کو کھول دیا اور لفظ عزالی، عین مہملہ کی زبر، زائے معجمہ کی زبر
اور لام کی زیر ہے نیز لام کی زبر سے بھی جائز ہے اور یائے مثناۃ تحتیہ کی زیر ہے، عزلا کی جمع ہے زاء پر
جزم اور مد ہے یعنی مشک کا وہ منہ جو نیچے کی طرف ہے اور وہ مشکوں کی رگیں ہیں جس سے پانی رک
رک کر آتا ہے، وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اُسْقُوْا "اور لوگوں کو آواز دے دی گئی کہ آؤ پانی پیو اور اپنے لئے
لے لو" وَاسْتَقُوْا "اور مویشیوں کو پلاؤ" اور سقی و استقا میں یہ فرق ہے استقا اپنے آپ کے لئے پانی لینا
ہے اور اسقا مویشیوں کے لئے پانی لینا ہے اور بعض نے اس کے برعکس بھی تفسیر کی ہے، فَسَقٰى مَنْ
شَاءَ وَاسْتَقٰى مَنْ شَاءَ "اور جس نے چاہا مویشیوں کے لئے پانی لیا اور جس نے چاہا اپنے لئے لے لیا"
وَكَانَ آخِرُ ذٰلِكَ اَنْ اَعْطَى الَّذِيْ اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَاءً مِنْ مَاءٍ "اور ان ہر دو قسم پانی لینے والوں کے آخر میں وہ
شخص تھا جو کہ جنبی ہوا تھا اس کو پانی کا برتن دے دیا" قَالَ اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ "اور اسے فرمایا کہ یہ
پانی اپنے اوپر بہا دے (یعنی غسل کر لے) وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا "اور عورت کھڑی تھی اور
وہ سب کچھ جو اس کے پانی کے ساتھ ہو رہا تھا دیکھ رہی تھی" علماء حدیث نے کہا ہے کہ بغیر اس
عورت کی رضامندی کے اس سے پانی لینا اس وجہ سے تھا کہ وہ کافرہ تھی اور حربیہ تھی اور اس کا مال مال
غنیمت تھا اور اس لحاظ سے کہ وہ حربیہ ہو تو پیاس کی ضرورت اور ہلاک ہونے کے ڈر کی وجہ سے عوضانہ
ادا کر کے دوسرے کا مال لے لے اور اس عورت کو بھی عوضانہ دیا گیا، وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا "اللہ کی
قسم کہ جب اس مشک سے پانی لینا بند کیا گیا" ہمزہ وصل کے ساتھ اور مبتداء ہے اس لئے رفع آئی ہے
اس کی خبر محذوف ہے اور نیز نون بھی محذوف ہے، ای ایمن اللہ تسمی، یہ لفظ قسم کے لئے وضع کیا گیا
ہے چنانچہ یمین اللہ بھی کہتے ہیں اور ایمن، یمین کی جمع ہے اور ہمزہ وصل مفتوحہ سوائے اس جگہ کے
کہیں اور نہیں آیا ہے اور بعض نے اس ہمزہ کو قطعی کہا ہے کہ قال الکرمانی، وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ
مِلْاَةً مِنْهَا حِيْنَ ابْتَدَاءَ فِيْهَا "اور جس وقت ان مشکوں سے پانی لینا روک دیا تھا تو یہ حال تھا کہ ہم یہ
خیال کر رہے تھے کہ وہ مشکیں پانی سے زیادہ بھری ہوئی تھیں اس وقت سے جب ان سے پانی لینا
شروع کیا تھا" اور لفظ ملئۃ، میم کی زیر، لام کی جزم ہمزہ اور تائے تانیث ہے جس کے معنی امتلا اور



Marfat.com

بھرنے کے ہیں اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات سے ہے کہ تمام صحابہ نے وضو اور پانی پیا اور مویشیوں کو پانی پلایا اور جنبی نے غسل کیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ان کے جتنے برتن تھے انہوں نے وہ سب کے سب اس پانی سے بھر لئے باوجود اس کے پھر بھی اس عورت دونوں مشکیں پہلے سے زیادہ بھری ہوئی تھیں، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعُوْا لَھَا" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے لئے جمع کرو" طعام یا سوائے اس کے کچھ اور، فَجَمَعُوْا لَھَا مِنْ بَیْنِ عَجْوَۃٍ وَدَقِیْقَۃٍ وَسَوِیْقَۃٍ "پس اس عورت کے لئے صحابہ نے مدینہ کا خرمہ جو مدینہ کا بہترین پھل ہے اور آٹا اور ستو جمع کئے" عجوح مدینہ منورہ کی عمدہ کھجور ہے اور لفظ دقیقۃ اور سویقۃ، مکبر اور مصغر دونوں روایات سے ہے یعنی دال کی زبر اور سین کی زبر اور قاف کی زیر اور واو کی زیر سے ہے اور نیز اول پر پیش اور دوسرے پر زبر سے صیغہ تصغیر سے بھی آیا ہے، حَتّٰی جَمَعُوْا لَھَا طَعَامًا "یہاں تک کہ اس عورت کے لئے خوراک جمع کر دی گئی" فَجَعَلُوْہُ فِیْ ثَوْبٍ "پس کپڑے میں اس کو سنبھال دیا" وَحَمَلُوْھَا عَلٰی بَعِیْرِھَا "اور اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کیا" وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَیْنَ یَدَیْھَا "اور اس کپڑے کو اس کے آگے اس اونٹ پر رکھ دیا" وَقَالَ لَھَا تَعْلَمِیْنَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِکِ شَیْئًا" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو جانتی ہے کہ تیرے پانی سے ہم نے کچھ بھی کم نہیں کیا" اور لفظ رزینا رائے مہملہ کی زبر، زائے معجمہ کی زیر ہے اور اس کے بعد ہمزہ ہے یعنی ما نقصنا یعنی ہم نے جو پانی لیا حق تعالی نے ہمارے لئے زیادہ کیا اور مہیا فرمایا، وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الَّذِیْ اَسْقَانَا" لیکن اللہ تعالی وہ ذات ہے جس نے ہمیں پانی دیا" فَاَتَتْ اَھْلَھَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْھُمْ "پس وہ عورت اپنے لوگوں میں پہنچ گئی اور تحقیق اسی حادثے کی وجہ سے وہ عورت اپنے لوگوں سے روک دی گئی تھی" قَالُوْا مَا حَبَسَکِ یَا فُلَانَۃُ "اے فلاں عورت تجھے کس نے روکا" قَالَتِ الْعَجَبُ "اس عورت نے کہا میرا رکنا ایک عجب ہے" لَقِیَنِیْ رَجُلَانِ فَذَھَبَا بِیْ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ یُقَالُ لَہُ الصَّابِیُٔ فَفَعَلَ کَذَا وَکَذَا "دو آدمی مجھے ملے پس وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو صابی کہا جاتا ہے پس اس نے ایسے ایسے کیا" فَوَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَاَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَیْنِ ھٰذِہٖ وَھٰذِہٖ "اللہ کی قسم کہ وہ لوگوں میں سب سے بڑا جادوگر ہے اس کے درمیان اور اس کے درمیان" یعنی اسمان اور زمین کے درمیان ہے، وَقَالَ بِاِصْبَعَیْھَا الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃِ "اور کہا یعنی اپنی دونوں انگلیوں سے جو کہ سبابہ اور درمیانی ہے سے اشارہ کیا" فَرَفَعَتْھُمَا اِلَی السَّمَاءِ یَعْنِی السَّمَاءَ

رُضَ "پس ان دونوں انگلیوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور وہ بتا رہی تھی آسمان اور زمین کو" اَوْ اَنَّہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "یا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقا (سچے ہیں)" وَکَانَ
الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ ذٰلِکَ یُغِیْرُوْنَ عَلٰی مَنْ حَوْلَھَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ "اس واقعہ کے بعد مسلمان اس عورت کے
گاؤں کے گرد و نواح کے مشرکین پر حملہ کرتے" وَلَا یُصِیْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِیْ ھِیَ مِنْہُ "اور اس جگہ پر حملہ
نہیں کرتے تھے جس گاؤں میں وہ رہتی تھی" اور لفظ صرم، صاد مہملہ کی زیر ہے رائے مہملہ کی جزم ہے
صرم وہ جماعت ہوتی ہے جو اپنے اہل سمیت کسی پانی کی جگہ یا گاؤں میں اترتی ہے یہ بھی کفار ہوتے
تھے یا تو ان کے اسلام لانے کی امید پر یا ان پر استیلاف کے لئے حملہ نہ کرتے، فَقَالَتِ الْمَرْأَۃُ یَوْمًا
لِقَوْمِھَا مَا اَرٰی اَنَّ ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ یَدْعُوْنَکُمْ عَمَدًا "پس اس عورت نے ایک دن اپنی قوم کو کہا میں سمجھتی
ہوں کہ مسلمان قصداً تم پر حملہ نہیں کرتے" فَھَلْ لَکُمْ فِی الْاِسْلَامِ "تو کیا تم کو اسلام میں کوئی رغبت ہے؟"
فَاَطَاعُوْھَا فَدَخَلُوْا فِی الْاِسْلَامِ "پس اس قوم نے اس عورت کی اطاعت کی اور مسلمان ہو گئے۔

## بَابٌ

### اِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰی نَفْسِہِ الْمَرَضُ اَوِ الْمَوْتُ اَوِ الْعَطَشُ

"یہ باب ہے کہ جب جنبی بیماری یا موت یا اپنے اوپر پیاس سے ڈرے"
تَیَمَّمَ "تو تیمم کر لے" باوجود پانی ہونے کے، وَ یُذْکَرُ اَنَّ عُمْرَوْ بْنَ
الْعَاصِ اَجْنَبَ فِیْ لَیْلَۃٍ بَارِدَۃٍ فَتَیَمَّمَ "اور ذکر کیا گیا ہے عمرو بن العاص"
بن وائل بن ھاشم ہے فتح مکہ سے پہلے صفر کے مہینہ سن ۸ ھ میں اسلام
لایا تھا "جنبی ہو گیا نہایت ہی ٹھنڈی رات تھی تو اس نے تیمم کر لیا"
وَ تَلَا وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا "اور یہ آیت پڑھی اور
اپنی جانوں کو قتل نہ کرو تحقیق اللہ تعالی تم پر رحیم ہے" وَذُکِرَ لِلنَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُعَنِّفْ "اور عمرو بن العاص کا یہ حال نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا گیا پس تعنیف نہ کی"
زجر و توبیخ نہ کی (باز پرس نہ کی) گویا یہ تقریری سنت ہو گئی اس لئے کہ

## عدم تعنیف (باز پرس یا زجر و توبیخ نہ کرنے پر خاموش رہنا) سنت تقریری ہے۔

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ "ہمیں بشر بن خالد نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں محمد نے حدیث بیان کی جو کہ غندر ہے وہ روایت کرتا ہے شعبہ بن حجاج سے وہ سلیمان اعمش سے روایت کرتا ہے وہ ابی وائل سے روایت کرتا ہے" جو کہ شقیق بن مسلم ہے، قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي "ابو وائل نے کہا کہ ابو موسیٰ اشعری نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جس وقت جنبی پانی نہ پائے تو کیا نماز نہ پڑھے" اور بعض روایات سے مخاطب کے صیغہ سے بھی آیا ہے ای لم تجد الماء لا تصلی اگر مخاطب کے صیغہ سے ہو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ نہیں پاتا تو پانی کو تو نماز نہ پڑھے گا جان لینا چاہیے کہ یہ ابو موسیٰ کا کہنا بر سبیل استفہام ہے اس لئے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنبی کے تیمم نہ کرنے کو کہتے تھے ان کا استدلال تھا کہ آیت وان کنتم جنبا فاطھروا (اور اگر تم جنبی ہو جاؤ تو غسل کرو) جنب میں غسل ہے اور آیت تیمم حدث کے متعلق نازل ہوئی ہے، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَعَمْ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ أُصَلِّ "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں! اگر مہینہ بھی میں پانی نہ پاؤں تو نماز نہ پڑھوں گا" لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هَكَذَا "اگر میں ان لوگوں کو تیمم کے جواز پر حالت جنابت میں اجازت دے دوں تو جب بھی ان میں سے کسی کو سردی میں یہ حالت واقع ہو تو یہ نہیں کریں گے" یعنی تیمم کے قائل ہو جائیں گے، يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلَّى "یعنی تیمم کریں گے اور نماز پڑھیں گے" قَالَ أَبُو مُوسَى قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ "ابو موسیٰ نے کہا میں نے کہا کہ (یاد کرو) وہ قول جو عمار بن یاسر نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا تو وہ کہاں گیا" یہ واقعہ سابق حدیث میں گزر چکا ہے کہ یہ دونوں سفر میں تھے اور جنبی ہو گئے تھے اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیمم کے متعلق کہا، قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں عمر بن خطاب پر اعتقاد نہیں رکھتا کہ انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر قناعت کی ہو" یعنی اگرچہ عمار نے کہا تھا مگر عمر نے اس کے قول کو نہ مانا اور نماز نہ پڑھی۔



Marfat.com

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِی عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ”
ہمیں عمر بن حفص نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں ہمارے باپ نے حدیث بیان کی وہ اعمش سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا“ (حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں) کہ چونکہ ان راویوں کے احوال پہلے گزر چکے ہیں اس لئے اب اعادہ نہیں کرتا ہوں ”شقیق بن سلمہ نے کہا“ یہ تابعی ہے یہی ابو وائل ہے ”کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا“ وَاَبِی مُوْسٰی ”اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس“ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْمُوْسٰی اَرَأَيْتَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَآءً كَيْفَ يَصْنَعُ ”اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ کو کہا اے ابا عبدالرحمن“ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے ”جب کوئی جنبی ہو جائے اور پانی نہ پائے تو کیا کرے؟“ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُصَلِّي حَتّٰى يَجِدَ الْمَآءَ ”تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نماز نہ پڑھے تاوقتیکہ پانی پالے“ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيْكَ ”ابو موسیٰ نے کہا کہ تو عمار کے اس قول کا کیا بنائے گا جس وقت اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنبی ہو جائے تو تجھے منہ اور دونوں ہتھیلیوں کی کفایت کرتا ہے“ یعنی تیمم، قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آیا تو نے نہیں دیکھا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول پر قناعت نہیں کی“ منہ عمار سے ” یعنی عمار نے اس حدیث کو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول پر قناعت نہ کیا بلکہ وہ اس پر قائل تھے کہ نماز نہ پڑھے، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی لَهٗ فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ ”پس ابو موسیٰ نے عبداللہ بن مسعود کو کہا کہ اچھا عمار کے قول کو جانے دو اور اس سے قطع نظر کرو پس تم اس آیت کا کیا جواب دو گے“ جو تیمم کے متعلق نازل ہوئی ہے ارشاد خداوندی ہے فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا، یعنی مختلف فیہ دلیل سے ہٹ کر متفق علیہ دلیل کی طرف انتقال کیا، فَمَا دَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ فِيْ تَوْجِيْهِ الْاٰيَةِ ”پس عبداللہ بن مسعود سے اس آیت کی توجیہ معلوم نہ ہوئی“ کہ وہ اپنے فتویٰ پر کیا کہتے ہیں یہ کہا گیا ہے کہ اس آیت کی توجیہ ان کے نزدیک یہ تھی کہ اس آیہ کریمہ میں ملامسہ (چھونا) کو مماسہ بشرتین یعنی چہرے کے بوسے پر حمل کیا گیا ہے نہ کہ جماع پر اور یہ ناقص وضو ہے موجب حدث ہے نہ موجب جنابت پس تیمم

حدث کی صورت میں ہے اس لئے کہ تیمم وضو کا نائب (خلیفہ) ہے نہ غسل کا، اور جنابت کی صورت میں غسل کا حکم ہے اس آیہ کے ساتھ کہ وان کنتم جنبا فطھروا اور یا دوسری آیۃ کے ساتھ کہ ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا (اور جنابت کی حالت میں مگر یہ کہ تم سفر کر رہے ہو یہاں تک کہ تم غسل کر لو) چونکہ مجلس مناظرہ طویل نہ تھی تو ابن مسعود نے یہ توجیہ بیان نہ کی ورنہ ان کا یہی مذہب ہے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی یہی مذہب ہے حاصل یہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ جنبی کے لئے تیمم پر اعتقاد نہ رکھتے تھے ان آیات کی وجہ سے وان کنتم جنبا فاطھروا اور ولا جنب الا عابری سبیل حتٰی تغتسلوا، فَقَالَ اِنَّا لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِیْ هٰذَا لَاَوْشَکَ اِذَا بَرَدَ عَلٰی اَحَدِهِمِ الْمَآءُ اَنْ یَّدَعَهٗ وَ تَیَمَّمَ "پس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر میں ان لوگوں کو اس طرح تیمم کے جواز کی اجازت دے دوں تو عنقریب ان میں سے ہر ایک سردی میں پانی کو چھوڑ کر تیمم کرنے لگ جائے گا" فَقُلْتُ لِشَقِیْقٍ فَاِنَّمَا کَرِهَ عَبْدُاللّٰهِ لِهٰذَا "اعمش نے کہا کہ میں نے شقیق کو کہا سوائے اس کے نہیں کہ مکروہ سمجھتے تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہ شاید سردی کی وجہ سے لوگ تیمم شروع کر دیں گے" قَالَ نَعَمْ "شقیق نے کہا کہ ہاں" اسی احتمال کی وجہ سے۔

## بَابٌ

### اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَةٌ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ تیمم ایک ضرب ہے"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ "ہمیں محمد نے حدیث بیان کی اور اس نے کہا کہ ہمیں ابو معاویہ نے خبر دی" اس کا نام محمد بن حازم ہے معجمین کے ساتھ ہے "وہ اعمش سے روایت کرتا ہے" یہ سلیمان بن مہران ہے "وہ شقیق سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اور ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹھا تھا" فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ یَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا اَمَا کَانَ یَتَیَمَّمُ وَ یُصَلِّیْ "ابو موسی اشعری نے اس کو کہا کہ اگر آدمی جنبی ہو جائے اور ایک ماہ



Marfat.com

تک پانی نہ پائے تو نہ تیمم کرے اور نہ نماز پڑھے" فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ "تو تم اس آیت کے ساتھ کیا کرو گے جو کہ تیمم کی آیت ہے سورہ مائدہ میں (فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَاَوْشَكُوْا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَآءُ اَنْ يَّتَيَمَّمُوْا الصَّعِيْدَ "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اگر اس تیمم کے جواز میں ان لوگوں کو اجازت دے دی جائے تو عنقریب سردی میں جب پانی ٹھنڈا ہو تو یہ تیمم ہی کرتے رہیں گے" قُلْتُ وَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ لِهٰذَا "پس میں نے کہا کہ آپ سردی کی وجہ سے اس تیمم کے جواز کو کریہہ سمجھتے ہیں" قَالَ نَعَمْ "شقیق نے کہا کہ ہاں" فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ "پس ابو موسی نے کہا کیا تم نے عمار بن یاسر کی بات سنی ہے جو انہوں نے عمر بن خطاب کو کہی تھی" بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ "عمار نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک حاجت کے لئے بھیجا" فَاَجْنَبْتُ "پس میں جنبی ہو گیا" فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ "پس میں نے پانی نہ پایا" فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ "پس خوب لوٹنیاں ماریں میں نے پاک مٹی میں" كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ "جیسا کہ دابہ مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے" اور لفظ تمرغ، غین معجمہ کی زبر ہے دو تاء میں ایک ت حذف ہو گئی ہے تخفیف کی وجہ سے، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "پس میں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیان کی" فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا فَضَرَبَ بِكَفِّهٖ ضَرْبَةً عَلَى الْاَرْضِ "آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ تجھے یہ بات کافی تھی کہ اس طرح کرتا پس اپنے ہاتھ زمین پر مارے" اور دوسری روایات میں دو بار مارنا آیا ہے، ثُمَّ نَفَضَهُمَا "پھر اپنے دونوں ہاتھ جھاڑ دیے" ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهٖ بِشِمَالِهٖ "پھر بائیں سے داہنے ہاتھ کی پشت پر مسح کیا" اَوْ ظَهْرَ شِمَالِهٖ بِكَفِّهٖ "یا اپنے سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کیا" ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ "پھر ان دونوں ہاتھوں سے اپنے منہ مبارک کا مسح کیا" جاننا چاہیے کہ اس حدیث میں ایک ضرب پر ہاتھوں کا مسح چہرے سے پہلے، ایک ہاتھ کی پشت پر اور ذراعین و بازو پر مسح نہ کرنے پر اکتفا کیا ہے کرمانی نے کہا ہے کہ ایک ضرب تو ہاتھ کی پشت کے لئے اور دوسرے ہاتھ کی پشت کے لئے دوسری ضرب تھی تقدیر کلام اس طرح ہے ثم ضربة اخری ثم مسح بهما يديه، اور حنفیہ نے اس حدیث کو منسوخ سمجھا ہے اس حدیث سے جس میں دو ضرب منہ اور بازوؤں کا مسح بیان ہوا ہے، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ "پس عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار کے قول پر قناعت نہ کی" وَزَادَ يَعْلٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى "اور یعلیٰ نے زیادہ کی" یعلیٰ بن عبید ہے طنافسی ہے حنفی ہے "وہ اعمش سے روایت کرتا ہے شقیق سے روایت کرتا ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا" فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ "پس ابو موسیٰ اشعری نے کہا کیا تو نے عمار کی بات نہیں سنی جو اس نے عمر فاروق کو کہی" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ "یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور تجھے بھیجا پس میں جنبی ہو گیا" ظاہر تو یہ چاہیے کہ لفظ وانت کی جگہ وایاک فرماتے کیونکہ ضمیر منصوب ہے لیکن جب ضمائر دوسرے کی جگہ واقع ہوں تو ان میں مساوات ہوتی ہے، فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيْدِ "پس میں جنبی ہوا پھر میں نے مٹی میں لوٹنیاں لیں" فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ "پھر ہم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی" فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ هٰكَذَا "پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ تمہیں اس طرح کفایت کرتا ہے" وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً "اور منہ مبارک کا مسح کیا اور ایک بار اپنے ہاتھوں کا" یعنی مسحۃ واحدۃ یا ضربۃ واحدۃ۔

## بَاب

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ "ہمیں عبدان نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی" قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ "اس نے کہا کہ ہمیں عوف نے خبر دی" اعرابی ہے، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ "وہ ابی رجاء سے روایت کرتا ہے" اس کا نام عمران بن ملحان ہے، قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ "اس نے کہا کہ ہمیں عمران بن حصین خزاعی نے حدیث بیان کی" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ "یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو یکسو تھا لوگوں سے اور قوم کے ساتھ نماز نہیں پڑھ رہا تھا" فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ "پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فلاں وہ کونسی بات



Marfat.com

ہے جس نے تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے روک دیا ہے" فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ وَلَا مَاءَ "پس اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میں جنبی ہوا ہوں اور پانی نہیں ہے" قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ "آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی کو لے لو پس وہ تجھے کافی ہے" یعنی مٹی سے تیمم کرنا منہ اور دونوں ہاتھوں پر کفایت کرتا ہے۔

کتاب التیمم کا اردو ترجمہ ختم ہوا - کتاب الصلوۃ کا ترجمہ شروع ہوا

۸ ذی الحج ۱۴۰۸ھ - ۲۳ جولائی ۱۹۸۸ء

بروز ہفتہ بوقت دو بجے دن

ایبٹ آباد - ہزارہ (پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# کِتَابُ الصَّلٰوۃِ

"یہ نماز کی کتاب ہے" اور صلوۃ، لغت میں دعا کے معنی میں ہے اور شرع میں ان ارکان مخصوصہ کو کہتے ہیں جو اقوال اور افعال پر مشتمل ہوں، وہ تکبیر تحریمہ سے شروع ہو کر سلام پر ختم ہوتے ہیں۔

## بابٌ

كَيۡفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ فِیۡ لَيۡلَةِ الۡاَسۡرَاءِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ نماز شب اسراء میں کیسے فرض کی گئی" شب اسراء سے مراد شب معراج ہے اور اس رات کو لیلۃ الاسراء اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس رات میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو روح مبارک اور (جسم) مبارک کے ساتھ آسمانوں کی سیر کروائی گئی اور اسی رات نماز بھی فرض ہوئی ہجرت سے ایک سال پہلے مکہ مکرمہ میں یہ واقع ہوا اور بعض روایات میں ہجرت سے ایک سال پانچ مہینے یا ایک سال تین مہینے پہلے ہوا اور بعض روایات میں ہجرت سے پہلے تین سال ستائیس رجب کو ہوا امام نووی نے شرح مسلم میں ستائیس ربیع الاول کہی ہے اور بعض نے ستائیس ربیع الثانی کہی، وَقَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ حَدَّثَنِیۡ اَبُوۡ سُفۡيَانُ فِیۡ حَدِيۡثِ هِرَقۡلَ "اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مجھے ابو سفیان نے حدیث بیان کی" جس کا نام صخر بن حرب ہے "ھرقل والی حدیث بیان کی" فَقَالَ يَاۡمُرُنَا بِالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ وَالۡعَفَافِ "ابو سفیان نے کہا کہ ہمیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز، سچائی اور گناہوں سے بچنے کا حکم فرماتے" عفاف یعنی حرام اور فواحشات سے اپنے آپ کو روک رکھنا۔

حَدَّثَنَا يَحۡيٰی ابۡنُ بُكَيۡرٍ "ہمیں یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی" بکیر، بائے موحدہ کی پیش ہے مصغر کا

صیغہ ہے، قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیثُ "اس نے کہا کہ مجھے لیث نے حدیث بیان کی" یہ ابن ماجہ ہے، عَنْ یُونُسَ "وہ یونس سے روایت کرتا ہے" یہ یونس ابن یزید ہے، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ "وہ ابن شہاب زہری سے روایت کرتا ہے" عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ "وہ انس بن مالک سے روایت کرتا ہے" قَالَ کَانَ اَبُوذَرٍ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ "اس نے کہا کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ "غفاری ہے عظیم الشان کبیر صحابی ہے اور تارک الدنیا تھا "حدیث بیان کرتے تھے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا" فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَیْتِیْ وَ اَنَا بِمَکَّةَ، لفظ فرج، فا کی پیش اور رائے مخفف کی زیر ہے کھول دی گئی "وہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اس حال میں کہ میں مکہ میں تھا" یعنی چھت کو اٹھا دیا گیا چونکہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کچھ دیر ام ہانی کے گھر میں ٹھہر کر آرام فرماتے تو مناسب ہے اس گھر کی اضافت آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف کی گئی اور یہ جو بعض روایات میں "رکا" ہے کہ عروج حطیم سے شروع ہوا تھا تو بعض نے کہا کہ یہ واقعہ دو مرتبہ ہوا پہلی بار ام ہانی کے گھر سے اور دوسری بار حطیم سے اور بعض نے کہا ہے کہ ام ہانی کے گھر میں پہلی شق صدر واقع ہوا اور اس کے بعد آسمانوں کی طرف عروج حطیم سے ہوا، فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ "پس جبریل اترا پھر میرا سینہ کھولا اور چاک کیا" فرج، دو زبروں سے بمعنی شق کے ہے، ثُمَّ غَسَلَہٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ "پھر اس کے بعد زمزم کے پانی سے میرے دل کو دھویا پھر ایک سونے کا برتن لایا" اور لفظ طست، طائے مہملہ کی زبر اور سین مہملہ پر جزم ہے برتن کے معنی میں ہے، مُمْتَلِیْ حِکْمَةً وَ اِیْمَانًا "ایسے برتن کی طرح جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہو" اور حکمت عبارت ہے اس علم سے جو معرفت الٰہی کے احکام کے ساتھ متصف ہے اور حق پر امر ہے اور باطل و ہوائے نفس سے باز رہنا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حکمت سے مراد نبوت ہے، فَاَفْرَغَہٗ فِیْ صَدْرِیْ "پس وہ چیز جو اس برتن میں تھی میرے سینے میں انڈھیل دی" ثُمَّ اَطْبَقَہٗ "پھر پہنایا اور میرے دل کو پیوستہ کیا" اور اس پر مہر لگا دی چنانچہ برتن پر جو مہر لگاتے ہیں تو اس میں شیطان راہ نہیں پا سکتا اور کہا ہے کہ اگرچہ دنیا میں سونے کا برتن استعمال کرنا منع ہے مگر یہ سونا جنت کا تھا اور دوسرے جہان کا تھا نیز یہ کام بھی فرشتوں کا تھا اور نیز کرمانی نے کہا ہے کہ ایمان اور حکمت لغتاً ہیں ان کا برتن میں ڈالنا اور دل میں انڈھیلنا اگرچہ ڈالنا اور انڈھیلنا اجسام کی صفات سے ہیں مگر اس معنی میں ہیں کہ برتن میں جو انوار تھے ان سے کمال حکمت اور ایمان حاصل ہوتا تھا اور اس کے سبب تھے پس مسبب کا ذکر کیا اور ارادہ مسبب کیا یا یہ کہ حکمت و ایمان کو حسی صورتوں کے ساتھ متمثل بنایا گیا تھا۔ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ "پھر جبریل نے میرا ہاتھ پکڑا" فَعَرَجَ بِیْ اِلَی

اَلسَّمَآءِ الدُّنْیَا "پس مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گیا" قَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ اِفْتَحْ "جبریل نے آسمان دنیا کے نگہبان کو کہا کہ آسمان کا دروازہ کھولو" قَالَ مَنْ ھٰذَا؟ "اس نگہبان نے کہا کہ یہ شخص کون ہے؟" جو دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے، قَالَ جِبْرِیْلُ "جبریل نے کہا کہ یہ جبریل ہے" قَالَ ھَلْ مَعَکَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ "اس آسمان کے نگہبان نے کہا کیا تمھارے ساتھ کوئی شخص ہے؟ جبریل نے کہا ہاں میرے ساتھ ہے" مَعِیَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں" قَالَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَیْہِ "پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پس اس آسمان کے نگہبان نے کہا آیا اس کی طرف کوئی بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟" یعنی آسمانوں کی طرف سے ان کو بلایا گیا ہے یا یہ خود آئے ہوئے ہیں بعض نے کہا کہ سوال کرنے کے لئے .. حقیقت خط کا بھیجنا ہے لیکن یہ دلیل ضعیف ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آسمانوں میں مشہور تھے اور اس کے ساتھ کسی اور کے آنے کا سوال بہت نادر اور تعجب خیز تھا کہ بغیر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے کسی انسان نے آسمان کی طرف عروج نہیں کیا اور نیز ملائکہ کو بغیر اذن الٰہی کے آسمانوں پر چڑھنا نہیں ہے، قَالَ نَعَمْ "تو جبریل نے کہا کہ ان کو آسمانوں پر طلب کرنے کے لئے مجھے بھیجا گیا تھا" فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْیَا "پس جب دروازہ کھولا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھ گئے" فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰی یَمِیْنِہٖ اَسْوِدَۃٌ وَّعَلٰی یَسَارِہٖ اَسْوِدَۃٌ "پس ناگاہ ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جس کے داہنی جانب بہت اشخاص تھے اور بائیں جانب بھی بہت اشخاص تھے" یعنی انسانی ارواح تھے اور لفظ اسودۃ، سواد کی جمع ہے چنانچہ ارمنۃ جمع زمان کی ہے اور سواد شخص کو کہتے ہیں وسواد الناس عوامھم و کل عدد کبیر یعنی سواد لوگوں کے بہت بڑے ہجوم کو کہتے ہیں اور ہر بڑی تعداد کو کہتے ہیں اس لئے کہ جب ایک ٹکڑا زمین پر کثرت سے اشخاص اکٹھے ہوں تو ان کے سایہ سے زمین سیاہ ہو جاتی ہے، اِذَا نَظَرَ قِبَلَ یَمِیْنِہٖ ضَحِکَ وَ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ یَسَارِہٖ بَکٰی "جب داہنی جانب دیکھتا تو ہنس دیتا اور جب اپنی باہنی جانب دیکھتا تو رو دیتا" اور قبل قاف کی زیر اور بائے موحدہ کی زبر ہے جس کے معنی جہت کے ہیں اور طرف کے بھی، فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَ الْاِبْنِ الصَّالِحِ "پس اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا کہ تو ایک وسیع اور خوبصورت جگہ پہنچ گیا ہے جو تنگ نہیں اور دوسرے سے ملی ہوئی ہے یہ وسیع جگہ پیغمبر صالح اور ابن صالح کے لئے ہے" اور یہ کلمہ مرحبا اس شخص کے پیار اور محبت کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو سفر سے آتا ہو، فَقُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ مَنْ ھٰذَا قَالَ آدَمُ "پس میں نے کہا اے جبریل یہ شخص کون ہے اس نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں" وَ ھٰذِہِ الْاَسْوِدَۃُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَ شِمَالِہٖ نَسَمُ بَنِیْہِ "اور یہ اشخاص جو اس کے دائیں بائیں ہیں اس کی اولاد کی ارواح ہیں" اور لفظ



Marfat.com

نسم، نون اور سین مہملہ کی زبر سے ہے نسمہ کی جمع ہے جس کے معنی نفس (جان) یا روح کے ہیں فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ "پس اس کے دائیں طرف والے جنتی ہیں" وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ "اور وہ اشخاص جو اس کے بائیں جانب ہیں جہنمی ہیں" جان لینا چاہیے کہ قسطلانی نے لکھا ہے کہ احادیث صحیح میں وارد ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور کفار کے ارواح سجین میں ہوتی ہیں جو کہ ساتوں زمینوں کے نیچے ہے پس حضرت آدم علیہ السلام کا ان ارواح کو آسمان میں دیکھنا اس طریق پر ہوگا کہ ان کی نظر سے وہ حجاب دور کر دیا ہوگا تاکہ وہ ان کو دیکھ لیں اور دوزخ حضرت آدم علیہ السلام کے بائیں طرف ہوگی اور جنت ان کے دائیں جانب ہوگی اور کرمانی نے کہا ہے یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ مختلف اوقات میں آدم علیہ السلام کے سامنے ارواح پیش کئے جاتے ہوں اور اس وقت تمام ارواح پیش کئے گئے ہوں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تشریف لانے کے وقت ان کا عرض کر دینا درست ہے اور ان ارواح کا بہشت یا دوزخ میں دوسرے اوقات میں ہونا جیسے اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہے، النار یعرضون علیها غدوا وعشیا۔ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهٖ بَكٰى "پس جانب راست نظر کرتے تو ہنس دیتے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو رو دیتے" حَتّٰى عَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ "یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان کے اوپر لے گئے" فَقَالَ لِخَازِنِهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ "پس جبریل نے دوسرے اسمان کے نگہبان ہو کہا کہ دروازہ کھول دے آسمان دوم کے نگہبان نے وہی بات کہی جو پہلے آسمان کے نگہبان نے کہی تھی" فَفَتَحَ "اس نے دروازہ کھول دیا" قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ آدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ صلوات اللہ علیهم "انس بن مالک نے کہا کہ ابوذر غفاری نے بیان کیا کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آسمانوں میں آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم الصلوۃ والتسلیمات کو موجود پایا" وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ "اور ابوذر غفاری نے اثبات نہیں کیا کہ ان کے مقام کونسے تھے" یعنی ان میں سے کسی پیغمبر کے لئے کسی ایک ایک آسمان کا تعین نہیں کیا کہ کس پیغمبر کے لئے کونسا آسمان تھا، غَيْرَ اَنَّهٗ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ "سوائے آدم علیہ السلام کہ انہیں آسمان دنیا میں اور ابراہیم علیہ السلام کے کہ انہیں آسمان ششم (چھٹے) میں پایا" قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِالنَّبِيِّ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ "انس بن مالک نے کہا جب جبریل، جناب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ ادریس علیہ السلام پر گزرے تو ادریس علیہ السلام نے کہا مرحبا اے پیغمبر صالح اور برادر صالح" اور آدم علیہ السلام کی مانند بیٹا صالح نہیں کہا یہ اس لئے کہ ادریس علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آباء میں سے نہیں تھے، فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ "تو میں نے کہا کہ اے جبریل یہ کون

ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ادریس ہے" ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰی "پس میں موسیٰ علیہ السلام پر گزرا" فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَ الْاَخِ الصَّالِحِ "پس موسیٰ نے کہا مرحبا پیغمبر صالح و برادر صالح" ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِیْسٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَ الْاَخِ الصَّالِحِ "پھر میں عیسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا مرحبا اے پیغمبر صالح و برادر صالح" قُلْتُ مَنْ ھٰذَا؟ "تو میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟" قَالَ ھٰذَا عِیْسٰی "جبریل نے کہا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہے" ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَ الْاِبْنِ الصَّالِحِ "پھر میں ابراہیم علیہ السلام پر گزرا تو اس نے کہا مرحبا اے پیغمبر صالح اور صالح فرزند" قُلْتُ مَنْ ھٰذَا؟ "میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟" قَالَ ھٰذَا اِبْرَاہِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ "جبریل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہے" قَالَ اَبْنُ شِہَابٍ "ابن شہاب نے کہا" زہری ہے اس کا نام محمد بن مسلم ہے، فَاَخْبَرَنِی ابْنُ حَزْمٍ "پس مجھے ابن حزم نے خبر دی" حائے مہملہ کی زبر ہے۔ زای معجمہ کی جزم ہے اس کا نام ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم ہے، انصاری ہے تابعی ہے اس کی پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ہوئی ایک بلند پایہ فقیہ انسان تھا واقعہ حسرہ میں مارا گیا اور بعض نے اسے صحابہ سے شمار کیا ہے، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ اَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِیَّ "یہ کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابا حبہ الانصاری" ابا حبہ، حائے مہملہ کی زبر ہے اور بائے موحدہ کی شد ہے یہ صحیح روایت ہے اور بعض روایات میں یائے تحتیہ سے آیا ہے نیز نون سے بھی آیا ہے اس کا نام عامر ہے، صحابی، انصاری، بدری ہے جنگ احد میں احد کے دن شہید ہوا اس کا باپ عبد بن عمیر بن ثابت ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا نام مالک ہے کرمانی نے کہا کہ بعض نے کہا کہ اس اسناد میں وہم ہے اس لئے کہ ابن حزم یا ابوبکر ہے اور اس نے ابو حبہ سے ملاقات کی ہے یا محمد ہے اور اس کی ملاقات ابن شہاب زہری سے نہیں ہوئی ہے اور اس کا یہ جواب ہے کہ اگر ابن حزم، ابوبکر ہے تو اس نے روایت ابو حبہ سے بطریق ارسال کے کی ہے اور مرسل تابعی مقبول ہے اور جبکہ لفظ "سمعت" و "اخبرنی" نہیں کہا اور دونوں سے لفظ "ان" کے ساتھ روایت کی ہے پس وہم نہیں رہا اور یہ ارسال پر محمول ہے اور اگر راوی متروک (چھوڑ دیا) ہوتا اور لفظ "سمعت و اخبرنی" کہا ہوتا تو موہم سماع اور اتصال ہو جاتا تو پھر وہم ہوتا اور ارسال محل اعتماد اور تیقن میں کرتے ہیں، کَانَا یَقُوْلَانِ "اور وہ دونوں یعنی ابن عباس اور ابو حبہ کہا کرتے تھے" قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا" ثُمَّ عَرَجَ بِیْ "پھر مجھے جبریل علیہ السلام اوپر لے گئے" جبکہ صیغہ معلوم کے ساتھ پڑھا جائے تو لفظ عرج زبروں کے ساتھ پڑھا جائے گا اور اگر صیغہ مجہول کے ساتھ پڑھا جائے تو پہلے حرف کو پیش اور دوسرے حرف کو زیر دی جائے گی پس اس کہ یہ معنی ہیں کہ "پھر مجھے اوپر لے جایا گیا" حَتّٰی ظَھَرْتُ "



Marfat.com

یہاں تک کہ میں اوپر ہو گیا" لِمُسْتَوًی، واو پر زبر ہے "بلند جگہ پر" ایسی جگہ پر چڑھا جاتا ہے اور لفظ مستوی ظرف ہے جس کے معنی استوی کی جگہ کے ہیں اور استوی کے معنی چڑھنے کے ہیں اور لام علت کے لیے ہے ای علوت لاستعلاء مستوی یعنی جگہ کے بلند ہونے کی وجہ سے مکان استوی پر میں چڑھا یا اس جگہ کو دیکھنے کے لئے یا تو یہ لام بمعنی الی (تک) ہے، اَسْمَعُ فِیْہِ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ "کہ میں اس مکان میں قلموں کے لکھنے کی آواز کو سنتا تھا" یعنی قضاہائے الٰہی اور وحی کو جو فرشتے لکھتے تھے اور لوح محفوظ سے نسخے لے کے لکھتے تھے یا جو حق تعالٰی چاہتے تھے وہ فرشتے امر و نہی اور اس کی مخلوق کی تدبیروں کو لکھتے تھے، وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَ اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ "ابن حزم اور انس بن مالک نے کہا" ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جملہ ابن شہاب کا مقولہ ہو یا بخاری کی تعلیق ہو اور احتمال ہے کہ ابن حزم و انس کا قول بطریق ارسال ہو باعتبار و ساطت ابوذر کے یا باعتبار سماع آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے متصل ہو، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّتِیْ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً "نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے دن اور رات میں میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں" فَرَجَعْتُ بِذٰلِکَ "پس میں ان پچاس نمازوں کے ساتھ اس جگہ سے واپس لوٹا" حَتّٰی مَرَرْتُ بِمُوْسٰی "یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام پر گزرا" فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰہُ لَکَ عَلٰی اُمَّتِکَ "موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت پر کیا چیز فرض کی ہے" قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً "میں نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں" فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ "موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر" یعنی اس جگہ پر جا جس جگہ پر تمہیں پہلی مرتبہ یہ حکم ملا تھا "پس تحقیق تیری امت پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی" فَرَاجَعْتُہٗ "پس میں نے اپنے اللہ تعالٰی کے حضور میں رجوع کیا" میں نے عرض کی، فَوَضَعَ شَطْرَھَا "پس اللہ تعالٰی نے میری امت پر سے بعض نمازوں کو ان پچاس نمازوں سے گھٹا دیا" اور لفظ شطر نصف کے معنی میں بھی آیا ہے لہٰذا اگر نصف مراد لی جائے تو پہلے مرتبے میں پچیس نمازوں کی کمی ہو گی اور دوسری مرتبہ جو لفظ شطر آیا ہے تو وہ پچیس کا نصف یعنی ساڑھے بارہ بنتا ہے اور جب اس کی تکمیل کی جائے تو تیرہ نمازیں بنتی ہیں اور تیسری مرتبہ سات کی تخفیف ہو جائے تو پانچ باقی رہتے ہیں لیکن یہ بعض روایات کے مخالف ہے اس جگہ پانچ نمازوں کی تخفیف ہر مرتبہ آئی ہے چنانچہ روایت سے ثابت ہے اور شیخ حافظ ابن حجر نے اسی کو معتمد سمجھا ہے اور دوسری روایات کو اس پر محمول کیا ہے لہٰذا اس صورت میں شطر سے مراد جزو یا بعض ہے کہ شطر کے یہ معنی بھی آئے ہیں، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقُلْتُ فَوَضَعَ شَطْرَھَا "پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے بعض نمازوں کی تخفیف کر دی ہے یا نصف نمازوں کی" فَقَالَ رَاجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ "موسیٰ علیہ السلام نے کہا اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جائیں پس بے شک اس کے کرنے پر بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ



Marfat.com

وسلم کی امت طاقت نہیں رکھے گی "فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا "پس میں واپس لوٹا تو اللہ تعالی نے اس سے بھی بعض حصے کی تخفیف کر دی" یا اس کے نصف کی تخفیف کر دی، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ "پھر میں نے موسی علیہ السلام کی طرف رجوع کیا" فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَٰلِكَ "پس موسی علیہ السلام نے کہا کہ پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف پس تحقیق اس کی ادائیگی پر بھی تمھاری امت طاقت نہیں رکھتی" فَرَاجَعْتُهُ "پس میں اپنے پروردگار کی طرف پھر گیا" فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ "پس اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازیں فعل اور تعداد میں ہیں اور ثواب میں پچاس ہیں" یعنی ہر نماز میں دس حسنات (درجات) ہیں چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے من جاء باالحسنت فلہ عشر امثالھا (جو ایک نیکی لایا اس کے لئے اس کی مانند دس نیکیوں کا ثواب ہے) یعنی ثواب کم نہیں ہوا اور نماز میں تخفیف ہو گئی، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ "میرے نزدیک پانچ اور پچاس کی مساوات میں یہ قول تبدیل نہیں کیا جا سکتا" یا یہ ہے کہ میرے نزدیک بخلاف قضائے معلق کے قضائے مبرم تبدیل نہیں ہو سکتی قضائے معلق میں سے اللہ تعالی جو چاہے محو کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جانتے تھے کہ اللہ تعالی کا قول تبدیل نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تخفیف نماز کے لئے بار بار جانا اس وجہ سے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سمجھتے تھے کہ قطع و ابرام کے باوجود پہلا قول واجب نہ تھا اور بعض نے کہا ہے کہ عدم تبدیل قول سے مراد ان پانچ نمازوں کے مقرر ہونے کے بعد عدم تبدیل ہے یعنی ان پانچ نمازوں میں کوئی کمی ممکن نہیں لیکن اس لفظ کے ساتھ یہ معنی مناسب نہیں کیونکہ اس کے بعد ذکر کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ تخفیف کی التجا نہیں کرتا ہوں کیونکہ اپنے پروردگار سے مجھے حیا آتا ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ فرما دیتے کہ اس سے زیادہ تخفیف ممکن نہیں ہے اگر کہا جائے کہ ہرگاہ تبدیل قول نہیں ہوتا پس پچاس کو پانچ کے ساتھ کیسے تبدیل کر دیا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عدم تبدیل اخبارات میں ہے (احادیث مبارکہ میں ہے) بخلاف تکلیفات شرعیہ (احکام قرآن) کے جو کہ نسخ سے بھی تبدیل نہیں ہوتے، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي "پس میں موسی علیہ السلام کی طرف لوٹا تو موسی علیہ السلام نے کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف پھر لوٹ جا میں نے کہا کہ میں اپنے رب تعالی سے حیا کرتا ہوں" ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، یہ مجہول اور معلوم دونوں صیغوں سے روایت ہے "پھر مجھے لے جایا گیا یا مجھے جبریل لے چلا" حَتَّى انْتَهَى إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى "یہاں تک کہ درخت سدرۃ المنتھی تک میرے ساتھ جبریل پہنچا" اور یہ درخت بیر (بیری) کا ہے جو کہ آسمانوں سے اوپر ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ وہ سدرہ چھٹے آسمان کے اوپر ہے پس یہ احتمال ہے کہ اس کی جڑ چھٹے آسمان میں ہو اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان پر ہوں اور منتھی اس وجہ سے اس کا نام رکھا گیا کہ ملائکہ کا علم اس



Marfat.com

جگہ پر جا کر ختم ہو جاتا ہے اور سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کوئی بھی اس سے آگے تجاوز نہ کر سکا اور دوسری یہ بات ہے کہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ اس مقام کو منتھی اس جہت سے کہتے ہیں کہ اوپر سے جو کچھ نیچے آتا ہے اس مقام پر منتھی ہوتا ہے اور نیچے سے جو اوپر جاتا ہے وہ بھی اس جگہ پر منتھی ہو جاتا ہے یا شہداء اور مقربان حق (اولیاء اللہ) کی ارواح یہاں آکر منتھی ہو جاتی ہیں غَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِیْ مَا هِیَ "اور اس سدرہ کو قسما قسم رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا اور اس کا احاطہ کیا ہوا تھا جسے میں نہیں جانتا تھا" یعنی وہ رنگ کس کس قسم کے تھے چنانچہ قرآن حکیم کی آیت میں موجود ہے اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى (جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا) ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ "پھر میں جنت میں داخل ہو گیا" فَاِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ "پس ناگاہ اس بہشت میں موتیوں کی لڑیاں ہیں" اور لفظ حبائل، حائے مہملہ، بائے موحدہ اور اس کے بعد الف یائے مثناۃ تحتیہ سے ہے اور آخر میں لام جو ہے یہ حبالہ کی جمع کا ہے جس کے معنی ہیں لڑی اور حبال لولو کے معنی موتیوں کی لڑی ہے، وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ "اور ناگاہ اس بہشت کی مٹی مشک ہے" یعنی اس مٹی میں مشک کی خوشبو ہے"

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ "عبداللہ بن یوسف نے ہمیں حدیث بیان کی اس نے کہا کہ مالک بن انس نے ہمیں خبر دی" یہ مالک بن انس صاحب مذہب ہے، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ "وہ صالح بن کیسان سے روایت کرتا ہے" کیسان کی کاف پر زبر ہے "وہ عروہ بن زبیر بن عوام سے روایت کرتا ہے" عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتا ہے جو کہ ام المومنین ہے کہ انہوں نے کہا" فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِی الْحَضَرِ وَ السَّفَرِ "جس وقت نماز فرض ہوئی اللہ تعالی نے ہر نماز میں دو دو رکعتیں فرض کیں خواہ وہ حضر (مقیم) میں ہو یا سفر میں" اس نماز سے مراد نماز رباعیہ (چار رکعتیں) ہے اس لئے کہ امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ الا المغرب (سوائے مغرب کے) یہ اس لئے کہ یہ دن کا وتر ہے، فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ "پس مقرر کر دی گئیں اور قرار دے دی گئیں دو رکعتیں سفر کی نماز میں" وَزِيْدَ فِی صَلٰوةِ الْحَضَرِ "اور حضر (مقیم) کی نماز میں زیادہ کر دی گئیں" حنفیہ نے اس پر تمسک کیا ہے کہ سفر میں اپنی اصل پر ہی قصر کریں کے یعنی دو رکعت پر ہی پس چار رکعت پوری کرنا درست نہیں ہے لیکن شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا کا قول ہے اور احتمال ہے کہ انہوں نے اپنے اجتہاد کی وجہ سے کہا ہو اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ اخبار (حدیث) امر وقوعی سے ہے اور اخبارات (احادیث) میں صحابی کا قول سماع پر ہوتا ہے کیونکہ اخبار (حدیث) میں اجتہاد کا دخل نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت آئی ہے فرضت الصلوٰۃ فی الحضر اربع و فی السفر رکعتین (مقیم پر نماز کی چار رکعتیں فرض کی گئی ہیں اور مسافر پر دو رکعتیں) اور یہ قول دونوں معنوں کا اہتمام رکھتا ہے۔



Marfat.com

# بَابُ

## وُجُوبِ الصَّلٰوةِ فِی الثِّیَابِ

"اس باب میں کپڑوں (لباس) کے ساتھ نماز کے واجب ہونے کا بیان ہے"

اس لباس سے مراد ستر عورت (یعنی ناف اور گھٹنوں کے ساتھ بدن کا چھپانا) اور جمع کا لفظ عرب کے قول کی مانند ہے کہ فلاں یرکب الخیول و یلبس البرود، یعنی باوجود رکوب کے ایک خیل اور لباس کے ایک برد اور یہ جمع کا لفظ اوقات مختلفہ کے اعتبار سے کہا جاتا ہے اور یہ ستر عورت نماز کے صحیح ہونے کے لئے حنفیہ، شافعیہ، عامہ فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک شرط ہے لیکن حنفیہ اپنے آپ سے ستر کو شرط قرار نہیں دیتے اگر یہ شخص محلول الجیب ہو اور اپنی عورت پر اس کی نظر پڑے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور بعض کہتے ہیں کہ فی نفسہ ستر عورت فرض ہے نماز کے فرائض سے نہیں ہے اور اسماعیل بن بکیر اور شیخ ابوبکر نے کہا کہ یہ نماز کی سنتوں سے ہے۔ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ "یہ باب اللہ تعالٰی کے اس قول کے بیان میں ہے کہ اپنی زینت کو لے لو" یعنی اپنا لباس پہن لو "ہر سجدہ کے وقت یا ہر مسجد کے وقت" حال کے اعتبار سے اس رسم کا اطلاق محل پر ہے اور مراد اس مسجد سے نماز ہے اور طواف ہے، وَمَنْ صَلّٰی مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ "اور (اس بیان میں) کہ جو شخص ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھے" وَیُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ "اور سلمہ بن اکوع سے ذکر کیا جاتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا" تعلیق اور تمریض کی بناء پر لفظ یذکر مجہول ہے، یَزُرُّهٗ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ، زائے معجمہ پر پیش ہے اور رائے مہملہ پر شد ہے "وہ کپڑا جس سے یہ اپنے بدن کو لپیٹتا ہے یا (اس کپڑے کو) اکٹھا کرتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک کانٹے سے ہی اس کے دونوں کناروں کو بند کرے" چنانچہ کہا جاتا ہے زررت

القمیص زرا ای شددت ازارہ (مضبوط بند کر دیا اسے) اور یزرہ کے معنی یجمع بین طرفیہ کیلا یری عورتہ (یعنی دونوں کناروں کو اکٹھا کرے تا کہ اس کی عورت نظر نہ آئے) اور یہ حدیث سلمہ بن اکوع کے سوال کے جواب میں تھی کہ اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انی رجل اصیدا فاصلی فی القمیص الواحد قال نعم زرہ ولو بشوکۃ یہ ابن حبان کے الفاظ ہیں اور اس حدیث میں لفظ غائب مذکورہ ہے کہ سوال غائب شخص کے بارے میں اور بعض روایات میں تذرہ مخاطب کے صیغے سے بھی آیا ہے، وَفِی اِسْنَادِہٖ نَظْرٌ "اور اس حدیث کے اسناد میں نظر (کچھ گفتگو) ہے" یہ اس وجہ سے کہ اس کے راویوں میں موسی بن محمد تیمی ہے اور وہ حدیث میں مطعون ہے، وَمَنْ صَلّٰی فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ یُجَامِعُ فِیْہِ مَالَمْ یُرَفِیْہِ اَذًی "اور یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو اس کپڑے میں نماز پڑھتا ہے جس کپڑے میں اپنی عورت کے ساتھ جماع کرتا ہے جب تک کہ اس کپڑے پر نجاست نہیں دیکھتا" وَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ "اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ برہنہ ہو کر کوئی بھی بیت اللہ کا طواف نہ کرے" اس لئے کہ طواف بمنزلہ نماز ہے طواف میں وہ سب شرائط موجود ہیں جو کہ نماز کے اندر شرط ہیں نیز اسی مناسبت کی وجہ سے اس کو اس باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ "ہمیں موسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی وہ محمد سے روایت کرتا ہے" یہ محمد بن سیرین ہے، عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ "وہ ام عطیہ سے روایت کرتا ہے" یہ ام عطیہ، کعب کی لڑکی ہے صحابیہ ہے اس کا نام نسیبہ ہے، قَالَتْ اُمِرْنَا "ام عطیہ نے کہا ہمیں حکم دیا گیا" لفظ امرنا، متکلم مع الغیر مجہول ہے، اَنْ نُّخْرِجَ الْحُیَّضَ یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ "یہ کہ ہم اپنی حائضہ عورتوں کو عیدین (عید الفطر اور عید الاضحی) کے دن نکال لائیں" اور لفظ نخرج، باب افعال سے ہے نخرج کی نون پر پیش ہے، خائے معجمہ پر جزم ہے، رائے مہملہ کے نیچے زیر ہے، صیغہ متکلم ہے اور لفظ حیض کے حائے مہملہ پر پیش ہے اور یائے مثناۃ تحتیہ پر شد ہے حائض کی جمع ہے، وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ "اور صاحبان پردہ اور ستر عورتوں کو بھی" (



Marfat.com

عیدین کے دن باہر نکال لائیں) خدور، خائے معجمہ اور دال مہملہ کے ساتھ ہے، سترھا ای صواحبات الستور (پردہ دار عورتیں) فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ دَعْوَتَهُمْ "پس حاضر ہو جائیں وہ عورتیں مسلمانوں کی جماعت میں اور ان مسلمانوں کی دعا میں" وَ يَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ "اور حائضہ عورتیں ان عورتوں کی جائے نماز سے ایک طرف ہو جائیں جو حائضہ نہیں ہیں" اور مصلا جاء کو کہتے ہیں یعنی نماز کی جگہ پر نہ آئیں علیحدہ رہیں یہاں تک کہ دعا میں شریک ہو جائیں اور بعض روایات میں عن مصلاھم آیا ہے اور مصلا کی میم پر پیش ہے صاد مہملہ پر زبر ہے اور لام پر شد ہے یعنی جائے نماز، قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ "ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعض عورتیں ہم میں ایسی ہیں کہ ان پر چادریں نہیں ہیں" پس وہ کس طرح پردہ کریں اور یہ واقعہ آیت حجاب کے اترنے کے بعد تھا لہذا اس نے پوچھا اور لفظ جلباب، جیم کی زیر کے ساتھ ہے اور چادر کو کہا جاتا ہے، قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ وہ عورت کہ جس کے پاس چادر ہے دوسری بغیر چادر والی عورت کو اپنے ساتھ اوڑھا دے" یعنی اپنی چادر کو اس پر ڈال دے تاکہ دونوں کا پردہ ہو جائے یا یہ ہے کہ ہر وہ صاحبہ جو کہ دو چادریں یا زیادہ رکھتی ہے چاہیے کہ ایک چادر دوسری عورت کو دے دے دونوں معنی لفظ میں پائے جاتے ہیں، قال الکرمانی ای تشرکھا فی جلبابھا یعطیھا جلبابا مستقلا من جلابیبھا فھو محتمل للمعنلیین یہ لفظ لتلبسھا جو ہے تائے فوقیہ پر پیش ہے اور لام پر جزم ہے اور بائے موحدہ کے نیچے زیر ہے اور سین پر زبر ہے اور اس حدیث کی مطابقتہ ترجمہ یہ ہے کہ ہر گاہ عید کی نماز کے لئے باہر آنے پر لباس واجب ہے لہذا نماز بطریق اولی واجب ہے اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ اس حدیث میں عورتوں پر لباس کا وجوب (واجب ہونا) معلوم ہوتا ہے تو مردوں پر لباس کا وجوب کہاں سے معلوم ہوا اور اس کا یہ جواب ہے کہ سب کا اور مرد کے مقابلے میں عورت کے لئے اس کے تمام بدن کو ڈھانپنے کا حکم ہے اور ستر کے ڈھانپنے پر اتفاق ہے لہذا ہر طریقے پر ثابت ہو گیا کہ عورت کا سارا بدن نماز میں ڈھانپنا ضروری ہے اور مرد کے لئے بھی اس کا ستر عورت ڈھانپنا لازمی ہے اس لئے کہ عورت کے پورے جسم اور مرد کے ستر عورت کا حکم ایک ہی ہے۔ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ "عبداللہ بن رجاء نے کہا" اور رجاء کی جیم پر مد ہے اور راء پر زبر ہے اور جیم ہلکی ہے یعنی اس پر شد نہیں ہے اور یہ ابو عمر غدانی ہے غین پر پیش ہے اور دال پر زبر ہے اور نون کے ساتھ ہے یا بصری ہے، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ "ہمیں عمران نے حدیث بیان کی" عمران کی عین کے نیچے زیر ہے قطانی ہے بصری ہے، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ "اس نے کہا کہ ہمیں محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں ام عطیہ



Marfat.com

نے حدیث بیان کی" سَمِعتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ "کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

## باب

### عَقْدِ الْاِزَارِ عَلَی الْقَفَافِی الصَّلٰوۃ

"یہ باب نماز کے دوران گردن میں ازار بند باندھنے کے متعلق ہے" اور قفا کے معنی پیچھے سے لانا ہے یعنی پیٹھ کی طرف سے باندھنا اور ازار اس چادر کو کہتے ہیں جو جسم کے نچلے آدھے حصے پر باندھی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دوسری چادر نہیں ہوتی یہ ایک ہی ہوتی ہے اور اس کو جسم کے نچلے آدھے حصے پر باندھتے ہیں اور اگر اس چادر سے کچھ بچ جائے تو اسے پیچھے کمر پر باندھ دیتے ہیں، قَالَ اَبُوْحَازِم "ابوحازم نے کہا" حازم حائے مہملہ اور زائے معجمہ کے ساتھ ہے اور اس کا نام سلمہ بن دینار اعرج ہے، زاہد ہے، مدنی ہے، عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ "وہ سھل بن سعد سے روایت کرتا ہے" یہ انصاری ہے صحابی ہے تمام صحابہ کے آخر میں مدینہ میں فوت ہوا ساعدی ہے اس کی کنیت ابو العباس ہے خزرجی ہے اسلام سے پہلے اس کا نام حزن تھا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کا نام سھل رکھا جو حزن کی ضد ہے، صَلُّوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْ اُزْرِهِمْ عَلٰی عَوَاتِقِهِمْ لفظ صلوا ماضی کا صیغہ ہے" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ صحابہ نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ اپنی تہہ بند کو اپنی شانوں کے اوپر باندھے ہوئے ہوتے تھے" لفظ عاقدی حال ہے اور لفظ ازر ہمزہ پر پیش اور زائے معجمہ پر بھی پیش ہے یہ ازار کی جمع ہے اور وہ چادر (لنگ) ہے جس کو بدن کے نچلے حصے پر پہنا جاتا ہے اور لفظ عواتق، عاتق کی جمع ہے اور وہ شانہ ہے شانہ پشت کی طرف گردن کے ساتھ ہوتا ہے اس لئے یہ گردن کے پیچھے ہے۔



Marfat.com

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ "ہمیں احمد بن یونس نے حدیث بیان کی" اور یہ نسبت اس کے دادا کی طرف ہے کیونکہ اس کا باپ تو عبداللہ تھا یہ کوفے میں فوت ہوا، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ "ہمیں عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی" یہ عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، قَالَ حَدَّثَنِی وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ "اس نے کہا کہ مجھے واقد بن محمد نے حدیث بیان کی" واقد، قاف کی زیر سے ہے دال مہملہ ہے، قرشی ہے، عدوی ہے، مدنی ہے، عاصم بن محمد کا بھائی ہے، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ "وہ محمد بن منکدر سے روایت کرتا ہے" یہ مشہور تابعی ہے، قَالَ صَلّٰی جَابِرٌ فِی اِزَارٍ قَدْ عَقَدَہٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاہُ "محمد بن منکدر نے کہا کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے ایک تہہ بند میں نماز پڑھی یہ تہہ بند اس نے گردن کے پیچھے باندھ رکھی تھی" اور لفظ قبل، قاف کی زیر سے اور بائے موحدہ کی زبر سے ہے، ای جہت قفاہ (پیچھے گردن کی طرف) وَثِیَابُہٗ مَوْضُوْعَۃٌ عَلَی الْمِشْجَبِ "اور اس کے کپڑے لکڑی کے اوپر پڑے ہوئے تھے" اور لفظ مشجب، میم کی زیر شین معجمہ کی زبر سے ہے یہ ایسی لکڑیاں ہیں کہ جن کے سر ملے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے پاؤں کھلے ہوئے ہوتے ہیں اس کے اوپر کپڑے وغیرہ رکھے جاتے ہیں، قَالَ لَہٗ قَائِلٌ فِی اِزَارٍ وَاحِدٍ "ایک کہنے والے نے جابر کو کہا" وہ کہنے والا عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت تھا "کہ آیا تو ایک تہہ بند میں نماز پڑھتا ہے" فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِکَ لِیَرَانِیْ اَحْمَقُ مِثْلُکَ" پس جابر نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ یہ کام میں نے اس لئے کیا ہے تاکہ تیری طرح کا احمق مجھے دیکھ لے" اور انکار کرے اور میں اس کے سامنے اس کے جواز کا اظہار کروں تاکہ وہ میری اقتداء کرے، وَاَیُّنَا کَانَ لَہٗ ثَوْبَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "ہم میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں کون ایسا تھا جس کے پاس دو کپڑے ہوتے" جان لینا چاہیے کہ نماز میں ایک کپڑے کے استعمال پر جواز کے خلاف منع ثابت ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ لا تصلین فی ثوب واحد وان کان اوسع ممابین السماء والارض، اور عامہ فقہاء بھی اس کے برخلاف ہیں (رواہ ابن ابی شیبہ)

حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ "ہمیں مطرف نے حدیث بیان کی" میم پر پیش ہے، طائے مہملہ پر زبر ہے رائے مہملہ پر شد اور نیچے زیر ہے اور فاء بھی ہے عبداللہ کا بیٹا ہے، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ "اس نے کہا کہ ہمیں ابو مصعب نے حدیث بیان کی" میم پر پیش ہے عین پر زبر ہے بن عبداللہ بن سلیمان اصم مدنی ہے یہ ابو مصعب ام المومنین جنابہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مولیٰ ہے اور امام مالک کا مصاحب ہے، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِی الْمَوَالِیْ "اس نے کہا کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی الموالی نے حدیث بیان کی"



Marfat.com

اور لفظ موالی جواری کے وزن پر ہے، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ "وہ محمد بن منکدر سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جابر نے کہا کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے"

## بَابٌ

### الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا

"یہ باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے اس حال میں کہ وہ کپڑا بدن پر لپیٹا ہوا ہو" کرمانی نے کہا ہے کہ التحاف لغت میں ڈھانپنے کے معنی میں ہے یعنی پہننا اور پردہ کرنا ہے، ای متغطیا و کل شیی تغطیت بہ فقد التحفت لہ (ڈھاپنا ہر وہ چیز جس سے کہ ڈھانپا جائے اس کو التحفت کہتے ہیں) اور توشح بھی معنی کے اعتبار سے لباس اور پہننا ہے۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ "زھری نے اپنی حدیث میں کہا کہ ملتحف کی معنی متوشح کے ہیں" وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهٖ "اور متوشح اسے کہتے ہیں کہ نمازی اس کپڑے کو مخالف کناروں سے اپنے کندھے پر رکھے" وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ "اور یہ توشح اس شخص کے دونوں کندھوں پر مشتمل ہے" اس کپڑے کا کندھے پر دونوں کناروں کی مخالف سمت سے ہونا اس طریقے سے ہے کہ اس چادر کے ایک کنارے کو لے جو اس نے داہنے کندھے پر ڈالی ہوئی ہے اور بائیں ہاتھ کے نیچے سے اسے نکال لے اور اس کا دوسرا کنارہ لے جو اس نے بائیں کندھے پر ڈالا ہے داہنے کے نیچے سے نکالے اس کے بعد ان دونوں کناروں کو اپنے سینے پر باندھ دے، قَالَ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ "مولف نے کہا کہ ام ھانی نے کہا" اس کا نام فاختہ ہے ابوطالب کی لڑکی ہے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ الکریم کی ہمشیرہ ہے، اِلْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ "نبی کریم صلی اللہ



Marfat.com

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کپڑا اپنے اوپر لپیٹا" وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ "اپنے دونوں شانوں مبارک پر مخالف کناروں سے کپڑا اوڑھا"۔

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى "ہمیں عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ "عبیداللہ نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ھشام بن عروہ نے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ "وہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتا ہے" سلمہ کی لام پر زبر ہے اس کا نام ابو سلمہ عبداللہ ابن عبدالاسد ہے مخزومی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ربیب ہے اس کی ماں ام المومنین ام سلمہ ہے یہ (ان کے بطن سے) ۲ھ میں حبشہ میں پیدا ہوا اور مدینہ منورہ میں عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی اور بخاری شریف میں اس کی یہی ایک حدیث ہے، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ "یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور تحقیق اپنے کپڑے کے دونوں کنارے مخالف سمت سے لئے ہوئے تھے"۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ "ہمیں محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں یحیی قطان نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں ھشام بن عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی" جس کا نام عروہ ہے" اور وہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتا ہے یہ کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کپڑے میں ام سلمہ کے گھر میں نماز پڑھتے دیکھا" قَدْ أَلْقٰى طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ "تحقیق ڈال رکھا تھا اس کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں شانوں پر"

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ "ہمیں عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ "اس نے کہا کہ ہمیں ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ھشام سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جس کا نام عروہ ہے "یہ کہ تحقیق عمر بن ابی سلمہ نے اس کو خبر دی" قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ "اس نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا" مُشْتَمِلًا بِهٖ "اس حال میں کہ اس کپڑے کو اپنے آپ پر لپیٹے ہوئے تھے" اس لپیٹنے کا طریقہ پہلے گزر چکا ہے، فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ "ام سلمہ کے گھر میں" وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ "درآں حال کہ اپنے اس

کپڑے کے دونوں کنارے اپنے دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے"

حَدَّثَنَا اِسمَاعِیلُ بنُ اَبِی اُوَیسٍ قَالَ حَدَّثَنِی مَالِکٌ "ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں مالک بن انس نے حدیث بیان کی" عَن اَبِی النَّضرِ "وہ ابی النضر سے روایت کرتا ہے" نون پر زبر ہے اور ضاد معجمہ پر جزم ہے جو کہ سالم بن ابی امیہ ہے، مَولٰی عُمَرَ بنِ عُبَیدِ اللّٰہِ "یہ عمر بن عبید اللہ کا آزاد کردہ ہے" اَنَّ اَبَا مُرَّۃَ مَولٰی اُمِّ ھَانِئٍ بِنتِ اَبِی طَالِبٍ اَخبَرَہٗ "یہ کہ ابا مرہ جو کہ ام ھانی بنت ابی طالب کا آزاد کردہ ہے" ام ھانی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی ہمشیرہ ہے "اس نے مولی عمر بن عبید اللہ کو خبر دی" اَنَّہٗ سَمِعَ اُمَّ ھَانِئٍ بِنتَ اَبِی طَالِبٍ تَقُولُ "یہ کہ ابا مرہ نے ام ھانی بنت ابی طالب سے سنا کہ وہ کہتی تھیں" ذَھَبتُ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتحِ "میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے موقع پر حاضر ہوئی" یہ رمضان تھا فَوَجَدتُّہٗ یَغتَسِلُ "پس میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں پایا کہ وہ غسل فرما رہے تھے" وَفَاطِمَۃُ بِنتُہٗ تَستُرُہٗ "اور ان کی صاحبزادی فاطمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر پردہ کیا ہوا تھا" قَالَت فَسَلَّمتُ عَلَیہِ "ام ھانی نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا" فَقَالَ مَن ھٰذِہٖ "پس نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ عورت کون ہے؟" قُلتُ اَنَا اُمُّ ھَانِئٍ بِنتُ اَبِی طَالِبٍ "میں نے کہا میں ام ھانی بنت ابی طالب ہوں" فَقَالَ مَرحَبًا بِاُمِّ ھَانِئٍ "نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام ھانی بہت اعلی جگہ پر آئی" لفظ مرحبا مفعول ہے فعل محذوف ہے اور اسم مکان ہے یعنی اتیت مکان رحبا ای واسعا اور بعض روایات میں یا ام ھانی آیا ہے اور بعض روایات میں بام ھانی آیا ہے، فَلَمَّا فَرَغَ مِن غُسلِہٖ "پس جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اپنے غسل سے فارغ ہوئے" قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ مُلتَحِفًا فِی ثَوبٍ وَاحِدٍ "کھڑے ہوئے پھر آٹھ رکعت نماز پڑھی اس حال میں کہ ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹے ہوئے تھے" یعنی ایک چادر میں، فَلَمَّا انصَرَفَ "پس جب نماز پڑھ چکے" یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہوئے، قُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ زَعَمَ ابنُ اُمِّی "میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یہ دعوی کیا ہے میری ماں کے بیٹے نے" یعنی میرے بھائی نے جو کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہے اگرچہ ام ھانی ماں اور باپ دونوں کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی حقیقی بہن ہے لیکن یہاں والدہ کی طرف سے محبت کے تقاضے اور رعایت کے باعث زیادہ موکد ہے اور یہ شفقت کے صدور کے منافی نہیں ہے اور لفظ زعم قال یا ادعی کے معنی میں بھی آیا ہے، اَنَّہٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَد اَجَرتُہٗ"

ارادہ کئے ہوئے ہے کہ اس شخص کو قتل کرے جس کو میں نے امن دی ہوئی ہے" اور لفظ قاتل اسم فاعل ہے فعل ماضی نہیں ہے، فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ "وہ فلاں بن ہبیرہ ہے" ہبیرہ کی ھاء پر پیش ہے بائے موحدہ پر زبر ہے بن ابی عمر مخزومی ہے ہبیرہ جو کہ ام ھانی کا شوہر تھا اس سے ام ھانی نے اولاد پیدا کی تھی جس سے ھانی پیدا ہوئی تھی اور وہ مشرک مرا ام ھانی مسلمان ہو گئی اور اس جگہ فلاں کے لفظ سے مراد جعدہ ہے جو کہ ام ھانی کے بطن سے ہے اور احتمال ہے کہ اس کا کوئی دوسرا بیٹا ہو اور زبیر بن بکار نے کہا کہ اس سے مراد حارث بن ھشام مخزومی ہے اور لفظ فلاں مرفوع ہے ھو اس میں مقدر ہے، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ "پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس تحقیق ہم نے اس کو امان دے دی جس کو تو نے امان دے دی" اور لفظ اجرنا ہمزہ مکسورہ سے ہے یعنی تیری امان دینی ہمارے امان دینے کی مانند ہے پس حضرت علی کو چاہیے کہ اسے قتل نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان جو کسی عورت یا مرد کو امان دے منظور ہے، یَا اُمَّ ھَانِیٍٔ "اے ام ھانی" قَالَتْ اُمُّ ھَانِیٍٔ "ام ھانی نے کہا" وَذٰلِکَ ضُحًی "نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا یہ آٹھ رکعت پڑھنا نماز ضحی (چاشت) تھی"

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ سَائِلًا سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ "ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی" تینسی ہے "کہا کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی اور وہ ابن شہاب زھری سے روایت کرتے ہیں اور وہ سعید ابن مسیب سے روایت کرتے ہیں وہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق ایک سائل نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے ایک کپڑے کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ "پس نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں" یعنی نہ تھے اور نہ ہی تمھارے پاس دو کپڑے ہیں یہ استفہام انکاری ہے یعنی نہیں اور نہ تھے تمھارے پاس دو کپڑے اور نماز فرض ہے لہذا ایک کپڑے میں نماز درست ہے۔

## بَابٌ

یہ باب ہے

اِذَا صَلّٰی فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْیَجْعَلْ عَلٰی عَاتِقَیْہِ



Marfat.com

"جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو چاہیے کہ اپنے دونوں شانوں کو اس کپڑے کے ساتھ ڈھانپ لے" یعنی اس کپڑے کے بعض حصے سے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ "ہمیں ابو عاصم نے حدیث بیان کی" اس کا نام ضحاک بن مخلد ہے "وہ مالک بن انس سے روایت کرتا ہے وہ ابی الزناد سے روایت کرتا ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ "وہ روایت کرتا ہے عبدالرحمٰن ہرمز اعرج سے" "عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ" وہ ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰی عَاتِقَيْهِ شَیْءٌ "اس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جبکہ اس کے شانوں پر کوئی چیز (کپڑا) نہ ہو" یہ نہی کراہت کے لیے ہے۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ "ہمیں ابو نعیم نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں شیبان نے حدیث بیان کی" یہ شیبان بن عبدالرحمن ہے، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ "وہ یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرتا ہے وہ عکرمہ سے روایت کرتا ہے" یہ عکرمہ ابن عباس کا آزاد کردہ ہے، قَالَ سَمِعْتُهٗ "یحیی نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا" اَوْ كُنْتُ سَاَلْتُهٗ "یا میں نے عکرمہ سے پوچھا تھا "اور میرے پوچھنے کے بعد کہا تھا اور یہ جو او ہے یہ روای کا شک ہے کہ پہلے کہا یا میرے سوال کے بعد کہا میں نہیں جانتا کہ یہ کیسے ہوا، قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ "عکرمہ نے کہا کہ میں نے ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ کہتا تھا" اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے" مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ "جس نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی چاہیے کہ اس کپڑے کے دونوں کنارے مخالف اطراف میں ہوں" پہلے بیان کیا گیا ہے کہ چادر کا وہ کنارہ جو کہ دائیں کندھے پر ڈالا ہے لے لے اور بائیں ہاتھ کے نیچے سے گزارے اور چادر کا جو کنارہ بائیں کندھے پر ڈالا ہے اسے دائیں ہاتھ کے نیچے سے لے کر دونوں کو سینے پر باندھ لے۔

## باب تنوین سے ہے

"یہ باب ہے"

اِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

"کہ جس وقت کپڑا تنگ ہو (چھوٹا ہو) تو نمازی کیا کرے؟"

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ "ہمیں یحیی بن صالح نے حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ "اس



Marfat.com

نے کہا کہ ہمیں فلیح نے حدیث بیان کی" فاء پر پیش ہے لام پر زبر ہے اور حائے مہملہ ہے "بن سلیمان نے" عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْحَارِثِ "وہ سعید بن حارث سے روایت کرتا ہے" قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ "سعید نے کہا کہ ہم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھا" فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ "پس جابر نے کہا کہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے بعض سفروں میں نکلا" فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِيْ "میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک رات بعضے کاموں کے لئے حاضر ہوا" فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ "پس میں نے انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور اس وقت مجھ پر ایک چادر تھی" فَاشْتَمَلْتُ بِهٖ وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَانِبِهٖ "پس اس چادر سے میں نے اپنے آپ کو لپیٹا اور نماز پڑھنے لگا اس حال میں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہو گیا" فَلَمَّا انْصَرَفَ "پس جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے" قَالَ مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ "آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر تیرے رات کے وقت آنے کا کیا سبب ہے" اور لفظ سری، سین پر پیش ہے اور الف مقصورہ ہے جسکے معنی رات کو سیر کرنے کے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ سوال کرنا اس وجہ سے تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ اس وقت اس کا آنا کسی کام کی وجہ سے ہے، فَاَخْبَرْتُهٗ بِحَاجَتِيْ "پس میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی حاجت بتا دی" فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَاَيْتُ "پس جب میں (گفتگو سے) فارغ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے لپیٹنا تیرا جو میں نے تجھے دیکھا"! استفہام انکاری ہے اس لئے کہ کپڑا تنگ (چھوٹا) تھا وہ اس قابل نہ تھا کہ مخالف کناروں کی طرف سے اکٹھا کیا جاتا بلکہ اس کی تہہ بند باندھنی ہی کافی تھی اور چونکہ جابر نے اس کپڑے کو کناروں کی مخالفت کے ساتھ سینے پر باندھا تھا جس سے عورت بے پردہ ہوتی تھی، قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا "میں نے عرض کیا کہ ایک کپڑا تھا" قَالَ فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ "آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر چادر کھلی ہو تو اس کے ساتھ لپیٹ لو" اس طریقے سے کہ نصف کو تہہ بند بناؤ اور نصف کو چادر بناؤ، وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ "اگر تنگ (چھوٹا) کپڑا ہے تو اسے تہہ بند بنا لے"

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ "ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی" یہ مسرہد کا بیٹا ہے، حَدَّثَنَا يَحْيٰى "ہمیں یحیٰی قطان نے حدیث بیان کی" عَنْ سُفْيَانَ "وہ سفیان ثوری سے روایت کرتا ہے" قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ "اس نے



Marfat.com

کہا کہ ہمیں ابو حازم نے حدیث بیان کی" یہ ابو حازم سلمہ بن دینار ہے، عَن سَهْلٍ "وہ سہل سے روایت کرتا ہے" یہ سہل ساعدی ہے، قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ، ہمزہ پر پیش ہے، زائے معجمہ ہے ازار کی جمع ہے "وہ کہتا ہے کہ کچھ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ اپنی نیچے کی چادروں کو جو کہ ازار (تہہ بند) باندھ لیتے تھے" عَلٰی أَعْنَاقِهِمْ "اپنی گردنوں میں" كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ "چھوٹے بچوں کی مانند" کہ چھوٹے بچوں پر اسی طرح کپڑا باندھتے ہیں، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ "اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے لئے فرمایا" لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا" اے عورتو! سجدے سے اپنے سروں کو نہ اٹھاؤ یہاں تک کہ مرد بیٹھنے میں برابر بیٹھ جائیں" یعنی مرد عورتوں سے پہلے سجدے سے سر اٹھائیں یہ اس لئے فرمایا کہ اگر عورتیں مردوں سے پہلے سجدے سے سر اٹھائیں گی تو شاید مردوں کے پردے کی جگہ پر ان کی نظر پڑ جائے اور ان کے دلوں میں مردوں کی شہوت اور رغبت پیدا ہو۔

## بَابٌ

### الصَّلٰوةُ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

"یہ باب شامی جبہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے" شام معروف اقلیم (علاقہ) ہے جس میں انبیاء تھے چونکہ اس وقت اہل شام کافر تھے اور انہوں نے وہ جبہ بنایا تھا لہذا جب تک اس پر نجاست نہ ہو تو اس میں نماز درست ہے، وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ الَّتِي يَنْسِجُهَا الْمَجُوسِيُّ لَمْ يَرَ بِهَا الْحَسَنُ بَأْسًا" حسن بصری نے کہا ان کپڑوں کے بارے میں جو کہ مجوسی بنتے تھے" لفظ مجوسی یائے مفرد کے ساتھ ہے اور بغیر اس (یا) کے جمع ہے اگرچہ یہ جملہ کپڑوں کی صفت میں واقع ہے اور جملہ نکرہ کے حکم میں ہے اور ثیاب (کپڑے) معرفہ ہے لیکن چونکہ ثیاب (کپڑے) لام جنس کے ساتھ محل میں نکرہ کی مانند ہے اس لئے "حسن بصری ان کپڑوں کے پاک ہونے پر اعتقاد نہیں رکھتے تھے" اور گناہ سمجھتے تھے یعنی ان کے پہننے کو، ان کپڑوں میں ان کے دھونے سے پہلے بھی نماز پڑھنی جائز ہے یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو مکروہ جانا ہے،



Marfat.com

وَقَالَ مُعْمَرٌ "اور معمر بن راشد نے کہا" رَأَیْتُ الزُّهْرِیَّ یَلْبَسُ مِنْ ثِیَابِ الْیَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ "میں نے ابن شہاب زھری کو دیکھا کہ وہ یمن کے بنے ہوئے کپڑے پہنتے تھے جبکہ وہ بول (پیشاب) سے رنگے جاتے تھے" یعنی اس کپڑے کو دھونے کے بعد پہنتے اگر مراد اس پیشاب سے اس چیز کا پیشاب ہے جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا تو زھری کے نزدیک اس کے مذہب میں یہ پیشاب پاک ہے، وَصَلَّی عَلِیٌّ فِیْ ثَوْبٍ غَیْرِ مَقْصُوْرٍ "حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ بن ابی طالب ایسے کپڑے میں جو دھلا ہوا نہ ہو (نیا ہو) نماز پڑھتے تھے" مقصور، قصارا سے مشتق ہے جس کے معنی دھونا ہے۔ باب کے قرینے کے اعتبار سے ظاہر ہے کہ یہ کپڑا بھی کفار کا بنایا گیا ہوگا۔

حَدَّثَنَا یَحْیٰی "ہمیں یحیٰی نے حدیث بیان کی" بن موسیٰ بن زکریا بلخی ہے، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی" کہ اس کا نام محمد بن حازم ہے، عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ "وہ اعمش سے روایت کرتا ہے" جو کہ سلیمان بن مہران ہے "وہ مسلم سے روایت کرتا ہے" بن صبیح ہے، عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُغِیْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ "وہ مسروق سے روایت کرتا ہے وہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتا ہے" اور اس کو مسروق اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ لڑکپن میں اسے کسی نے چوری کر لیا تھا، قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ "مغیرہ نے کہا کہ میں ایک سفر میں پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا" یہ سن ۹ ھ غزوہ تبوک میں تھا، فَقَالَ یَا مُغِیْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ "پس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مغیرہ پانی کا لوٹا لے لے" اس لوٹے میں وضو کا پانی ہوتا تھا، اور لفظ اداوہ ہمزہ کی زیر سے ہے یہ وہ برتن ہے جس میں وضو کا پانی ہوتا ہے، فَاَخَذْتُهَا "پس میں نے وہ پانی کا لوٹا لے لیا" فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَوَارٰی "پس حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم چلے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے" فَقَضٰی حَاجَتَهٗ "پس اپنی قضائے حاجت کی" وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ شَامِیَّةٌ "اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم شامی جبہ پہنے ہوئے تھے" جس کو ملک شام میں کفار نے بنایا تھا اس لئے کہ اس وقت ملک شام دار کفار تھا، فَذَهَبَ لِیُخْرِجَ یَدَهٗ مِنْ کُمِّهَا "پھر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس جبے کی آستین سے ہاتھ مبارک نکالنے شروع کر دیئے" فَضَاقَتْ "پس آستین تنگ ہو گئی" اس لئے کہ شامی جبے کی آستینیں تنگ ہوا کرتی ہیں، فَاَخْرَجَ یَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا "پھر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک آستین سے نیچے کی طرف نکال لیا" فَصَبَبْتُ عَلَیْهِ "پس میں نے آنحضرت صلی



Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پانی ڈالنا شروع کر دیا" فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ "پھر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اپنے وضو کی مانند جو کہ نماز کے لئے کرتے تھے" وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى "اور دونوں موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی"۔

## بَابٌ

### كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّيْ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

"یہ باب نماز یا غیر نماز میں برہنہ ہونے کی کراہیت کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ "ہمیں مطر بن فضل نے حدیث بیان کی" میم پر زبر ہے طائے مہملہ ہے، قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ "اس نے کہا کہ ہمیں روح نے حدیث بیان کی" رائے مہملہ پر زبر ہے بن عبادہ ہے، قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ "روح نے کہا کہ ہمیں زکریا بن اسحق مکی نے حدیث بیان کی ہے" قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ "اس نے کہا کہ ہمیں عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا" يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ "اس حال میں کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قریش کے ساتھ کعبہ کی تعمیر میں پتھر اٹھا کر لے جا رہے تھے" شاید کعبہ کی بعض شکست خوردہ جگہ کی تعمیر کر رہے تھے اور یہ پتھر اٹھانا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے اور ایک روایت کے مطابق اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک (۳۵) پینتیس برس تھی اور ایک روایت میں آتا ہے کہ (۲۵) پچیس برس تھی اور ایک روایت میں آتا ہے کہ (۱۵) پندرہ برس تھی، وَعَلَيْهِ إِزَارُهٗ "اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی چادر مبارک تھی" یعنی وہ چادر جو ناف سے پنڈلی تک باندھتے ہیں (یعنی تہہ بند)، فَقَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّهٗ يَا ابْنَ أَخِيْ لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ "آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تو اپنی اس ازار (تہہ بند) کو کھول دیتا تو تجھے آسانی ہوتی" فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ "پس اپنے دونوں شانوں پر اس چادر کو ڈال دیتا اور اس پر پتھر اٹھاتا" یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جسد مبارک پتھر کی خراشوں سے بچ جاتا اور پتھر کے سختی سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک شانوں کو تکلیف نہ ہوتی بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت قریش کے نزدیک ستر عورت ضروری نہیں تھا، قَالَ فَحَلَّهٗ "جابر نے کہا حضور علیہ السلام نے اپنی چادر



Marfat.com

کشادہ کر دی" فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں مبارک شانوں پر اس چادر کو ڈال دیا" فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ "پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گر گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بے ہوش کر دیا گیا" ستر عورت کے ظاہر ہونے کے باعث حیا کی وجہ سے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہترین اخلاق اور حیائے کامل پر مجبول اور مخلوق (پیدا کئے ہوئے) تھے لہذا کثرت حیا کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ فرشتہ اترا اور اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تہہ بند کو باندھ دیا، فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا "اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

## بَابُ

الصَّلٰوةِ فِي الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ

"یہ باب قمیص، پاجامہ، چھوٹا پاجامہ" تائے مثناۃ فوقیہ پر پیش ہے اور بائے موحدہ پر شد ہے یہ ایک ایسا گاڑھا (سخت) کپڑا ہوتا ہے جسے ملاح لوگ ستر عورت کے لئے باندھتے ہیں "اور قبا میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے" قبا کے قاف پر زبر ہے اور بائے موحدہ تخفیف اور مد کے ساتھ ہے چھوٹے کپڑے کو کہتے ہیں یہ قبو سے مشتق ہے اس کپڑے کو اس نام کے ساتھ اس وجہ سے موسوم کیا گیا ہے کہ اس کے کنارے ملے رہتے ہیں اور پہلا شخص جس نے کہ یہ قبا پہنی وہ سلیمان علیہ السلام تھا۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ "ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی وہ ایوب سختیانی سے روایت کرتا ہے وہ محمد بن سیرین سے روایت کرتا ہے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ "اس نے کہا کہ ایک آدمی پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا" کہ صحیح ہے یا نہیں، فَقَالَ اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ "پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے پائے جاتے ہیں؟" یہ استفہام انکار کا ہے یعنی تم سب کے پاس دو کپڑے نہیں ہیں لہذا



Marfat.com

ایک کپڑے میں نماز درست ہے، ثُمَّ سَالَ رَجُلٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ "اس کے
ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا" کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ
کیسی ہے، فَقَالَ عُمَرُ اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا "پس حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ جب ا
تعالی تمہیں فراخی عطا فرما دے تو تم بھی وسعت اختیار کرو" یعنی دو کپڑوں میں نماز پڑھو اس لئے کہ ا
تعالی نے تمہیں فراخی بخش دی ہے اور ایک کپڑے میں اصل جواز ہے اور دو کپڑے میں مستحسن ہے
جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ "چاہیے کہ آدمی اپنے پر خوب کپڑے پہنے" یہ مقولہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی ع
کا ہے اگرچہ جمع لفظ ماضی ہے مگر اس سے مراد مستقبل اور امر ہے اور اسی طرح لفظ صلی بھی ہے
یعنی ای لیجمع علیہ ثیابہ و لیصل فیہا (اور چاہیے کہ خوب کپڑے پہنے اور ان میں نماز پڑھے) صَلّٰى
رَجُلٌ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ "چاہیے کہ آدمی نماز پڑھے ایک تہہ بند اور چادر میں" اور لفظ ازار اس چادر کے معن
میں ہے کہ جس کے ساتھ بدن کا نچلا نصف حصہ چھپایا جاتا ہے اور رداء اس چادر کو کہتے ہیں کہ جس
کے ساتھ بدن کا اوپر کا نصف حصہ چھپایا جاتا ہے، فِيْ اِزَارٍ وَقَمِيْصٍ "چاہیے کہ نماز پڑھے ازار میں اور
قمیص میں" فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ "چاہتے کہ نماز پڑھے پاجامے اور قبا میں" فِيْ تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ "چھوٹے پاجامے
اور قبا میں" فِيْ تُبَّانٍ وَقَمِيْصٍ "چاہیے کہ نماز پڑھے چھوٹے پاجامے اور قمیص میں" قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ فِيْ
تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ "ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں یہ
گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ چھوٹی قمیص اور ردا میں نماز پڑھے اور یہ طریقہ نہیں ہے اور اس پر
جزم (لازم کر لینا) کرنا مکروہ ہے یہ جو صورت آخرہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کی ہے یہ ظن
اور گمان کے ساتھ کہی ہے کیونکہ احتمال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ مذکورہ آخری
صورت نہ کہی ہو کیونکہ چھوٹا پاجامہ ستر عورت پورا نہیں کر سکتا ہے اس چھوٹے پاجامے میں ران باہر
رہتی ہے اور اوپر والی چادر بھی اس کو نہیں چھپاتی بر خلاف اس کے قبا اور قمیص سے پورا ستر عورت
حاصل ہو جاتا ہے ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ سب قسمیں اس تقاضے پر انحصار
کرتی ہیں کہ یہ صورت بھی ہو اور ستر بھی حاصل ہو جائے مگر شرط یہ ہے کہ ردا کھلی اور بڑی ہو۔

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ "ہمیں حدیث بیان کی عاصم بن علی نے اس
نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابن ابی ذئب نے وہ زھری سے روایت کرتا ہے وہ سالم سے وہ ابن عمر
سے روایت کرتا ہے کہ اس (ابن عمر) نے کہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم



Marfat.com

ے پوچھا کہ احرام باندھنے والا کیا (لباس) پہنے" فَقَالَ لَا یَلْبَسُ الْقَمِیْصَ "آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا احرام باندھنے والا قمیص نہ پہنے" وَلَا السَّرَاوِیْلَ "اور نہ ہی پاجامہ پہنے" وَلَا الْبُرْنُسَ "اور نہ برنس پہنے" برنس، بائے موحدہ پر پیش ہے اور نون پر بھی پیش ہے یہ بلاد عرب میں معروف کپڑا ہے جو سر کے ساتھ ملا ہوتا ہے یعنی برقعہ یا بڑا قلاہ، ابتدائے اسلام میں یہ پہنا جاتا تھا، سراویل لفظ مفرد ہے جمع کا معنی دیتا ہے اور اس کی جمع سراویلات ہے، وَلَا ثَوْبًا مَسَّہُ الزَّعْفَرَانُ "اور نہ ہی وہ کپڑا پہنے کہ اس پر زعفران لگا ہوا ہو" وَلَا وَرْسٌ "اور نہ وہ کپڑا پہنے جس پر ورس (زرد رنگ کی یمنی گھاس) ہو" ورس کی واو پر زبر ہے رائے مہملہ پر جزم ہے اور اس کے آخر میں سین مہملہ ہے یہ زرد رنگ کا گھاس ہے جو یمن میں پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کپڑوں کو رنگ دیا جاتا ہے، فَمَنْ لَمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْھُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ "پس جو شخص جوتا نہ پائے اسے چاہیے کہ وہ موزہ پہنے مگر اس طرح کہ اس موزے کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ دے جو کہ جوتوں کی مانند ہو جائے" وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ "اور نافع سے روایت ہے" یہ ابن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم سے اس سالم کی حدیث کی مانند روایت کرتا ہے۔

Marfat.com

# "بَابُ"

"مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ"

یہ باب اس چیز کے بیان میں ہے کہ جس سے عورت (بدن کی وہ جگہ جس کو دوسروں سے چھپانا لازمی ہے) کو چھپایا جاتا ہے

"لفظ یستر یاء مثناۃ تحتیہ پر پیش ہے تاء مثناۃ فوقیہ پر زبر ہے اور جائز ہے کہ پہلے کو زبر دی جائے اور دوسرے کو پیش، ما مصدریہ ہے یا موصولہ ہے اور من بیانیہ ہے اور عورت وہ چیز ہے کہ اس کے ظاہر کرنے سے حیا (شرم) کیا جاتا ہے اور شرع شریف میں اس اندام سے عبارت ہے کہ جس کا انکشاف منع ہے اور یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک آدمی کے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور گھٹنے اس کے اندر شامل ہیں، امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ناف اور گھٹنوں کے درمیان عورت ہے اور اہل ظاہر آدمی کے قبل اور دبل (آگے پیچھے) کو ہی عورت غلیظہ سمجھتے ہیں

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ "ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ بن سعید نے "ثقفی ہے بلخی ہے" اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث بن سعید نے "عَنِ ابْنِ شِهَابٍ "وہ ابن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں" عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ" وہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے" دال مہملہ ہے عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ "وہ ابی سعید خدری سے روایت کرتا ہے" قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ "ابو سعید خدری نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا" صاد مہملہ ہے اور میم پر شد ہے اور مد ہے اصمعی نے کہا ہے کہ اشتمال صماء یہ ہے کہ اپنے تمام بدن پر کپڑا لپیٹ لے کسی بھی طرح سے ہاتھ اس سے نہ نکل سکے اسی لئے اسے صماء کہتے ہیں کہ تمام سوراخ بند ہو جاتے ہیں چنانچہ سخت پتھر کو صخرہ صماء کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں کوئی دراڑ نہیں ہوتی اور یہ اشتمال مکروہ ہے کیونکہ نمازی کو نماز میں ہاتھوں کے ساتھ جو عمل کرنا ہوتا ہے وہ ان کے کرنے پر قدرت نہیں رکھتا، فقہاء کہتے ہیں کہ اشتمال صماء یہ ہے کہ ایک چادر ایک طرف سے اپنے کندھے پر اوڑھ لے تو اس صورت میں اگر انکشاف عورت ہو تو حرام ہے اور اگر انکشاف نہ ہو تو مکروہ ہے، وَ اَنْ يَحْتَبِىَ الرَّجُلُ "اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

کو احتباء کرنے سے منع کیا ہے " یعنی چوتڑوں پر بیٹھے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی رکھے ' فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْئٌ " اور ایک ایسے کپڑے میں جس سے کہ شرم گاہ نہ ڈھانپی ہو" لیکن ایسی صورت میں کہ شرم گاہ چھپی ہوئی ہو اس طرح بیٹھنا منع نہیں اور اس بیٹھنے کو حبوہ بھی کہتے ہیں حاء کی پیش ہے اور زیر بھی آتی ہے اور اہل عرب کے مجالس میں بیٹھنے کا یہی طریقہ تھا حَدَّثَنَا قَبِیْصَۃُ بْنُ عُقْبَۃَ "قبیصہ بن عقبہ نے ہمیں حدیث بیان کی" قبیصہ کے قاف پر زبر ہے اور عقبہ کے عین پر پیش ہے ' قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان ثوری نے" عَنْ اَبِی الزِّنَادِ "وہ روایت کرتے ہے ابی زناد سے " زاء معجمہ کے نیچے زیر ہے اس کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ "وہ اعرج سے روایت کرتا ہے وہ ابی ہریرہ سے روایت کرتا ہے "قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ "ابوہریرہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے " لفظ بیعتین باء موحدہ کی زبر ہے اور زیر سے بھی آیا ہے بیعۃ کی تثنیہ ہے جلسۃ کی مانند عَنِ اللِّمَاسِ یہ ان دو بیعۃ کا بیان ہے "ان دو بیعۃ میں سے ایک بیعۃ لماس ہے " اس بیعہ کو ملامسہ کہتے ہیں اور لماس لام کی زیر سے بھی ہے اور یہ عبارت ہے کہ لپٹے ہوئے کپڑے کو چھونا یا تاریک رات میں اسے خریدنا، پس اس کے دیکھنے کے بعد خیار نہیں رہتا اور یہی شرط ہوتی ہے کہ چھونے کے بعد تجھے خیار حاصل نہیں اور بعضوں نے بیعۃ ملامسیہ کی یہ تفسیر کی ہے کے اسی لمس کو بیعۃ قرار دے دے اور بیچنے والا کہے جب تو نے لمس کر دیا ہے تو بیعۃ ہو گئی، تیسری تفسیر اس کی یہ ہے کے جب لمس کیا تو خیار مجلس نہیں ہوتا۔ کرمانی اور قسطلانی نے اسی طرح کہا ہے ' وَعَنِ النِّبَاذِ "اور بیعۃ نباذ سے منع فرمایا" نون کے نیچے زیر ہے باء موحدہ ہے ذال معجمہ ہے اس کو بیعۃ منابذہ کہتے ہیں اور اس کی بھی دو تفسیریں کی گئی ہیں، پہلی یہ کہ باع (بیچنے والا) کپڑے کو خریدنے والے کی طرف بمنزلہ بیعہ کے پھینک دے بلکہ یہ عین بیعہ ہے اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ یوں کہے کہ جب میں تیری طرف کپڑا پھینکوں تو بیعہ لازم ہو گئی اور خیار ختم ہو گیا اور احتمال ہے کہ نبذ سے مراد سنگریزہ ہے کہ بیچنے والا کہے کہ جس کپڑے پر پتھر پھینکوں پس اس کپڑے کی بیعہ لازمی ہو گئی یا پتھر پھینک دینا ہی بیعہ ہے ' وَاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ" اور انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا کپڑا پہننے سے جو اشمال صماء کی طرح ہو منع فرمایا ہے " اور لفظ صماء ایسے سخت پتھر سے عبارت ہے جس کے اندر کوئی سوراخ نہ ہو اور یہ چادر کا لپیٹنا جو اس نے اپنے بدن پر لپیٹی ہے کسی جگہ کو بھی خالی نہ رکھے جبکہ نماز میں ہاتھوں کے ساتھ جو ضروری کام کرنے ہیں ممکن نہیں ہوتے یا یہ اس قسم کے اشتمال کے وقت سجدے میں انکشاف عورت بھی ہو جاتا ہے ' وَاَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ "اور اس سے بھی منع فرمایا کہ ایک کپڑے میں احتباء کر



Marfat.com

کے بیٹھے " یعنی چوتڑوں کے بل بیٹھے اور دونوں پنڈلیاں (ٹانگیں) کھڑی کرے اور اس کی شرم گاہ پر کچھ نہ ہو، حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ "ہمیں حدیث بیان کی اسحاق نے " بن راہویہ ہے، قَالَ حَدَّثَنَا یَعۡقُوۡبُ بۡنُ اِبۡرَاہِیۡمَ " اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن ابراہیم نے " بن سعد ہے جو کہ عبدالرحمان بن عوف کا پوتا ہے، قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ اَخِیۡ ابۡنِ شِہَابٍ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی اخی کے بیٹے نے اور اسے ابن شہاب نے " اس کا نام محمد بن عبداللہ بن اخی بن شہاب ہے جو کہ محمد بن مسلم ہے اور لفظ انی نام ہے اخوۃ (بھائی) کے معنی میں نہیں ہے عَنۡ عَمِّہٖ "وہ اپنے چچا سے روایت کرتا ہے " جو کہ محمد بن شہاب زہری ہے قَالَ اَخۡبَرَنِیۡ حُمَیۡدُ بۡنُ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ ابۡنِ عَوۡفٍ "اس نے کہا کہ مجھے خبر دی حمید" حاء مہملہ کی پیش ہے اور میم پر زبر ہے "بن عبدالرحمان بن عوف نے " اَنَّ اَبَا ھُرَیۡرَۃَ قَالَ بَعَثَنِیۡ اَبُوۡبَکۡرٍ فِیۡ تِلۡکَ الۡحَجَّۃِ "یہ کہ ابو ھریرہ نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اس حج کے لئے بھیجا" ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کے ساتھ حجۃ الوداع سے ایک سال پہلے یہ حج کیا تھا، فِیۡ مُؤَذِّنِیۡنَ ذال معجمہ کے نیچے زیر ہے "اس جماعت میں جو لوگوں میں اعلان کر رہی تھی" یَوۡمَ النَّحۡرِ "عید قربان کے دن" نُؤَذِّنُ نون اور ہمزہ کے ساتھ ہے اور صیغہ متکلم مع الخیر ہے "ہم اعلان کرتے تھے " بِمِنًی "منی میں" اَنۡ لَّا یَحُجَّ بَعۡدَ الۡعَامِ مُشۡرِکٌ "یہ کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے " یہ مقولہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھٰذا (سوائے اس کے نہیں کہ مشرک ناپاک ہیں پس وہ اس برس کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آئیں) ظاہر یہ ہے کہ اس سال سے مراد اس کا نکلنا ہے نہ کہ داخل ہونا لیکن عینی نے کہا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ پورا سال بسبب علت کے نہی میں داخل ہے وَلَا یَطُوۡفُ بِالۡبَیۡتِ عُرۡیَانٌ "کوئی بھی کعبے کا طواف برہنہ ہو کر نہ کرے " یہ اس جاہلیت کے طریقے کی مخالفت ہے کہ وہ ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اور شرم گاہ کھلی ہوتی تھی تو اس وقت حکم دیا گیا کہ طواف میں ستر عورت کا چھپانا لازم اور شرط ہے، قَالَ حُمَیۡدُ ابۡنُ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ "حمید بن عبدالرحمان بن عوف نے کہا" ثُمَّ اَرۡدَفَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا "پھر بھیجا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کو" فَاَمَرَہٗ اَنۡ یُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَۃٍ "پس انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو سورہ براۃ کی خبر دے " جان لینا چاہیے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی تخصیص سورہ براۃ کے اظہار میں یہ حکمت رکھتی ہے کہ سورہ براۃ مشرکوں کے ساتھ عہد کے توڑنے کے ضمن میں ہے اور عرب کی یہ عادت ہے کہ عہد کے توڑنے کا اعلان وہی کرتا ہے جس نے وہ عہد کیا ہو یا اس کی اہل بیت سے ہو، قَالَ اَبُوۡ ھُرَیۡرَۃَ "ابو ھریرہ نے کہا" فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِیٌّ فِیۡ اَھۡلِ مِنًی یَوۡمَ



Marfat.com

النَّحْرِ "پس ہمارے ساتھ اعلان کیا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عید قربان کے دن منیٰ میں" اور لفظ اذن ذال معجمہ کی شد سے ہے اور لفظ معنا عین مہملہ کی زبر سے ہے اور جزم سے بھی ہو سکتا ہے، لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ "کوئی مشرک اس سال کے بعد حج نہ کرے" وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ "اور کوئی خانہ کعبہ کا طواف ننگا ہو کر نہ کرے" اس میں جاہلیت کے طریقہ طواف کا رد ہے کہ وہ برہنہ ہو کر طواف کرتے تھے، اس حدیث سے شافعیہ نے سند لی ہے کہ طواف کے لئے ستر عورت شرط ہے بغیر اس کے جائز نہیں اور حنیفہ کے نزدیک برہنہ طواف کرنا مکروہ ہے اور اس حدیث کو انہوں نے نہی کراہیت پر حمل کیا ہے۔

# بَابُ

## الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

"یہ باب بغیر ردا کے نماز پڑھنے کے بیان میں ہے"

ردا سے مراد چادر ہے کہ بدن کا اوپر والا نصف حصہ اس سے چھپایا جاتا ہے،

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ "ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے" قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي "عبدالعزیز نے کہا ہمیں ابی الموالی کے بیٹے نے حدیث بیان کی" جس کا نام عبدالرحمن ہے، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ "وہ محمد بن منکدر سے روایت کرتا ہے" جو کہ تابعی ہے، قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ "محمد بن منکدر نے کہا کہ میں جابر بن عبداللہ کے پاس آیا"، وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ "وہ ایک چادر میں نماز پڑھ رہا تھا اس حال میں کہ اس نے اپنے آپ کو اس کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا" وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ "اور اس کی چادر زمین پر پڑی ہوئی تھی یا سہ پایہ پر" فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ "پس جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو ہم نے کہا اے ابو عبداللہ تو نماز پڑھ رہا ہے حالانکہ تیری چادر زمین پر پڑی ہوئی ہے" قَالَ نَعَمْ "اس نے کہا ہاں میں نماز پڑھتا ہوں" أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ "میں اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ تیری طرح جاہل مجھے دیکھ لیں" اور جان لیں کہ باوجود دوسری چادر ہونے کے ایک چادر میں نماز پڑھنا جائز ہے، رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَذَا "میں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے"



Marfat.com

# بَابُ

## مَا یُذْکَرُ فِی الْفَخِذِ

"یہ باب ران کے حکم کے بیان میں ذکر کیا جاتا ہے"

یعنی یہ کہ ران عورت ہے یا نہیں، وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "ابن عباس سے روایت کی جاتی ہے وَجَرْھَدٍ اور جرہد سے بھی روایت کی جاتی ہے" جیم پر زبر ہے، ھا پر بھی زبر ہے راء پر بھی زبر ہے اور دال پر بھی زبر ہے اس کا نام عبدالرحمن بن خویلد ہے، اسلمی ہے مدنی ہے اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی ہے، وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ "اور محمد بن جحش سے بھی روایت کی گئی ہے" جیم پر زبر ہے حاء پر جزم ہے شین معجمہ ہے، صحابی ہے قریشی ہے دونوں ہجرتیں اس نے کی ہیں زینب کے بھائی کا بیٹا ہے یہ زینب ام المومنین ہے اس کا باپ بھی صحابی تھا یہ اپنے دادا سے منسوب ہے اس لئے کہ اس کا نام عبداللہ اسدی ہے اور وہ عبداللہ بن جحش ہے، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْفَخِذُ عَوْرَۃٌ" ان تینوں صحابہ نے روایت کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ران عورت (شرمگاہ) ہے، وَقَالَ اَنَسٌ حَسَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِہٖ "اور انس بن مالک نے جو کہ مشہور صحابی ہے کہا کہ حضور نے اپنی ران مبارک کو کھولا اور ظاہر کیا" وَحَدِیْثُ اَنَسٍ اَسْنَدُ "اور انس بن مالک کی حدیث اقوی ہے از روئے سند کے" جرہد کی حدیث سے، لہٰذا انس کی حدیث لفظ قال سے فرمائی گئی ہے جو کہ یقین پر دلالت کرتی ہے اور جرہد کی حدیث یروی سے روایت کی گئی ہے اور یہ صیغہء مجہول سے کہی گئی ہے اس کو تمریض کہتے ہیں اور یہ قطعیت پر دلالت نہیں کرتی ہے، وَحَدِیْثُ جَرْھَدٍ اَحْوَطُ "اور جرہد کی حدیث اکثر ہے از روئے احتیاط" اور تقوی کے اعتبار سے انس کی حدیث کے مقابلے میں یہ اقرب ہے، حَتّٰی یُخْرَجَ مِنْ اِخْتِلَافِھِمْ "یہاں تک کہ نکالا جائے علماء کے اختلاف سے" لفظ یخرج یائے مثناۃ تحتیہ کی پیش ہے راء مہملہ کی زبر ہے صیغہ مجہول ہے اور صیغہ معلوم



Marfat.com

سے بھی آیا ہے اور متکلم مع الخیر کے صیغہ سے بھی آیا ہے قسطلانی نے اسی طرح کہا ہے، جان لے کہ جمہور تابعین امام ابو حنیفہ اور امام مالک اس کا اصح ہونا کہتے ہیں شافعی اور احمد دو روایتوں میں اصح کے قائل ہیں امام ابو یوسف اور محمد ران کے عورت (شرمگاہ) ہونے کے قائل ہیں ابن ابی ذئب، داؤد اور احمد بن حنبل اس ایک روایت کے قائل ہیں اصطخری شافعیہ اور ابن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عورت نہیں ہے اور کتاب محلی میں کہا ہے کہ اگر یہ عورت (شرمگاہ) ہوتی تو اللہ تعالی اپنے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جو کہ مطہر اور معصوم ہے ظاہر نہ کرواتا اور حضرت انس و دیگر لوگ اسے نہ دیکھتے اس کا جواب آئمہ نے یہ دیا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ران کا ظاہر ہونا بے اختیار تھا، لوگوں کے اژدحام کی وجہ سے، قسطلانی نے اسی طرح کہا ہے، قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی "ابو موسی اشعری نے کہا" غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے دونوں گھٹنوں کو چھپا لیا" یہ استحیا و ادب کی وجہ سے تھا چنانچہ مسلم اور بیہقی کی روایت میں آیا ہے الا استحیی من الرجل یستحیی منه الملائکة "خبردار رہو میں ایک ایسے شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ وہ ہر صحابی کے ساتھ اس کے مزاج کے مطابق معاملہ فرماتے تھے۔ چونکہ حضرت عثمان میں حیا غالب تھا لہذا ان کے طریقے کے موافق ان سے معاملہ کیا، پس حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے تشریف لانے سے پہلے گھٹنے کا برہنہ کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ گھٹنا عورت میں داخل نہیں ہے جان لینا چاہیے کہ یہ باب ران کے بیان میں ہے اور اس حدیث میں گھٹنے کا ذکر ہے پس اس کی مناسبت باب کے ساتھ اس سبب سے ہے کہ جب گھٹنا عورت ہو تو ران بطریق اولی عورت ہے پس امام بخاری نے یہ سمجھا ہے کہ جب ابو موسی کا گھٹنا عورت ہے تو ران بطریق اولی عورت ہو گئی۔ اگر کہا جائے کہ گھٹنا عورت ہے تو حضرت عثمان کے آنے سے پہلے کیوں برہنہ تھا اور اگر عورت نہیں تو حضرت عثمان کے داخل ہونے کے وقت چھپایا کیوں؟ اس کا یہ جواب ہے کہ گھٹنا عورت نہیں ہے اور حضرت عثمان کے تشریف لانے کے وقت اس سے حیا کی وجہ سے چھپایا کیونکہ حضرت عثمان پر حیا غالب تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر صحابی کے ساتھ اس کے حال کے موافق معاملہ فرماتے تھے پس حضرت عثمان سے پہلے گھٹنے کا برہنہ ہونا معلوم ہے تو گھٹنا عورت نہیں ہے، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ "اور زید بن ثابت نے کہا" یہ انصاری ہے صحابی ہے کاتب وحی تھا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے

زمانے میں قرآن کو جمع کرنے والا تھا اور یہودیوں کی کتاب کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سے پندرہ دن میں سیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم سے سریانی زبان کتاب کو سترہ روز میں سیکھا اور علماء، صحابہ، فقہائے اجلہ سے تھا علم فرائض کا عالم قرآن کو مصحف میں مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں نق کیا اس کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا افرضکم زید ا اعلمکم بالفرائض رواہ احمد باسناد صحیح سن ۴۵ ہجری میں وفات پائی وَاَنزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ وَ فَخِذُہٗ عَلٰی فَخِذِیْ "اللہ تعالیٰ نے اپنے رسو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر یہ آیت نازل کی" لا یستوی القاعدون من المؤمنین ال آخرہ "اس حال میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری ران پر تھے" فَثَقُلَتْ عَلَیَّ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ران مبارک مجھ پر بہت بھاری او ثقیل ہو گئی" ثقلت قاف کی پیش کے ساتھ ہے حَتّٰی خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِیْ "یہاں تک کہ میں نہایت بوجھ کی وجہ سے ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ میری ران نہ ٹوٹ جائے" لفظ ترض تائے مثناۃ فوقیہ کی زبر سے ہے راء مہملہ ہے ضاد معجمہ پر شد ہے ای تکسر (ٹوٹنا) نیز تاء مثناۃ فوقیہ کی پیش سے بھی بصیغہ مجہول روایت کیا گیا ہے، پس امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ران عورت (شرمگاہ) نہیں ہے اس لئے ران کو مس کرنا اور صحابی کی ران پر ران شریف رکھنا دلالت کرتا ہے کہ ران عورت نہیں ہے ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر کسی چیز کے حائل ہونے کے ہو گا جیسے عورت پر نظر کرنا حرام ہے تو نیز اس کا مس کرنا بھی حرام ہے، حنفیہ اور دوسرے مجتہدین اس کے عورت ہونے کے قائل ہیں اور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس بات کا پتہ کیسے چلا ہے کہ کوئی چیز حائل نہیں تھی ظاہر ہے کہ ضرور کوئی چیز حائل تھی۔

حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ "حدیث بیان کی ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے" یہ دورقی ہے قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن علیہ نے" عین مہملہ پر پیش ہے لام پر زبر ہے یاء مثناۃ تحتیہ پر شد ہے صیغہ مصغر ہے اور یہ اس کی ماں کا نام ہے اور اس کے باپ کا نام ابراہیم بن سہم بصری ہے اور یہ اپنی ماں کے نام پر ہی مشہور ہے، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُھَیْبٍ" اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن صہیب نے" صاد مہملہ پر پیش ہے بصری ہے، عَنْ



Marfat.com

ِ انَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ غَزَا خَیْبَرَ "وہ روایت کرتا ہے انس بن مالک سے کہ تحقیق
ل اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا" اور یہ غزوہ خیبر جمادی الاول ۷ ھجری میں لڑا گیا،
َلَّیْنَا عِنْدَھَا صَلٰوۃَ الْغَدَاۃِ "پس ہم نے خیبر کے نزدیک صبح کی نماز پڑھی" یعنی خیبر کے باہر بِغَلَسٍ"
کی میں" یعنی اول وقت میں، غین معجمہ پر زبر ہے اور لام پر بھی زبر ہے رات کی آخری تاریکی کو
س کہتے ہیں، فَرَکِبَ نَبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "پس نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوار ہوئے"
یک ایسے اونٹ پر سوار ہوئے جو خرمے کے پوست کی رسی کے ساتھ مہار کیے ہوئے تھا اور آنحضرت
لی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نیچے جو زین تھی وہ بھی خرمے کا پوست تھا، وَرَکِبَ اَبُوْ طَلْحَۃَ "اور ابوطلحہ
وار ہوا" ابو طلحہ کا نام زید بن سہل انصاری ہے، وَاَنَا رَدِیْفُ اَبِیْ طَلْحَۃَ "حالانکہ میں ابی طلحہ کے پیچھے
وار تھا" فَاَجْرٰی نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ زُقَاقِ خَیْبَرَ "پس روانہ کیا اپنی سواری کو آنحضرت
لی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیبر کے کوچوں میں" اور لفظ زقاق زاء معجمہ کی پیش اور دو قاف سے ہے
س کے معنی سکہ یعنی کوچہ کے ہیں اور اس کی جمع ازقہ آتی ہے، وَاِنَّ رُکْبَتِیْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
َلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "اور تحقیق میرا گھٹنا ہر طریقے پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متصل ہوتا تھا"
وچے کی تنگی کی وجہ سے، ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِہٖ "اور پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی
زار کو ران مبارک سے ہٹایا" اپنی سواری کو دوڑانے کے وقت تاکہ اس کے دوڑنے پر قابو رہے،
حَتّٰی اِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ فَخِذِ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "یہاں تک کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی ران مبارک کی سفیدی پر میری نظر پڑتی تھی" جان لینا چاہیے کہ لفظ حسر کو شیخ ابن حجر اور
عینی نے صیغہ معلوم سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود کشف (کھولتے)
رماتے تھے اور زرکشی نے مجہول صیغے سے روایت کیا ہے یعنی بسبب سواری کے دوڑنے کے بے اختیار
ان مبارک سے کپڑا کھل جایا کرتا تھا یا ہوا کے لگنے سے کھل جایا کرتا تھا یا کسی دوسری وجہ سے اس
لئے مسلم کی روایت فالحسر سے آئی ہے یعنی خود بخود بے اختیار کھلا، علماء نے کہا ہے کہ اگر صیغہ
علوم ہو تو بھی یہی مراد ہے کہ بے اختیار منکشف ہوا (کھل گیا) اور فعل کی اسناد جو حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی طرف ہے یہ باعتبار سببیت ہے وہ یہ کہ جب سواری کو دوڑاتے تو اس کے دوڑنے کی
جہ سے یہ انکشاف واقع ہوتا یا یہ کہ قولی دلیل کے ساتھ یہ منسوخ ہے کہ الفخذ عورۃ "پس ران عورت
ہے" اور وہ جو کہ ران کو عورت نہیں کہتے وہ اس حدیث سے تمسک کرتے ہیں، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْیَۃَ"
س جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گاؤں میں داخل ہوئے "یعنی خیبر میں اور یہ عبارت واضح کر
ہی ہے کہ یہ گلیاں خیبر سے باہر تھیں، قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نے فرمایا اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے خیبر خراب ہوا" مقہور و مغلوب ہوا اور یہ ان کے رہنے والوں کے مغلوب ہونے کی خبر ہے، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ "جس وقت کہ ہم کسی ایک میدان میں کافروں کے ساتھ جہاد کے لئے اترتے پس ڈرنے والوں کے لئے وہ صبح ڈر کی ہوتی" لفظ منذرین ذال معجمہ کی زبر سے ہے قَالَهَا ثَلَاثًا "اس کلمے کو تین بار فرمایا" قَالَ "حضرت انس نے کہا" وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ "اور خیبر والے اپنے کام کی جگہوں پر جہاں وہ کام کرتے تھے نکلے" یا اپنے اعمال کی وجہ سے قلعہ سے باہر نکل آئے، فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "پس انہوں نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے" یا یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آ گئے، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا "عبدالعزیز بن صہیب نے کہا اور راوی کہتا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے کہا" جو کہ محمد بن سیرین ہے، وَالْخَمِيْسُ اور لفظ خمیس محمد پر عطف ہے یعنی ان دونوں راویوں نے یہ لفظ بھی روایت کیا ہے کہ جس وقت خیبر والے باہر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں "اور لشکر ہے" یا یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اس کا لشکر آ گیا۔ اس روایت میں لفظ خمیس بھی آیا ہے اور پہلی روایت میں فقط لفظ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آیا ہے، اور لشکر کو اس وجہ سے خمیس کہتے ہیں کہ یہ پانچ قسم (حصوں) پر مشتمل ہوتا ہے قلب جیش، میمنہ، میسرہ، مقدمہ اور ساقہ، يَعْنِي الْجَيْشَ "لفظ خمیس سے مراد لشکر ہوتا ہے" قَالَ فَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً "انس نے کہا کہ ہم غالب ہو کر اور قہر کے ساتھ خیبر پہنچے" لفظ عنوۃ عین مہملہ پر زبر ہے نون پر جزم ہے جس کے معنی قہر کے ہیں اس میں اختلاف ہے کہ خیبر قہر کے ساتھ یا صلح کے ساتھ فتح ہوا، دونوں طرح احادیث آئی ہیں اور منذری نے تصحیح کی ہے کہ خیبر کا بعض حصہ قہر اور بعض حصہ صلح سے حاصل ہوا پس دونوں احادیث صحیح ہیں، فَجُمِعَ السَّبْيُ "پس کافروں کے قیدی جمع کئے گئے" فَجَاءَ دِحْيَةُ "پس دحیہ آیا" یہ دال مہملہ کی زیر سے ہے اور زبر سے بھی آیا ہے، وہ مشہور صحابی تھا اور نہایت حسین تھا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ "پس دحیہ نے عرض کی اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خیبر کے ان قیدیوں میں سے ایک قیدی عورت مجھے عنایت فرمایئے، قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جا اور ایک لونڈی لے لے" فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ "پس دحیہ نے صفیہ کو لے لیا" صاد مہملہ کی زبر ہے بنت حیی حاء مہملہ کی پیش ہے اور یاء مثناۃ کی زبر ہے پہلی یاء مخففہ ہے اور دوسری پر شد ہے بن اخطب ہے، یہ ہارون علیہ السلام کی لڑکی کی اولاد سے ہے، اور کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھی حاء مہملہ کی پیش ہے اور تخفیف قاف سے ہے،



Marfat.com

کنانہ خیبر کے دن مارا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تقسیم سے پہلے یہ جاریہ دحیہ کو دے دی یہ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اصل غنیمت سے جس کو چاہیں جو عنایت فرمائیں اختیار رکھتے ہیں یا خمس الخمس سے بھی (جس کو جتنا چاہیں عنایت فرمائیں اختیار رکھتے ہیں) فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "پس ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا" فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَعْطَیْتَ دِحْیَۃَ صَفِیَّۃَ "پس عرض کی اے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ نے دحیہ کو صفیہ عطا فرما دی" سَیِّدَۃُ قُرَیْظَۃَ وَالنَّضِیْرِ "یہ صفیہ قریظہ اور نضیر کی سردارہ ہے یہ دونوں یہود خیبر کے بہت بڑے قبیلے ہیں اور نسب میں حضرت ہارون علیہ السلام پہنچتے ہیں، قریظہ قاف کی پیش ہے راء مہملہ کی زبر ہے یاء تحتیہ کی جزم اور ظاء معجمہ ہے اور لفظ نضیر نون کی زبر ہے ضاد معجمہ کی زیر ہے لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَکَ "یہ صفیہ سوائے آپ کے کسی اور کے لائق نہیں" اس لئے کہ وہ خاندان نبوت سے ہے اور حکمرانوں سے ہے کہ دونوں قبیلوں کی سردار ہے اور بہت خوبصورت بھی ہے، قَالَ ادْعُوْہُ بِہَا" آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دحیہ کو فرمایا کہ صفیہ کو بلا لاؤ" فَجَاءَ بِہَا "پس دحیہ اس کو لے آیا" یا کوئی ایک شخص، فَلَمَّا نَظَرَ اِلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِیَۃً مِنَ الصفیۃ غیرھا "پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس (صفیہ) کی طرف دیکھا تو فرمایا کہ "صفیہ کو چھوڑ کر کوئی اور لونڈی لے لے" شارحین نے کہا ہے کہ یہ وہم نہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہبہ (بخشش) سے رجوع کیا ہے اس لئے کہ ابھی اس نے اس (صفیہ) پر قبضہ نہیں کیا تھا اور ہبہ بغیر قبضے کے پورا نہیں ہوتا۔ نیز لونڈی کی اس اجازت میں لونڈیوں میں سے متوسط کی اجازت تھی چونکہ صفیہ نسب و جمال میں سب سے افضل تھی اور دحیہ سے بڑھ کر ایسے افراد موجود تھے جن کے ملال کا باعث یہ بات بن سکتی تھی، پس یہ واپس لوٹانا اس مصلحت کی بناء پر جائز تھا، نیز یہ وجہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سب کے ماں باپ ہیں اور اولاد کی طرف سے والد کو ہبہ میں رجوع کرنا اکثر کے نزدیک جائز ہے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اسے خریدا اور اس کی قیمت ادا کی اور دوسری لونڈی بھی دی قسطلانی اور کرمانی نے اسی طرح کہا ہے۔



Marfat.com

قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا "انس نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا اور پھر اس کے ساتھ نکاح کیا" فَقَالَ لَہٗ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَۃَ مَا اَصْدَقَهَا "ثابت بنانی نے انس سے کہا کہ اے ابو حمزہ" انس بن مالک کی یہ کنیت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مہر میں کیا دیا قَالَ نَفْسَهَا "انس بن مالک نے کہا کہ اس کی جان" اس کا مہر تھا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا "بلا قیمت اسے آزاد کیا اور نکاح کیا اسی آزاد کئے جانے پر" پس اس کا آزاد ہونا اس کا مہر ہو گیا، اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کسی اور کے لئے درست نہیں، امام احمد بن حنبل، حسن ابن مسیب اور ان کے علاوہ اس کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی یہی تجویز کرتے ہیں۔ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالطَّرِیْقِ جَهَّزَتْهَا لَہٗ اُمُّ سُلَیْمٍ "یہاں تک کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ میں" یعنی روحا کے مقام پر جو کہ مدینہ مبارکہ سے ۴۰ میل دور تھا "ام سلیم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اسباب خوشی اور شادی کا اہتمام کیا" سلیم سین مہملہ کی پیش ہے وہ انس بن مالک کی ماں ہے، فَاَهْدَتْهَا لَہٗ مِنَ اللَّیْلِ "پس زفاف کیا اور اس رات صفیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کیا" فَاَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عُرُوْسًا "پس حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی صبح کی" جان لینا چاہیے کہ لفظ عروس مذکر اور مونث برابر ہے کہا جاتا ہے رجل عروس و امراۃ عروس فَقَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ فَلْیَجِیْءْ بِہٖ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس جو چیز ہے چاہیے کہ وہ لے آئے" وَبَسَطَ نِطْعًا "اور چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا" اور لفظ نطا نون کی زبر کے ساتھ اور زیر کے ساتھ طاء مہملہ کی جزم کے ساتھ اور زبر سے بھی آتا ہے اس کی جمع نطوع اور انطاع ہے، فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالتَّمْرِ "پس لوگ خشک کھجور لانے لگے" وَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالسَّمْنِ "اور لوگ سمن (روغن) لانے لگے" یعنی مکھن گھی وغیرہ، قَالَ وَاَحْسِبُہٗ قَدْ ذَکَرَ السَّوِیْقَ "عبدالعزیز بن صہیب نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں انس بن مالک کو کہ تحقیق اس نے سویق کا ذکر بھی کیا ہے" یعنی ستو کا جو کہ گندم یا جو سے بنتا ہے، قَالَ فَحَاسُوْا حَیْسًا "انس نے کہا ان سب کو ملا کر حیس بنا دیا" حاء مہملہ کی زبر ہے اور سین مہملہ ہے اور ان دونوں کے درمیان یاء مثناۃ تحتیہ پر جزم ہے۔ یہ وہ چیز بنتی ہے جو کہ خرمہ، گھی یا مکھن قروط اور کبھی قروط کی جگہ آٹا ڈال کر بناتے ہیں، فَکَانَتْ وَلِیْمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "پس ان تین چیزوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ولیمہ تیار کیا گیا" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی



Marfat.com

دی کا کھانا اور یہ لفظ ولیمہ ولم سے ماخوذ ہے جس کے معنی اکٹھا کرنا کے ہیں اور میاں بیوی کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے اس کا نام ولیمہ رکھا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے موقع پر ولیمہ کرنا جائز ہے اور ولیمہ میاں بیوی کے دخول کے بعد ہوتا ہے اور امام نووی نے قبل از دخول بھی جائز قرار دیا ہے نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولیمہ بغیر گوشت کے بھی جائز ہے۔

## بَابٌ

فِی کَمْ تُصَلِّی الْمَرْاَۃُ مِنَ الثِّیَابِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے"

وَقَالَ عِکْرِمَۃُ "اور عکرمہ نے کہا" یہ ابن عباس کا آزاد کردہ ہے، عین مہملہ کی زیر سے ہے، لَوْ وَارَتْ جَسَدَھَا فِی ثَوْبٍ لَاَجْزَتْہُ "اگر ایک عورت ایک کپڑے کا لباس سارے بدن پر پہنے تو جائز ہے اور اسے کفایت کرتا ہے" یہ اس کے بدن کا چھپانا ہے بخاری کے بعض نسخوں میں جاز آیا ہوا ہے یعنی لاجزتہ کی بجائے جاز آیا ہے، حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ "ہمیں حدیث بیان کی ابو الیمان نے" کہ اس کا نام حکم بن نافع ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ "ابو یمان نے کہا کہ ہمیں خبر دی شعیب نے" کہ وہ ابن ابی حمزہ ہے "وہ ابن شہاب زہری سے روایت کرتا ہے" قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ "زہری نے کہا کہ ہمیں عروہ نے خبر دی" بن زبیر ہے اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْفَجْرَ "عائشہ نے کہا تحقیق کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر (صبح) کی نماز پڑھتے تھے" فَتَشْھَدُ مَعَہٗ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مومنہ عورتوں میں سے عورتیں نماز پڑھتی تھیں مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِھِنَّ "اس حال میں کہ اپنی چادروں کے ساتھ اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھیں اور لپیٹے ہوئے تھیں" لفظ متلفعات فاء مشددہ اور عین مہملہ ہے جس کے معنی مغطیات الروس والاجساۃ یعنی سروں اور اجسام کو چھپائے ہوئے کے ہیں اور مروط مرطاء کی جمع ہے میم کے نیچے زیر ہے ریشم کی چادر کو کہتے ہیں یا صوف کی چادر کو یا اس کے علاوہ جو چادر ہو اور لپیٹنے کے لئے بڑی چادر ہوتی ہے یا ازار ہے، وتلفع عین مہملہ کے ساتھ ہے جس کے معنی تلحف، اشتمال اور تغطیہ کے ہیں یعنی اپنے آپ کو چھپانا اور بعض وایت میں متلفعات دو فاء کے ساتھ بھی آیا ہے اور تلفف کے معنی بھی اپنے آپ کو چھپانے کے ہیں، ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِھِنَّ مَا یَعْرِفُھُنَّ اَحَدٌ "اس کے بعد یہ عورتیں اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاتی ہیں اور تاریکی کی وجہ سے ان کو کوئی بھی نہیں پہچان سکتا تھا"۔



Marfat.com

# بَابٌ

اِذَا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ لَّهٗ اَعْلَامٌ وَّنَظَرَ اِلٰی عَلَمِهَا

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جس وقت کوئی شخص ایسے کپڑے میں نماز پڑھے کہ جس کپڑے میں علَم ہو اور وہ آدمی اس علَم پر نظر کرے"

جاننا چاہیے کہ علمها کی ضمیر کپڑے کی طرف راجع ہے اور ضمیر مونث باعتبار خمیصہ ہے جو کہ حدیث کی عبارت میں مذکور ہے۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ "ہمیں حدیث بیان کی احمد بن یونس نے" احمد کی شہرت کی وجہ سے اپنے دادا کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس کے باپ کا نام عبداللہ ہے، قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن سعد نے" بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف ہے قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن شہاب زہری نے" عَنْ عُرْوَةَ "عروہ سے روایت کرتا ہے" یہ بن زبیر بن عوام ہے، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَةٍ "عائشہ روایت کرتی ہے کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سیاہ مربع چادر میں نماز پڑھتی تھے" خمیصہ فاء معجمہ پر زبر ہے اور میم کے نیچے زیر ہے صاد مہملہ ہے سیاہ مربع چادر کو کہتے ہیں جو دو ٹکڑوں سے بنی ہوتی ہے، لَهَا اَعْلَامٌ "اس خمیصہ کے ٹکڑے تھے" فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کپڑے کے ان ٹکڑوں کے طرف خوب دیکھتے تھے" فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ "پس جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے" یعنی نماز پڑھ لی "تو فرمایا یہ میری چادر لے جا کر ابی جھم کو دے دو" ابی جھم جیم پر زبر ہے ھ پر جزم ہے اس کا نام عامر بن حذیفہ ہے عدوی ہے قریشی ہے مدنی ہے فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا، وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ "میرے لئے ایک سخت چادر جو بغیر علَم کے ہو ابی جھم سے لے آو" لفظ انبیجانیہ حمزہ پر زبر ہے نون پر جزم ہے باء موحدہ کے نیچے زیر ہے اور جیم کی تحقیف سے ہے اس کے بعد الف اور الف کے بعد نون اور نون کے بعد یاء مثناۃ تحتیہ ہے جس پر شد ہے اور یہ اس گاوں کے ساتھ منسوب ہے جس کا نام انبیجان ہے اور بعض نے کہا ہے کہ میم میم پر زبر ہے باء موحدہ کے نیچے زیر ہے، کی طرف منسوب ہے جو کہ ملک شام کا ایک گاوں ہے اور پہلا قول بہت صحیح ہے اس لئے کہ کہا جاتا ہے ثوب انبیجانی (انبیجانی کپڑے) فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ "پس تحقیق میری نماز میں اس خمیصہ کے کپڑے نے مجھے اپنے میں مشغول کر دیا" اور اس کے اعلام پر میری توجہ



Marfat.com

مبذول ہو گئی اور نماز کے حضور میں تفاوت پڑ گیا اور بعض روایات میں فکاد یفتننی قریب تھا کہ کوئی
نہ پیدا کرتا اور میری توجہ ادھر ہو جاتی اگرچہ جناب نبوت اس سے منزہ ہے کہ یہ امر آنجناب کو
مشغول کرتا لیکن مراد یہ ہے کہ شاید مشغول کرتا چنانچہ دوسری صریح روایت میں آیا ہے یا یہ ہے کہ
آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکمل طور پر اس طرف توجہ اور نظر کرنا پسند نہیں فرماتے تھے، قسطلانی
نے کہا ہے کہ ضروری نہیں ہے کہ ابی جہم کے لئے یہ خمیصہ بھیجنا پہننے کے لئے تھا بلکہ احتمال ہے کہ
فروخت کے لئے یا کسی دوسرے شخص کو دینے کے لئے یا بغیر نماز کے اوقات کے پہننے کے لئے ہو، پس
اب یہ شبہ نہیں پیدا ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کو اپنے لئے مکروہ سمجھتے تھے دوسروں
کے لئے کیوں بھیجا، وَقَالَ هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ "اور هشام بن عروہ بن زبیر نے کہا وہ روایت کرتا ہے
اپنے باپ سے کہ جس کا نام عروہ ہے" عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى
عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ "وہ عائشہ سے روایت کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
میں اس خمیصہ کے علم پر نظر کرتا تھا اس حال میں کہ میں نماز میں تھا" فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِيْ "پس میں
ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ خمیصہ مجھے کسی فتنے میں نہ ڈالے اور کسی اندیشے میں نہ ڈالے" لفظ تفتننی تاء مثناۃ
فوقیہ پر زبر ہے اور تا کی زیر ہے اور دو نون ہیں اور یہ باب ضرب یضرب سے ہے اور بعض روایات میں
یاء مثناۃ تحتیہ زبر کے ساتھ بجائے پہلے فوقیہ کے آئی ہے۔

## بَابٌ

### اِنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ

لفظ مصلب لام کی زبر اور شد کے ساتھ ہے یعنی وہ کپڑا جس پر نقش ہو
جیسے صلیب "یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جو کہ ایک ایسے
کپڑے میں نماز پڑھتا ہے جو نقش کیا گیا ہو" یا جو کپڑا صلیب کی صورت
میں بنا گیا ہو، اَوْ تَصَاوِيْرَ "یا ایسے کپڑے میں جس پر تصاویر ہوں" اور
لفظ تصاویر کپڑے پر عطف ہے اگر مصلب پر عطف ہو تو اس کی
تقدیر ایسے ہو گی کہ فی ثوب مصور بالصلیب او بتصاویر اور بعض
نسخوں میں او فیہ تصاویر بھی ہے اور ظاہر بات ہے هَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ؟"
کیا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں، وَمَا يُنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ "اور یہ باب اس بیان میں ہے کہ جن کے



Marfat.com

کرنے سے منع کیا جاتا ہے"

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو "حدیث بیان کی ہمیں ابو معمر" یہ دو میموں کے ساتھ ہے اور عین مہملہ پر جزم ہے "عبداللہ بن عمرو نے" محدث ہے اور بخاری کے شیوخ سے ہے حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ" ہمیں حدیث بیان کی عبدالوارث نے" بن سعید ہے اس کا ذکر کتاب کے پہلے حصے میں گزر چکا ہے، قال حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن صہیب نے" اس کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے، عَنْ اَنَسٍ "وہ انس بن مالک سے روایت کرتا ہے" قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ" انس نے کہا کہ عائشہ صدیقہ کے لئے ایک نقشدار پردہ تھا" لفظ قرام قاف کی زیر سے ہے راء مہملہ کی تحقیف ہے قرام ایسے پردے کو کہتے ہیں جس پر لکھا ہوا اور نقوش اور تصاویر ہوں اور یہ پردہ باریک صوف کا تھا اور اس کے مختلف رنگ تھے، سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا "عائشہ نے اس کے ساتھ اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کیا ہوا تھا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَکِ هٰذَا "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے اس پردے کو مجھ سے ہٹا دے" فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ فِیْ صَلٰوتِیْ "پس تحقیق ہمیشہ یہ تصاویر میری نماز میں میرے سامنے آتی ہیں" اور لفظ تصاویر اکثر نسخوں میں بغیر ضمیر کے بھی آیا ہے اور بعض روایات میں اور بعض نسخوں میں تصاویرہ ضمیر کی طرف اضافت کی ساتھ بھی آیا ہے اور تصاویر، تصویر کی جمع ہے جس کے معنی صورت کے ہیں لفظ تعرض تاء مثناۃ فوقیہ پر زبر ہے راء مہملہ کے نیچے زیر ہے جس کے معنی تلوح (سامنے آنا، ظاہر ہونا) کے ہیں، یہ حدیث لباس میں تصاویر کی کراہیت اور پردے پر کراہیت اور ایسی چیز جو چہرے کے سامنے ہو کی کراہیت پر دلیل ہے اگر فرش پر ہو تو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کراہیت سے مستثنیٰ کیا ہے اور شافعیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بھی مکروہ جانا ہے۔

## بَابُ

مَنْ صَلّٰی فِیْ فَرُّوْجِ حَرِیْرٍ

فروج کی فاء پر زبر ہے راء مہملہ پر پیش ہے واو کی تحقیف ہے اور آخر میں جیم ہے، یہ وہ قبا ہے جس میں سوراخ ہو اور جو شق ہو اور یہ پیٹھ کی طرف سے چرا ہوا ہوتا ہے اور یہ عجمیوں کا لباس ہے یہ باب اس شخص کے متعلق ہے جو کہ ایسے کپڑے میں نماز پڑھتا ہے جو پیٹھ کی طرف سے کھلا ہوا ہو یا پھٹا ہوا ہو اور یہ کپڑا ابریشم کا ہوتا ہے "ثُمَّ

نَزَعَهٗ" پھر اس کو کھینچا" یعنی اتار دیا،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ یُوْسُفَ "عبداللہ ابن یوسف نے ہمیں حدیث بیان کی" قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث نے" یہ لیث بن سعد ہے، عَنْ یَزِیْدَ "وہ روایت کرتا ہے یزید سے" یہ یزید ابن ابی حبیب ہے، عَنْ اَبِی الْخَیْرِ "وہ ابی الخیر سے روایت کرتا ہے" اس ابی الخیر کا نام مرثد ہے، یہ تابعی ہے، عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ "وہ عقبہ ابن عامر سے روایت کرتا ہے" یہ جھنی ہے صحابی ہے قاری فصیح شاعر اور کاتب تھا یہ ان اصحاب میں سے ہے کہ قرآن مجید کو کتابی صورت میں جمع کرتے تھے اور اس کا مصحف حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تالیف سے الگ تھا اور یہ صفین کی لڑائی میں معاویہ کے ساتھ تھا اور معاویہ نے اس کو مصر کا امیر بنایا تھا اور معاویہ کے زمانہ بادشاہت میں فوت ہوا رضی اللہ عن جمیع الصحابہ۔ قَالَ اُھْدِیَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ "عقبہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پیٹھ کی طرف سے پھٹا ہوا ابریشم کا ایک لباس تحفے کے طور پر پیش کیا گیا" لفظ اھدی: مجھول کا صیغہ ہے، فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِهِ لَهٗ" پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پہنا اور اس لباس میں نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوئے بعد ازاں اس لباس کو نہایت ہی سخت کوشش کے ساتھ اتارا جیسا کہ اس شخص کی مانند جو اس طرح اتارنے کو بہت ہی ناپسندیدہ سمجھتا ہو" اور قسطلانی نے لکھا ہے "کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل آیا اور اس کپڑے سے مجھے منع کیا" اور ریشمی کپڑے پہننے پر یہ تحریم کا ابتدائی حکم تھا جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کپڑے کو پہنا اور اس میں نماز پڑھی تو اس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نہیں تھا، وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صاحبان تقویٰ کے لئے اس ریشم کو استعمال کرنا جائز نہیں" یعنی وہ مسلمان جنھوں نے کفر سے اپنے اسلام کو بچایا (یعنی متقی) اور جمع مذکر کا صیغہ ارشاد فرمایا تا کہ عورتیں اس حکم سے نکل جائیں اس لئے کہ عورتوں کو ریشم کا استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ عورتوں پر اس حکم کے لاگو نہ ہونے کے متعلق دیگر احادیث بطور دلیل موجود ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے، احل الذھب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورھا قال الترمذی حسن صحیح (سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال ہیں اور میری امت کے مردوں پر حرام ہیں، ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)



Marfat.com

# بَابُ

## الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

"یہ باب سرخ کپڑے میں نماز پڑھنے کے حکم کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ "ہمیں محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی۔ عرعرہ دو "ع" مہملہ کے ساتھ اور پہلی "ر" پر جزم ہے اس کے حالات پہلے ذکر کئے جا چکے ہیں، قَالَ حَدَّثَنِی عُمَرُ ابْنُ اَبِی زَائِدَةَ "اس نے کہا کہ مجھے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی" عمر کی عین پر پیش ہے اور آگے واؤ نہیں ہے یعنی یہ عمرو نہیں ہے) عَنْ عَوْنَ ابْنِ اَبِی جُحَیْفَةَ "وہ عون بن ابی جحیفہ سے روایت کرتا ہے" جیم پر پیش حائے مہملہ پر زبر ہے اس کا نام وھب بن عبداللہ ہے یہ تابعی ہے کوفی ہے عَنْ اَبِیْہِ "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جو کہ ابو جحیفہ ہے اور یہ صحابی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ "ابو جحیفہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چمڑے کے سرخ قبہ (خیمہ) میں دیکھا" قبہ۔ قاف پر پیش ہے بائے موحدہ پر شد ہے اس کو خیمہ کہتے ہیں کبھی تو یہ کپڑے کی چادر سے اور کبھی صرف چمڑے سے بنایا جاتا ہے اور یہ گھر کی طرح ہوتا ہے اور لفظ ادم۔ ہمزہ پر زبر ہے دال پر بھی زبر ہے اس کی جمع ادیم ہے اور چمڑے کے معنی میں ہے، وَرَاَیْتُ بِلَالاً اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "اور میں نے بلال کو دیکھا" بلال کے باپ کا نام رباح ہے رائے مہملہ پر زبر ہے باء مہملہ پر زبر ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن تھے "اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا پانی لیا" لفظ وضو اس جگہ "و" کی زبر کے ساتھ ہے جس کے معنی وضو کا پانی ہے وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذَاکَ الْوَضُوْءَ "اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جلدی کر رہے ہیں اور اس وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے ہیں" بعض روایات میں ذاک بغیر لام کے آیا ہے اور بعض روایت میں ذالک بمعہ لام کے آیا ہے، فَمَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ "پس جس کو بھی اس پانی میں سے جتنا پانی ملتا اپنے چہرے پر اس پانی کو خوب ملتا" وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْہُ شَیْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ صَاحِبِہٖ "اور کسی کو اگر وہ پانی نہ ملتا تو وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تراوٹ کو ہی لے لیتا" (چہرے پر مل لیتا) ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالاً اَخَذَ عَنَزَةً "اس کے بعد میں نے بلال کو دیکھا کہ اس نے اپنے چھوٹے نیزے کو لیا" لفظ عنزہ عین مہملہ کی زبر ہے نون کی زبر ہے "ز" پر زبر ہے ایسے چھوٹے نیزے کو کہتے ہیں جس کی نوک بڑے نیزے کی طرح ہوتی ہے، فَرَکَزَھَا "پس اسے زمین پر گاڑا کر دیا" وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی حُلَّةٍ حَمْرَاءَ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو سرخ چادریں لپیٹے ہوئے تشریف لائے" حلہ حاء مہملہ پر پیش ہے اور لام پر شد ہے دو



Marfat.com

روں کو کہتے ہیں جو کہ ایک ازار ہے اور دوسری رداء اور حلہ کا اطلاق دو چادر کے بغیر نہیں ہوتا اور ح اس وجہ سے کہ وہ چادریں سرخ اور سیاہ دھاریوں پر مشتمل تھیں مُشَمِّرًا "اس حال میں کہ اپنی ازار و اٹھائے ہوئے تھے" صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَۃِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ "اس نے اپنے نیزے کے سامنے لوگوں کے اتھ دو رکعت نماز پڑھی" یہ نماز ظہر تھی، وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَ الدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ الْعَنَزَۃِ "اور میں نے انسانوں اور چارپایوں کو دیکھا کہ وہ اس نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے۔

## بَاب

### الصَّلٰوۃِ فِی السُّطُوْحِ

"یہ باب ہے اس نماز کے حکم کے بیان میں جو ہموار جگہ پر پڑھی جائے" وَالْمِنْبَرِ "اور منبر پر نماز پڑھنا" میم کی زیر ہے اور باء مواحدہ کی زبر ہے وَالْخَشَبِ "یعنی لکڑیوں پر نماز پڑھنا" خشب خ اور ش کی زبر کے ساتھ ہے اور پیشوں کے ساتھ بھی جائز ہے، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ "ابو عبداللہ نے کہا" یعنی محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا وَلَمْ یَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ یُّصَلّٰی عَلَی الْجَمَدِ "حسن بصری باک (پرواہ) نہیں کرتے تھے اس بات کی کہ جمے ہوئے پانی پر نماز پڑھے" لفظ جمد جیم کی زبر اور پیش اور میم کی زبر سے ہے اس سے مراد وہ پانی ہے جو نہایت ہی سردی کی وجہ سے منجمد ہو جاتا ہے یعنی برف، وَالْقَنَاطِرِ "اور پلوں پر" یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ قناطر سے مراد پل ہے تاکہ یہ ترجمہ اس کے مطابق ہو جائے کہ نماز لکڑیوں پر جائز ہے اس لئے کہ پل لکڑے کے ہوتے ہیں جو کہ خندق (ندی، نالہ، نہر وغیرہ) کے اوپر بنائے جاتے ہیں اس لئے اس کو قنطرہ کے نام سے ذکر کرتے ہیں وَاِنْ جَرٰی تَحْتَھَا بَوْلٌ "اگرچہ ان پلوں کے نیچے پیشاب وغیرہ بہہ رہا ہو" اَوْ فَوْقَھَا اَوْ اَمَامَھَا "یا ان پلوں کے اوپر یا ان کے ساتھ پیشاب وغیرہ ہو" لفظ امام ہمزہ کی زبر بمعنی آگے کے ہیں، اِنْ کَانَ بَیْنَھُمَا سُتْرَۃٌ "اگر اس پیشاب اور نماز پڑھنے والے کے درمیان یا پل اور نمازی کے درمیان سترہ ہو" اور پردہ ہو جو کہ نمازی کو نجاست

Marfat.com

کے ملنے سے روکے، وَصَلّٰی اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى سَقْفِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْاِمَامِ "ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے ساتھ مسجد کی چھت پر نماز پڑھی" اور امام جو تھا وہ مسجد کی نچلی چھت پر تھا اور جب کہ مسجد میں جگہ تنگ ہو اور اژدحام بہت ہو تو چھت پر امام کی اقتداء درست ہے وَصَلّٰی ابْنُ عُمَرُ عَلَى الثَّلْجِ "اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برف پر نماز پڑھی"

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ "ہمیں حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے" قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ "اس نے کہا کہ مجھے سفیان نے حدیث بیان کی" یہ سفیان بن عیینہ ہے، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ "کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم نے" اس کا نام سلمہ بن دینار ہے، قَالَ سَئَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ اَيِّ شَيْئٍ الْمِنْبَرُ "ابو حازم نے کہا کہ سہل بن ساعدی سے لوگوں نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر (مبارک) کس چیز سے بنا ہوا تھا" یعنی بعض لوگ متردد تھے کہ وہ کون سی لکڑی تھی جس سے منبر بنا تھا فَقَالَ مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ "پس سہل نے کہا کہ مجھ سے زیادہ لوگوں میں جاننے والا کوئی بھی باقی نہیں جو اس منبر کے متعلق جانتا ہو" هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ "اور وہ منبر کز کے درخت سے بنا تھا اور یہ غابہ میں واقع تھا" غابہ عوالی کی طرف سے مدینہ مبارکہ کے قریب ایک موضع ہے اور اثل ہمزہ کی زبر اور ثائے مثلثہ کی جزم سے ہے یہ کز کا درخت ہے اور اس کی لکڑی بہت اچھی ہوتی ہے جس سے پیالے بناتے ہیں اور اس کے پتوں سے برتنوں کو مانجھتے (دھوتے) ہیں عَمِلَهٗ فُلَانٌ "فلان شخص نے اس کو بنایا تھا" جس کا نام میمون تھا قسطلانی نے ایسے ہی ذکر کیا ہے اور بعض روایات میں اس کا نام باقوم آیا ہے بائے مواحدہ اور قاف پر پیش ہے یہ کرمانی میں آیا ہے اور بعض روایات میں باقول لام کے ساتھ بھی آیا ہے، مَوْلٰى فُلَانَةَ "فلاں عورت جو آزاد کردہ تھی نے" فلانہ کنایہ ہے عورت کی طرف اور اس عورت کا نام عائشہ ہے انصاریہ تھی اور بعضوں نہ کہا کہ اس کا نام مینا تھا میم کی زیر ہے یائے مثناۃ تحتیہ کی جزم ہے اور نون کے ساتھ ہے، لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے (یہ منبر) بنوایا" وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَمِلَ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس منبر پر کھڑے ہوئے جب کہ وہ بن کر آیا" وَوُضِعَ "اور رکھا گیا" فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ "پس قبلے کی طرف رخ فرمایا اور تکبیر کہی" بعض روایات میں وکبر واؤ کے ساتھ بھی آیا ہے اس روایت میں بغیر واؤ کے ہے اس عبارت میں جواب سوال مقدر ہے یعنی کوئی کہے کہ قبلہ رخ ہونے کے بعد کیا عمل کیا تو اس کے

جواب میں کہا کہ تکبیر کہی، وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ "اور تمام لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے" فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرات فرمائی اور رکوع کیا اور تمام لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے رکوع کیا" ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى "پس اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا پھر پچھلے قدموں پر لوٹے" جان لو کہ یہ پھرنا پچھلے قدموں پر تھا یعنی منہ قبلے کی طرف تھا اور پیچھے ہٹے گویا پشت قبلے کی طرف نہ تھی کیونکہ قبلے کی طرف منہ کرنا شرط نماز ہے، فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ "پھر زمین پر سجدہ کیا اس کے بعد منبر پر چڑھے" ثُمَّ قَرَأَ. ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ "اس کے بعد قرات فرمائی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر (اقدس) اٹھایا پھر بغیر قبلے کی طرف پیٹھ کئے پچھلے قدموں چلے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا" فَهٰذَا شَأْنُهُ "پس یہ اس کی کیفیت تھی"

خوب جان لینا چاہیے کہ امام کا اپنے مقتدیوں سے اونچا ہونا اس صورت بالا میں ایک گز سے کم تھا روایت میں آیا ہے کہ منبر کی ہر ایک سیڑھی ایک بالشت اونچی تھی جو ایک گز سے کم ہے اگر ایک گز سے کم ہے تو اس میں کراہت نہیں اور چونکہ ہر رکعت میں منبر مبارک سے اترنا ایک قدم تھا اور دوسری رکعت میں چڑھنا بھی اسی طرح تھا لہٰذا اس طور پر یہ فعل کثیر نہیں کیونکہ ایک رکن میں فعل کثیر کا واقع ہونا مفسد نماز ہوتا ہے نیز یہ احتمال ہے کہ یہ فعل، فعل کثیر کے تحریم ہونے سے قبل واقع ہوا ہے اور کرمانی و قسطلانی نے ذکر کیا کہ خطابی نے کہا کہ منبر شریف کی تین سیڑھیاں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری سیڑھی پر کھڑے تھے پس اس کے اترنے اور چڑھنے میں دو قدم ہوتے ہیں اور دو قدم عمل کثیر نہیں اور اپنا حال لوگوں کو بتانے کی غرض سے مکروہ نہیں، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ "ابو عبداللہ بخاری نے کہا" قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ "کہ علی بن عبداللہ مدینی نے کہا" سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ "احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا اس حدیث کے بارے میں" احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ صاحب مذہب ہیں ابن راہویہ نے کہا ہے کہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان حجت ہے امام شافعی کا شاگرد بھی ہے اور ان کے مذہب کے مسائل بعض محدود مواضع مقامات پر مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسائل کے موافق ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے ۲۴۱ ھجری میں بغداد میں فوت ہوئے ۱۶۴ ھجری میں پیدا ہوئے ۷۷ سال کی عمر پائی حدیث اور فقہ میں امام تھے زہد، ورع، عبادت میں یگانہ تھے اور ان سے ہی سقیم، مجروح اور معلل حدیث سے صحیح حدیث کا علم ہوا بغداد میں پیدا ہوئے علم حاصل کیا اپنے



Marfat.com

زمانے کے بڑے بڑے اکابر شیوخ سے حدیث کا سماع کیا اس کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام، جزیرہ کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے زمانے کے اکابر علماء سے بھی سماع فرمایا نیز امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایت کرتے ہیں محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو کے اس کتاب کے موئف ہیں اور مسلم، ابوداؤد وغیرہا سے بہت روایت کرتے ہیں لیکن بخاری نے اپنی اس کتاب میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ذکر نہیں کی مگر ایک حدیث کتاب صدقات کے آخر میں بیان کی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ خرجت من بغداد وما خلق بها احد تقی واورع ولا اعلم من احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابو زرعہ نے کہا کہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں عبداللہ پسر احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میرے والد ہر نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے اللهم کما صنعته وجهی عن السجود لغیرک فصن وجهی عن المسئالة لغیرک قَالَ فَإِنَّمَا اَرَدتُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اَعْلَا مِنَ النَّاسِ "امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے تھے" فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ اَعْلَا مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ "پس کوئی باک (پرواہ) نہیں کہ امام لوگوں سے اونچا ہو اس حدیث کی دلالت سے" جو کہ منبر کی سیڑھیوں کے برابر بلندی پر جواز ہے۔ اور بعض شافعیوں نے کہا ہے کہ اگر امام مسجد کے منارے پر ہو اور لوگ نیچے مسجد میں ہوں تو اقتداء صحیح ہے۔ قَالَ "علی بن عبداللہ مدینی نے کہا" اِنَّ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْاَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيْرًا "کہ تحقیق سفیان بن عیینہ سے اس جواز پر بہت سوال کئے جاتے ہیں" فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ "پس آیا نہیں سنا اس کو اس بارے میں" قَالَ لَا "احمد بن حنبل نے کہا کہ ابن عیینہ سے میں نے نہیں سنا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ "ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبدالرحیم نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یزید بن ہارون نے" قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ "اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی حمید طویل نے" حائے مہملہ کی پیش ہے تابعی ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ "وہ انس بن مالک سے روایت کرتا ہے "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَتْ سَاقُهٗ" تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے سے گرے یہ واقعہ ۵ ھ ذی الحجہ میں پیش آیا "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلی مبارک زخمی ہوئی" لفظ جحشت جیم کی پیش ہے ہائے مہملہ کی زیر ہے، شین معجمہ ہے یعنی خدشت والجحش الخدش، چمڑے کا زخمی ہونا ہے یعنی (پنڈلی مبارکہ پر سے چمڑا اکھڑ گیا تھا جس کی وجہ سے آپ کو زخم آیا) اَوْ كَتِفُهٗ "یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کندھا مبارک زخمی ہوا" یہ راوی کا شک ہے اور



Marfat.com

کف کاف کی زبر ہے ت کی زیر ہے اور جزم بھی ہے اور انس بن مالک کی شیخین (بخاری و مسلم) سے روایت آئی ہے فجحش شقہ الایمن (پس آپ کا دائیں طرف زخمی ہوا) اور یہ لفظ یعنی شقہ پنڈلی اور کندھے دونوں کو شامل ہے فَالٰی مِنْ نِسَائِہٖ شَھرًا ''پس ایلاء کیا ایک ماہ کا'' یعنی قسم کھائی کہ اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤں گا اور مراد اس ایلاء سے چار ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا ہے فَجَلَسَ فِیْ مَشْرَبَۃٍ لَہٗ ''پس اپنے اس غرفہ (بالاخانہ) میں جو آپ کا تھا بیٹھ گئے'' لفظ مشربہ میم کی زبر ہے شین معجمہ پر جزم ہے راء مہملہ پر زبر ہے اور پیش بھی آتی ہے جس کے معنی ایک اونچے بالا خانے کے ہیں دَرَجَتُھَا مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ''اور اس کی چھت یعنی بالائی حصہ کھجور کی شاخوں کا تھا'' اور بعض روایات میں لفظ نخل (کھجور) نہیں ہے صرف من جزوع (شاخیں) ہے لفظ جزوع جیم کی پیش سے ہے اور ذال معجمہ ہے جس کے معنی ٹہنیوں اور درخت کے تنے کے ہیں فَاَتَاہُ اَصْحَابُہٗ یَعُوْدُوْنَہٗ ''پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب آتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کرتے تھے'' یعنی اس مرض کی عیادت کرتے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھوڑے سے گرتے ہوئے دائیں پہلو پر زخم آئے تھے فَصَلّٰی بِھِمْ جَالِسًا وَّھُمْ قِیَامٌ ''پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر ان صحابہ کو نماز پڑھاتے اس حال میں کہ صحابہ کھڑے ہوتے'' رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ اِمَامًا لِیُؤْتَمَّ بِہٖ ''پس جب سلام پھیرا تو فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ امام بنایا گیا ہے اس لئے کہ اس امام کی اقتداء کی جائے'' فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا ''پس جس وقت وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو'' وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا ''پس جس وقت وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو'' وَاِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا ''اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے پس تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو'' اس سے بطریق مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو بعض نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اگر تم قیام کرنے سے عاجز ہو اور امام کی طرح بیمار ہو تو پھر بیٹھ کے پڑھو لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری عمر میں بیٹھ کر نماز ادا کرتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے لیکن ہاں! امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں یہ حدیث منسوخ نہیں ہے اور اس کا عمل اسی پر ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آخری عمر کی امامت پر اس کو حمل نہیں کیا ہے، وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ ''اور آپ نے نزول فرمایا اور نیچے اتر آئے'' اس بالاخانے سے ''(۲۹) انتیس دن گزر جانے کے بعد'' فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّکَ اٰلَیۡتَ شَھۡرًا "پس صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تحقیق آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی ہے" کہ میں عورتوں کے پاس نہ جاؤں گا اور اس وقت آپ نے نزول فرما دیا جبکہ (۲۹) انتیس دن گزرے ہیں ان کا یہ خیال تھا کہ مہینہ ۳۰ تیس دن کا ہوتا ہے فَقَالَ اِنَّ الشَّھۡرَ تِسۡعٌ وَ عِشۡرُوۡنَ "پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ (۲۹) انتیس دن کا تھا" خوب جان لینا چاہیے کہ الشہر میں ال عہد کا ہے اور اس سے مراد یہ مہینہ ہے جس کی قسم کھائی گئی ہے اور اگر کسی شخص نے کسی ایک فعل پر ایک ماہ معین کی قسم کھائی جیسے روزے کی یا اعتکاف کی یا سوائے اس کے کسی اور چیز کی اور وہ مہینہ (۲۹) انتیس دن کا ہو تو اس کی قسم پوری ہو جاتی ہے اور اس پر لازم نہیں ہے کہ اس فعل کو (۳۰) تیس دن پر چھوڑ دے اس موقع پر یہی صورت حال تھی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ماہ معین کی قسم کھائی تھی وہ مقرر مہینہ (۲۹) انتیس دن کا ہوا اگر کسی نے مطلق ایک ماہ کی قسم کھائی چنانچہ کہتا ہے کہ للہ علیٰ ان الصوم شہر (میں ایک مہینے روزے کو اپنی جان پر اللہ تعالیٰ کے لئے لازم کرتا ہوں) اس مقام پر ضروری ہو جاتا ہے کہ (۳۰) تیس دن جانے۔ اس لئے کہ مطلق منصرف کامل ہوا کرتا ہے پس اس سے مراد پورا مہینہ ہے اور پورا مہینہ (۳۰) تیس دن کا ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ بالاخانہ کی زمین سے مراد وہ سطح زمین ہے جو کہ خرمے (کھجور) کے لکڑیوں سے بنی ہوئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس پر نماز پڑھتے تھے پس اس بیان کے مطابق سطح پر اور لکڑیوں پر نماز پڑھنا معلوم ہوا چنانچہ ترجمہ باب میں کہا کہ سطح اس جگہ بالاخانے کی زمین (چھت) ہے



Marfat.com

# بَابٌ

## اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّيْ امْرَاَتَهُ اِذَا سَجَدَ

باب پر تنوین ہے "جس وقت نماز پڑھنے والے کے کپڑے کو سجدے کے مقام پر اس کی عورت چھوئے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی"۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ "ہمیں حدیث بیان کی مسدد نے" یہ مسدد بن مسرہد ہے، عَنْ خَالِدٍ "وہ خالد سے روایت کرتا ہے" یہ خالد بن عبداللہ طحان ہے قال حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سلیمان شیبانی نے" یہ تابعی ہے عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ "یہ عبداللہ بن شداد سے روایت کرتا ہے" یہ عبداللہ بن شداد بن ھاد ہے، عَنْ مَیْمُوْنَۃَ "وہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت کرتا ہے" قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَ اَنَا حِذَاءَہٗ "میمونہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں ان کے سامنے اور مقابل ہوتی تھے" لفظ حذاءہ حاء مہملہ کی زیر ہے اور ذال معجمہ ہے جس کے معنی سامنے کے ہیں وَ اَنَا حَائِضٌ "اور حالانکہ میں حائضہ تھی" وَ رُبَّمَا اَصَابَنِیْ ثَوْبُہٗ اِذَا سَجَدَ "اور بسا اوقات سجدہ کرتے وقت ان کا کپڑا مجھ تک پہنچ جاتا" قَالَتْ وَ کَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ "میمونہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹی جائے نماز پر نماز پڑھتے تھے اور لفظ خمرہ خاء معجمہ کی پیش سے ہے اور میم پر جزم ہے اس چھوٹی جائے نماز کو کہتے ہیں جو کہ خرمے (کھجور) کے پتوں سے بنائی جاتی ہے اور وہ صرف اتنی ہوتی ہے جس پر سجدہ پورا ہو جاتا ہے اور اس کو خمرہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ نماز پڑھنے والے کے چہرے کو ڈھانپ لیتی ہے یعنی زمین پر لگنے سے محفوظ کر لیتی ہے چنانچہ خمار اس چھوٹی چادر کو کہا جاتا ہے جو عورتیں اوڑھتی ہیں جس سے ان کا سر چھپ جاتا ہے اور اگر نمازی کی جائے نماز بڑی ہو یعنی اس کے قد کے برابر یا زیادہ ہو تو اس کو حصیر (چٹائی) کہتے ہیں اس کو خمرہ نہیں کہتے اس کی جمع خمر ہے اور اس وقت کہ فقہاء میں خمرہ (چھوٹی جائے نماز) پر نماز پڑھنے کے جواز پر کوئی مخالفت نہیں تاوقتیکہ نماز ادا کرنے کی جگہ پاک ہو اور خمرہ (چھوٹی جائے نماز) جو زمین کی گرمی سے بچنے کی وجہ پر بچھایا گیا ہو مگر عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ وہ مٹی منگواتے تھے اور خمرے کے اوپر ڈال کر اس مٹی کے اوپر سجدہ کرتے تھے یہ اس لئے کرتے تھے کہ تواضع اور خشیت میں زیادتی ہو نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدن پاک ہے اور عورت کے محاذ (سامنے) میں آنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔



Marfat.com

## بَابُ

الصَّلٰوةِ عَلَی الْحَصِیْرِ

"یہ باب چٹائی پر نماز پڑھنے کے بیان میں ہے"

اور حصیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جو خرمہ (کھجور) کے پوست سے بنائی جاتی ہے اور یہ انسان کے قد کے برابر ہوتی ہے اس ترجمۃ الباب میں ضعف حدیث کی طرف اشارے کا نکتہ پایا جاتا ہے کہ شریح بن ھانی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حصیر پر نماز پڑھتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جعلنا جھنم للکافرین حصیرا (کافروں کے لئے ہم نے جہنم کو چٹائی بنایا ہے) پس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حصیر پر نہیں پڑھتے تھے اور یہ حدیث مذکورہ ضعیف ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چٹائی پر نماز پڑھنا قوی حدیث سے ثابت ہے وَصَلّٰی جَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ فِی السَّفِیْنَۃِ قَائِمًا "اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابو سعید خدری" کہ یہ دونوں عظیم المرتبت صحابی ہیں ان کے حالات پہلے گزر چکے ہیں "کے نماز پڑھنے کا بیان ہے کہ ان دونوں نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی" اپنی جامعہ میں اس مسئلے کو سابق مسئلے کے ساتھ ذکر کیا ہے اس لئے کہ یہ دونوں مسئلے غیر زمین پر نماز پڑھنے میں مشترک ہیں کشتی میں نماز لکڑیوں پر تھی جو کہ غیر زمین ہے اور ایسے ہی چٹائی پر بھی۔ بخلاف بعض اہل ظاہر محدثین کے جنہوں نے زمین پر ہی نماز پڑھنا مشروط کیا ہے اس حدیث کے ظاہر پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل کو فرمایا کہ عفر وجھک فی التراب (اپنے چہرے کو مٹی کے ساتھ آلودہ کرو) اور جمہور علماء نے اس عمل کو امر استحباب پر حمل کیا ہے لیکن کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا اس وقت ہے جبکہ نہ چل رہی ہو اور اگر کھڑے ہو کر

مشکل ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے چنانچہ مذکور ہے اور نیز امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی بلا عذر کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے وَقَالَ الْحَسَنُ "اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا" تُصَلِّيْ قَائِمًا "کھڑے ہو کر نماز پڑھو" مَالَمْ تَشُقَّ عَلٰى اَصْحَابِكَ "جب تک کہ تیرے ساتھیوں پر شاق (مشقت، مشکل، تکلیف) نہ ہو" تَدُوْرُ مَعَهَا "تو بھی اس (کشتی) کے ساتھ گھومتا رہ" یعنی جس جس طرف کشتی پھرتی ہے تو بھی اس کے ساتھ گھومتا چلا جا وَاِلَّا فَقَاعِدًا "اور اگر تیرے ساتھیوں پر یہ بات شاق نہیں تو پس بیٹھ کر نماز پڑھ" اس لئے کہ حرج مرفوع ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ نے" یہ عبداللہ بن یوسف ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی مالک نے وہ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری سے روایت کرتا ہے" عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ "وہ انس بن مالک سے روایت کرتا ہے، اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ "یہ کہ تحقیق اس کی دادی ملیکہ نے" اسحٰق کی دادی جس کا نام ملیکہ تھا میم کی پیش ہے اور لام کی زبر ہے یہ مالک بن عدی کی لڑکی ہے اور وہ انس بن مالک کی ماں کی والدہ ہے کیونکہ انس کی والدہ کا نام سلیم ہے ملیکہ مذکورہ اس کی ماں تھی بعض شارحین نے کہا ہے کہ جدتہ کی ضمیر انس بن مالک کی طرف راجح ہے کہ انس اپنی جدہ (نانی) سے نقل کرتا ہے اور ملیکہ، انس کی جدہ (نانی) ماں کی طرف سے تھی اور اکثر محدثین نے اسی پر جزم کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ملیکہ وہی ام سلیم ہے جو کہ انس کی ماں ہے لہذا اس صورت میں ضمیر جدہ اسحٰق کی طرف راجح ہو گی، دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهٗ "اس ملیکہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی یہ کھانا ملیکہ نے تیار کیا تھا" یا اس کی بیٹی ام سلیم انس کی والدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا۔ فَاَكَلَ مِنْهُ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے سے کچھ نوش فرمایا" ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ کہ بہرطور میں نماز پڑھتا ہوں تمہارے لئے" یعنی تمہاری تعلیم کے لئے اور تمہارے نفع کے لئے کہ تمہیں اس سے برکت اور خیر حاصل ہو یہاں پر لکم میں جو لام ہے وہ اجل کے لئے ہے یعنی لاجلکم (تمہارے فائدے کے لئے) اور ملیکہ کی غرض بھی یہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے گھر نماز پڑھیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض اور برکت انہیں پہنچے اور بعض روایت



Marfat.com

میں فلا صل یاء متکلم کے بغیر بھی آیا ہے یعنی لغت کے اعتبار سے یاء حزف ہوئی ہے اسی لئے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ لام امر ہے اور یاء کے حزف ہونے کی وجہ سے فعل پر جزم ہے اس صورت میں لام مکسور (زیر والا) ہوتا ہے اور اس روایت میں متن روایت کے اعتبار سے لام تاکید ہے اور یہ لام مفتوحہ (زبر والا) ہے اور یا کو ثابت کر رہا ہے اور لفظ لکم یعنی لاجلکم اگرچہ ظاہری طور پر یہاں بکم فرماتے باء مواحدہ کے ساتھ، لیکن ایسا نہیں کیونکہ اس سے مراد نفع پہنچانا اور برکات حاصل کرنا ہے، قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلیٰ حَصِیْرٍ لَنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ "انس بن مالک نے کہا میں کھڑا ہوا اپنی چٹائی پر جو کہ بہت استعمال ہونے کی بناء پر سیاہ ہو چکی تھی" اور لفظ لبس لام کی پیش باء مواحدہ کی زیر ہے یعنی استعمال کی ہوئی۔ فَنَضَحْتُہٗ بِمَاءٍ "پس میں نے اس پر پانی چھڑکا" یعنی پانی کے ساتھ اسے دھویا تاکہ پاک و صاف ہو جائے فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَی الْحَصِیْرِ "پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چٹائی پر کھڑے ہوئے" وَصَفَفْتُ وَاَنَا وَالْیَتِیْمُ "میں نے اور یتیم نے صف بنائی" اس یتیم کا نام ضمیرہ بن سعد ہے ضاد معجمہ کی پیش اور میم پر زبر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ ہے اور بعض روایات میں صففت انا والیتیم آیا ہے جس میں ضمیر فصل کی زیادتی ہے اور یہ تاکید کے لئے ہے اس صورت میں یتیم کا عطف ضمیر مستکن پر ظاہر ہے اس روایت میں کہ ضمیر فصل نہیں اگر لفظ یتیم مرفوع (پیش والی) ہو اور عطف صففت کی ضمیر پر ہو تو یہ کوفیوں کے مذہب پر مبنی ہوگا جو کہ عدم تاکید پر جواز رکھتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ مبتداء ہو اور لفظ ورائہ اس کی خبر ہو اور اگر لفظ یتیم منصوب ہو تو مفعول معہ ہوگا اور واو بمعنی مع (ساتھ) ہوگا یعنی صففت مع الیتیم (میں نے یتیم کے ساتھ صف بنائی) وَرَاءَہٗ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے" وَالْعَجُوْزُ اُمُّ سُلَیْمٍ الْمَذْکُوْرَۃُ مِنْ وَّرَائِنَا "اور اس عورت کا پوتا" جس عورت کا نام ملیکہ ہے (یا) "ام سلیم" جو کہ انس بن مالک کی ماں ہے "ہمارے پیچھے تھی" فَصَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ "پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں ہمیں پڑھائیں پھر نماز سے فارغ ہوئے" یا اس کے گھر سے تشریف لے گئے اور شاید کہ یہ نماز سکھانے کے لئے اور برکات کے حصول کے لئے ہو۔

نوٹ: حضرت علامہ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد کے مطابق کہ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے گھر تشریف لے جانا اور نماز پڑھنا حصول فیوض و برکات اہل خانہ کے لئے تھا" سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک بزرگ اور مشائخ کو مریدین اور متوسلین اپنے گھروں میں



Marfat.com

ملا کر ختمات شریفہ اور عبادات سے ان کی فیوض و برکات حاصل کریں۔ فافہم

## بَابُ

الصَّلٰوۃِ عَلَی الْخُمْرَۃِ

"یہ باب چھوٹی جائے نماز پر نماز پڑھنے کے جواز میں ہے"

اتنی جائے نماز ہو کہ جس پر نماز ادا ہو سکے چنانچہ اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ "ہمیں حدیث بیان کی ابو الولید نے" اس کا نام ہشام بن عبدالملک ہے طیالسی ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ بن حجاج نے" قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ "اس نے کہا کہ ہمیں سلیمان الشیبانی نے حدیث بیان کی" یہ تابعی ہے، عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ "وہ عبداللہ بن شداد سے روایت کرتا ہے (اور یہ) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے" قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ "حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹی جائے نماز (چھوٹا مصلی) پر نماز پڑھا کرتے تھے" لفظ خمرہ جو خاء معجمہ کی پیش سے ہے اس کی تحقیق پہلے گزر چکی ہے اور یہ خمرہ زمین کی گرمی سے بچنے کے لئے استعمال کرتے تھے تاکہ زمین اور کنکریوں کی گرمی سے پیشانی محفوظ رہے مگر یہ ضروری ہے کہ پاؤں کی جگہ نماز میں ظاہر ہو (پاؤں بھی اس جائے نماز پر نظر آئیں)۔

## بَابُ

الصَّلٰوۃِ عَلَی الْفِرَاشِ

"یہ باب اس نماز کے حکم کے بیان میں ہے جو کہ بچھونے پر پڑھی جائے"

اور یہ بچھونا جس قسم کا بھی ہو اس پر نماز جائز ہے، وَصَلّٰی اَنَسٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ "انس بن مالک نے اپنے بچھونے پر نماز پڑھی" وَقَالَ اَنَسٌ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ "اور انس بن مالک نے کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے" فَیَسْجُدُ اَحَدُنَا عَلٰی ثَوْبِہٖ "پس ہم میں سے کوئی ایک اپنے کپڑے پر سجدہ



Marfat.com

کرتا" اور اپنے اس کپڑے سے مراد وہ کپڑا ہے جو کہ بدن سے الگ ہو اور وہ کپڑا جو کہ بدن پر پہنا ہوا ہو وہ جزو بدن ہوتا ہے۔

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ "ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل نے" یہ بن عبداللہ بن اویس مدنی ہے۔ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ "اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی مالک نے" عَنْ اَبِي النَّضْرِ (یہ مالک) "روایت کرتا ہے ابی النضر سے" اس کا نام سالم ہے، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ" یہ عمر بن عبید کا آزاد کردہ ہے "عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ" وہ روایت کرتا ہے ابی سلمہ" جس کا نام عبداللہ ہے "بن عبدالرحمان بن عوف سے "عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ" وہ زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ عائشہ صدیقہ نے فرمایا" كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سویا کرتی تھی "وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهٖ "اور میرے دونوں پاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبلے کی جانب ہوتے "یعنی جس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے اس جگہ پر ہوتے فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي" پس جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ سے میرے پاؤں کو چھوتے اور گھسیٹ دیتے " یعنی دور کر دیتے فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ " پس میں اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لیتی " قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ "عائشہ نے کہا کہ اس وقت گھروں چراغ نہیں ہوتے تھے " یعنی اگر چراغ ہوتے بھی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہٹانے سے پہلے دیکھتی کہ آپ سجدے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اپنے پاؤں سمیٹ لیتی - اس حدیث سے حنفی استدلال کرتے ہیں کہ عورت کو صرف ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عقیل " حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن بکیر نے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمیں اللیث نے وہ روایت کرتا ہے عقیل سے " عُقیل کی عین مہملہ پر پیش ہے اور یہ خالد کا بیٹا ہے اور خالد عَقیل کا بیٹا ہے اس عین مہملہ پر زبر ہے ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ" وہ ابن شہاب سے روایت کرتا ہے "یہ زہری ہے ، قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ" ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی " یہ بن زبیر بن عوام ہے جو کہ عائشہ صدیقہ کا بھانجا ہے اس کی والدہ کا نام اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے " اس کو خبر دی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِهٖ" کہ تحقیق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں نماز پڑھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبلے کے درمیان آپ کے بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لیٹی ہوتی "اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ" جس



Marfat.com

طرح کہ جنازہ عرض کی صورت میں سامنے پڑا ہوتا ہے " یعنی جیسے مصلیٰ کے سامنے جنازہ ہوتا ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضور کے سامنے اسی طرح پڑی ہوتی تھیں - اور لفظ جنازہ جیم کی زیر کے ساتھ ہے جس کے معنی میت کے ہیں اور زبر کے ساتھ نعش کے معنی میں ہے اس جگہ زیر کے ساتھ ہے - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ " ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث نے " یہ ابن سعد ہے، عَنْ يَزِيْدَ " وہ روایت کرتا ہے یزید بن عراک سے " عَنْ عِرَاكٍ " وہ روایت کرتا ہے عراک سے " عین مہملہ کی زیر ہے اور یہ ابن مالک ہے عَنْ عُرْوَةَ " وہ عروہ سے روایت کرتا ہے " یہ ابن زبیر ہے - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِيْ يَنَامَانِ عَلَيْهِ " یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبلے کے درمیان اسی بچھونے پر کہ آرام فرماتے، عائشہ صدیقہ بصورت عرض پڑی ہوتیں "

## بَابٌ

### اَلسُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

" یہ باب سخت گرمی میں کپڑے کے کنارے پر سجدہ کرنے کے بیان میں ہے "

اور سخت سردی میں بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے، قَالَ الْحَسَنُ وَ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ " امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قوم یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عمامے پر سجدہ کرتے تھے " عین مہملہ کی زیر ہے " اور بڑی کلاہ پر " قلنسوہ کے قاف اور لام پر زبر ہے نون پر جزم، سین مہملہ پر پیش اور واو پر زبر ہے جس کے معنی بڑے کلاہ کے ہیں جو سر پر پہنا جاتا ہے اور بارش و سورج کی گرمی سے بچنے کے لئے اس پر عمامہ بھی باندھا جاتا ہے، وَيَدَاهُ فِيْ كُمِّهٖ " اور ان کے دونوں ہاتھ آستین میں ہوتے " یعنی اس قوم کے ہر ایک شخص کے ہاتھ آستین میں ہوتے اور وہ نماز پڑھا کرتے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے عمامہ کے وٹ (بل) پر سجدہ کرنے کے جواز پر استدلال کیا ہے،

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ہِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ "ہمیں حدیث بیان کی ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی بشر بن مفضل نے" بشر کی باء مواحدہ کے نیچے زیر ہے اور شین معجمہ پر جزم ہے مفضل کی میم پر پیش، فا پر زبر، ضاد معجمہ پر زبر ہے یہ رقاشی ہے راء مہملہ پر زبر ہے، قَالَ حَدَّثَنِی غَالِبٌ "اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی غالب نے" غین معجمہ پر زبر ہے اور لام کے نیچے زیر ہے، اَلْقَطَّانُ "القطان ہے" قاف پر زبر اور طائے مہملہ پر بھی زبر ہے، عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ "وہ روایت کرتا ہے بکر بن عبداللہ سے" یہ مزنی ہے بصری ہے، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ مَکَانَ السُّجُوْدِ "وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ کوئی ہم میں سے اپنے کپڑے کا کنارہ گرمی کی شدت کی وجہ سے سجدے کی جگہ پر رکھتا" یہ کپڑا متصل ہوتا یا الگ ہوتا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے شدت گرمی کی وجہ سے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کرنے کے جواز کے لئے اس حدیث کو حجت بنایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں، اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کپڑا جو کہ نمازی سے متصل ہو یا الگ مگر وہ نمازی کی حرکت کے ساتھ حرکت نہ کرے اس کپڑے پر سجدہ کرنا جائز نہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ ثوب متصل تو نمازی کے کپڑے کا جزو ہوا کرتا ہے پس اس کی نماز اس وقت جائز ہے کہ جب وہ ثوب متصل یا ثوب منفصل سجدے کے وقت اس کے بدن کی حرکت کے ساتھ حرکت کرے اور انہوں نے اسی پر قیاس کیا ہے کہ عمامہ پر مسح کرنا سر کے مسح کے قائم مقام نہیں ہوتا اور ضروری ہے کہ عمامے پر بھی سجدہ کرنا پیشانی پر سجدہ کرنے کے قائم مقام نہ ہو۔

## بَابٌ

اَلصَّلٰوۃِ فِی النِّعَالِ

یہ باب جوتوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے"

یعنی جوتوں کے ساتھ پس فی (میں) کا کلمہ بمعنی مع (ساتھ) ہے یعنی فی ساتھ کے معنی میں آیا ہے یا علی کے معنی میں آیا ہے،

حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِی اِیَاسٍ "ہمیں حدیث بیان کی آدم بن ایاس نے" ایاس ہمزے کی زیر کے ساتھ ہے



Marfat.com

وریائے تختانیہ تحقیف سے ہے قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے" یہ حجاج کا بیٹا ہے، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو مسلمہ نے" میم پر زبر، سین مہملہ پر جزم اور لام پر زبر ہے، سَعِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ کہ اس کا نام "سعید بن یزید ہے" اَلْاَزْدِیُّ "الازدی ہے" یعنی قبیلہ ازد سے ہے اور یہ تابعین سے ہے، قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْهِ "اس نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نعلین کے ساتھ نماز پڑھتے تھے؟" قَالَ نَعَمْ "اس نے کہا کہ ہاں" یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نعلین کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔

# بَابُ

## اَلصَّلٰوةِ فِی الْخِفَافِ

"یہ باب موزوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے بیان میں ہے"

خفاف جمع ہے خف کی جس کے معنی موزہ کے ہیں،

حَدَّثَنَا آدَمُ "ہمیں حدیث بیان کی آدم نے" یہ ابی ایاس کا بیٹا ہے، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے" یہ حجاج کا بیٹا ہے" وہ اعمش سے روایت کرتا ہے" اس کا نام سلیمان ہے، قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ "اس نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے سنا" یہ ابراہیم نخعی ہے، فقیہ ہے ابن یزید ہے، حجاج کے زمانے کا ایک بہت بڑا عبادت گزار آدمی تھا، یُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ "وہ حدیث بیان کرتا ہے ہمام بن الحارث سے" قَالَ رَاَیْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ "اس نے کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا" یہ بجلی ہے صحابی ہے یعنی اس صحابی کو دیکھا، بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَ مَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ "چھوٹا پیشاب کیا پھر وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا" ثُمَّ قَامَ "پھر کھڑا ہوا" فَصَلّٰی "پس نماز پڑھی" فَسُئِلَ "پس پوچھا گیا" یعنی اس جریر سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا گیا، فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا "پس جریر نے کہا کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے" قَالَ اِبْرَاهِیْمُ "ابراہیم نخعی نے کہا" فَکَانَ حَدِیْثُ جَرِیْرٍ یُعْجِبُهُمْ "پس جریر کا یہ کہنا قوم (صحابہ) کو بہت پسند آیا" لِاَنَّ جَرِیْرًا کَانَ آخِرَ مَنْ اَسْلَمَ "یہ اس لئے کہ جریر وہ صاحب تھے جو سب سے آخر میں مسلمان ہوئے" پس اس کی حدیث سب سے آخری ہے اس کے مخالف جو پہلے حدیثیں گزری ہوں یہ ان کی ناسخ ہے اور جریر سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد



Marfat.com

اسلام لائے، حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ بۡنُ نَصۡرٍ "ہمیں حدیث بیان کی اسحٰق بن نصر نے" نصر کی صاد مہملہ ہے، قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوۡ اُسَامَةَ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابواسامہ نے" اس کا نام حماد ہے، عَنِ الۡاَعۡمَشِ "وہ اعمش سے روایت کرتا ہے" عَنۡ مُسۡلِمٍ "وہ مسلم سے روایت کرتا ہے" یہ مسلم صبیح کا بیٹا ہے۔ صاد مہملہ پر پیش ہے، عَنۡ مَسۡرُوۡقٍ "وہ مسروق سے روایت کرتا ہے" عَنِ الۡمُغِیۡرَةِ بۡنِ شُعۡبَةَ "وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتا ہے" یہ صحابی ہے، قَالَ وَضَّاتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیۡهِ وَ صَلّٰی "اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وضو کراتا تھا پس مسح کیا اپنے دونوں موزوں پر اور نماز پڑھی۔

## بَابٌ

### اِذَا لَمۡ یُتِمَّ السُّجُوۡدَ

"یہ باب نمازی کے سجدے کے پورا ادا نہ کرنے کے بیان میں ہے"

یہ فعل نمازی پر حرام ہے،

اَخۡبَرَنَا الصَّلۡتُ بۡنُ مُحَمَّدٍ "ہمیں خبر دی صلت بن محمد نے" یہ خارکی ہے خائے معجمہ ہے اور رائے مہملہ ہے اور کاف خارک کی طرف منسوب ہے جو ساحل سمندر میں سے ایک ساحل ہے۔ اَخۡبَرَنَا مَهۡدِیٌّ عَنۡ وَاصِلٍ عَنۡ اَبِیۡ وَائِلٍ "ہمیں خبر دی مہدی نے" یہ میمون کا بیٹا ہے "وہ واصل سے روایت کرتا ہے" یہ احدب ہے "وہ ابی وائل سے روایت کرتا ہے جس کا نام شقیق بن مسلمہ ہے، عَنۡ حُذَیۡفَةَ "وہ حذیفہ سے روایت کرتا ہے" یہ یمان کا بیٹا ہے، اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا "یہ کہ حذیفہ نے ایک شخص و دیکھا" لَا یُتِمُّ رُکُوۡعَهٗ وَلَا سُجُوۡدَهٗ "کہ وہ نماز میں رکوع اور سجود پورا ادا نہیں کرتا" فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَیۡفَةُ مَا صَلَّیۡتَ "پس جب وہ شخص اپنی نماز پوری کر چکا تو حذیفہ نے اس کو کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی" قَالَ "ابو وائل نے کہا" وَاَحۡسِبُهٗ "اور میں گمان کرتا ہوں حذیفہ کو" قَالَ "کہ حذیفہ نہ کہا لَوۡ مِتَّ مِتَّ عَلٰی غَیۡرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ "اگر تو مر جائے" یا اس طرح مارا جائے تو" تیری موت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے خلاف واقع ہو گی"

## بَابٌ

يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ ظاہر کرے اور جدا کرے اپنی بغل سے اپنے دونوں بازوؤں کو" اور لفظ یبدی یاء مثناۃ تحتانیہ پر پیش ہے جس کے معنی یظھر یعنی اظہار کرنے کے ہیں اور ضبع ضاد معجمہ اور بائے مواحدہ پر جزم ہے، بازو کے وسط کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اپنے دونوں بازوؤں کو سجدہ کرتے وقت اپنے پہلوؤں سے نہ ملائے، وَيُجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ" اور دور رکھے سجدے میں اپنے پہلوؤں سے اپنے دونوں بازوؤں کو" اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ "ہمیں خبر دی یحیٰی بن بکیر نے" بائے مواحدہ پر پیش ہے، قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی بکر بن مضر نے" بائے مواحدہ پر زبر ہے کاف پر جزم ہے اور مضر کی میم پر پیش ہے اور ضاد معجمہ پر زبر ہے، عَنْ جَعْفَرٍ "وہ جعفر سے روایت کرتا ہے" یہ جعفر مصری ہے، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ "وہ روایت کرتا ہے ابن ھرمز سے" ھاء پر پیش ہے اور میم پر بھی پیش ہے اور زائے معجمہ پر بھی پیش ہے اس کا نام عبدالرحمن اعرج ہے، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ "وہ روایت کرتا ہے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے" بائے مواحدہ ہے اور حائے مہملہ پر زبر ہے یائے مثناۃ تحتانیہ پر جزم ہے اور نون پر زبر ہے، یہ بحینہ عبداللہ کی ماں ہے اور یہ عبداللہ کے لئے دوسری صفت ہے مالک کی صفت نہیں ہے اس لئے ابن مالک سے الف کو حذف کیا گیا ہے۔ اور بغیر جدائی کے ان دو اسم علم کے درمیان واقع ہے۔ پورا کا پورا لکھا گیا ابن بحینہ، اس لئے کہ یہ بھی عبداللہ کی صفت واقع ہوئی ہے ان دونوں کو جدا کرنے والا ابن مالک ہے جان لے کہ ابن مالک جو کہ ذکر کیا گیا ہے وہ عبداللہ بن مالک ہے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے عابد و فاضل تھا صائم الدہر تھا اور معاویہ کے زمانے میں فوت ہوا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ "یہ کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے



Marfat.com

درمیان کشادگی کرتے" یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے کشادہ رکھتے "یہاں تک کہ آپ کی دونوں بغل مبارک کی سفیدی ظاہر ہو جاتی اور اس کشادہ رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ یہ تواضع کے ساتھ بہت ہی زیادہ مشابہت رکھتی ہے اور پیشانی کو زمین پر بہت زیادہ قرار بخشتی ہے اور ہاتھوں کی بہت سستی کی ہیت کو دور کرتی اور عورت کے لئے پہلو کے ساتھ ہاتھوں کو متصل کرنا اور اپنے پیٹ کا رانوں کے ساتھ لگانا بہتر ہے کیونکہ اس میں بہت زیادہ ستر (پردہ) پایا جاتا ہے، وَقَالَ اللَّيْثُ "اور لیث نے کہا" یہ سعد کا بیٹا ہے مصری ہے اور یہ عطف ہے کر پر اس لئے کہ حدثنا بکر بن مضر کے ساتھ آیا ہے یعنی حدثنا یحیٰ بن بکیر قال، قال اللیث حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ "ہمیں حدیث بیان کی جعفر بن ربیعہ نے بکر کی حدیث کی مانند" لیکن (یہ بات ذہن میں رہے) کہ بکر نے یہ حدیث عن، عن کے ساتھ بیان کی ہے اور لیث نے یہی حدیث اس طرح بیان کی ہے کہ مؤلف جب ستر عورت کے احکام بیان کرنے سے فارغ ہوا تو اس نے استقبال قبلہ کا بیان شروع کر دیا اس لئے کہ نمازی پہلے ستر عورت اور پھر اس کے بعد استقبال قبلہ کے طریقے کا محتاج ہے۔

## بَابُ

### فَضْلِ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

"یہ باب قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونے کی فضیلت اور بزرگی کے بیان میں ہے"

يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ "نماز پڑھنے والے کو اپنے پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو قبلہ رخ کرنا چاہیے" یعنی سجدے کے وقت اپنی انگلیوں کے پوروں کو قبلہ رخ کرے بلکہ تمام نماز میں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے پس یہ تعین ہو جائے گا کہ پاؤں کی انگلیوں کے پورے جب



Marfat.com

قبلہ رخ ہیں تو تمام وجود بھی قبلے کی طرف متوجہ ہو گا، قَالَہٗ اَبُوْ حُمَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "اس کو ابو حمید نے کہا" حمید حائے مہملہ کی پیش میم پر زبر اور یائے مثناۃ تحتانیہ پر جزم ہے اس کا نام عبدالرحمن بن سعد الساعدی ہے مدنی ہے انصاری ہے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت کی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو آگے روایت کیا ہے۔

## بَابُ

### فَضْلِ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَۃِ

"یہ باب قبلہ کی طرف رخ کرنے کی فضیلت کے بیان میں ہے"

یَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ "نمازی اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پورے سجدے میں قبلہ رخ رکھے" قَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "اس نے کہا اور اس حدیث کو ابو حمید نے روایت کیا ہے" حائے مہملہ پر پیش ہے اس کا نام عبدالرحمن بن سعد ساعدی ہے انصاری ہے اور صحابی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے، حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَھْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ سِیَاہٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ "امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن عباس نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن مہدی نے، ابن مہدی نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے منصور بن سعد نے، وہ میمون بن سیاہ سے روایت کرتا ہے" سیاہ عجمی لفظ ہے جس کے معنی اسود یعنی سیاہ کے ہیں "وہ انس بن مالک سے روایت کرتا ہے" جو کہ مشہور اور معتبر صحابی ہے، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے" مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَ اَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا "جس کسی نے کہ ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا" یعنی نہ یہود و نصاریٰ کی نماز کہ ان کی نماز میں رکوع نہیں ہے اور ان کا قبلہ کعبۃ اللہ نہیں بلکہ بیت المقدس تھا اور کھائے ہمارا ذبیحہ گویا ہمارا حلال کیا ہوا کھائے، جو یہ افعال کرے تو معلوم ہوا کہ وہ ہمارے دین اسلام میں داخل ہو گیا ہے اس لئے کہ وہ لوگ ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ نہیں کھاتے تھے فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَ ذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ "پس یہ وہ مسلمان ہے جو خدا اور رسول کے ذمے ہے" یعنی اس کو

نہ قتل کیا جائے، اور نہ ہی اس کے مال پر قبضہ کیا جائے فَلَاتُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ "پس خدا کے اس عہد کے توڑنے میں خیانت نہ کرو" اور اخفار کے معنی خیانت کے ہیں اور یہ عہد کے توڑنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ "ہمیں حدیث بیان کی نعیم نے" نون پر پیش عین مہملہ پر زبر اور یاء تحتیہ پر جزم ہے بعض نسخوں میں یوں ہے کہ و قال نعیم یعنی حدثنا کے ساتھ نہیں ہے، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ "نعیم نے کہا کہ ہمیں ابن مبارک نے حدیث بیان کی ہے اور وہ حمید الطویل سے روایت کرتا ہے" حاء مہملہ پر پیش ہے، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ "حمید انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ "اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ "میں معمور کیا گیا ہوں کہ لوگوں کو قتل کروں یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ "اس سے مراد تمام کلمہ ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، فَاِذَا قَالُوْهَا وَ صَلَّوْا صَلٰوتَنَا وَ اسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَ ذَبَحُوْا ذَبِيْحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا "پس جب انہوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا اور ہماری نماز کو پڑھا" یعنی نماز بارکوع "اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا" یعنی کعبۃ اللہ کی طرف "اور ہمارے ذبح کرنے کی مثل ذبح کیا پس مجھ پر ان کا خون بہانا اور ان کا مال حرام ہے مگر ان کے خون اور مال کسی حق کے بدلے میں" اور بعض نسخوں میں حرمت کی حاء پر پیش اور راء مکسورہ کے اوپر شد، نیچے زیر کے ساتھ بصیغہ مجہول پڑھا گیا ہے یعنی حرام کیا گیا ہے۔ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ (اگر یہ دل میں نفاق رکھتے ہیں تو) "ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے" یعنی اگرچہ خون اور اموال کی حفاظت میں کلمہ طیبہ پڑھ لینا کفایت کرتا ہے لیکن بغیر قلبی تصدیق کے عذاب ابدی سے نجات حاصل نہیں ہوتی۔ جان لینا چاہیے کہ احکام ظاہری کے اجراء پر صرف اقرار کافی ہے اور افعال مذکورہ کا بجا لانا ضروری نہیں ہے پس ان افعال کا ذکر کرنا اس قول کی تاکید کے لئے ہے تاکہ وہ کام پورے کئے جائیں ہر شخص کے لئے ان تین امور کی تخصیص ان کے ظہور کے لئے ہے برخلاف دیگر امور کے جو ہر شخص پر ظاہر نہیں ہوتے، وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ "ابن مریم نے کہا کہ مجھے خبر دی یحیی بن ایوب نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی حمید نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی انس نے" عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ "اس حال میں کہ انس روایت کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کو" وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ "علی بن عبد اللہ

نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی خالد بن الحارث نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی حمید نے اس نے کہا کہ میمون بن سیاہ نے پوچھا وہ روایت کرتا ہے انس بن مالک سے " فَقَالَ یَا اَبَا حَمْزَۃَ وَمَا یُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَہٗ "پس کہا اے ابا حمزہ" یہ انس بن مالک کی کنیت ہے "کونسی وجہ ہے جو کہ بندے کے خون اور مال کو حرام کرتی ہے" فَقَالَ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَھُوَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَیْہِ مَا عَلَی الْمُسْلِمِ "پس حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جس شخص نے گواہی دی کہ کوئی الہ نہیں مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہماری نماز کی طرح نماز پڑھی اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا پس یہ وہ مسلمان ہے کہ سب کچھ اس کے لئے ہے جو دوسرے مسلمانوں کے لئے ہے" یعنی وہ تمام حقوق جیسے خون اور اموال کی حفاظت وغیرہ "اور واجب ہے اس پر وہ سب کچھ جو دوسرے مسلمانوں پر واجب ہے جا لینا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ پر اکتفا کیا اور محمد رسول اللہ ذکر نہیں کیا یہ اس لئے ہے کہ مراد لا الہ الا اللہ سے تمام کلمہ ہے یا اس لئے ہے کہ یہ افعال حقیقت رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتقاد رکھنے پر دلالت کرتے ہیں جان لینا چاہیے کہ یہ حدیث معنعن ہے اور حضرت انس پر موقوف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کا رفع نہیں کیا گیا ہے۔ اور ابن ابی مریم کی حدیث رفع کی گئی ہے لہذا اس کے ذریعے اس کو تقویت دی گئی۔

## بَاب

قِبْلَۃِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَاَھْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ

"یہ باب قبلہ اہل مدینہ" یعنی مدینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اور قبلہ اہل شام اور اہل مشرق کے بیان میں ہے"

اور مراد اہل مشرق سے اہل مشرق و مغرب ہیں اور لفظ مشرق فرمایا مغرب نہیں فرمایا باوجود اس کے کہ دونوں میں قبلہ مشترک ہے اور مشرق کی تخصیص اس لئے ہے کہ اکثر بلاد اسلام مشرق کی طرف واقع ہے اور مراد یہاں دونوں ہیں اگر لفظ باب کو قبلے کی جانب مضاف پڑھا جائے تو یہ جملہ مصدر بلیس ہے اور مستانفہ ہو گا اور اگر منون (تنوین) کے ساتھ پڑھا جائے اور اگر لفظ قبلہ کو لفظ المغرب کے بعد محذوف بنائیں تو لفظ قبلہ المدینہ مبتدا ہو گا اور لیس فی المشرق و المغرب اس کی خبر ہو گی۔ لَیْسَ فِی الْمَشْرِقِ وَلَا فِی الْمَغْرِبِ قِبْلَۃٌ "مشرق اور مغرب کی طرف قبلہ نہیں ہے" یعنی کہ قبلے کو مشرق یا



Marfat.com

مغرب کی طرف کوئی خصوصیت نہیں یا یہ مراد ہے کہ قبلہ اہل مدینہ و اہل شام و اہل مشرق و مغرب کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جس طرف کعبہ ہے وہی قبلہ ہے پس خصوصیت قبلہ مشرق و مغرب میں نہیں ہے۔

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا "جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبلے کی طرف منہ نہ کرو اس وقت کہ جس وقت تم پیشاب یا پاخانہ کرتے ہو لیکن مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو" پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ کا قبلہ مشرق یا مغرب کے طرف نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ "ہمیں حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے، علی نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی زھری نے وہ عطاء بن یزید لیثی سے روایت کرتا ہے وہ ایوب انصاری سے روایت کرتا ہے" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا "یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ ہی پیٹھ" وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا "لیکن مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو" یہ حدیث مدینے والوں کے لئے ہے کہ ان کا قبلہ مشرق اور مغرب کی طرف نہیں ہے۔ قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا الْمَرَاحِيْضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ "ابو ایوب نے کہا کہ ہم ملک شام آئے پس ہم نے اس کے غسل خانوں کو جو کہ انہوں نے بنائے تھے قبلے کی جانب دیکھا" یعنی انہوں نے غسل خانوں کو اس طریقہ پر تعمیر کیا تھا کہ غسل کرنے والے کو ان غسل خانوں میں مجبورا منہ قبلے کی طرف کرنا پڑتا تھا کیونکہ غسل کرنے سے پہلے استنجا کیا جاتا ہے لہذا استنجے میں مجبوراً منہ قبلے کی طرف ہوگا۔ یا غسل خانے کا لفظ جائے ضرور کی طرف کنائے کے طور پر استعمال ہوا ہے یعنی انسانی قضائے حاجت اور مراحیض، مرحاض کی جمع ہے اور مرحاض غسل کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں اس لئے کہ رحض غسل کے معنی میں ہے، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ "پس ہم ان غسل خانوں میں" جس وقت کہ داخل ہوتے تھے چونکہ اس جگہ قبلے کی طرف منہ کرنا منع تھا لہذا "ہم مڑ جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے تھے" اور استغفار کرنا شاید اس وجہ سے ہو کہ باوجود مڑ جانے کے کچھ نہ کچھ منہ قبلے کی طرف رہ جاتا تھا یا یہ استغفار ان غسل خانوں کے تعمیر کرنے والوں کے لئے ہو کہ انہوں نے بناتے وقت سنت کے طریقے کو ملحوظ خاطر نہ رکھا۔ واللہ اعلم۔



Marfat.com

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ "اور زھری سے مروی ہے وہ عطاء سے روایت کرتا ہے کہ عطاء نے ابا ایوب سے سنا کہ وہ روایت کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سابقہ حدیث کی مانند" ان دونوں احادیث میں یہ فرق ہے کہ اس حدیث میں جو اسناد ہیں عطاء کے ابو ایوب سے وہ سماع پر مبنی ہیں اور اس میں سماع نہیں، نیز اس اسناد میں حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع ہے اور اس اسناد میں عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور سماع جو ہے وہ عنعنہ سے بہت قوی ہے اور عنعنہ، ان سے بہت قوی ہے۔

## بَابُ

قَوْلِ اللّٰهِ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

"یہ باب اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ کے اس ارشاد گرامی میں ہے کہ اور بناؤ مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز" واتخذوا کی جو واو ہے اس میں دو قراتیں ہیں پہلی یہ کہ یہ امر کے صیغہ کے لئے مشہور ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ مقام ابراہیم کو جائے نماز پکڑ لو اور دوسری قرات صیغہ ماضی کی ساتھ جس کے یہ معنی ہیں کہ بنا لیا انہوں نے مقام ابراہیم کو جائے نماز، یہ اس سے عبارت ہے کہ اس جگہ پر ہی نماز پڑھنی ہے اور مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پتھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونوں قدم مبارک ہیں یا اس جگہ کا نام ہے۔جہاں وہ پتھر تھا اس وقت جبکہ ابراہیم علیہ السلام اس پر قدم رکھتے تھے نیز روایت میں آیا ہے کہ تمام حرم اس سے مراد ہے اور مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے سے مراد یہ ہے اگر ہم پہلے معنی لیں تو وہ مقام جس کے سامنے نماز پڑھی جائے اور دوسرے معنی کے اعتبار سے عین اس مقام کے آخر تک نماز پڑھی جائے۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ "ہمیں حدیث بیان کی حمیدی نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عمرو بن دینار نے اس نے کہا کہ ہم



Marfat.com

نے ابن عمر سے پوچھا" ابن عمر، عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے "اس شخص کے بارے میں جس نے عمرہ کے لئے خانہ کعبہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی کیا یہ شخص" صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے پہلے "اپنی بیوی کے پاس آئے" اور بیوی کے پاس آنا جماع کرنے کی طرف کنایہ ہے یعنی سعی سے پہلے احرام کا کھولنا حلال ہوتا ہے یا نہیں، فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ "ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے" عمرے کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ میں" پس خانہ کعبہ کا سات چکر سے طواف کیا اور مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی" یعنی سعی سے پہلے کوئی ایسا کام نہ کیا جو عمرے کے منافی تھا پس معلوم ہوا کہ سعی سے پہلے عمرے کا احرام کھولنا حلال نہیں ہوتا۔ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ "اور ہمارے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں بھلائی ہے" اس آیہ کریمہ کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لئے پڑھا کہ یہ استدلال تھا اس بات پر کہ سعی سے پہلے کوئی منع کیا ہوا کام نہ کیا جائے اس لئے کہ تم لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کرنے کا حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعی سے پہلے کوئی فعل بھی عمرے کے منافی نہیں کیا۔

وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ "اور ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا" اس مسئلہ کے بارے میں" پس اس نے کہا کہ ہرگز عورت کے قریب نہ جائے جب تک کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرلے"۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا "ہمیں حدیث بیان کی مسدد نے اس نے ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ سے وہ روایت کرتا ہے سیف سے اس نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا" قَالَ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهُ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "مجاہد نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایا گیا پس اسے کہا گیا کہ یہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ "کہ داخل ہوئے ہیں کعبۃ اللہ میں تو عبداللہ بن عمر نے کہا" فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ "میں سامنے آیا اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ سے باہر تشریف لا چکے تھے" وَأَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ "اور میں نے بلال کو کعبے کے دو پٹوں کے درمیان کھڑا پایا" یعنی دو مصراع میں اور مصراع ایک بڑے تختے سے جو دو حصے بنائے جاتے ہیں اسے کہتے ہیں اس لئے کہ اس



Marfat.com

وقت کعبۃ اللہ کا ایک در تھا نہ کہ دو یا گزرے ہوئے زمانے پر اعتبار کیا گیا ہے کہ اس وقت کعبے کے دو دروازے ہوں گے اور لفظ اجد اس وقت میں اس کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے۔ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ "پس میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا میں نے کہا اسے کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی ہے" قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ "اس نے کہا کہ ہاں کعبے میں داخل ہوتے وقت اس کے بائیں طرف دو ستونوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی" ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ "پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور کعبے کے دروازے کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی" یہ دو رکعت کعبے کے رخ کی طرف پڑھنے سے مراد وہ سمت ہے کہ جس میں کعبے کا دروازہ ہے، حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن نصر نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرزاق نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن جریج نے" لفظ جریج دو جیم کے ساتھ ہے "یہ روایت کرتا ہے عطاء سے، عطاء نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے سنا" لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا "اس نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے تو کعبے کے ہر طرف دعا کرتے تھے" وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رکع رکعتین" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اس سے باہر تشریف لائے پس جب باہر تشریف لائے تو دو رکعت ادا کیں "فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ "کعبے کے مقابلے میں" کاف پر پیش اور بائے مواحدہ پر بھی پیش ہے۔ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ "اور فرمایا کہ یہ قبلہ ہے" یعنی اس کعبہ کی طرف قبلے کا حکم مستقل طور پر دے دیا گیا۔ اس کے بعد ہرگز یہ حکم منسوخ نہیں ہو سکتا لہٰذا ہمیشہ ہمیشہ اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے گی۔

جان لینا چاہیے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر پڑھی اس کی تطبیق یوں ہو گی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کعبے میں داخل ہوئے تو دروازے کو بند کر دیا اور علیحدہ علیحدہ کعبۃ اللہ کے اندر ہر ایک کونے میں دعا کرتے تھے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نزدیک تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا تھا اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور تھا اس لئے اس نے



Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو نہیں دیکھا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح سنا کہ وہ خود کعبۃ اللہ میں داخل نہیں ہوا تھا اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تھا۔ ایسی حدیث کو مراسیل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اور مرسل وہ حدیث ہوتی ہے کہ صحابی یا تابعی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ سنی ہو بلکہ نقل کرتا ہو اور روای کا نام بھی نہیں لیتا پس جناب بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت اس باب میں قوی تر ہے نیز یہ حدیث مثبت ہے اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نافی ہے اور احادیث میں منفی قول سے مثبت اولیٰ تر ہے۔

# بَابُ

## التَّوَجُّہِ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ

"یہ باب نماز میں کعبے کی طرف رخ کرنے کے بیان میں ہے" یعنی سمت کعبہ کی طرف حَیْثُ کَانَ "نماز پڑھنے والا جہاں بھی ہو" وَقَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَکَبِّرْ "ابو ہریرہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے قبلہ کی طرف منہ کر اور نماز کے لئے تکبیر کہہ" بعض نسخوں میں فکبر فاء کے ساتھ آیا ہے اور بعض میں ثم کبر، ثم کے ساتھ آیا ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ یعنی تم جہاں بھی ہو پھیر دو اپنے مونہوں کو مسجد حرام کی طرف۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ "ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن رجاء نے" جیم کی تخفیف کے ساتھ "رجاء نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی اسرائیل نے وہ ابی اسحق سے روایت کرتا ہے اور وہ براء سے روایت کرتا ہے" کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّۃَ عَشَرَ شَھْرًا اَوْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَھْرًا "کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی تھی" یہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد کی بات ہے اور یہ سولہ یا سترہ مہینے کا شک براء بن عازب راوی کا ہے اور مقدس کو میم کی زبر قاف کی جزم اور دال مہملہ کی زیر یعنی مقدس بھی پڑھتے ہیں اور میم کی پیش قاف کی زبر اور دال مشددہ کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں اور لغت کے اعتبار سے دونوں کے معنے ایک ہی ہیں وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُحِبُّ اَنْ یُّوَجَّہَ اِلَی الْکَعْبَۃِ "اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو بہت پسند فرماتے تھے کہ خانہ کعبہ کی طرف نماز میں رخ کرنے کا حکم دیا جائے" فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَاءِ "پس اللہ تعالی نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی کہ تحقیق میں آپ کا روئے مبارک آسمان کی طرف پھیرنا دیکھ رہا ہوں" کہ آپ کعبے کی جانب رخ کرنے کے حکم کو طلب کر رہے ہیں۔ فَتَوَجَّہَ نَحْوَ الْکَعْبَۃِ "پس کعبے کی طرف اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخ کر لیا" یعنی اس تمام آیۃ کے اترنے کے بعد جس کے آخر میں کعبۃ اللہ کی جانب رخ کرنے کا امر ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں کعبے کی طرف منہ مبارک پھیر لیا، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُوْدُ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوْا عَلَيْهَا "لوگوں میں سے بیوقوفوں نے کہا جو کہ یہودی تھے کہ کس چیز نے ان کو اس قبلے کی طرف سے موڑ دیا جس پر کہ یہ تھے" کہ وہ بیت المقدس تھا، قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجئے مشرق و مغرب کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کو وہ چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے" کیونکہ وہ اسی کی ملکیت ہے جس طرف سے چاہے منہ مڑوا دے اور جس طرف چاہے رخ کروا دے کسی مکان کی خصوصیت ذاتی نہیں ہے کہ اس کی طرف رخ کرنے کا مقتضی ہو بلکہ اس کی طرف رخ کرنا حکم کی فرمانبرداری ہے فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ "پس ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی" اس کا نام عباد بن بشر تھا "نماز پڑھنے کے بعد وہ شخص انصار کی ایک قوم پر گزرا اس حال میں کہ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے عصر کی نماز پڑھ رہے تھے" فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ "پس اس نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے اور قسم کھا کر کہتا ہے کہ یقیناً اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں کعبۃ اللہ کی طرف پھر گئے" اور اس شخص نے اپنے آپ کو غیب کے صیغوں سے تعبیر کیا ہے اور یہ بلغاء کا طریقہ ہے کہ اپنے آپ کو صیغہ غیب سے تعبیر کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ بندہ چناں کردہ است یعنی بندے نے ایسا کیا تھا، فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوْا نَحْوَ الْكَعْبَةِ "پس منہ پھیر لیا قوم نے یہاں تک کہ کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر لیا" یعنی پھر گئے اور بیت المقدس سے منہ موڑ لیا۔

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے مسلم نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہشام نے اس نے کہا حدیث بیان کی ہے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتا ہے محمد بن عبد الرحمن سے اور وہ جابر سے" قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ "جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے جدھر وہ سواری رخ کرتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ادھر رخ کرتے" یعنی کعبے کی سمت کی قید نہ رکھتے جب کہ سواری پر نماز پڑھتے اور یہ نماز جو آپ ادا فرماتے نفل ہوتی، فَاِذَا اَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ "پس جس وقت فرض نماز پڑھنا چاہتے تو



Marfat.com

سواری سے نیچے اتر آتے اور قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے"

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر نے وہ منصور سے روایت کرتا ہے وہ ابراہیم سے روایت کرتا ہے وہ علقمہ سے روایت کرتا ہے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے"

قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ لَا اَدْرِيْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ "علقمہ نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے ابراہیم نے کہا کہ راوی علقمہ ہے جو کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں کچھ زیادہ کیا ہو یا کم کیا ہو" اور یہ کلام ابراہیم نے سجدہ سہو کے بیان کرنے کے سبب سے درج کی ہے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ نقصان واجب کے ادا کرنے میں ہوا ہوگا ورنہ سجدہ سہو فرض کی ادائیگی میں نقصان نہیں کرتا "پس جب سلام پھیر دیا" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا "عرض کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا نماز میں کوئی نئی چیز پیدا ہوئی ہے" یعنی امر الٰہی سے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا واقعہ ہوا ہے" یعنی وہ نیا کام جو ہوا "صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ایسے نماز پڑھی" اور لفظ کذا کذا کنایہ ہے نماز کے اندر اس امر حادث کا جو کہ زیادتی یا کمی تھی، فَثَنّٰى رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ "پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی طرف سے پاؤں موڑ کر دوسری جانب ہوئے اور قبلے کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا" فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئٌ لَاَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ " پس جس وقت کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف منہ کیا تو فرمایا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نیا حکم آتا تو میں یقیناً تمہیں بتا دیتا لیکن سوائے اس کے نہیں کہ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں بھول جاتا ہوں جیسے کہ تم بھولتے ہو پس جب میں نماز میں کوئی چیز بھول جاؤں تو مجھے کلمہ تسبیح یا اسی قسم کے کلمے کے ساتھ یاد کرا دیا کرو" وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ "اگر تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز میں شک کرے پس چاہیے کہ سوچ کر صحیح بات کو تلاش کرے تاکہ اسے یقین ہو جائے یا اپنے غالب گمان کو پالے پھر اس پر نماز کو پورا کرے" یعنی بنا کرے اس یقینی امر پر یا گمان پر "پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرے" جو کہ سہو کے ہیں جان لینا چاہیے کہ یہ حدیث سہو کے دو سجدوں پر



Marfat.com

دلالت کرتی ہے یہ سجدہ تلاوت کی طرح ایک سجدہ نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد سجدہ سہو ادا کئے شاید کہ یہ نیا واقعہ نماز میں گفتگو کی حرمت سے پہلے کا ہو اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے تھا اور دوسری حدیث میں سلام کے بعد سجدہ سہو ادا کرنا معلوم ہوا تو حدیث شریف سے دونوں طریقوں کا جواز ثابت ہوتا ہے لیکن اختلاف افضلیت میں ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا افضلیت رکھتا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سلام پھیرنے سے پہلے۔

## بَابٌ

مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْاِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهٰى فَصَلَّى اِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ "یہ باب قبلے کے بیان میں آیا ہے اور اس شخص کے متعلق جس نے سہو کیا ہے اس یقین کے ساتھ کہ ادھر قبلہ ہے اور اعادہ نہیں کیا اور پھر بغیر قبلے کی سمت کے نماز پڑھ لی" وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ اَتَمَّ مَا بَقِيَ " تحقیق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی دو رکعت پڑھنے پر سلام پھیر دیا اور اپنے روئے مبارک کو لوگوں کی طرف کیا پھر نماز پوری کر دی" یعنی آخری دو رکعت میں، پس نماز کے اندر قبلے سے رخ غیر قبلے کی طرف ہو گیا مگر باوجود اس کے اس نماز کا اعادہ نہ فرمایا اور اس حدیث کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام پھیرنے کے وقت جانتے تھے کہ نماز میں نہیں ہیں لیکن نماز کو پورا کر لیا نیز وہ جو پہلے نماز پڑھی تھا اس کو بھی نماز کے اندر شمار کیا پس قبلے سے پھرنے کے وقت نماز ہی کے حکم میں تھے لہذا اس سے معلوم ہوا کہ اگر سہو کے ساتھ غیر قبلے کی طرف متوجہ ہو گئے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن عون نے" عین مہملہ پر زبر ہے واو پر جزم ہے حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے ھشیم نے" مصغر ہے یائے تحتانیہ کی



Marfat.com

ضعیف ہے "وہ حمید سے روایت کرتا ہے وہ انس سے روایت کرتا ہے" قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلَاثٍ "عمر نے کہا کہ میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کے ساتھ موافقت کی" ان میں پہلی یہ ہے قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاہِیْمَ مُصَلًّی "میں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہم مقام حضرت ابراہیم کو جائے نماز بنائیں" اگر لو شرطیہ ہو تو اس کا جواب محذوف ہے جو کہ لکان خیرا (البتہ بہتر ہوگا) ہے یا اس کی مانند اور یا یہ لو تمنی (کاش) کے لئے ہے فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاہِیْمَ مُصَلًّی "پس یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی یعنی مقام حضرت ابراہیم کو جائے نماز بنا لو" وَآیَۃُ الْحِجَابِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْ اَمَرْتَ نِسَآءَکَ اَنْ یَحْتَجِبْنَ فَاِنَّہٗ یُکَلِّمُھُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ "اور دوسری بات پردے کی آیت ہے پس میں نے کہا یارسول اللہ اگر آپ اپنی ازواج کو حکم دیں کہ وہ پردہ نشین ہو جائیں اس لئے کہ ان کے ساتھ ہر نیک اور بد گفتگو کرتا ہے" اس جگہ لو کا جواب محفوظ ہے۔ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ "پس پردے کی آیت نازل ہوئی اور وہ یہ ہے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ (اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج، لڑکیوں اور مومن عورتوں کو فرما دیجئے کہ لے لیں اپنی چادریں اپنے اوپر یعنی پردہ کر لیں) تیسری یہ ہے کہ جب وقوع طلاق کا واقعہ پیش آیا تو ازواج اپنی حمیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آرزو کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی جگہ بہتر عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے دے، وَاجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْغَیْرَۃِ عَلَیْہِ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات غیرت میں اکٹھی ہو کر آ گئیں" اور انہوں نے خواہش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ کے پاس نہ جائیں جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیزہ تھی چنانچہ قرآن مجید میں یہ واقعہ مذکور ہے اور اس کا قصہ کتاب التفسیر میں آ جائے گا، فقلت لھن "پس میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان ازواج مطہرات کو کہا" عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ "قریب ہے کہ اس وقت جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پروردگار تم سے بہتر ازواج آپ کو عطا کر دے" فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ "پس یہ آیت کریمہ نازل ہوئی" جو کہ ہوبہو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تھا اور وہ عسی ربہ سے لے کر آخر تک ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول اس بات پر دلیل نہیں کہ عالم میں ان عورتوں سے کوئی اور بہتر نہیں اس لئے کہ جب تک کوئی معلق چیز واقع نہ ہو تو اس کا وقوع پزیر ہونا ضروری نہیں ہوتا پس اگر کہا جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کی موافقت تمام اوامر الٰہی کے لئے تھی تو وجہ تخصیص ان تین امور پر کیوں ہوئی ہم کہتے ہیں کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی موافقت ہے لیکن ادب کے طریقے کو اختیار کرتے ہوئے وافقت ربی کہا اگر پھر تو یہ کہے کہ یہ موافقت اور بہت سے مقامات پر بھی ہوئی ہے جیسا کہ منافقوں کے جنازہ پڑھنے کی ممانعت، بدر کے قیدیوں کے قتل کرنے اور شراب کے حرام ہونے کے حکم پر نیز اس قسم کے دیگر واقعات پر تو ان تین چیزوں کے تخصیص کیوں فرمائی ہم کہتے ہیں کہ شاید حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول دیگر امور کے واقع ہونے سے پہلے کا ہو یا یہ کہ کسی عدد کے خاص طور پر ذکر کرنے سے زائد اعداد کی نفی نہیں ہوتی پس اگر تو کہے کہ ترجمۃ الباب سے اس حدیث کا کیا تعلق ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس حدیث کا پہلا جزو اس پر دلالت کرتا ہے اور وجہ دلالت اس قول پر کہ کسی نے تفسیر کی ہے کہ مقام ابراہیم سے مراد کعبۃ اللہ ہے اور کسی کے قول پر تمام حرم کعبۃ اللہ ہے اور کلمہ من تبعیضیہ ہے اور بعض مقام پر اس سے کعبہ مراد لیا جاتا ہے وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا بِهٰذَا "اور ابن ابی مریم نے کہا" اس کا نام سعید ہے "اس نے کہا کہ خبر دی ہمیں یحیی بن ایوب نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حمید نے، حمید نے کہا کہ میں نے سنا ہے انس سے اور وہ اس حدیث کو روایت کرتا ہے" اور یہ اسناد تقویت کے لئے لائے گئے ہیں کیونکہ وہ معنعنہ ہے اور سماع معنعنہ سے زیادہ قوی ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے، عبداللہ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے مالک نے وہ عبداللہ بن دینار سے روایت کرتا ہے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے" قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي الصَّلٰوةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ "عبداللہ بن عمر نے اس وقت جبکہ مسجد قبا میں لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہا" قبا کی قاف پر پیش ہے یہ مدینہ منورہ کے قریب ایک گاؤں ہے اور لفظ قبا مذکر بھی آتا ہے اور صرف کے ساتھ بھی آتا ہے اس کے برخلاف تانیث اور منع صرف غیر مشہور ہے "اچانک ان میں ایک شخص آیا" اس کا نام عباد تھا "پس اس نے کہا تحقیق آج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل ہوا اور اس میں حکم کیا گیا ہے کہ نماز میں کعبۃ اللہ کی طرف رخ کریں" فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ "پس تم کعبے کی طرف رخ کرو اور اس وقت ان کا رخ شام کی طرف تھا پس وہ کعبۃ اللہ کی طرف پھر گئے" لفظ فاستقبلوھا امر ہے، گزری ہوئی حدیث میں نماز عصر کا ذکر تھا اور اس حدیث میں



Marfat.com

[نما]ز فجر کا ذکر ہے تو اس کی توفیق یوں ہو گی کہ آنے والا شہر مدینہ میں عصر کے وقت پہنچا ہو گا اور قبا [میں] فجر کے وقت، یہ حدیث ترجمۃ الباب کے اعتبار سے جزو اول میں لفظ قدامر ان یستقبل الکعبۃ پر [دلا]لت کرتا ہے اور جزو ثانی کے اعتبار سے اس طرح کہ انہوں نے پہلے قبلہ منسوخہ کی طرف نماز پڑھی جو کہ قبلہ واجبہ نہ تھا اور یہ علم نہ ہونے کی حالت میں تھا اور نہ جاننے والا بھولے ہوئے کے برابر [ہ]وتا ہے اور پھر اس نماز پر عبادہ معمور نہ ہوئے۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ "ہمیں حدیث بیان کی ہے مسدد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحیی نے وہ شعبہ سے روایت کرتا ہے اور وہ حکم سے روایت کرتا ہے اور وہ ابراہیم سے روایت کرتا ہے اور وہ علقمہ سے روایت کرتا ہے اور وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے" قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا "عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں" فَقَالُوْا اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَاذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا "پس صحابہ نے کہا کہ کیا نماز میں کچھ زیادہ کر دیا گیا ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس زیادہ کی وجہ کیا ہے پس انہوں نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں" فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں مبارک پھیر دیئے" یعنی قبلے کی طرف "اور دو سجدے کئے" یہ حدیث اپنے ترجمۃ الباب پر اس وجہ سے دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو کے وقت قوم کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور سہو میں قبلے کی طرف، اور نماز دوبارہ نہیں پڑھی واللہ اعلم

## بَابٌ

### حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

"یہ باب آپ کا اپنے ہاتھ مبارک سے تھوک کو مسجد سے کھرچنے اور دور کرنے کے بیان میں ہے" بزاق، زائے معجمہ اور صاد مہملہ سے بھی ہے دونوں لحاظ سے اس کے معنی آب دہن یعنی تھوک کے ہیں اور ایک لغت میں سین مہملہ سے بھی آیا ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن جعفر نے اور وہ حمید سے روایت کرتا ہے اور وہ

انس سے روایت کرتا ہے، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ حَتّٰی رُئِیَ فِیْ وَجْہِہٖ "یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلے کی جانب بلغم لگا ہوا دیکھا" یہ مسجد میں قبلے کی جانب لگا ہوا تھا۔ نخامہ اس بلغم کو کہتے ہیں جو سینے کی طرف سے نہیں آتا بلکہ سر کی طرف سے نیچے آتا ہے "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ناگوار گزرا" وہ جو کہ مشاہدہ فرمایا" یہاں تک کہ اس ناگواری کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس پر دکھائی دینے لگا" فَقَامَ فَحَکَّہٗ بِیَدِہٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ "پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور اسے اپنے ہاتھ مبارک سے کھرچا اور دور کیا پھر فرمایا یقیناً تم میں سے ہر ایک جب اپنی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو نماز کے شروع کرنے کے بعد بے شک شان یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے والا اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ مناجات کرتا ہے" وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ "اور یقیناً اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہے" اور لفظ ان ہمزہ کی زیر اور ہمزہ کی زبر دونوں سے روایت ہوا ہے اس شخص کے اور قبلے کے درمیان رب تعالیٰ کا ہونا اس معنی میں ہے کہ نماز پڑھنے والا اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے قاصد ہے جس کو قبلے کی جانب متوجہ بنایا گیا ہے پس اس کی یہ صورت ہوئی کہ گویا اس کا رب وہاں ہے پس وہ سمت جو کہ مقصود کو طلب کرتی ہے وہ رب تعالیٰ ہے لہذا اس سمت کا ادب کرنا لازم ہے یہ رعایت ادب ذات مقصود کی مانند ہے پس تاکید حکم کے افادے کے لئے رعایت ادب کو ملحوظ کر کے لفظ رب کا اطلاق کیا گیا ہے اور سمت کا قصد رب تعالیٰ کی طرف مبالغہ کے طور پر آیا ہے "پس تم میں سے کوئی ایک اپنے قبلے کی طرف ہرگز ہرگز آب دہن (بلغم) نہ گرائے" لفظ قبل قاف کی زیر سے ہے اور بائے مواحدہ کی زبر سے ہے جس کی معنی سمت کے ہیں "لیکن تم میں سے کوئی ایک اپنی بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے گرائے" قدمیہ اور قدم یعنی واحد اور تثنیہ کے ساتھ دونوں روایتیں ہیں اور یہ دونوں طریقے اس وقت ہوں گے جبکہ یہ مسجد میں نہ ہو گا اور جبکہ یہ مسجد میں ہو تو پھر دوسرے طریقے پر عمل کرے گا چنانچہ مرشد حقیقی و مؤدب تحقیقی ارشاد فرماتے ہیں،

ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِہٖ فَبَصَقَ فِیْہِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ یَفْعَلُ ھٰکَذَا "پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر کا ایک کونا لیا اور پھر اس کونے میں آب دہن تھوکا پھر اس کونے کے کچھ حصے کو کچھ پر رگڑا اور فرمایا ایسا کرو" او جو ہے تو یہ عطف ہے یفعل کے بعد حرف استدراک مقدر ہے جو کہ حزف ہے یعنی ولکن یبزق عن یسارہ، او یفعل ھکذا (یعنی بائیں طرف تھوکے اور اس طرح کرے) یہاں پر او جو ہے یہ شک اور تشکیک کا نہیں ہے بلکہ تنویع کے لئے ہے۔



Marfat.com

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے مالک نے وہ نافع سے روایت کرتا ہے وہ عبداللہ بن عمر سے" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَۃِ فَحَکَّہٗ "تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلے کی جانب دیوار پر آب دہن دیکھا پس اسے کھرچ کر دور کر دیا" ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْہِہٖ "پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو چاہیے کہ سامنے کی طرف نہ تھوکے" قبل قاف کی زیر اور بائے مواحدہ کی زبر سے ہے فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْہِہٖ اِذَا صَلّٰی "پس یقیناً جس وقت یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے روبرو ہوتا ہے" یہ علت کہ خواہ نماز میں ہو مسجد میں ہو یا نہ ہو آب دہن کے اپنے سامنے پھینکنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ "ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے مالک نے وہ ہشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور عروہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت کرتا ہے" اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَۃِ مُخَاطًا اَوْ بُصَاقًا اَوْ نُخَامَۃً فَحَکَّہٗ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رینٹ یا تھوک یا بلغم قبلے کی طرف دیوار پر دیکھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دور کر دیا" وہ چیز جو منہ سے آتی ہے دو قسم کی ہے ایک سینے کی طرف سے آتی ہے اسے نخاعہ کہتے ہیں اور ایک سر کی طرف سے آتی ہے اسے نخامہ کہتے ہیں۔

## بَابُ

### حَکِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصَا مِنَ الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ساتھ دور کرنے کے بیان میں ہے"

حصا کے معنی سنگریزہ اور کنکری کے ہیں وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وَطِئْتَ عَلٰی قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْہُ وَاِنْ کَانَ یَابِسًا فَلَا "عبداللہ بن عباس نے کہا ہے کہ اگر تیرے پاؤں کے نیچے کوئی تر پلیدی آ جائے تو اسے دھولے اور اگر وہ خشک ہو تو نہ دھو" اس لئے کہ نماز کے جواز میں وہ ضرر نہیں



Marfat.com

دیتی۔

حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ " ہمیں حدیث بیان کی موسیٰ بن اسماعیل نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن سعد نے اس نے کہا کہ خبر دی ہمیں ابن شہاب سے وہ روایت کرتا ہے حمید بن عبدالرحمن نے " اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ " حمید نے کہا کہ تحقیق ابو ہریرہ اور ابو سعید دونوں نے اسے حدیث بیان کی " یعنی حمید کو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَةً فِیْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَتَّهَا " بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم کو دیکھا " یہ وہ بلغم ہے جو کہ منہ سے نکلتا ہے " پھر آپ نے کنکریاں لیں اور اسے دور کیا " حک کاف کے ساتھ اور حت تائے مثنات کے ساتھ بھی آتا ہے اور دونوں کا ایک ہی معنی ہے، فَقَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ " پھر فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کوئی ایک آب دہن گرائے تو ہرگز اپنے سامنے نہ گرائے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف " اس لئے کہ دائیں طرف نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے اس لئے ادھر بھی نہ پھینکے اگر کہا جائے کہ بائیں طرف بھی برائیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے تو چاہئے کہ اس فرشتے کا بھی احترام مطلوب ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ نماز کی حالت میں بدی لکھنے والے فرشتے کا کوئی دخل نہیں ہوتا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰی " اور چاہیے کہ آب دہن کو اپنے بائیں طرف گرائے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے " اور یہ حدیث اس ترجمۃ الباب میں اس لئے لکھی گئی ہے کہ مخاط اور نخامہ کا حکم ایک ہی ہے اور یہ دونوں فضلات طاہرہ ہیں۔

## باب

### لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فِی الصَّلٰوةِ

" یہ باب نماز میں دائیں طرف آب دہن نہ گرانے کے بیان میں ہے "

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ " ہمیں حدیث بیان کی یحیی بن بکیر نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث نے وہ عقیل سے روایت کرتا ہے اور وہ ابن شہاب سے روایت کرتا ہے اور وہ حمید بن عبدالرحمن سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا، اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَةً فِیْ حَائِطِ الْمَسْجِدِ " یہ کہ ابو ہریرہ اور ابو سعید نے اسے خبر دی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی دیوار



Marfat.com

پر بلغم کو دیکھا" جو کہ منہ کی طرف سے آتا ہے فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمِ حَصَاۃً فَحَتَّھَا "رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریاں لیں اور اس کے ساتھ دیوار کو رگڑ کر پاک کیا" ثُمَّ قَالَ تَنَخَّمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْھِہٖ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ "پھر فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی ایک یہ چاہے کہ آب دہن گرائے تو اپنے روبرو نہ گرائے اور نہ ہی دائیں طرف" وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ الْیُسْرٰی "اور چاہیے کہ گرائے آب دہن کو اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے" اور یہ حدیث ترجمۃ الباب پر اس لئے دلالت کرتی ہے کہ بصاق اور نخامہ کا ایک ہی حکم ہے، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ اَخْبَرَنِیْ قَتَادَۃُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا "حدیث بیان کی ہمیں حفص بن عمر نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی شعبہ نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی قتادہ نے اس نے کہا کہ میں نے سنا انس سے" قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمِ لَا یَتْفُلَنَّ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِہٖ الْیُسْرٰی "حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہرگز تم میں سے کوئی ایک اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف لیکن اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے پھینکے" یہ چند الفاظ قریب المعانی ہیں بزق اور تفل اور نفث اور نفخ بہت کم تفاوت رکھتے ہیں۔

## باب

لِیَبْزُقْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ الْیُسْرٰی

"یہ باب نماز کے اندر اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنے کے بیان میں ہے" یعنی نمازی کو اگر تھوک آ جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھوک گرانے کی جگہ ارشاد فرمائی۔

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ "ہمیں حدیث بیان کی آدم نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی قتادہ نے اس نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا" قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ "حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک مومن جب نماز میں ہوتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ اپنے پروردگار کے حضور مناجات کرتا ہے پس چاہیے کہ اس حالت میں جو



Marfat.com

کہ خاص ادب کا تقاضہ کرتی ہے "اپنے سامنے نہ تھوکے" کیونکہ یہ بے ادبی ہے اس کے سامنے وہ جہت ہے جو کہ مطلوب و مقصود کی مناجات کا مقام ہے پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ اپنے خدا سے راز و نیاز کر رہا ہو نیز "اپنے دائیں طرف بھی نہ پھینکے" کہ اس طرف وہ فرشتہ ہے کہ جو اس مومن کی نیکیاں لکھتا ہے اور اس عمل کو بیکار نہیں کرتا پس جس طرف ایسا فرشتہ ہو جو نفع بخش ہو اور اعمال حسنہ کا محافظ ہو تو اس کی تعظیم لازم ہے "لیکن اپنی بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے" اگر تو کہے کہ اس باب میں جو ترجمۃ الباب ہے وہ مطلق ہے اور حدیث نماز میں مومن کے ساتھ مقید ہے برخلاف گزرے ہوئے باب کے کہ وہاں ترجمۃ الباب مقید تھا اور حدیث مطلق تھی ہم کہتے ہیں کہ دونوں مقام پر اور دونوں پر عمل کرنے کی وجہ سے مطلق جو ہے وہ مقید پر محمول ہے اگر تو کہے کہ یہ ترجمۃ الباب بائیں پاؤں کے ساتھ مقید ہے اور حدیث میں لفظ قدم مقید نہیں ہے اس کا کیا جواب ہے؟ ہم کہتے ہیں حدیث میں قدم مطلق ہے اور مقررہ قاعدہ کے مطابق مقید پر محمول ہے اور مقید مطلق ہے پھر اگر تو یہ کہے کہ مناسب ایسے تھا کہ مطلق حدیث ترجمۃ الباب میں مطلق ذکر کی جاتی اور مقید ترجمۃ الباب میں مقید حدیث ذکر کی جاتی تو ہم کہتے ہیں کہ اس کی غرض احکام کی پہچان کے بعد احکام کے استخراج اور احکام کے استنباط کے طریقے کو جاننا ہے یہ اس لئے کہ اس طرح اپنے مشائخ کی متابعت میں بہت فائدہ حاصل کیا ہے اگر تو کہے کہ لفظ عن یسارہ، قدم یسری کو شامل ہے تو پھر اس کے ذکر کا کیا فائدہ؟ تو میں کہتا ہوں کہ عن یسارہ، قدم یسری میں شامل نہیں ہے اس لئے کہ یسار اور ہے اور تحت اور ہے نیز اس جگہ تحت قدم یسری کہا گیا ہے پس فائدہ تحتیہ کی وجہ سے ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ "ہمیں حدیث بیان کی علی نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی زہری نے وہ حمید بن عبدالرحمن سے روایت کرتا ہے اور وہ ابی سعید سے روایت کرتا ہے" اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ "یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسجد کے قبلے کی طرف بلغم دیکھا پس اسے کنکر کے ساتھ دور کیا" ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى "پس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے سامنے اور اپنے دائیں طرف تھوکنے سے منع فرمایا البتہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنے کی اجازت دی" یہ ظاہر نواہی کی بناء پر نہی تحریمی ہے اس وجہ سے کہ یہ گناہ ہے وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ "زہری سے روایت ہے کہ اس نے سنا حمید سے" یہ (حمید)



Marfat.com

عبدالرحمن کا بیٹا ہے اس نے روایت کی ہے اسی کی مانند ابو سعید سے" اس تعلیق کے ذکر کرنے کی غرض یہ ہے کہ زھری نے اس حدیث کو بطریق سمع بھی روایت کیا ہے چنانچہ بطریق عنعنہ کے بھی اس نے روایت کیا ہے۔

## باب

### كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

"اس باب میں مسجد میں تھوکنے کے کفارہ کا بیان ہے"

مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور گناہ کے لئے کفارہ چاہیے یعنی وہ چیز جو اس گناہ کو ڈھانپ لے اور اس جگہ لفظ کفارہ بہت مناسب و موزوں ہے کیونکہ گناہ کا اثر محسوس ہوتا ہے جو کہ تھوک ہے اور یہ مکروہ ہے پس اس کو ڈھانپنے والی چیز چاہیے تاکہ لوگوں کی نظر سے وہ چھپ جائے اور اللہ تعالٰی کے غضب سے اس کا مرتکب بچ جائے اور مسجد میں تھوک کو دفن نہ کرنا گناہ مقید ہے لہذا اگر دفن کر دیا تو گناہ نہیں ہے اور بعض نے عذر کے ساتھ اس کا گناہ نہ ہونا مقید کیا ہے کیونکہ مسجد سے نکلنے کا اسے موقع نہیں اور اگر عذر نہیں تو گناہ ہے۔

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ "ہمیں حدیث بیان کی ہے آدم نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے اور اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی قتادہ نے" قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ "قتادہ نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا" قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا "انس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے" یعنی اس کا پھینکنا "اور اس کا دفن کرنا اس کا کفارہ ہے" دفن کے معنٰی میں اختلاف کیا گیا ہے پس جمہور نے کہا کہ اگر مسجد میں مٹی ہے تو اس مسجد کی مٹی میں اس تھوک کو چھپا دینا ہے اور اگر نہیں ہے تو پھر اس کو وہاں سے نکالنا ہے ہمارے اصحاب میں سے رویانی نے بیان کیا ہے کہ اس تھوک کو دفن کرنے سے مراد باہر نکالنا ہے۔



Marfat.com

## بَابُ

دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

"یہ باب نخامہ کے مسجد میں دفن کرنے کے جائز ہونے کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحق بن نصر نے" صاد مہملہ پر جزم ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے وہ معمر سے روایت کرتا ہے اور وہ ھمام سے روایت کرتا ہے" سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "اس نے ابو ھریرہ سے سنا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا تھا" قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ "کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہو" یعنی نماز کو شروع کر دیا ہو "تو اپنے سامنے کی طرف آب دہن نہ گرائے" امامہ کے الف پر زبر ہے یعنی اپنے روبرو "پس سوائے اس کے نہیں کہ نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے حضور میں مناجات کرتا ہے اس وقت تک جب تک کہ وہ نماز کی جگہ پر ہے" وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا "اور نہ ہی اپنے دائیں طرف گرائے کہ تحقیق اس کے دائیں طرف فرشتہ ہے" جو نیکیاں لکھتا ہے اور بدی لکھنے والے فرشتے کو نماز میں دخل نہیں کیونکہ تمام نماز نیکی ہے یا اس فرشتے سے مراد سوائے کراماً کاتبین کے اور ہے وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفُنُهَا "آب دہن کو اپنی بائیں طرف پھینکے یا اپنے پاؤں کے نیچے یا جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ کپڑے کے کونے میں ڈالے" فیدفنھا پیش کے ساتھ آئے تو یہ مبتدا کی خبر ہے اور وہ محذوف ہے یعنی فھو یدفنھا اور زبر کے ساتھ جواب امر ہے اور وہ لیبصق ہے اور جزم کے ساتھ اس امر پر عطف ہے کہ اگر اس کے پہلو میں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں کپڑے کے کنارے میں لے لے۔

## بَابُ

اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ

"یہ باب نمازی پر تھوک کے غالب آنے اور اسے اپنے کپڑے کے کنارے میں لے لینے کے بیان میں ہے" یعنی نمازی پر تھوک غالب آ جائے اور اسے روک نہ سکے تو اس وقت اپنے کپڑے کے کونے میں لے لے۔

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے مالک بن



Marfat.com

اسماعیل نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زھیر نے" یہ مخفف بھی ہے اور مسغر بھی ہے "
وہ حدیث بیان کرتا ہے حمید سے وہ روایت کرتا ہے انس سے" اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰیَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ "یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلغم دیکھا" جو کہ منہ کی طرف سے آتا ہے "قبلے کی دیوار پر" مسجد کی "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے دور کر دیا" وَ رُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ اَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتِهٖ عَلَيْهِ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کراہیت ظاہر ہوئی یا اس فعل پر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کراہت محسوس ہوئی" یعنی مسجد کی دیوار پر قبلہ رو نخامہ کے گرانے پر کراہیت محسوس کی اور ان دو عبارتوں میں جو او کے ساتھ شک آیا ہے یہ راوی کا ہے و روی، رائے مہملہ کی پیش ہمزے کی زیر یائے مثناۃ تحتیہ پر زبر ہے یا راء کی زیر ہے اور یائے مثناۃ تحتیہ کی جزم ہے اور ہمزے پر زبر ہے کراہیت پر بناء برعطف شدتہ کو پیش کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فعل پر بڑے سخت (غصے میں) دیکھے گئے اور اگر ذلک پر بنا برعطف شدتہ زیر کے ساتھ پڑھیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس فعل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت ناگواری دیکھی گئی، فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهٗ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تم میں سے کوئی ایک جب اپنی نماز میں کھڑا ہو تو سوائے اس کے نہیں کہ اپنے رب تعالی کے حضور میں مناجات کرتا ہے" اَوْ رَبُّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ "یا یہ فرمایا کہ اس کا پروردگار اس کے اور

بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اس کے قبلے کی درمیان میں ہے" یہ جملہ اسمیہ عطف ہے جملہ فعلیہ پر جو کہ ینا جی ربہ ہے، فَلَا یَبْزُقَنَّ فِیْ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ "پس نہ گرائے قبلہ کی طرف آب دہن کو لیکن اپنے بائیں طرف گرا دے یا اپنے پاؤں کے نیچے" ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِہٖ فَبَزَقَ فِیْہِ وَرَدَّ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ یَفْعَلُ ھٰکَذَا "پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر کے کونے کو لیا اور آب دہن کو اس میں ڈالا" یعنی اپنی چادر کے کونے میں "اور ایک حصے کو دوسرے حصے پر رگڑا پھر فرمایا اس طرح کرو" اور ترجمۃ الباب کے ساتھ اس حدیث کی مطابقت اس کے بعض طرق کے اعتبار سے ہے اور اس طریق اعتبار اسی پر ہے، فَاِنْ عَجِلَتْ بِہٖ بَادِرَۃٌ فَلْیَفْعَلْ بِثَوْبِہٖ ھٰکَذَا نماز پڑھنے والے نے اس کے ساتھ جلدی کی اور آنے والی حالت اس پر غالب آ گئی پس اپنے کپڑے اس طرح کرے" اس حدیث میں دلیل ہے کہ امام پر لازم ہے کہ احوال مساجد پر نظر رکھے اور پلید اور ناپسندیدہ اشیاء سے بچائے اور آب دہن پھینکنا مفسد نماز نہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بصق اور بزق کے پھینکنے سے منع نہیں فرمایا۔ لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین حرف حلق کے ساتھ کرنے پر ظاہر ہو جائیں تو نماز باطل ہو جاتی ہے اور اگر تین حرف سے تھوڑا ہو تو مفسد نہیں، برخلاف شافعیہ حنابلہ وغیرہ کے کہ وہ دو دفعہ یا ایک دفعہ پر بھی فساد نماز کا حکم دیتے ہیں۔

## بَابُ

### عِظَۃِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِیْ اِتْمَامِ الصَّلٰوۃِ وَذِکْرِ الْقِبْلَۃِ

"یہ باب نماز کو مکمل ادا کرنے کے بارے میں امام کا لوگوں کو سمجھانا اور قبلے کے بیان میں ہے" یعنی نماز کو پورا ادا کرنے اور نہ کرنے پر تنبیہ کرنا اور ڈرانا، اور ذکر القبلہ، اس کے اس قول پر عطف ہے جو کہ عظۃ الامام ہے یعنی قبلے کا ذکر قبلے کی سمت سے عبارت ہے کہ امام لوگوں کو جس طرح نماز کے بارے میں نصیحت کرے اسی طرح قبلے کی سمت کے متعلق بھی سمجھائے اور قبلے سے کسی بھی نماز پڑھنے والے شخص کو منحرف نہ ہونے دے اور نماز کے پورا کرنے کے معنی یہ ہیں کہ تمام ارکان، واجبات، سنن اور مستحبات کو اطمینان کے ساتھ بجا لائے۔ نیز



Marfat.com

تمام محرمات و مکروہات نماز سے اجتناب کروائے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی مالک نے وہ ابی الزناد سے روایت کرتا ہے وہ اعرج سے روایت کرتا ہے اور وہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا "یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو قبلے کی طرف میری توجہ کو" یعنی کیا تم اعتقاد رکھتے ہو کہ مجھے دیگر کسی طرف کی بھی کوئی خبر اور اطلاع نہیں ہے، فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ "پس اللہ کی قسم کہ مجھ پر تمہارا حضور چھپا ہوا نہیں ہے اور نہ تمہارا رکوع" یعنی میں تمہارے تمام احوال کے کوائف پر مطلع ہوں گویا تم ارکان نماز کو کس طرح ادا کر رہے ہو "یقیناً میں بہرطور پیٹھ کے پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں" اور میرے اس دیکھنے میں سمت اور آگے کی کوئی شرط نہیں اس لئے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کی بصارت سے زیادہ بصارت عطا فرمائی ہے اور مجھے پشت میں دو اور آنکھیں عطا فرمائی ہیں کہ ان دو آنکھوں کے دیکھنے میں کپڑا یا دیگر اشیاء حجاب نہیں بن سکتیں۔

حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ھِلَالِ ابْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ "حدیث بیان کی ہمیں یحیٰی بن صالح نے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمیں فلیح بن سلیمان نے" فلیح کے فاء پر پیش لام پر زبر یاء تحتیہ پر جزم اور آخر میں حائے مہملہ ہے "وہ روایت کرتا ہے ہلال بن علی سے اور وہ روایت کرتا ہے انس بن مالک سے" قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الرُّکُوْعِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَائِیْ کَمَا اَرَاکُمْ "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی" یعنی نماز میں ہمیں امامت کرائی "پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر فرمایا نماز اور رکوع کے بارے میں، بے شک بہرطور میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جس طرح کہ سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں" یعنی جیسے تمہیں اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں اور لفظ رقی رائے مہملہ کی زبر قاف کی زیر اور یائے مثنات تحتیہ کی زبر سے ہے۔

## بَابٌ

### ھَلْ یُقَالُ مَسْجِدُ بَنِیْ فُلَانٍ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ کیا یہ کہنا جائز ہے کہ یہ بنی فلاں کی مسجد ہے"



Marfat.com

یعنی مسجد کو اس کے بانی کی طرف نسبت کرنا یا ایسے شخص کی طرف جس نے اس مسجد میں نماز پڑھنا اپنے آپ پر لازم کر رکھا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ "حدیث بیان کی ہمیں عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ خبر دی ہمیں مالک نے وہ روایت کرتا ہے نافع سے اور وہ عبداللہ بن عمر سے" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحُفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّةُ الْوَدَاعِ" یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا وہ گھوڑے جو باہم مقابلے کے لئے تیار کئے گئے تھے ان کی دوڑ کی آخری حد حفیا سے ثنیۃ الوداع تک تھی" احتمال ہے یہ دوڑ صحابہ کو ارشاد فرمائی ہو یا خود کسی صحابی کے ساتھ کی ہو، پہلی بات ظاہر ہے، اور تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ گھوڑے کو گھر میں باندھ کر گھاس و دانا دیتے تھے تاکہ موٹا تازہ ہو جائے جب بہت موٹا ہو جاتا تھا تو اس پر زین چڑھا کر اس کا خوب پسینہ نکال کر پہلی ہیئت پر لے آتے تاکہ زیادہ کوشش کرے اور تیز دوڑے، حفیا ایک گاؤں ہے جس کا فاصلہ ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ کروہ ہے اور ثنیۃ الوداع وہ گاؤں ہے کہ جب کوئی شخص مدینۃ المنورہ سے کسی دوسرے شہر کو جاتا تو یہاں سے اسے رخصت کرتے اور جو مدینہ منورہ آئے تو یہاں سے لوگ اس کے ساتھ پیادہ آتے تھے (یعنی استقبال کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اہل مدینہ نے اسی مقام پر آپ کا استقبال کیا) اور ثنیہ لغت میں اس راستے کو کہتے ہیں جو پہاڑ کے اندر ہو یعنی (درہ) وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ "اور جو گھوڑے باہم مقابلے کے لئے تیار نہیں کئے گئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک رکھی" اور یہ فاصلہ پہلے فاصلے کے مقابلے میں کم تھا اور لفظ زریق، زائے معجمہ کی پیش رائے مہملہ کی زبر یائے مثنات تحتیہ کی جزم اور آخر میں قاف ہے، اس کا نام عامر ہے اور اس حدیث مبارک میں گھوڑوں کو تیار کرنے کا جواز موجود ہے اور بانی مسجد کی طرف نسبت کرنا یہ نسبت ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ نسبت پہچان کے لئے ہے۔ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ بِھَا "اور تحقیق عبداللہ بن عمر ان مقابلہ کرنے والوں میں سے ایک تھے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس گھڑ دوڑ میں عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ یہ فقرہ یا مقولہ عبداللہ بن عمر کا ہے کہ انہوں نے اپنے اپ کو غیب کے ساتھ تعبیر کیا ہے یا یہ نافع کا کلام ہے جو کہ عبداللہ کا راوی ہے۔



Marfat.com

## بَابٌ

### اَلْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد کے اندر مال تقسیم کرنے یا خرمہ کا خوشہ لٹکانے کے بیان میں ہے" یا انگور کا خوشہ مسجد میں لٹکانا اور قنو، قاف کی زیر اور نون پر جزم ہے جس کو خرمہ کا خوشہ کہتے ہیں"۔

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَلِاثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ "ابو عبد اللہ نے کہا" یعنی بخاری نے کہا "قنو عذق ہے" عین مہملہ کی زیر ہے دال معجمہ پر زبر ہے اور یہ خرمے کے خوشے کو کہتے ہیں اور تثنیہ قنوان ہے نیز جمع بھی قنوان ہے جیسے صنو کی جمع صنوان ہے تثنیہ اور جمع میں یہ فرق ہے کہ تثنیہ پر زیر کے ساتھ تنوین ہے (قنوان) اور جمع پیش کے ساتھ تنوین ہے (قنوان) چنانچہ قرآن مجید میں ہے، قنوان دانیة' وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ "اور ابراہیم بن طہمان نے کہا" طاء مہملہ کی زبر ھاء پر جزم ہے "وہ عبدالعزیز بن صہیب سے روایت کرتا ہے اور وہ انس سے روایت کرتا ہے" قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ "انس نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے بہت سے مال لا کر پیش کیا گیا" چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک لاکھ تھا اتی ہمزے کی پیش سے ہے او مفعول کے لئے مبنی ہے بحرین تثنیہ کے ساتھ شہر کا نام ہے جو کہ بصرہ اور عمان کے درمیان ہے فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مال کو مسجد میں پھیلا دو یہ مال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت میں پیش کئے جانے والے تمام اموال سے بہت زیادہ تھا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ "پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا کر نماز میں مشغول ہو گئے اور اس مال کی طرف التفات نہ فرمایا" فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ "پس جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو اس مال کے پاس تشریف فرما ہوئے" فَمَا كَانَ يَرٰى اَحَدًا اِلَّا اَعْطَاهُ "پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ایک کو بھی نہیں دیکھتے تھے مگر اسے اس مال سے عطا فرماتے" اذا جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَ فَادَيْتُ عَقِيْلًا "اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرما پس یہ کہ میں نے فدیہ دیا ہے اپنی طرف سے اور فدیہ دیا ہے عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے" عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عین



Marfat.com

مہملہ پر زبر، قاف کے نیچے زیر ہے اپنے بھتیجے کی طرف سے یعنی ابوطالب کا بیٹا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی اور شاید اپنے فدیہ دینے اور بھتیجے کے فدیہ دینے کا ذکر اس وجہ سے کیا ہو کہ ان کو مال کی ضرورت تھی، یعنی میرا یہ مال طلب کرنا اس لئے ہے کہ مال کی ضرورت کی وجہ سے محتاج ہوا ہوں و فدیہ دینے کی بدولت جو کہ میں نے اپنے آپ کو اور اپنے بھتیجے کو جنگ بدر میں قید ہو جانے کے قت دیا تھا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ " پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا لے لے پس اپنے ہاتھ سے اپنی چادر میں بہت زیادہ ڈالنا شروع کر دیا پھر جب اسے اٹھانا چاہا تو اسے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا تھا" بھاری ہونے کی وجہ سے، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اُؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا "عباس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض اصحاب کو حکم دیجئے کہ یہ بوجھ اٹھا کر مجھ پر رکھ دے" یعنی اٹھا کر مجھ پر لاد دے یا اٹھا لے اس کی مزدوری میں دوں گا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کسی کو نہیں کہتا" کہ اس کو اٹھائے، قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا "عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ خود اسے اٹھا کر مجھ پر لاد دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں" فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَاَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهٖ "پس نکالا" یعنی اس مال میں سے "پھر اس مال کو اپنی پیٹھ پر اٹھایا" ثُمَّ انْطَلَقَ "پھر چل پڑے" فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهٖ "پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل عباس کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عباس کی طرف یہ دیکھنا ان کی حرص پر تعجب کی وجہ سے تھا" فَمَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ " حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک کہ ایک درہم بھی باقی رہا" یعنی اس مجلس میں تمام مال تقسیم فرما دیا اور اٹھ کر چلے گئے یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ اموال کا تقسیم کرنا امام کی مرضی پر موقوف ہے امام کی رائے میں ہے کہ وہ جس کو جس قدر چاہے دے نیز یہ مال صدقہ نہ تھا کیونکہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صدقہ حرام ہے دوسرا یہ کہ امام کو مال کا ذخیرہ کرنا جائز نہیں جب تک لوگوں کی ضرورت اس مال میں محسوس ہو۔ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت کرم کرنا اور زہد ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ امام کا اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنا بھی ثابت ہوتا ہے جب کہ خود کسی کو کام کا کہے اور یہ کہ امام کو اس کام کے کرنے کی حاجت نہ ہو تو دوسرے کو بھی نہ کہے اور سوائے اس کے نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ



Marfat.com

عنہ کی پشت پر مال کے لادنے کا کسی کو حکم نہیں دیا، تنبیہ بھی نہیں کی اور حاجت سے زیادہ مال لینے سے منع بھی نہ فرمایا۔

## بَابُ

مَنْ دَعَا لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ فِيهِ

"یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو مسجد میں کھانے کے لئے بلایا گیا اور اس نے مسجد میں دعوت قبول کی" دعی کا صلہ الی یا با ہوتا ہے لیکن اس جگہ ایک خاص چیز کا بیان ہے لہذا لام لایا گیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ " حدیث بیان کی ہمیں عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی مالک نے وہ اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت کرتا ہے یہ کہ اس اسحق نے سنا انس بن مالک سے" يَقُولُ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَاسٌ "وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں اس حال میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت سے لوگ تھے" فَقُمْتُ فَقَالَ لِي أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ "پس میں اٹھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے تو میں نے کہا ہاں! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں کھانے کے لئے بھیجا ہے تو میں نے کہا ہاں"! فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب لوگوں کو فرمایا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اٹھو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے اٹھ کر چلے" یہ حدیث دلیل ہے امام کے آگے کسی کے کھڑے ہونے کے جواز پر جیسے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں کھڑے ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے منع نہ فرمایا اور اس کا بھی جواز ہے کہ مسجد میں کھانے پر بلایا جائے اور اگرچہ ولیمہ نہ ہو اور اس کا بھی جواز ہے کہ مسجد میں کھانے کے لئے بلانا اور اس پر بھی جواز ہے کہ اگرچہ کھانا تھوڑا ہو اور امام لوگوں کو بلا لے اور اس کا بھی جواز ہے کہ کوئی بزرگ آدمی اپنے ساتھ لوگوں کو لے جائے جبکہ وہ کھانے کے لئے بلایا گیا ہو مگر جانتا ہو کہ صاحب طعام اس بات کو ناپسند نہیں کرتا۔

۱) بخاری شریف مطبوعہ دارالعربیہ بیروت میں جلد اول صفحہ ۱۰۹ اور شرح بخاری عمدۃ القاری مطبوعہ



Marfat.com

دارالفکر جلد چہارم صفحہ ۱۶۲ پر اس جگہ پر فانطلق کے بعد وانطلقت بھی موجود ہے جس کے معنی ہیں اور میں چلا۔ مگر محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

## بَابُ

### اَلْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِی الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں قضا اور لعان کے بیان میں ہے" اور لعان کا قضا پر عطف خاص برعام ہے اور لعان اس وقت کیا جاتا ہے جب خاوند اپنی بیوی پر زنا کی نسبت کرے اور گواہ نہ پائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ خاوند چار بار کہے کہ خدا کی قسم میں اس قول میں سچا ہوں اور پانچویں بار کہتا ہے لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین " پس کسی چیز کے نام کے ساتھ تسمیہ خبریہ ہوتا ہے۔

حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ شِہَابٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ "ہمیں حدیث بیان کی یحیی نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرزاق نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں خبر دی ابن جریج نے وہ کہتا ہے کہ مجھے خبر دی ابن شہاب نے وہ سہل بن سعد سے روایت کرتا ہے اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمِ اَرَاَیْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلاً اَیَقْتُلُہٗ "یہ کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس شخص کے متعلق بتائیے جس نے اپنی عورت کے ساتھ ایک آدمی کو پایا کیا یہ اسے قتل کر دے" ارایت کا جو ہمزہ ہے یہ استفہام کے لئے ہے جس کے معنی اخبرنی کے ہیں کرمانی میں اسی طرح ہے پس حق تعالیٰ نے آیت لعان اس شخص کے حق میں نازل فرمائی، فَتَلَاعَنَا فِی الْمُسْجِدِ وَاَنَا شَاہِدٌ "پس مرد اور عورت دونوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر لعان کیا اور میں اس وقت موجود تھا" اگر تو کہے کہ اس جگہ مطلق مرد مذکور ہے نیز وہ محارم کو شامل ہے بیٹے یا ماں کا ایک جگہ ہونا حرام نہیں اور اس جگہ ان کے ساتھ زنا کا ہونا لازم نہیں، میں کہتا ہوں گزری ہوئی عبارت تقاضا کرتی ہے مکمل طور پر ساتھ ہونے مقید کے اور مکمل طور پر ساتھ ہونا زنا کے لئے مباشرت ہے اور لعان کا طریقہ فقہ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے، اور علماء فرماتے ہیں کہ اس صورت میں کہ اس شخص نے خود یہ فعل اپنی عورت سے صادر ہوتے ہوئے مشاہدہ کیا تو اگر اسے قتل کر دے تو عنداللہ ماخوذ نہیں لیکن اگر عورت کے وارث قصاص کا دعوی کریں اور ثابت نہ ہو تو قصاص



Marfat.com

دیا جائے گا۔

## بَابُ

اِذَا دَخَلَ بَیْتًا یُصَلِّیْ حَیْثُ شَاءَ اَوْ حَیْثُ اُمِرَ وَلَا یَتَجَسَّسُ

"یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے جو کسی کے گھر میں داخل ہو تو جس جگہ چاہے یا جو جگہ اسے بتائی جائے نماز پڑھے اور خود اس گھر میں کوئی جگہ تلاش نہ کرے" اور لفظ تجسس جیم کے ساتھ اور حائے مہملہ کے ساتھ دونوں روایتوں میں ہے اور دونوں کے معنی تفحص (تلاش، جستجو) کے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ " ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن مسلمہ نے" میم پر زبر لام پر زبر اور سین معجمہ پر جزم ہے "حدیث بیان کی ہے ہمیں ابراہیم بن سعد نے وہ روایت کرتا ہے ابن شہاب سے وہ روایت کرتا ہے محمود بن ربیع سے" راء مہملہ پر زبر ہے "وہ روایت کرتا ہے عتبان بن مالک سے" عین مہملہ کی زیر اور پیش دونوں کے ساتھ آتا ہے، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ لَکَ مِنْ بَیْتِکَ "یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عتبان بن مالک کے گھر تشریف لائے پس فرمایا تجھے اپنے گھر میں کونسی جگہ پسند ہے کہ میں تیرے لئے وہاں نماز پڑھوں" اور نماز کی نسبت جو عتبان کی طرف کی گئی ہے اس کے گھر کے اعتبار سے ہے ورنہ نماز تو خدا کے لئے ہے، قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰی مَکَانٍ فَکَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ صَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ "عتبان نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں" اور حدیث میں نماز پڑھنے والے کے لئے گھر میں تعین کرنا مستحب ہے اس وقت جبکہ مسجد میں حاضر ہونے سے عاجز ہو اور گھروں میں جماعت کرنے کا جواز ہے اور نوافل میں بھی جماعت کرنے کا جواز ہے اور کسی حاکم کا اپنی رعیت کے گھر پر آنے کا بھی جواز ہے نیز امام کے پیچھے صف بنانا مستحب ہے۔



Marfat.com

# بَابُ

## اَلْمَسَاجِدِفِی الْبُیُوْتِ

"یہ باب گھروں میں نماز کی جگہ بنانے کے متعلق ہے" وَصَلَّی الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِیْ مَسْجِدِہٖ فِیْ دَارِہٖ جَمَاعَةً "اور براء بن عازب کا اپنے گھر میں مسجد بنا کر جماعت سے نماز پڑھنے کا بھی بیان ہے۔

حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ "ہمیں حدیث بیان کی سعید بن عفیر نے" عین مہملہ پر پیش ہے اور فاء پر زبر ہے اور یائے مثناۃ تحتانیہ پر جزم ہے اور راء مہملہ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی عقیل نے وہ ابن شہاب سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی محمود بن ربیع انصاری نے" اِنَّ عُتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ "یہ کہ عتبان بن مالک جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے تھا اور یہ ان انصار میں سے تھا جو جنگ بدر میں موجود تھے" ان کی اس تعریف کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ یہ تقویت روایت ہے او ان کی تعظیم و تفخیم اور عزت ہے وہ اس تعریف کے ساتھ مشہور نہیں ہوا تھا ان کی اس تعریف سے لوگ واقف نہیں تھے، اَنَّهٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاَنَا اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِیْ الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ "یہ کہ عتبان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بینائی جواب دے رہی ہے" اور یہ کنایہ ہے بینائی کی کمزوری کا یا اندھے پن کا "اور حال یہ ہے کہ میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں" یعنی ان کی امامت کرتا ہوں "جس وقت کہ بارش شروع ہو جاتی ہے تو وہ نالہ جو میرے اور قوم کے درمیان ہے بہنے لگتا ہے" لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِیَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّیَ بِهِمْ "ان کی مسجد میں آنے کی میں طاقت نہیں رکھتا کہ انہیں نماز پڑھاؤں" یعنی ان کو امامت کراؤں فاصلی جو ہے یہ اتی پر عطف ہے وَدِدْتُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّكَ تَاْتِيْنِیْ فَتُصَلِّیْ فِیْ بَيْتِیْ فَاَتَّخِذَهٗ مُصَلًّی "میری یہ خواہش ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہ آپ میرے ہاں جلوہ افروز ہوں اور میرے گھر میں نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز کی جگہ بنا لوں" فاتخذ پیش سے ہے اور جائز ہے کہ زبر سے بھی ہو اس بناء پر کہ فا کے بعد واقع ہے جو کہ تمنا پائی



Marfat.com

جاتی ہے کہ وددت سے مستقاء ہے، قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی "عتبان نے کہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا" یعنی عتبان کو "اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ایسا ہی کروں گا" اور آپ کا یہ انشاءاللہ فرمانا اللہ تعالیٰ کے اس قول کی نسبت سے ہے کہ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ انشاء اللہ فرمانا صرف محل تبرک میں نہیں ہے کہ وہ چیز جو کہ واقع ہو گی وحی کے ذریعے ہو گی، قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ حِیْنَ ارْتَفَعَ النَّہَارُ فَاسْتَاذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَہٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حِیْنَ دَخَلَ الْبَیْتَ "عتبان نے کہا کہ پس دوسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے گھر تشریف لائے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت اجازت طلب فرمائی" اور بعض جگہ حتی دخل ہے اور نووی نے حتی کو غلط کہا ہے لیکن یہ غلط نہیں ہے اس لئے کہ اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں" جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو آپ ابھی بیٹھے نہ تھے" یعنی میری طلب کردہ حاجت کو روا کرنے کے لئے اور وہ میری طلب کردہ حاجت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے گھر میں نماز ادا کرنا تھا، ثُمَّ قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ الْبَیْتِ "پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کون سی جگہ کو تو پسند کرتا ہے کہ میں تیرے گھر میں اس جگہ نماز پڑھ لوں عتبان نے کہا میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا" فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ" پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے" یعنی قبلے کی جانب متوجہ ہوئے "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر فرمائی پھر ہم سب کھڑے ہو گئے پھر ہم نے صف بنائی تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دو (۲) رکعت نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا" قَالَ وَحَبَسْنَاہُ عَلٰی خَزِیْرَۃٍ صَنَعْنَاھَا لَہٗ قَالَ فَثَابَ فِی الْبَیْتِ رِجَالٌ مِّنْ اَھْلِ الدَّارِ ذَوُوْ اَعْدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ مِنْھُمْ اَیْنَ مَالِکُ ابْنُ الدُّخَیْشُنِ اَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ "عتبان نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک لیا" نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خزیرہ نام کا جو کھانا تیار کیا تھا حاضر کر دیں" خاء معجمہ پر زبر زائے معجمہ کے نیچے زیر اور یائے تحتانیہ مثناۃ پر جزم اور رائے مہملہ پر زبر ہے یہ وہ کھانا ہے جو بہت پانی میں گوشت کو ریزہ ریزہ کر کے بنایا جاتا ہے یہ اس وقت تیار ہوتا ہے جب اسے خوب رگڑ کر اس میں آٹا ملا دیتے ہیں (یہ حلیم جیسی بن جاتی ہے) "عتبان نے کہا کہ سب گھر والے اس جگہ جمع ہو گئے" اور کہا گیا کہ دار سے مراد محلہ ہے "بہت زیادہ تعداد میں حضرات



Marfat.com

جمع ہو گئے" لفظ ثاب ثائے مثلثہ پر زبر ہے بائے موحدہ ہے جس کے معنی جگہ کے ہیں "پس ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخیشن یا ابن دخشن کہاں ہے" یہ راوی کا شک ہے دخشن دال پر پیش خائے معجمہ ہے شین معجمہ پر پیش اور آخر میں بڑی نون ہے اور اس کا مصغر دخیش ہےاور اس کے آگے بڑی میم ہے اور مصغر دخشم و دخیشم ہوتا ہے دال کی زیر دخشم اور شین کی زیر سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ "ان میں سے کسی ایک نے کہا کہ یہ منافق ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ایسے مت کہو کیا تو اس کو نہیں دیکھتا کہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اس نے لا الہ الا اللہ کہا" اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام کیا ہے جس نے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی رضا مندی طلب کرتے ہوئے کلمہ طیبہ پڑھا نہ کہ اس دوسری غرض کے لئے اور کہا ہے کہ اس آگ کے حرام ہونے سے مراد اس میں دخول ہے نہ کہ ہمیشہ رہنا ہے یعنی ہمیشہ نہ رہے گا۔ اس لئے کہ گناہ کرنے کے سبب سے دخول جہنم ہے جو کہ بعض گناہگاروں کے لئے ہوگا اور اگر حرام ہونے سے دخول مراد ہو تو پھر اسے اس قول کے ساتھ مقید کرنا پڑے گا کہ وہ تمام اوامر کو پورا کرے اور تمام نواہی سے بچے من قال هذا القول متبعيا بها وجه الله و ممتثلا بجميع اوامره و مجتنبا عن جميع نواهيه حرم الله دخوله على النار كذا في الكرماني و القسطلاني یا یہ کہ یہ قول ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت فرائض بہت نہ تھے قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهٗ بِذٰلِكَ "ابن شہاب نے کہا پھر میں نے محمود بن ربیع سے یہ حدیث سن کر حصین بن محمد انصاری سے پوچھا یہ بنی سالم کے سرداروں میں سے تھا پس اس نے اس حدیث کے ساتھ اس کی تصدیق کی" سراۃ سین مہملہ کی زبر ہے سری کی جمع ہے اور یہ سردار کے معنی میں ہے اور یہ جمع نادر ہے اور ابن شہاب کے اس قول میں اسناد کی تقویت ہے اور اس حدیث میں کسی عذر کی وجہ سے جماعت سے رہ جانے کا جواز بھی ہے، صلحاء اور فضلاء کے ہمراہ اور ان کی مساجد میں نماز پڑھنا باعث تبرک ہے نیز صلحاء کو تبرک کے حصول کے لئے بلانا اور ان کا دعوت کو قبول کرنا جبکہ اس میں ریاکاری نہ ہو اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ اگر کسی کے ساتھ وعدہ کیا ہو تو چاہیے کہ اسے پورا کرے نیز نفل نماز دن کے وقت جماعت کے ساتھ پڑھنے کا بھی جواز ہے، اور اپنے دور کے علماء کو اپنے ہاں کسی کام کے لئے اور کھانے کے لئے دعوت دینا ان کی عزت و تکریم کا باعث



Marfat.com

ہے اور حکمران کے لئے گناہگاروں اور منافقوں کو تنبیہ کرنے کی دلیل بھی موجود ہے نیز اگر اس کے سامنے کسی کی شکایت کی جائی فسق اور نفاق کے ساتھ تو اسے ثبوت طلب کرنا چاہیے اور ثبوت نہ ہونے کی صورت میں اس کے متعلق حسن ظن سے کام لے نیز اپنے گھر سے دور کسی ایک مقرر شدہ گاؤں میں نماز کی ملازمت کرنا کوئی عیب نہیں سوائے اس کے نہیں کہ یہ جونہی واقع ہوئی ہے تو اگر کسی ڈر یا یا تکلیف کی وجہ سے نماز کے لئے اپنے گھر میں جگہ کا تعین کر لے تو جائز ہے اور یہ کہ اگر کوئی شخص کسی کی برائی کرتا ہے اور وہ برائی اس میں نہ ہو تو اسے منع کرنا چاہیے اور جو شخص توحید پر مر گیا وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا نیز یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اندھے کی امامت جائز ہے اور قوم کی طرف مسجد کی نسبت کرنا بھی جائز ہے۔

## بَابُ

### التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

"اس باب میں دائیں طرف سے مسجد میں داخل ہونے اور اس کے سوا کا بیان ہے" جیسے وضو کرنا، سر منڈھانا، کپڑے پہننا، جوتا اور موزے پاؤں میں پہننا اور ہر شریف کام دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَىٰ فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَىٰ "اور ابن عمر مسجد میں دائیں پاؤں سے داخل ہوتے اور جب باہر نکلتے تو بائیں پاؤں سے نکلتے"

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ "ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے وہ روایت کرتا ہے اشعث بن سلیم سے" شین معجمہ ہے عین مہملہ ہے اور ثاء مثلثہ ہے اور سلیم مصغر ہے مخفف ہے "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے وہ مسروق سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ سے روایت کرتا ہے"

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ "عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام کام دائیں طرف سے شروع کرنا بہت پسند فرماتے تھے یہاں تک کہ وضو کرنے کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں" ان امور شریفہ کے ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ تمام امور مطلق مراد نہیں بلکہ امور شریفہ مراد ہیں۔

# بَابُ

هَلْ تُنبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ

"یہ باب جاہلیت کے مشرکوں کی قبروں کے اکھیڑنے اور ان کی جگہ پر مساجد بنانے کے بیان میں ہے" یہ استفہام تقریری ہے جیسے اللہ تعالی کا قول ہے ھل اتی یعنی قد اتی اور مشرکین جاہلیت کی قبریں اکھیڑی جاتی ہیں اور ان قبور پر مسجدیں بنائی جاتی ہیں اور مشرکیں کی قبور کو

اکھیڑنا اس لئے جائز ہے کہ وہ حرام نہیں ہیں، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق کہ لعنت کرتا ہے اللہ تعالی یہود پر اس لئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا" ان قبروں کو اکھیڑنا برابر ہے اس صورت میں کہ اس میں انبیاء کی توہین ہوتی ہے اور یا نہ اکھیڑی جائیں تو اس صورت میں کہ انبیاء کی تعظیم میں غلو ہوتا ہے اور ان کی قبروں کی عبادت کی جاتی ہے اور ان قبور کو سجدہ کیا جاتا ہے اور یہ دونوں صورتیں قابل مذمت ہیں اور انبیاء کے پیروکار بھی اس بات میں ان کے ساتھ شامل ہیں پس حرام نہ ہوا مشرکوں کی قبروں کو اکھیڑنا کیونکہ ان کے لئے عہد ذمہ نہیں یعنی وہ ذمی نہیں پس ان مذکورہ دو علتوں کی وجہ سے مشرکین کی قبور پر مساجد اور مکان تعمیر کرنا اہانت نہیں ہے اور نہ ہی تعظیم ہے بلکہ یہ تو برائی کے بدلے ایک اچھی تبدیلی ہے پس حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فعل مبارک میں کہ مشرکوں کی قبور کو اکھیڑ کر مساجد بنائی جائیں کوئی تعرض نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعن کرنا قبور انبیاء کو مسجد بنانے کی وجہ سے ہے اور اس حدیث میں صرف یہودیوں پر لعن ہے اس لئے کہ عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت پر اعتقاد نہیں رکھتے تھے بلکہ اسے ابن اللہ کہتے تھے نیز حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر بھی نہیں ہے پس اگر تو کہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی علت کیا ہے تو میں کہتا ہوں اس لئے کہ قبور انبیاء کو ان کے متبعین نے مساجد بنا لیا تھا لہذا قبور غیر انبیاء کو مسجد بنانا کہ وہ مشرک تھے کوئی حرج نہیں وَمَا

يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْقُبُوْرِ وَرَاٰى عُمَرُ بْنُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرُ الْقَبْرُ وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِالْاِعَادَةِ" اور اسی باب میں قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے" اور مکروہ ہونے کی دلیل یہ حدیث ہے "حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک قبر کے نزدیک نماز پڑھ رہا تھا پس فرمایا پرہیز کر قبر ہے قبر ہے اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کو نماز کے لوٹانے کے لئے نہ کہا" لہذا معلوم ہو گیا کہ نماز تو ادا ہو گئی لیکن کراہت کے ساتھ،

حد[illegible] بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ "ہمیں حدیث بیان کی محمد بن



Marfat.com

ثنی نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ نے وہ ھشام سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی میرے باپ نے اور وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت کرتا ہے "اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ وَ اُمَّ سَلَمَةَ ذَکَرَتَا کَنِیْسَةً رَاَیْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِیْهَا تَصَاوِیْرُ فَذَکَرَتَا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ "یہ کہ ام حبیبہ" حائے مہملہ کی زبر ہے اور امہات المومنین میں سے ایک ہے اور اس کا نام رملہ ہے ابو سفیان کی بیٹی ہے "اور ام سلمہ نے" لام کی زبر سے ہے نیز یہ بھی امہات المومنین میں سے ایک ہے اور اس کا نام ھند ہے اور یہ ابی امیہ کی بیٹی سے یاد کی جاتی ہے "کنیسہ" کاف کی زبر سے نصاریٰ کا عبادت خانہ ہے حبشہ میں دیکھا تھا" اور اس کنیسہ میں تصاویر تھیں ان دونوں نے اس کنیسہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کیا فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اِذَا کَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْکَ الصُّوَرَ وَاُولٰئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی نیک آدمی ان نصاریٰ میں ہوتا اور وہ مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور ان کی شکلوں کی تصویریں بنا دیتے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بدترین مخلوق ہے" اور لفظ اولئک اس حدیث میں کاف کی زیر سے ہے یہ زیر مخاطبہ مونث کی وجہ سے ہے اور حدیث کا تعلق ترجمۃ الباب سے یہ ہے کہ غیر انبیاء کی قبور کو مسجد بنانا نیز صالحین کی قبور کو مسجد بنانا اسی حکم میں ہے،

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے مسدد نے اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبد الوارث نے وہ ابی التیاح سے روایت کرتا ہے" تائے مثناۃ پر زبر ہے اور یائے مثناۃ تحتانیہ پر شد ہے اور حائے مہملہ آخر میں ہے "وہ انس سے روایت کرتا ہے" قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلَ فِیْ اَعْلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً "انس نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے پھر نزول فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے کے بالائی حصے میں اس قبیلے میں کہ جس کو بنو عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قبیلے میں چودہ رات قیام فرمایا" اور بعض نسخوں میں چوبیس رات کا ذکر ہے اور عرب کا یہ طریقہ ہے کہ وہ ذکر تو رات کا کرتے ہیں لیکن اس سے ان کی مراد دن رات ہوتا ہے، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَ اَبُوْبَکْرٍ رِدْفُهٗ وَ مَلَاُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ "پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بعد بنی نجار کی طرف کسی کو بھیجا" یہ بنی نجار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ننھیال تھے "پس بنی نجار تلواروں سے مسلح ہو کر آئے" انس



Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس واقع کو یوں بیان کرتا ہے کہ "گویا میں اس وقت بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح دیکھ رہا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ بیٹھے ہوئے ہیں اور بنی نجار کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد ہیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سامان ابو ایوب انصاری کے گھر کے صحن میں رکھ دیا" وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاِنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا "رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ نماز پڑھیں اس مقام پر کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کا وقت مل جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیڑ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھتے تھے اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا پس بنی نجار کی طرف کسی کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ تم لوگ مجھ پر اپنا یہ باغ فروخت کر دو" اور کلمہ یصلی پیش کے ساتھ یحب پر عطف ہے پہلا یصلی عطف نہیں ہے اور لفظ انہ ہمزے کی زبر اور زیر دونوں کے ساتھ آیا ہے اور لفظ امر صیغہ معلوم و مجہول دونوں کے ساتھ روایت کیا گیا ہے اگر مجہول کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد بنانے کا حکم دیا گیا ہے لہذا اس نسخے کے اعتبار سے کہ جہاں امر بصیغہ معلوم آیا ہے تو فارسل بناء مسجد کے حکم پر بیان اور تفصیل کے معنی میں ہے اور دوسرے نسخوں میں امتثال امر کے شروع کرنے کے معنی میں ہے، قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَفِيْهِ نَخْلٌ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواب میں بنی نجار نے کہا کہ ہم نہیں بیچتے خدا کی قسم ہے کہ ہم اس کی قیمت طلب نہیں کرتے اور اللہ تعالی ہی کے لئے ہم اسے دیتے ہیں انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں تم کو بتاؤں کہ اس باغ میں کیا تھا؟ اس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور خرمہ کے درخت تھے" اور لفظ قبور پیش کے ساتھ اس کے قول ما اقول لکم کا بدل بیان ہے، خرب خاء معجمہ کی زبر اور رائے مہملہ کی زیر ہے اس کی جمع خربۃ ہے جیسے کلم و کلمۃ، یہ خاء کی زیر اور راء کی زبر سے بھی روایت ہے جیسے عنبۃ وعنب فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ "پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کو اکھیڑنے کا حکم دے دیا ہے پھر وہ اکھیڑ دی گئیں پھر حکم دیا کہ خراب جگہوں کو برابر کر دو پھر وہ ہموار کر دی گئیں اور خرمے کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا پس وہ کاٹ دیئے گئے"

صَفَّوُا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَ جَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کا قبلہ بنانے کے لئے خود بنفس نفیس صحابہ کرام کے ساتھ خرمے کے درختوں کی جگہ کو صاف کیا" یا خرمے کے درختوں کو مسجد کے قبلے کی سمت قرار دیا "اور دروازے کے دونوں بازو پتھروں سے بنائے" عضادہ عین مہملہ کی زیر سے ہے اس کے معنی ہیں دروازے کے دونوں طرف کی دو لکڑیاں اور صفوا، احتمال ہے کہ یہ صاف کرنے کے معنی میں ہو یا شرافت دینے کے معنی میں ہو یعنی خرمے کے درختوں کی جگہ کو مسجد کے قبلہ بنانے کی شرافت سے نوازا وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ . فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرَةَ "اور جب عمارت بنانے کے لئے پتھر لانے شروع کئے تو اس وقت اصحاب شعر خوانی کرتے تھے اور ان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پتھر لاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بنفس نفیس یہ پڑھتے تھے، اے پروردگار! کوئی بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما" اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی بدولت بہت مشکل آن پڑی ہے کیونکہ اللہ تعالی کا قول ہے وما علمنا الشعر (اور ہم نے اسے شعر کی تعلیم نہیں دی) اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو نثر کے طور پر پڑھا جو شعر کا وزن بن گیا۔



Marfat.com

## بَاب

الصَّلٰوۃِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

"یہ باب بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں ہے"

مرابض، مربض کی جمع ہے باء مواحدہ کی زیر ہے یعنی جگہ۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ "حدیث بیان کی ہے ہمیں سلیمان بن حرب نے وہ کہتا ہے ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے وہ ابی التیاح سے روایت کرتا ہے" تائے مثناۃ فوقیہ پر زبر اور یائے تحتانیہ پر شد ہے حائے مہملہ ہے "وہ انس سے روایت کرتا ہے" قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدِ "انس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھتے تھے اس کے بعد میں نے انس کو کہتے ہوئے سنا وہ کہتا تھا کہ مسجد کے بننے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھتے تھے" اور لفظ سمعتہ ابی التیاح کا مقولہ ہے اور لفظ بعد پیش کے ساتھ مبنی ہے اور اس قول سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ پہلا قول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلق ہے اور دوسرا قول البنا کے قبیل سے مقید ہے اور مطلق مقید پر حمل کیا جاتا ہے اگرچہ مقید مقدم پر موخر ہو، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ جب بول و براز سے پاک کر دی گئی ہو تو اس وقت وہاں نماز پڑھنا جائز ہے، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ابو حنیفہ مطلق جائز قرار دیتے ہیں اور اس پر اسی حدیث کو اطلاق کرتے ہیں اس لئے کہ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ ان کے بول و براز سے کسی وقت بھی خالی نہیں ہوتی۔

## بَاب

الصَّلٰوۃِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

"یہ باب ایسی جگہ نماز پڑھنے کے حکم میں ہے جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں"

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ "ہمیں حدیث بیان کی صدقہ بن فضل نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن حیان نے" حیان حائے مہملہ پر زبر ہے یائے مثناۃ تحتیہ پر شد اور آخر میں نون ہے "وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی عبید اللہ نے" یہ مصغر ہے اور یہ عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ہے "وہ نافع سے روایت کرتا ہے" یہ ابن عمر کا آزاد کردہ ہے، قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ "نافع نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتا تھا" یعنی قبلے کی سمت اونٹ کو رکھتے ہوئے اسے سترہ بناتا تھا "اور عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے" اگر تو کہے کہ اس حدیث اور ترجمۃ الباب میں کوئی مطابقت نہیں ہے اس لئے کہ اونٹ کو قبلے کی سمت بٹھانا اور سترہ بنا کر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا تو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے عدم کراہت لازم نہیں آتی، میں کہتا ہوں اور اس کی مراد اس چیز کی طرف اشارہ ہے جو ذکر کی گئی ہے اونٹوں کی جگہ پر نماز نہ پڑھنے کی علت یہ ہے اور وہ علت [illegible]طین ہیں گویا کہ کہا گیا ہے کہ اگر اونٹوں کے نزدیک نماز پڑھنے سے روکنے کے لئے وہ علت ہو تو ہر طریقے پر اونٹ کو سترہ بنانے اور اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہوتی جیسا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

## بَابٌ

مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللهِ

"یہ باب اس شخص کی نماز کے حکم میں ہے جس کے سامنے تنور ہو یا آگ ہو یا ایسی چیزوں میں سے کوئی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہے" یعنی مشرک اس چیز کو اپنا معبود بناتے ہیں "پس ارادہ کیا ہے اس شخص نے ان چیزوں کی جانب نماز پڑھنے کا اور اس کی نیت اس نماز میں خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے" نہ کہ ان اشیاء کے لئے اور لفظ قدامہ



Marfat.com

ظرف ہونے کی وجہ سے لفظاً منسوب ہے اور خبریہ ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے اور تنور نون کی تشدید کے ساتھ مبتدا ہے اور یہ جملہ فاعل صلی کے ہونے کی وجہ سے حال ہے اور تنور ان الفاظ سے ہے کہ جن پر تمام لغت والے متفق ہیں اور یہ وہ گڑھا ہوتا ہے کہ جس میں روٹی وغیرہ پکانے کے لئے آگ جلاتے ہیں وَقَالَ الزُّهرِيُّ اَخبَرُنِي اَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلِّم عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَ اَنَا اُصَلِّي "زھری نے کہا ہے کہ مجھے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر آگ پیش کی گئی" یعنی جہنم کی آگ، اس حال میں کہ "میں نماز پڑھ رہا تھا" کسی چیز کے پیش کرنے کی غرض اس کا بتانا ہے اور اس چیز کا سامنے لانا ہے پس ضروری ہوا کہ نماز کے اندر آگ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے تھی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِبْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن مسلمہ نے" میم کی زبر اور لام پر بھی زبر ہے "وہ مالک سے روایت کرتا ہے وہ زید بن اسلم سے روایت کرتا ہے" یہ عمر بن خطاب کا آزاد کردہ ہے "وہ عطاء بن یسار سے روایت کرتا ہے وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ اِنْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلِّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ "عبداللہ بن عباس نے کہا سورج گرہن لگا" یعنی سورج کا رنگ متغیر ہو گیا اور اس کا نور جاتا رہا اکثر سورج گرہن لگنے کے لئے کسوف استعمال ہوتا ہے اور خسوف چاند گرہن کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا عکس اس وقت استعمال ہوتا ہے جبکہ شبہ واقع نہ ہو "پس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی پھر فرمایا مجھے نماز میں دوزخ کی آگ دکھائی گئی" اریت کے ہمزے پر پیش ہے ماضی مجہول کا صیغہ ہے "میں نے آج کے دن جو ہولناک تر منظر دیکھا وہ کبھی نہیں دیکھا" اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ منظر

سے مراد دیکھنے کا وقت ہو اور لفظ منظر ظاء معجمہ سے ہے اور قط طاء مہملہ کی پیش سے ہے اور افظع ظاء اور فاء معجمہ سے ہے اور عین مہملہ پر زبر منظر کی صفت کی وجہ سے ہے اور اس کا صلہ افعل التفضیل محذوف ہے جو کہ منہ ہے یا یہ اپنے اصل فعل کے معنی میں ہے جو کہ فظیع ہے اور فظیع کے معنی اپنی مقدار سے بہت زیادہ تجاوز کرنے والا، اگر تو کہے کہ یہ حدیث عنوان کے مفہوم پر حجت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اختیار کے ساتھ نماز کے اندر اپنے سامنے آگ نہیں رکھی تھی سوائے اس کے نہیں کہ یہ تو اس لئے تھی کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ دکھانے کے ذریعے اپنے بندوں کو تنبیہ کریں جواب دیا گیا ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ اختیار اور عدم اختیار کی نسبت برابر ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باطل پر مقرر نہیں کئے گئے ہیں پس معموم ہوا کہ یہ حجت جائز ہے۔ اس کلام پر حافظ ابن حجر عسقلانی نے کچھ گفتگو کی ہے اس طرح کہ برابری کو ہم تسلیم نہیں کرتے اس لئے کہ اختیار کی حالت میں کراہت بہت زیادہ ہوتی ہے اس کے برعکس عدم اختیار میں علت موجبہ نہ ہونے کی وجہ سے کراہت نہیں ہوتی اور کراہت ان کے نزدیک آگ کی تشبیہ ہے ابن بطال نے کہا ہے جس وقت نماز سے صرف رضائے الٰہی مقصود ہو تو کسی بھی شے کے سامنے ہونے سے نماز جائز ہے جب کہ مقصود وہ چیز نہ ہو پس قبور وغیرہ کی طرف منہ کرنا ضرر نہیں دیتا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نماز میں آگ کے سامنے ہونے سے نماز کو کوئی ضرر نہ پہنچا اور اس حدیث میں نماز کسوف کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے اور نیز اس حدیث مبارکہ میں اس وقت دوزخ کے وجود کا ہونا اور اسی طرح بہشت کے وجود کا ہونا ثابت ہے اس شخص کے لئے جو اس کا قائل نہیں۔

## بَابٌ

### كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِى الْمَقَابِرِ

"یہ باب مقبروں میں نماز کے مکروہ ہونے کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ"



Marfat.com

ہمیں حدیث بیان کی مسدد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحیٰی نے وہ روایت کرتا ہے عبیداللہ سے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی نافع نے وہ ابن عمر سے روایت کرتا ہے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتا ہے " قَالَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلوٰتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُوْرًا " حضور پر نور ... اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اپنی نماز میں سے کچھ نماز اپنے گھروں میں ادا کیا کرو اور اپنے گھروں ... قبریں نہ بناؤ" یعنی قبروں کی مانند کیونکہ وہ نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہے اور مولف نے مقابر میں نماز کے پڑھنے پر حمل کیا ہے اور اس میں شبہ ہے بلکہ اس حدیث کا محل یوں ہے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی طرح نہ بناؤ جیسا کہ اہل قبور قبروں میں نماز نہیں پڑھتے پس چاہیے کہ تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو ... یہ زندوں کے حال جیسا ہو کہ وہ تکلیف کے وقت بھی اپنے گھروں میں عبادت کرتے ہیں، مردوں کے برعکس کہ وہ مکلف نہیں ہیں اگر مولف کی تاویل مراد ہوتی تو لفظ قبور کی بجائے مقابر مذکور ہوتا۔

## بَابٌ

الصَّلٰوةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ

"یہ باب ان جگہوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں ہے جو کہ زمین میں دھنس گئی ہے" یعنی وہ زمین جو زمین کے اندر چلی گئی ہے "اور وہ جگہیں جہاں عذاب کے آثار ظاہر ہیں اور ذکر کیا گیا ہے یہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بابل کی دھنسی ہوئی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے" یعنی وہ جگہ جو شہر بابل میں زمین کے اندر دھنس گئی تھی بابل عراق میں کوفہ کے قریب ایک شہر ہے یہ اس موضع کی طرف نسبت کی جاتی ہے، بیضاوی نے کہا ہے کہ کوفے کے نواح میں بابل کا شہر ہے، کذا فی القسطلانی، اور بعض نے کہا ہے کہ خسف سے مراد وہ خسف ہے جو قرآن میں مذکور ہے، قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا

يَشْعُرُوْنَ، اس کا قصہ یہ ہے کہ نمرود بن کنعان نے ایک بلند محل بنایا تھا جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی تا کہ وہ آسمان اور اس کے رہنے والوں کے حالات دریافت کرے پس ہوا چلی جس سے وہ محل نمرود اور اس کی قوم پر آگرا اور وہ ہلاک ہو گیا کذا فی القسطلانی

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَا اَصَابَهُمْ "حدیث بیان کی ہمیں اسماعیل بن عبداللہ نے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے مالک نے وہ عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس قوم کو عذاب ہوا ہے اس جگہ نہ جاؤ مگر روتے ہوئے تا کہ تمہیں ان کی طرح عذاب نہ ملے پس اگر تم رونے والے نہیں ہو تو وہاں مت جاؤ تا کہ جو عذاب انہیں پہنچا ہے ایسا نہ ہو کہ تمھیں پہنچ جائے، یہ قول کہ لا یصیبکم مرفوع ہے استیناف پر اگر تو کہے کہ ظالموں کا عذاب ان لوگوں کو کیسے پہنچتا ہے جنھوں نے ظلم نہیں کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ولا تزر وازرۃ وزری اخری میں کہتا ہوں کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے کہ ان لوگوں کو عذاب پہنچنا منع ہو جو کہ ظالم نہیں ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ڈرو اس عذاب سے جو کہ صرف ظالموں کے لئے ہی خاص ہے بلکہ وہ عام عذاب ہے جو شامل کر لیتا ہے غیر ظالم کو بھی عذاب کے ملنے میں، لیکن غیر ظالم کو آخرت میں اس کے بدلے اجر دیا جائے گا، اور پہلی جو آیت ہے وہ آخرت کے عذاب پر محمول ہے یعنی ایک شخص آخرت میں دوسرے شخص کے بدلے عذاب نہیں دیا جائے گا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے کہ غیر ظالم ہونا ہر اس شخص کو جو کہ اس جگہ میں داخل ہو جہاں آثار عذاب ظاہر ہوں اور نیز شارع نے حکم کیا ہو کہ اس جگہ روتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور وہ نہ روئے نہ ڈرے نہ عاجزی کرے تو ظالم ہو گا اور اگر تو کہے کہ یہ حدیث ترجمۃ الباب پر کیسے دلالت کرتی ہے تو میں کہتا ہوں اس وجہ سے کہ اس جگہ داخل ہوں مستلزم ہے رونے کے اور تمام

Marfat.com

نماز میں رونا مکروہ ہے اور اس جگہ جانا بغیر رونے کہ درست نہیں پس معلوم ہوا کہ اس جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ رونے میں دو حرف یا اس سے زیادہ آواز کے ساتھ رونا ظاہر ہوا تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

## بَابُ

### الصَّلٰوۃِ فِی الْبِیْعَۃِ

"یہ باب بیعہ (گرجا) میں نماز پڑھنے کے متعلق ہے"

لفظ بیعہ کی باء مواحدہ کے نیچے زیر ہے یہ عیسائیوں کی عبادت گاہ ہے

وَقَالَ عُمَرُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ کَنَائِسَکُمْ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِیْلِ الَّتِیْ فِیْھَا الصُّوَرُ " حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہا ہے یہ کہ ہم تمھارے عبادت خانوں میں داخل نہیں ہوتے اس لئے کہ ان میں تصویریں ہیں ان عبادت خانوں کی طرح جن میں مورتیاں ہوتی ہیں" تمثال کی جمع تماثیل ہے، تمثال اور صورت میں عموم اور خصوص مطلق کی نسبت ہے یہ کہ تمثال وہ ہے جو کسی کی مثال ہو جیسے پیغمبروں کی صورتیں بنائی گئیں اور صورت عام ہے اگرچہ کسی کی تمثال نہ ہو تصویر کی ایک صورت یہ ہے کہ ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا پتھر سے بنائی گئی ہو پس صورت تمثال سے اعم ہے اور التی فیھا الصور صفت ہے کنائس کی، وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُصَلِّیْ فِی الْبِیْعَۃِ اِلَّا بِیْعَۃً فِیْھَا تَمَاثِیْلُ "اور عبداللہ بن عباس نصاری کے عبادت خانے میں نماز پڑھتے تھے مگر اس عبادت خانے میں نہ پڑھتے جہاں تصویریں ہوتیں" کنیسہ کاف کی زبر اور بیعہ یہ دونوں نصاری کے عبادت خانے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سلام نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبدۃ نے" عین مہملہ پر زبر ہے اور بائے مواحدہ پر جزم ہے"



Marfat.com

وہ ھشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت کرتا ہے " اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم كَنِيْسَةً رَاَتْهَا بِاَرْضِ الْحُبْشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهٗ مَا رَاَتْ فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ " یہ کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نصاری کے اس عبادت خانے کا ذکر کیا جسے انہوں نے ملک حبشہ میں دیکھا تھا اور اسے ماریہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا پس ام سلمہ نے اس عبادت خانے میں جو تصویریں دیکھی تھیں ان کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا" اور لفظ ماریہ رائے مہملہ اور تحقیف شناۃ تحتیہ مرفوع ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم اُولٰئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ "پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک یا مرد صالح مر جائے" یہ راوی کا شک ہے اور صالح عام ہے اور جو نبی، غیر نبی، اولیاء سب کو شامل ہے اور لفظ اولئک، کاف کی زبر اور زیر دونوں سے روایت ہے بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ "اس کی قبر پر مسجد بناتے ہیں اور اس مسجد میں اس کی صورتوں کا نقش بناتے ہیں اور یہ اللہ عز و جل کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں" ان چیزوں کا بیان پہلے گزر چکا ہے کہ ہر چیز کے سامنے منہ کر کے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کرنا جائز ہے اور اس حدیث میں جو مفہوم ہے کہ ان صورتوں کی جانب نماز پڑھنے کی نہی ہے تو وہ صور کے حکم کے مخالف ہے خاص کر دیگر اشیاء کا حکم ہے کہ یہ صور بذات خود حرام ہیں بخلاف دیگر اشیاء کے جن کی عبادت حرام ہے نہ ان کی ذات۔

# بَابٌ

"یہ باب ہے"

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا "حدیث بیان کی ہمیں ابو الیمان نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی شعیب نے وہ روایت کرتا ہے زھری سے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ تحقیق عائشہ صدیقہ رضی اللہ



Marfat.com

تعالیٰ عنہا اور عبداللہ بن عباس نے کہا" لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَۃً لَہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ "ناگاہ نازل ہوئی موت" یا نازل کی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر موت" آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی خمیصہ کو اپنے چہرہ اقدس پر ڈالتے تھے" لفظ نزل نون کی زبر اور نون کی پیش سے دونوں روایتیں ہیں اور خمیصہ سیاہ مربع دھاری دار چادر کو کہتے ہیں، فَاِذَا اغْتَمَّ بِھَا کَشَفَھَا عَنْ وَجْھِہٖ "پس جس وقت اس خمیصہ کے ساتھ گرم ہو گئے تو اپنے چہرہ اقدس سے اسے اٹھایا" اغتم کے معنی بات نہ کرنا ہے فَقَالَ وَھُوَ کَذٰلِکَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے اس حال میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" اس چادر کو اپنے چہرہ اقدس پر اوڑھ لیتے اور کبھی اتار دیتے "خدا کی لعنت ہو یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد بنا لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہود و نصاریٰ پر لعنت کر کے اپنے امتیوں کو ڈراتے تھے" گویا جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبور کے ساتھ جو کچھ کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ نہ کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ انبیاء سے ان انبیاء اور ان کے متبعین کی قبریں مراد ہیں لہٰذا نصاریٰ بھی اس حکم میں داخل ہیں اگرچہ یہ ان کے لئے نہیں تھا کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر نہیں ہے اور کلمہ یحذر، راوی کا مقولہ ہے اور اس نہی میں یہ حکمت ہے کہ ایسا نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بتوں کی پرستش نہ شروع کر دیں کذافی القسطلانی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن مسلمہ نے وہ امام مالک سے روایت کرتے ہیں وہ ابن شہاب سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ "یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا" فاعل فعل کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہود کی تخصیص اس لئے ہے کہ ان کے ہاں یہ موجود تھیں اور عیسائیوں کا ذکر قبور کے مساجد بنانے پر تبعیت



Marfat.com

کے ساتھ کیا گیا ہے۔

## بَابٌ

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمِ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

"یہ باب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے بیان میں کہ خاص میرے لئے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی ہے اور پاک کرنے والی ہے" یعنی میری امت کے لئے پس ہر جگہ نماز پڑھنا درست ہے بخلاف پہلی امتوں کے کہ بغیر ان کی عبادت گاہ کے ان کے لئے نماز جائز نہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کے لئے یہ زمین حدث اصغر اور حدث اکبر دونوں سے پاک کرنے والی ہے جس طرح تیمم پانی کی غیر موجودگی میں غسل اور وضو کے لئے پانی کا قائم مقام ہے اور لفظ طهورا کی طاء مہملہ پر زبر ہے جس کے معنی ہیں پاک کرنے والی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ اَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ "ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن سنان نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ھشیم نے" ھاء پر پیش اور شین پر زبر ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سیار نے" یائے مثناۃ تحتانیہ پر شد ہے "کہ وہ ابوالحکم ہے" حائے مہملہ پر زبر ہے کاف پر زبر ہے "حدیث بیان کی ہے ہمیں یزید بن صہیب الفقیر نے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی ہے ہمیں جابر بن عبداللہ انصاری نے" قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمِ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ "جابر نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ خصلتیں دی گئی ہیں" یعنی مجھے اللہ تعالی نے دی ہیں "جو مجھ سے پہلے کسی ایک نبی کو نہیں دی گئیں" یعنی انبیاء میں سے کسی ایک نبی کو بھی مجھ سے پہلے یہ پانچ خصلتیں یکجا (اکٹھی) نہیں دی گئیں، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ "ایک مہینے کی منزل



Marfat.com

سے دشمن کے دل پر خوف طاری کر کے میری مدد کی گئی" یعنی ان پانچ خصلتوں میں سے ایک یہ ہے، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا "اور خاص میرے لئے" اور میرے امتیوں کے لئے نہ کہ دیگر تمام انبیاء وغیرہ کے لئے "تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی ہے" پس مقابر، معابد، گھر، بازار جس جگہ کہ ہم چاہیں نماز پڑھیں بخلاف دیگر انبیاء کے کہ ان کی نماز بغیر ان کی مسجد کے جائز نہیں "اور تمام روئے زمین خاص میرے لئے پاک کرنے والی بنا دی گئی" اور میری امت کے لئے بھی جیسا کہ پانی کے موجود نہ ہونے پر دونوں پلیدیوں سے (حدث اصغر و حدث اکبر) تیمم پاک کرنے والا ہوتا ہے، دیگر انبیاء کے خلاف، یہ ان پانچ خصلتوں میں سے دوسری خصلت ہے وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ "میری امت میں سے جو شخص بھی نماز کا وقت پائے تو جس جگہ پر بھی ہو وہاں نماز پڑھ لے" یعنی نماز کی ادائیگی کے لئے اصل شرط مسجد نہیں ہے اگرچہ اس نماز پڑھنے والے کو سنت اور کمال مسجد میں ہی حاصل ہوتا ہے، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ "اور خاص میرے لئے اموال غنائم (مال غنیمت) حلال کئے گئے ہیں" نہ دیگر انبیاء کے لئے کہ ان پر مال غنیمت حلال نہ تھا بلکہ وہ مال غنیمت کو ایک جگہ جمع کر کے رکھ دیتے تھے اور غیب سے آگ آتی جو اسے اٹھا لے جاتی اور یہ ان میں تیسری خصلت تھی، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً "اور ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کے لئے ہی مبعوث کیا جاتا تھا اور میں تمام انسانوں کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں" اور یہ چوتھی خصلت ہے، وَاُعْطِيْتُ لِيَ الشَّفَاعَةَ "اور مجھے شفاعت کبری دی گئی ہے یعنی اس عبارت سے مراد قیامت کے دن شفاعت کا دروازہ کھولنا ہے کہ جس وقت صلحاء، علماء یہاں تک کہ انبیاء میں سے کسی ایک کو بھی قدرت ہرگز نہ ہو گی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم افتتاح فرمائیں گے (گویا کہ سوائے صاحب شفاعت عظمی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی بھی شفاعت کا آغاز نہیں کرے گا) یہ ان پانچ خصلتوں میں سے پانچویں خصلت ہے۔



Marfat.com

# بَابٌ

## نَوْمِ الْمَرْاَةِ فِی الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں عورت کے نیند کرنے کے بیان میں ہے" یعنی جس وقت کہ اس عورت کو سکونت کے لئے مسجد کے سوا کوئی اور جگہ نہ ہو۔

حَدَّثَنِی عُبَیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ "مجھے حدیث بیان کی ہے عبید بن اسماعیل نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو اسامہ نے وہ ھشام سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے" اسناد میں لفظ عبید عین مہملہ کی پیش بائے مواحدہ کی زبر سے مصغر ہے اَنَّ وَلِیْدَۃً کَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَیٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوْھَا فَکَانَتْ مَعَھُمْ "تحقیق ایک سیاہ کنیز عرب کے ایک قبیلے سے تھی پھر ان لوگوں نے اسے ازاد کر دیا پس وہ ان کے پاس تھی" ولیدہ واو کی زبر سے ہے لونڈی کو کہتے ہیں، قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِیَّۃٌ لَھُمْ عَلَیْھَا وِشَاحٌ اَحْمَرُ مِنْ سُیُوْرٍ "عائشہ نے کہا کہ اس قبیلے کی ایک عورت اپنے گھر سے باہر آئی اس حال میں کہ اس عورت پر سرخ موتیوں سے جڑا ہوا گلوبند تھا" وشاح واو کی زیر سے ہے گلوبند کو کہتے ہیں جو کہ جواہرات اور موتیوں سے مرصع ہو، عورت اس کو شانے پر بغل کے نیچے پہنتی ہے اس طرح کہ اس کا ایک حصہ دائیں کندھے پر ہوتا ہے اور دوسرا بائیں بغل کے نیچے ہوتا ہے اور اس سے اس کی کمر ڈھک جاتی ہے اور اشح ہمزے کی زبر اور پیش دونوں سے ہے، سیور سیر کی جمع ہے سین مہملہ پر زبر ہے، سرخ چمڑہ جس پر موتی جڑے ہوئے ہوتے ہیں مطلب یہ ہوا کہ گلوبند سرخ چمڑے کا تھا جو کہ جواہرات سے آراستہ کیا گیا تھا قَالَتْ فَوَضَعَتْہُ اَوْ وَقَعَ مِنْھَا فَمَرَّتْ بِہٖ حُدَیَّاۃٌ وَّھُوَ مُلْقًی فَحَسِبَتْہُ لَحْمًا فَخَطِفَتْہُ "عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ اس لڑکی نے اس گلوبند کو کسی جگہ رکھ دیا یا اس سے کہیں گر گیا" یہ راوی کا شک ہے "پس اس پر ایک چیل گزری اس حال میں کہ وہ گرا ہوا تھا" اس چیل نے اس گلوبند کو چمڑے کے سرخ ہونے اور اس پر جڑے ہوئے موتیوں کے سفید ہونے کی وجہ سے "گوشت کا موٹا ٹکڑا سمجھا اور اسے اچک کر لے گئی" لفظ حدیاۃ حائے مہملہ کی پیش دال مہملہ کی زبر یائے مثناۃ تحتیہ پر شد ہے حداۃ اس کی تصغیر ہے بوزن عنبۃ ۔ اس لفظ کی اصل حدیاۃ ہے، ہمزے پر زبر آئی ہے پھر ہمزے کو یاء سے بدل دیا گیا پھر یا کو یا میں مدغم کر دیا گیا پھر زبر کو اشباع کر دیا گیا لہذا یہ جو الف ہے یہ اشباع کا ہو گا اور لفظ خطفت لغت فصیحہ کے اعتبار سے طائے مہملہ کے نیچے زیر



Marfat.com

سے ہے زبر سے نہیں ہے، قَالَتْ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ یَجِدُوْهُ "عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ پس اس گلوبند کو انہوں نے ڈھونڈا اور تلاش کیا مگر اسے نہ پایا" قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِیْ بِہٖ "پس اس لونڈی نے کہا کہ مجھ پر اس کی تہمت لگا دی" یعنی چوری کی فَطَفِقُوْا یُفَتِّشُوْنَ حَتّٰی فَتَّشُوْا قُبُلَهَا "اس قوم نے تلاشی شروع دی یہاں تک کہ اس لونڈی کی قبل کو بھی دیکھا" یہ اس لونڈی نے کہا اور لفظ قبل قاف کی پیش اور بائے مواحدہ کی پیش سے ہے جس کے معنی شرمگاہ کے ہیں اس لونڈی نے قبل کی اضافۃ یائے متکلم کے ساتھ شرمندگی کی وجہ سے نہیں کی اور اپنی طرف لفظ ھاء کہا جو کہ غایبہ کے لئے وضع ہوا ہے، قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ اِذْ مَرَّتِ الْحُدَیَّاةُ فَاَلْقَتْهُ "اس لونڈی نے کہا کہ اللہ کی قسم یقیناً میں ان کے ساتھ وہیں کھڑی تھی کہ اچانک وہ چیل گزری پس اس نے اس گلوبند کو پھینک دیا قَالَتْ فَوَقَعَ بَیْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِیْ اتَّهَمْتُمُوْنِیْ بِہٖ زَعَمْتُمْ وَاَنَا مِنْهُ بَرِیْئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ "اس لونڈی نے کہا پس واقع ہوا" یعنی وہ گلوبند گرا "ان لوگوں کے درمیان، اس لونڈی نے کہا کہ میں نے کہا یہ وہ چیز ہے کہ تم نے اپنے زعم میں جس کے چوری کرنے کی تہمت مجھ پر لگائی تھی حالانکہ میں اس چوری سے بری الذمہ ہوں اور شان یہ ہے کہ وہ چیز جو چیل نے گرائی ہے وہی ہے جس کی تم مجھ پر تہمت لگا رہے ہو یہ لے لو" ھو کی پہلی ضمیر، ضمیر شان ہے اور ذا مبتدا ہے اور دوسری ضمیر مشار الیہ اور مبتداء کی خبر محذوف ہے جو کہ لفظ حاضر ہے وہ سارا جملہ ضمیر اول کی خبر ہے جو کہ مبتداء ہے قَالَتْ فَجَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَتْ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا وہ لونڈی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مسلمان ہو گئی" قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا خِبَاءٌ فِی الْمَسْجِدِ اَوْ حِفْشٌ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا مسجد نبوی شریف میں اس لونڈی کے لئے پشمینی خیمہ یا چھوٹا سا گھر تھا" خائے معجمہ کے نیچے زیر ہے اور بائے مواحدہ پر زبر اور مد ہے، صوف یا اونٹ کی پشم سے بنا ہوا خیمہ تھا، قَالَتْ فَكَانَتْ تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثُ عِنْدِیْ قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِیْ مَجْلِسًا اِلَّا قَالَتْ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جب بھی وہ لونڈی میرے پاس آتی تو میرے ساتھ باتیں کرتی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اور جس وقت بھی وہ میرے پاس بیٹھتی تو یہ شعر پڑھتی" تحدث، تحدیث سے مضارع کا صیغہ ہے یا یہ ایک تاء کے حذف سے ہے، وہ شعر یہ ہے

وَیَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِیْبِ رَبِّنَا

اَلَا اِنَّهٗ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِیْ

"ہمارے پروردگار کا عجیب ترین کام گلوبند کے دن تھا

جان لو کہ بے شک میرے پروردگار نے مجھے کافروں کے شہر سے نجات دی"

لفظ تعاجیب عین مہملہ سے پہلے تائے فوقیہ کے ساتھ اعجوبہ کی جمع ہے اور زرکشی نے کہا ہے کہ یہ ایسی جمع ہے کہ اس کا واحد نہیں ہے قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا مَا شَانُكِ لَا تَقْعُدِیْنَ مَعِیَ مَقْعَدًا اِلَّا قُلْتِ هٰذَا فَحَدَّثَتْنِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ "عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اسے کہا تجھے کیا ہوا ہے کہ تو کسی وقت بھی میرے ساتھ نہیں بیٹھتی لیکن جب بھی تو بیٹھتی ہے تو یہ شعر ضرور پڑھتی ہے تو پھر اس لونڈی نے یہ قصہ مجھے بیان کیا"

## بَابُ

### نَوْمُ الرِّجَالِ فِی الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں مردوں کے نیند کرنے کے بیان میں ہے" وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا فِی الصُّفَّةِ "اور ابو قلابہ نے کہا وہ انس سے روایت کرتا ہے قبیلہ عکل کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ لوگ صفے میں تھے" اس صفے میں وہ سوتے تھے اور ابو قلابہ قاف کی زیر اور لام کی تخفیف سے ہے اور یہ عبداللہ بن زید ہے رھط، وہ جماعت ہوتی ہے جو دس آدمیوں سے کم ہو، عکل عیم مہملہ کی پیش، کاف کی جزم سے ہے یہ عرب کا ایک قبیلہ ہے، صفہ، صاد مہملہ کی پیش اور فاء پر شد ہے ایک سایہ دار جگہ جسے دالان کہتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مسجد کے صحن میں تھا اور مساکین اس میں رہتے تھے، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ بَكْرٍ كَانَ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ "عبدالرحمن بن ابی بکر نے کہا اصحاب صفہ فقراء تھے" الفقراء، کان کی خبر کی وجہ سے منسوب ہیں یا اسمیہ کی وجہ



Marfat.com

سے مرفوع ہے اس وجہ سے لفظ اصحاب خبر مقدم ہے اس اعتبار سے اور یہ دونوں معرفہ ہیں۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی ہے مسدد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحیی نے اور وہ عبیداللہ سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے نافع نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے عبداللہ بن عمر نے"

اَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ اَعْزَبُ لَا اَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّم "تحقیق شان یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں سوئے ہوئے تھے حالانکہ وہ جوان مجرد تھے شادی شدہ نہ تھے" لفظ اعزب ہمزہ عین مہملہ اور زاء معجمہ کے ساتھ ہے بہت قلیل لغت ہے بلکہ فراء نے اس کا انکار کیا ہے اور عزب بغیر ہمزہ اور زاء معجمہ کی زبر کے فصیح لغت ہے اور زاء کی زیر سے بھی آیا ہے اور لا اھل لہ کا کلمہ اعزب کے مفہوم کی تاکید کے لئے ہے،

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ "حدیث بیان کی ہمیں قتیبہ بن سعید نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن ابی حازم نے وہ ابی حازم سے روایت کرتا ہے وہ سھل بن سعد سے روایت کرتا ہے" قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّم بَيْتَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ "سھل بن سعد نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" اپنی لڑکی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر تشریف لائے اور گھر میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو موجود نہ پایا" فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي "پس رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے چچے کا بیٹا کہاں ہے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناچاقی سی ہوئی پس انہوں نے مجھ پر غصہ کیا اور میں نے ان پر، تو گھر سے باہر نکلے میرے ہاں قیلولہ نہیں کیا" غاضبنی یہ باب مفاعلہ سے ہے جس کے معنی میں مشارکت پائی جاتی ہے ولم یقل، یائے مثناۃ تحتانیہ پر زبر ہے اور قاف کے نیچے زیر ہے یہ قیلولہ سے مشتق ہے اگر تو کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ کیوں نہ فرمایا کہ تیرا خاوند کہاں ہے یا کہاں ہے تو میں کہتا ہوں کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس



Marfat.com

ناچاقی سے جو ان دونوں کے درمیان ہوئی تھی جانتے تھے اس وجہ سے انتہائی قریبی رشتہ داری کو یاد دلایا تا کہ ان دونوں میں جو ناچاقی پیدا ہوئی وہ دور ہو جائے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ مہربان ہو جائے نیز اس کے باوجود کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا زاد تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا تیرا ابن عم کہاں ہے یہ نسبت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف دادا کی وجہ سے تھی جو کہ انتہائی قریبی رشتہ داری تھی تا کہ ان کا غصہ فرو ہو جائے۔ یا اس وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس خاندان میں اپنے ساتھ متحد سمجھا اور جز کو کل کا حکم دیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِاِنْسَانٍ اُنْظُرْ اَیْنَ ھُوَ "پس ایک آدمی کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلاش کرو" یہ آدمی سہل بن سعد تھا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ ھُوَ فِی الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ " تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں سو رہا ہے، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ وَ ھُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاءُہٗ عَنْ شِقِّہٖ وَ اَصَابَہٗ تُرَابٌ

"پس رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کی چادر ان کے پہلو پر پڑی ہوئی تھی اور بدن پر مٹی لگی ہوئی تھی" فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ یَمْسَحُہٗ عَنْہُ وَ یَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ "پس رسول اللہ اپنے دست اقدس کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے اس مٹی کو جھاڑتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے ابا تراب اٹھ اے ابا تراب اٹھ" اس حدیث میں جواز ہے مسجد میں نیند کرنے کا اس شخص کے لئے جو مسافر نہ ہو اور بغیر خاوند کی اجازت لئے لڑکی کے گھر میں والد داخل ہو سکتا ہے،

حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن عیسیٰ نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن فضل نے وہ اپنے باپ فضل سے روایت کرتا ہے وہ ابی حازم سے روایت کرتا ہے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ مَا مِنْھُمْ رَجُلٌ عَلَیْہِ رِدَاءٌ " ابو ہریرہ نے کہا کہ خدا کی قسم کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر حضرات کو دیکھا ہے ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا کہ اس پر چادر ہو" راء مہملہ کی زیر ہے یہ



Marfat.com

وہ کپڑا ہوتا ہے جس سے بدن کے اوپر کا نصف حصہ ڈھانپتے ہیں، اَمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ "یا تو صرف ازار ہوتی یا تو صرف چادر تحقیق اس کو اپنی گردن میں باندھ لیتے، پس ان چادروں میں سے ایسی چادریں ہوتیں جو نصف پنڈلیوں تک پہنچ جاتیں" اور جمع کی ضمیر اس لئے ہے کہ کساء اسم جنس ہے اور ازار ہمزے کی زیر ہے اور کساء کاف کی زیر ہے، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهٗ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُرٰى عَوْرَتُهٗ "اور ان چادروں میں سے بعض ایسی چادریں تھیں جو ٹخنوں تک پہنچتی تھیں اور وہ شخص اس چادر کو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کر لیتا تا کہ اس کا ستر عورت نہ دیکھا جائے" اور ظاہر نہ ہو۔

## بَابٌ

الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

"اس باب میں اس شخص کے نماز پڑھنے کا بیان ہے جو سفر سے واپس آئے"

اور یہ نماز مسجد میں ادا کرے، وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ "کعب بن مالک نے کہا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد تشریف لا کر وہاں نماز ادا کرتے" یہ کعب مالک کا بیٹا ہے انصاری ہے شاعر تھا یہ ان تین اصحاب میں سے ہے جن کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی تھی، وعلی الثلثة الذین خلفوا (الخ)

حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ "ہمیں حدیث بیان کی خلاد بن یحیی نے" لام پر شد ہے فعّل کا وزن ہے "وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مسعر نے" میم کی زیر ہے عین مہملہ پر زبر ہے "وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محارب بن دثار نے" محارب، میم پر پیش ہے حائے مہملہ پر زبر ہے رائے مہملہ کے نیچے زیر ہے اور آخر میں بائے موحدہ



Marfat.com

ہے اور دثار، دال کی زیر ہے اور ثائے مثلثہ پر زبر ہے اور آخر میں رائے مہملہ ہے "وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًی "جابر نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے مسعر نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ محارب نے کہا وہ چاشت کا وقت تھا" یعنی جابر نے کہا کہ جس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا تو وقت چاشت تھا، فَقَالَ لِیْ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لِیْ عَلَیْهِ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَ زَادَنِیْ "پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز ادا کر لے" یعنی سفر سے واپس آنے کی دو رکعت ادا کر "جابر نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمے میرا قرضہ تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا وہ قرضہ مجھے دے دیا اور مجھے زیادہ عطا فرمایا" یعنی میرے قرضے سے زیادہ رقم مرحمت فرمائی اور اس جگہ اس باب میں یہ حدیث اس لئے بیان کی گئی ہے کہ یہ اس طویل حدیث کا اختصار ہے اور یہ مکمل حدیث اس طرح ہے کہ میں ایک غزوہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے اونٹ خریدا تو میں دوسرے روز صبح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد کے دروازہ میں کھڑا پایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب آئے ہو میں نے عرض کی ہاں جی! تو ارشاد فرمایا مسجد میں داخل ہو جا میں نے مسجد میں دو رکعت نماز ادا کی پھر بلال کو حکم دیا کہ میرے لئے اوقیہ کو وزن کرے اور یہ اوقیہ ہمزے کی پیش سے ہے اور یہ چالیس درھم ہوتا ہے۔ کذا فی الصلاح پس اسے وزن کیا اور اس پر کچھ اور زیادہ کیا اور یہ نماز سفر کی نماز تھی تحیۃ المسجد نہ تھی اور قرض کی ادائیگی کے وقت بلا شرط کچھ زیادہ ادا کرنا استحباب پر دلالت کرتا ہے۔

## بابٌ

اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ

"یہ باب ہے کہ جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو" اور وہ



Marfat.com

باوضو ہو "تو وہ دو رکعت" استحباب کے طور پر "نماز تحیۃ المسجد" اس مبارک بقعہ کی تعظیم کے لئے "بیٹھنے سے پہلے ادا کرے" پس اگر اس نے اس کے خلاف کیا تو کیا اس کا تدارک کرنا اس شخص کے لئے مشروع ہے؟ تو تصریح کی گئی ہے کہ اس کا تدارک کرنا مشروع نہیں ہے اور اگر سہوا بیٹھ گیا ہو اور وہ بھی بہت تھوڑی دیر تو اس کا تدارک کرنا مشروع ہے اور فرض و سنت کی نیت سے تحیۃ المسجد ادا ہو جاتی ہے دو رکعت سے زیادہ بھی ہو تو صحیح ہے اور تحیۃ المسجد ایک رکعت یا سجدہ تلاوت یا نماز جنازہ سے ادا نہیں ہوتی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ یُوْسُفُ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمِ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتا ہے عامر بن عبداللہ بن الزبیر سے وہ عمرو بن سلیم الزرقی سے وہ ابی قتادہ سے" اسلمی ہے، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ مسجد میں دو رکعت بیٹھنے سے پہلے ادا کرے" اور نماز کو رکعت کہنا اسم جز کے ساتھ کل کا تشبیہ کرنا ہوتا ہے۔

## بَاب

### اَلْحَدَثِ فِی الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں بے وضو ہونے کے بیان میں ہے" یعنی اس کا جو وضو کو توڑنے والی ہے یعنی ریح وغیرہ"

حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں خبر دی مالک نے وہ ابی الزناد سے روایت کرتا ہے" زائے معجمہ کی زیر



Marfat.com

ہے "وہ اعرج سے روایت کرتا ہے وہ ابی ھریرہ سے روایت کرتا ہے" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ " یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک پر فرشتے درود (مغفرت) بھیجتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے" یعنی اس جگہ پر جہاں اس نے نماز پڑھی ہے" اور اس کا وضو نہیں ٹوٹتا" یحدث' ی پر پیش ہے اور ح پر جزم ہے یعنی جب تک یہ بے وضو نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ فرشتوں کے درود سے محروم نہیں ہوتا اور درود ملائکہ اس شخص کے لئے بخشش کا طلب کرنا ہے اگر بے وضو اس جگہ بیٹھا رہا تو ان کے لئے استغفار کا نہ کرنا یہ بدنصیبی اور حرمان کا سبب ہے اس لئے کہ وہ شخص فرشتوں کے لئے مکروہ بدبو کی وجہ سے دکھ و ایذا کا سبب ہے' تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ "وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما" یعنی وہ فرشتے ان الفاظ کے ساتھ اس شخص کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور مغفرت و رحمت میں یہ فرق ہے۔ مغفرت گناہوں کا چھپانا ہے اور رحمت اس پر احسان کی بہت زیادتی اور فراوانی ہے اور اگر جو شخص یہ چاہتا ہے کہ بغیر تکلیف اور رنج کے گناہوں سے محفوظ رہے تو باوضو اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے۔

## بابُ

### بُنْیَانِ الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد نبوی کی عمارت کے بیان میں ہے" وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ کَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِیْدِ عَنِ النَّخْلِ "اور ابو سعید خدری نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کی چھت خرمے کے درخت کی شاخوں سے تھی" اور جرید خرمے کی ان شاخوں کو کہتے ہیں جن سے پوست ہٹا دیا جاتا ہے اور اگر نہ ہٹایا گیا ہو تو اسے سقف کہتے ہیں' وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَکِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ "اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کی عمارت بنانے کا حکم دیا اور بنانے والے کو کہا کہ لوگوں کو بارش سے محفوظ کر لے" اور لفظ اکن ہمزہ پر زبر ہے اور کاف



Marfat.com

کے نیچے زیر ہے نون پر زبر اور شد ہے اور صیغہ امر ہے اکنان سے اور اگر ہمزہ پیش سے ہو تو مضارع معلوم متکلم ہو گا، وَاِیَّاکَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ "اور مسجد کو زرد اور سرخ کرنے سے بچا ایسا نہ ہو کہ تو لوگوں کو فتنے میں نہ ڈال دے" یعنی لوگ مسجد کے سرخ و زرد رنگ کے دیکھنے میں مشغول ہو جائیں اور نماز میں جو کہ اصلی مقصد ہے وہ فوت ہو جائے یعنی ان کی توجہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور قلب ہے وہ جاتی رہے، وَقَالَ اَنَسٌ یَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا یَعْمُرُوْنَهَا اِلَّا قَلِیْلًا" اور انس نے کہا کہ باہم مساجد کے بنانے پر فخر کرتے ہیں اور بہت کم ایسے بناتے ہیں جو کہ نماز کے لئے ہوں" یعنی جناب انس نے کہا کہ فتنے کی بات ہے اور نہ تو نماز پڑھنے اور نہ ذکر کرنے کے لئے مساجد تعمیر کرتے ہیں اور لفظ قلیلا استثناء کی وجہ سے زبر سے ہے اور نحو کے اعتبار سے رفع یعنی پیش بھی جائز ہے اور یہ اس وقت ہو گا کہ لا یعمرون میں ضمیر فاعل کا بدل ہو وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَتُزَخْرِفُنَّهَا کَمَا زَخْرَفَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی "اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہا کہ اللہ کی قسم! یہ اپنی مساجد کو سنہرا کریں گے جس طرح کہ سنہرا کیا تھا یہود و نصاریٰ نے" یعنی جس طرح اپنی عبادت گاہوں بیعہ اور کنائس کو سنہری کیا کرتے تھا اور اس حدیث سے استنباط کیا گیا ہے کہ مساجد کو سنہرا کرنا کراہت ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ نمازی کا دل اس مسجد کی زیبائش و زینت کی طرف مشغول ہو جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ مال کا مصرف بے جا ہے مگر یہ بات توجہ طلب ہے کہ جس وقت مسجد کی تعظیم کے لئے تزئین و تجصیص کریں اور مال و دولت بیت المال سے نہ لگائیں تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر کوئی مسجد کی زیبائش و آرائش و تزئین اور اس کی مضبوطی کے لئے چونا گچ کرنے کی وصیت کر جائے تو اس کی وصیت نافذ ہوگی (یعنی اسے پورا کیا جائے گا) چونکہ لوگ اپنے گھروں کو بہت مستحکم اور تزئین کرتے ہیں اگر مساجد کو بھی اسی طرح نہ بنائیں تو لوگوں کی نظروں میں حقارت کا سبب ہو گا اور مسجد کی تحقیر ایک بہت ہی برا کام ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ "ہمیں



Marfat.com

حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن ابراہیم نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی میرے باپ نے وہ روایت کرتا ہے صالح بن کیسان سے" یہ عمر بن عبدالعزیز کے لڑکے کا مؤدب تھا "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی نافع نے" یہ ابن عمر کا آزاد کردہ تھا اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ اَخْبَرَہُ اَنَّ الْمَسْجِدَ کَانَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مُبْنِیاً بِاللَّبِنِ وَسَقْفُہُ الْجَرِیْدُ "یہ کہ عبداللہ بن عمر نے اس کو خبر دی ہے" یعنی نافع کو "کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کچی اینٹوں اور اس کی چھت خرمے کی شاخوں سے بنائی گئی تھی" وَعُمُدُہُ خُشُبُ النَّخْلِ فَلَمْ یَزِدْ فِیْہِ اَبُوْبَکْرٍ شَیْئًا "اور اس مسجد کے ستون کھجور کی لکڑیوں کے تھے (جناب) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ بھی زیادتی نہیں کی" اور لفظ عمد عین مہملہ پر پیش ہے میم پر پیش ہے اور زیر بھی، دونوں روایتوں کے ساتھ ہے خشب خا پر زبر ہے اور شین معجمتین ہے اور شد سے بھی دونوں روا ہیں، وَزَادَ فِیْہِ عُمَرُ وَبَنَاہُ عَلٰی بُنْیَانِہٖ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم "اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں زیادتی کی اور اس کی بنیاد وہی رکھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھی" یعنی اسی پہلی بنیاد پر اسے اٹھایا، بِاللَّبِنِ وَالْجَرِیْدِ وَاَعَادَ عُمُدَہُ خُشُبًا "کچی اینٹوں کے ساتھ خرمے کی شاخوں کے ساتھ اور کھجور کی لکڑیوں کے ساتھ اس کے ستونوں کو دوبارہ بنایا، ثُمَّ غَیَّرَہُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِیْہِ زِیَادَۃً کَثِیْرَۃً وَبَنٰی جِدَارَہُ بِالْحِجَارَۃِ الْمَنْقُوْشَۃِ وَالْقَصَّۃِ "اور بدل ڈالا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد کو اور اس میں بہت ہی زیادتی کی اور منقش پتھروں کے ساتھ دیوار بنائی اور گچ استعمال کیا گیا" اور لفظ قصہ قاف پر زبر ہے صاد مہملہ مشددہ ہے جس کے معنی گچ کے ہیں، وَجَعَلَ عُمُدَہُ حِجَارَۃً مَنْقُوْشَۃً وَسَقَفَہُ بِالسَّاجِ "اور منقش پتھروں سے اس کے ستون بنائے اور اس کی چھت ساج کی لکڑی سے بنائی گئی" اور لفظ سقف قاف اور فاء کی زبر سے ہے صیغہ ماضی ہے اور جعل پر عطف ہے اور بعض نسخوں میں قاف کے اسکان اور فاء کی زبر سے ہے اور عمدہ پر عطف ہے اور ساج اس قسم کی لکڑی ہے جو کہ ہند سے لاتے ہیں اس کا واحد ساجہ ہے۔



Marfat.com

## بَابُ

التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَ جَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللّٰہِ شَاہِدِيْنَ (الایہ)

"یہ باب مسجد کی تعمیر کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مدد کرنے اور اللہ تعالی کے اس ارشاد گرامی کے بیان میں کہ مشرک مساجد کی تعمیر نہ کریں اس حال میں کہ وہ اپنے کفر کا اقرار کرتے ہیں اور روایت کی گئی ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جناب عباس رضی اللہ تعالی عنہ جنگ بدر کے دن گرفتار ہوئے تو مسلمانوں نے اس مشرک اور قطع رحم کرنے والے سے سرزنش کی تو اس کے جواب میں جناب عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میری برائیوں کا ذکر تو کرتے ہو اور میری اچھائیوں کو چھپاتے ہو تحقیق میں مسجد حرام کی تعمیر کرتا تھا اور کعبے کو غلاف کرتا تھا اور حجاج کو پانی پلاتا تھا اور قیدیوں کو چھڑاتا تھا تو جناب عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے ان اقوال کے رد میں یہ آیہ کریمہ اتری، اُولٰئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُوْنَ "یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے اچھے کام محو ہو گئے ہیں اور وہ ہمیشہ آتش دوزخ میں رہیں گے" اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ "سوائے اس کے نہیں کہ تعمیر کرتا ہے مساجد خدا کو" اور مستقیم ہے وہ جو کہ بناتا ہے مساجد کو "وہ جو کہ خداوند تعالی پر ایمان رکھتا ہے اور قیامت کے دن پر بھی اور نماز کو قائم رکھتا ہے اور زکوۃ ادا کرتا ہے" وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰى اُولٰئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ "وہ سوائے اللہ تعالی کے کسی سے نہیں ڈرتا پس قریب ہے کہ وہ مطلوب کو پالیں اور محبوب کے واصلوں سے ہو جائیں" بعض نے کہا ہے کہ عسی کے لفظ کے لانے سے اس طرف

اشارہ ہے کہ کافر اپنے اس فاسد عقیدہ کی وجہ سے جو کہ وہ مسلمانوں کو روکتے اور زجر کرنے حالانکہ اپنے کفر و شرک پر خود شاھد تھے اپنے آپ کو ہدایت یافتہ جانتے۔ پس خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ باوجود اس کے کہ مومن خصال حمیدہ کے جامع ہونے کے سبب رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اس کے قہر و جلال سے خوفزدہ ہیں اور ہدایت کے حصول سے ناامید نہیں ہیں اور نہ ہی ہرگز اپنے مکمل ہدایت یافتہ ہونے کے مدعی ہیں حالانکہ وہ درجات عالیہ پر فائز ہیں مگر پھر بھی وہ عسی اور لعل کے درمیان میں ہیں پس تجھے کیا گمان ہے کسی کے متعلق وہ بہائم سے بھی بدتر ہو اور نیز مومنوں کو یہ بھی سمجھایا جاتا ہے کہ وہ غرور نہ کریں اور نہ ہی اپنے اعمال حسنہ پر اعتماد و بھروسہ کریں بلکہ اس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت کے ہر وقت طلبگار رہیں۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیزِ ابْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ "ہمیں حدیث بیان کی مسدد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن مختار نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی خالد الحذاء نے وہ عکرمہ سے روایت کرتا ہے" یہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ ہے، قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِیٍّ "عکرمہ نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور اپنے بیٹے کو بھی کہا جس کا نام علی تھا" اس علی کی کنیت ابوالحسن تھی عابد، زاہد تھا ۱۲۰ھ کے بعد وفات پائی چونکہ جس دن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب شہید کئے گئے یہ اسی دن پیدا ہوئے لہذا ان کا نام آپ کے اسم گرامی پر رکھا گیا آپ قریش میں خوبصورت ترین تھے، اِنْطَلِقَا اِلٰی اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیثِهِ، کہ تم دونوں "جاؤ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور اس سے اس کی حدیث سنو" فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِی حَائِطٍ یُصْلِحُهُ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبٰی "ہم دونوں گئے پس اچانک ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک باغ میں دیکھا جسے آپ درست کر رہے تھے پس انہوں نے اپنی چادر لی اور پنڈلیوں اور کمر سے لپیٹ کر بیٹھ گئے" اور احتبی ماضی معلوم کا صیغہ ہے یہ باب افتعال



Marfat.com

ہے اور اس کے معنی پشت کے پیچھے سے کپڑا لا کر دونوں پنڈلیوں کو کھڑا کر کے ان کو اس کپڑے سے باندھ کر بیٹھ جانے کو کہتے ہیں یا دونوں ہاتھوں سے، ثُمَّ اَنْشَأ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی اَتٰی ذِکْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ "پھر انہوں نے ہمیں حدیث بیان کرنی شروع کر دی یہاں تک کہ مسجد کے بنانے کا ذکر کیا" فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَۃً لَبِنَۃً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ "پس کہا ہم تو ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے اور عمار دو دو اینٹیں اٹھا کر لاتے" ایک اپنی طرف سے اور دوسری حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے، اور لبنۃ لام پر زبر ہے اور باء مواحدہ کے نیچے زیر ہے، فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْہُ "پس آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمار کے بدن سے مٹی کو جھاڑتے تھے" صیغہ مضارع کا استعمال ماضی کی جگہ پر اس لئے کیا گیا ہے کہ سننے والے کے دل میں اس واقعہ کا استحضار ہو گویا کہ اس واقعہ کو دیکھ رہا ہے، وَیَقُوْلُ وَیْحَ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس کہ اسے باغی گروہ قتل کرے گا" اور یہ معاویہ کا لشکر تھا جس نے جنگ صفین میں اس کو قتل کیا "اس حال میں کہ وہ ان (باغیوں) کو بلا رہا تھا جنت میں داخل ہونے کے لئے" کہ یہ اطاعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کیونکہ وہ اس وقت امام برحق تھے "اور وہ لشکر معاویہ عمار کو دوزخ کی طرف بلا رہا تھا" جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نافرمانی تھی لیکن وہ معذور تھا اس تاویل کے اعتبار سے جو اس (معاویہ) پر ظاہر ہوئی کہ وہ مجتہد تھا اور وہ ظن کئے ہوئے تھا کہ وہ لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کی طرف بلا رہا ہے اور درحقیقت یہ دعوت دوزخ کی طرف تھی پس اس کو اپنے ظن کی تبعیت میں ملامت نہیں۔ پس تحقیق جس وقت مجتہد صحیح فیصلے پر پہنچ جائے تو اس کو دو اجر ہیں اور جس وقت وہ خطا کرتا ہے تو اس کے لئے ایک اجر ہے، قَالَ یَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ "ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عمار کہتا ہے کہ میں فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں" یعنی عمار یہ تعوذ کہتے تھے اور لفظ ویح، جو کہ اوپر گزرا ہے ترحم کا کلمہ ہے یہ حاء مہملہ سے ہے یہ کلمہ اس شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے جو ہلاکت میں مبتلا ہو حالانکہ وہ اس ہلاکت کے لائق نہ ہو۔ چنانچہ لفظ ویل عذاب کا کلمہ ہے یہ اس شخص کے بارے میں استعمال ہوتا ہے جو اس کے مستحق اور لائق ہوتا ہے



Marfat.com

یہاں پر ایک شبہ ہے کہ دوسری طرف معاویہ اور دوسرے صحابہ تھے وہ کس طرح دوزخ کی طرف بلاتے تھے جواب یہ ہے کہ اگرچہ یہ امر دوزخ کا سبب تھا مگر وہ لوگ اپنے اجتہاد کے اعتبار سے اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اور مجتہد کو خطا پر مواخذہ نہیں ہوتا لہذا مراد دوزخ کا سبب ہے اور اس حدیث میں استعاذہ فتنوں کے لئے پڑھنے کا جواز ہے اگرچہ استعاذہ پڑھنے والا حق پر ہے۔

اور اس فتنے میں مبتلا ہونے کا اسے یقین ہو کہ وہ اس ہلاکت میں گرفتار ہوگا اور بعض اوقات یہ اس ہلاکت میں گرفتار ہونے کا ظن نہیں کرتا مگر وہ فتنے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس میں اس بے اصل چیز کا رد ہے جو کہ مشہور ہے کہ لا تستعیذوا من الفتن یعنی فتنوں سے پناہ نہ طلب کرو۔ یا، لا تکرہوا الفتن، یعنی فتنوں کو مکروہ نہ رکھو، اس قسم کی بے اصل باتیں کرنے والے منافقوں کی جڑ اکھڑ جاتی ہے اور اس میں دلیل ہے کہ مسجد میں تعاون کرنا افضل عمل ہے اس لئے کہ اس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملتا رہتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد بھی یہ ثواب ملنے کا عمل جاری رہتا ہے اس کی مثال اس عمل کی ہے جیسے کسی نے کنواں کھودا یا مسافر خانہ بنایا یا پل وغیرہ تعمیر کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ عالم کو چاہیے کہ حدیث پہنچائے اور نہایت ہی آرام اور سکون سے بیٹھ کر حدیث پہنچائے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ایک عالم دوسرے عالم کے پاس آدمی بھیجے تاکہ اس سے علم حاصل کرے اس لئے کہ عالم سے فوق عالم ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ انسان کو چاہیے کہ بھاری سے بھاری کام کرنے کی ہمت کرے جو وہ کرنا پسند کرتا ہے جیسا کہ عمار نے کیا۔ قذا فی الکرمانی

## بَابُ

الْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَ الصُّنَّاعِ فِي اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَ الْمَسْجِدِ

"یہ باب ہے ترکھان اور کاریگروں کے بیان میں جو کہ منبر کی لکڑی تیار کرتے اور مسجد کو بناتے تھے" اور ترکھان کے بعد کاریگروں کا ذکر یہ عطف خاص ہے عام پر، اور اعواد المنبر و المسجد کیونکہ اعواد المنبر ترکھان کے متعلق ہے والمسجد۔ کاریگروں کے متعلق ہے اور لفظ صناح



Marfat.com

جمع کا صیغہ ہے صاد مہملہ پر پیش ہے اور نون شد والا ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ "ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز نے وہ روایت کرتا ہے ابی حازم سے وہ سہل بن سعد سے روایت کرتا ہے، قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی امْرَاَۃٍ مُرِیْ غُلَامَکِ" سہل بن سعد نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک عورت کی طرف بھیجا" یہ عورت انصاریہ تھی اس کا نام عائشہ تھا اس کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ "تو اپنے غلام کو حکم دے" یہ غلام ترکھان تھا اس کا نام باقوم تھا اور بعض نے اس کا کچھ اور نام لیا ہے، یَعْمَلْ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَیْہِنَّ" میرے لئے لکڑیوں کا ایک منبر بنائے کہ ان تختوں پر بیٹھوں"۔

حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَیْمَنَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرٍ "ہمیں حدیث بیان کی ہے خلاد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالواحد بن ایمن نے" ایمن۔ ہمزہ پر زبر ہے یائے مثناۃ تحتیہ پر جزم ہے میم پر زبر ہے "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جو کہ ایمن ہے "وہ جابر سے روایت کرتا ہے، اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا اَجْعَلُ لَکَ شَیْئًا تَقْعُدُ عَلَیْہِ "یہ کہ تحقیق ایک عورت نے" جس کا ذکر سہل کی حدیث میں پہلے گزر چکا ہے "کہا کہ یا رسول اللہ آیا نہ بناؤں آپ کے لئے ایسی چیز جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوں "لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمانے کے وقت اور لفظ الا تخفیف ہمزہ سے استفہام ہے اور لا نافیہ ہے، فَاِنَّ لِیْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ پس تحقیق میرا ایک غلام ترکھان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو بنا دے تو اس انصاریہ عورت نے منبر بنایا" اور یہ اسناد مجازی ہے جیسا کہ اسناد اجعل میں ہے کیونکہ بنانے والا اس کا غلام تھا سہل کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو حکم دیا تھا اور اس حدیث میں عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ رہی ہے ان دونوں احادیث میں تعارض معلوم ہوتا ہے لہذا اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ احتمال ہے کہ پہلے اس عورت نے پوچھا ہو پھر دیر لگی ہو اس غلام کی طرف سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پورا کرنے کا امر فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عورت کی طیب قلب کے لئے جاننا چاہتے تھے اور ان شئت کا جز محذوف ہے یعنی ان شئت فاجعلی ذلک۔ واللہ اعلم



Marfat.com

# بَابُ

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا

"یہ باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں ہے جس نے مسجد بنائی ہو"

حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو وَاَنَّ بُکَیْرًا حَدَّثَہٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَۃَ حَدَّثَہٗ "ہمیں حدیث بیان کی یحیی بن سلیمان نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن وھب نے" اس کا نام عبداللہ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی عمرو نے" عین مہملہ پر زبر ہے "اور یہ کہ تحقیق بکیر نے" بکیر بائے مواحدہ کی پیش ہے اور مصغر ہے "ہمیں حدیث بیان کی کہ اس کو حدیث بیان کی عاصم بن عمر" عین مہملہ پر پیش ہے "بن قتادہ نے" اَنَّہٗ سَمِعَ عُبَیْدَ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیَّ "یہ کہ تحقیق اس نے (عاصم نے) سنا عبید اللہ الخولانی سے" مصغر ہے الخولانی خائے معجمہ پر زبر ہے یہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ربیب ہے، اَنَّہٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ "یہ کہ تحقیق اس نے سنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے "یَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِیْہِ حِیْنَ بَنٰی مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے جبکہ لوگوں نے اس بارے میں کہا جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے مسجد نبوی کو تعمیر کرنا شروع کیا" تو لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے اس کام کا انکار کیا پس حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے منقش پتھروں سے دیواریں اور پتھروں سے ستون اور چھت کو ساج سے مزین کر کے بنایا یہ تعمیر ۳۰ھ میں ہوئی آپ نے کوئی نئی مسجد نہیں بنائی بلکہ اسی کو وسیع کیا اور نہایت مضبوط کیا، اِنَّکُمْ اَکْثَرْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "تم نے بہت گفتگو کی ہے" یعنی میں نے جو یہ کام کیا ہے اس پر تم نے خوب شدت سے انکار کیا "اور میں نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے" مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا قَالَ بُکَیْرٌ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ "جس کسی نے مسجد بنائی بکیر نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میرے شیخ عاصم نے یہ بات کہی "جس کسی نے مسجد بنائی "اس حال میں کہ اس عمل سے صرف اور صرف رضائے الٰہی مقصود ہے" نہ کہ سمعہ یا ریاکاری "تو اللہ تعالی بنائے گا اس کے لئے اسی طرح جنت میں" مگر وہ گھر جو کہ اللہ تعالی نے اس کے لئے بہشت میں بنایا وہ اس سے بہت بہتر ہے اس اعتبار سے کہ وہ بہت کشادہ ہوگا اور اس کی کیفیات بھی جدا ہوں گی وہ ایسی جگہ ہے کہ نہ تو کسی آنکھنے



Marfat.com

دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور کسی دل میں اس کا اندیشہ تک نہیں محسوس ہو سکتا اور یہ جملہ قال بکیر تا وجہ اللہ۔ شرط اور جزا کے درمیان جملہ معترضہ ہے کہ من بنی شرط ہے اور بنی اللہ جزا ہے اور لفظ ینبغی ضمیر بنی کی وجہ سے حال کے مقام پر واقع ہے اگر لفظ ینبغی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہو تو سوائے اس کے نہیں کہ بکیر نے زیادتی پر اس لئے اصرار نہیں کیا کہ اس نے اسے فراموش کیا ہے تو پھر اس نے درآنحال کے معنی میں ذکر کیا ہے جس میں کہ یہ متردد ہے اس لفظ کے معنی میں جو اس نے گمان کے ساتھ بیان کیا ہے اگر تو کہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ من جآء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا (جو شخص ایک نیکی لایا تو اس کو اس کا اجر اس نیکی کے دس کی مثل دیا جائے گا) تو پھر اس حدیث میں صرف مثل پر ہی اس کو مقید کرنے کے کیا معنی ہیں؟ میں اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ شاید جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث اس آیہ کریمہ کے اترنے سے پہلی فرمائی ہو یا یہ مثلیت کمیت (وجود) کے اعتبار سے ہے اور بڑھوتری بحیثیت کمیت ہے یا یہ مثال بیان کرنے کا یہ مقصد ہے کہ یہ مماثلت اس لئے ہے کہ حسنہ کی جزا اسی جنس حسنہ سے ہے نہ کہ کسی غیر سے۔ کذا فی قسطلانی والکرمانی

## بَابٌ

### یَاْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ اِذَا مَرَّ فِی الْمَسْجِدِ

"یہ باب ہے کہ جس وقت مسجد میں کوئی گزرے تو اپنے تیروں کے برچھوں کو پکڑ لیا کرے" نصل اور رمح تیر کے برچھا یعنی لوہے کی نوک کو کہتے ہیں اس کی جمع نصول اور نصال ہے اور نبل نون پر زبر ہے بائے مواحدہ پر جزم ہے، یہ ایسی جمع ہے کہ اس لفظ کا واحد نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ "ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ بن سعید نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے" قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ "سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو کو کہا" عین پر زبر ہے دینار کا بیٹا ہے "کیا تم نے جابر بن عبداللہ سے سنا ہے" یَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ فِی



Marfat.com

الْمَسْجِدِ وَ مَعَہٗ سِھَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلِّم اَمْسِکْ بِنِصَالِھَا "وہ کہتا تھا کہ ایک شخص مسجد نبوی میں گزر رہا تھا" اس شخص کا نام معلوم نہیں "اور اس کے پاس تیر تھے" جن کی برچھیاں ننگی تھیں "تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان تیروں کی برچھیوں کو سنبھال لے" تا کہ کسی ایک مسلمان سے الجھ نہ جائیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال خلق تھا۔

## بَابٌ

### اَلْمُرُوْرِ فِي الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں گزرنے کے جواز میں ہے"

حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْل حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ "ہمیں حدیث بیان کی موسی بن اسماعیل نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالواحد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو بردہ بن عبداللہ نے" بائے موا‌حدہ پر پیش ہے رائے مہملہ پر جزم ہے، قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلِّم "ابو بردہ نے کہا کہ میں نے اپنے دادا ابا بردۃ سے سنا" ابو بردہ کے دادا کا نام بھی ابا بردۃ تھا وہ اپنے باپ سے روایت کرتا تھا" کہ اس کا نام ابو موسی اشعری ہے "وہ ابو موسی روایت کرتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے" قَالَ مَنْ مَرَّ فِيْ شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْیَاْخُذْ عَلٰی نِصَالِھَا "فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص ہماری مساجد میں سے کسی ایک مسجد میں گزرے یا ہمارے بازاروں میں سے کسی بازار سے گزرے اپنے تیروں کے ساتھ پس چاہیے کہ اپنے تیروں کی برچھیاں اپنے ہاتھوں کے ساتھ سنبھال لیا کریں" اخذ کے کلمے کو اوپر سے پکڑنے پر متضمن کیا ہے اور یہ کمال مبالغہ کی وجہ سے ہے یہ معنی ہوئے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو ان برچھیوں کی نوکوں پر رکھیں پس علی کو متعدی بنایا ہے وگرنہ اخذ کا تعدیہ یا سے ہوتا ہے اور نبل میں با مصاحبت کی ہے، لَا یَعْقِرْ بِکَفِّہٖ مُسْلِمًا "اور زخمی نہ کرے ہاتھ سے" یعنی اپنے اختیار سے "کسی ایک مسلمان کو" پس جب بھی اپنے ہاتھ میں وہ تیر نہیں لیتا مگر مسلمان کو زخمی کرتا ہے۔ اور لا یعقر لا نہی کی وجہ سے مجزوم ہے اگر تو کہے کہ اس حدیث کی اس باب میں وجہ

تخصیص کیا ہے؟ اور گزری ہوئی حدیث گزرے ہوئے باب میں۔ یہ حدیث دونوں حدیثوں میں اپنے ترجمۃ الباب میں ہم کہتے ہیں کہ یہ اس لئے کہ لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظر کی گئی ہے کیونکہ وہ حدیث میں نہیں ہے صرف مرور کا ذکر ہے اور دوسری حدیث میں خاص ذکر مرور ہے۔

## باب

### الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں شعر پڑھنے کے حکم کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ "ہمیں حدیث بیان کی ابو الیمان الحکم ابن نافع نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی شعیب نے وہ زھری سے روایت کرتا ہے "قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ "اس نے کہا" یعنی زھری نے " کہ مجھے خبر دی ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے یہ کہ تحقیق اس نے" یعنی سلمہ "سنا کہ حسان بن ثابت ابو ھریرہ سے گواہ طلب کر رہے تھے" أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے یا حسان جواب دے" اور رد کر " آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے" یعنی جس وقت کافروں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین کی ہجو (برائی) بیان کی تو ان کا رد کرنے کا حکم دیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعا فرمائی اور فرمایا اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ "اے اللہ تعالی روح القدس کے ساتھ اس کو قوت عطا فرما" یعنی جبرائیل "ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہا کہ ہاں" حسان بن ثابت کے پوچھنے پر ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے شہادت دی کہ ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے پس اگر تو کہے کہ اس باب کی حدیث میں مسجد کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شعر کا پڑھنا مذکور نہیں ہے تو پھر یہ حدیث ترجمۃ الباب کے کس طرح مطابق ہے جواب دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ



Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد اس پر دلیل ہے کہ بعض اشعار حق ہیں اور ان اشعار کے پڑھنے والا اس کا مستحق ہے کہ اس کے پڑھنے میں جبرائیل اس کو قوت اور مدد دے اور جو اشعار اس شان اور مرتبے کے ہوں تو یقیناً مسجد میں ان کا پڑھنا جائز ہے اور وہ شعر جو کہ مسجد میں پڑھنا حرام ہیں وہ وہ ہیں جن میں وہ خیالات ہوں جو حق کے منافی ہوں کیونکہ مسجدیں تو اس لئے بنائی گئی ہیں کہ ان میں حق بیان کیا جائے یا یہ حدیث اس لئے یہاں بیان کی گئی ہے کہ باب بداء الخلق والی حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسان کو اجب انی، مسجد کے اندر فرمایا۔

## بَابُ

### اَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

"یہ باب ہے ان لوگوں کے جواز میں جو اسلحہ لے کر مسجد میں داخل ہوں"

اس حال میں کہ اسلحے کی نوکیں برہنہ ہوں اور حراب حائے مہملہ کی زیر سے ہے حرب کی جمع ہے حائے مہملہ کی زیر ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ "ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن عبداللہ نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن سعد نے وہ روایت کرتا ہے صالح بن کیسان سے وہ روایت کرتا ہے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے کہا کہ مجھے خبر دی عروہ بن زبیر نے" اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ "یہ کہ تحقیق عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ایک دن میں نے اپنے حجرے کے دروازے پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس حال میں کہ حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے" وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهٖ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے اس حال میں کہ میں ان کے کھیل کو دیکھتی تھی" ان کے ایک دوسرے پر حملے کو بھی۔ لعب لام پر زبر ہے اور عین مہملہ کے نیچے زیر ہے، وَزَادَ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي



Marfat.com

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ "اور زیادہ کیا جو ابراہیم المنذر نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن وھب نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی یونس نے وہ روایت کرتا ہے ابن شہاب سے وہ روایت کرتا ہے عروہ سے وہ روایت کرتا ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے" قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حبشی اپنے اسلحے کے ساتھ کھیل رہے تھے" اور وہ لفظ جو ابراہیم نے زیادہ کیا ہے وہ بحرابھم ہے۔

# بَابٌ

## ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرٰى عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

"اس باب میں منبر پر مسجد میں بیع و شری (خرید و فروخت) کا بیان ہے"

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ "ہمیں حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے وہ روایت کرتا ہے یحیٰی سے وہ روایت کرتا ہے عمرہ سے" عین مہملہ کی زبر ہے اور میم پر جزم ہے یہ عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ کی لڑکی ہے اور انصاریہ ہے "وہ روایت کرتی ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے" قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْأَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا "عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بریرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی" بائے موحدہ پر زبر ہے رائے مکررہ ہے یہ عتبہ بن صہیب کی کنیزہ تھی پھر اسے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید کر آزاد کر دیا تھا تو یہی بریرہ "عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اس حال میں کہ امداد مانگ رہی تھی" حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے استعانت طلب کر رہی تھی "اپنی کتابت کے بارے میں" یہ امداد طلب کرنا بخشش مانگنا ہے لہذا اس کا صلہ فی واقع ہوا ہے اور استفہام کے سوال کا صلہ عن واقع ہوتا ہے، فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ "پس عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اگر تو چاہے تو میں تیری قیمت تیری اہل کو دے دوں تاکہ ولاء میرے لئے ہو اور ان کے لئے نہ ہو" اور ولا واو کی زبر سے ہے جس کے معنی میراث کے ہیں یہ میراث آزاد کرنے کے سبب سے ہوتی ہے، وَقَالَ أَهْلُهَا إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ "اور کہا اس کی اھل نے" یعنی بریرہ کی اہل نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا "بریرہ پر جو رقم باقی ہے اگر آپ چاہتی ہیں تو دے دیں" اور وہ پانچ اوقیہ تھی اور پانچ



Marfat.com

سال میں دیتی تھی یہ جملہ محل نصب میں واقع ہے اس بناء پر کہ مفعول ثانی اعطیت ہے، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اِنْ شِئْتِ اَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَنَا "اور سفیان نے پھر کہا کہ اگر تو چاہے تو اس کو آزاد کر دے اور اس کی میراث ہماری ہو" فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِبْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا " پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس بات کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بریرہ کو خرید لے پھر آزاد کر دے" فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ "پس سوائے اس کے نہیں کہ جو آزاد کرتا ہے میراث اس کا حق ہے" ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ" پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو کہ شرطیں لگاتے ہیں کہ وہ شرط کتاب اللہ میں نہیں ہے" فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ "پس اس پر شرط لگانے والے کے لئے کچھ بھی نہیں اگرچہ سو بار شرط لگائی ہو" اور یہ حدیث اس پر دلالت نہیں کرتی کہ جو قرآن میں نہیں ہے باطل ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد انما الولاء لمن اعتق۔ (میراث اس کا حق ہے جو آزاد کرے) قران میں نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ ہیں مگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ما اٰتکم الرسول فخذوہ۔ (جو چیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھیں دیتے ہیں اس کو پکڑ لو) تو قرآن سے ثابت ہو گیا اور امام مالک نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُمْرَةَ ان بریرۃ ولم تذکر فصعد المنبر "روایت کیا اس حدیث کو مالک نے وہ روایت کرتا ہے یحیی سے وہ عمرہ سے وہ بریرہ سے" یعنی عمرۃ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت نہیں کی "اور عمرہ نے صعد المنبر ذکر نہیں کیا" قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَعَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ نَحْوَهٗ "علی نے کہا کہ یحیی نے کہا اور عبدالوھاب نے کہا وہ روایت کرتے ہیں یحیی سے وہ روایت کرتا ہے عمرہ سے اس کی مانند" یعنی بغیر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی سند کے اور نہ ہی صعد المنبر کا ذکر ہے، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ يَحْيٰى سَمِعْتُ عَمْرَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اور کہا جعفر بن عون نے" عین مہملہ پر زبر ہے واو پر جزم ہے "وہ روایت کرتا ہے یحیی سے اس نے کہا کہ میں نے عمرہ سے سنا اور اس نے کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے سنا۔



Marfat.com

# بابُ

## التَّقَاضِي وَالملازمة فِي المَسْجِدِ

## "یہ باب مسجد میں قرضدار سے قرض کے مطالبے اور سختی کے ساتھ قرض مانگنے کے بیان میں ہے"

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عثمان بن عمر نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی یونس نے وہ روایت کرتا ہے زھری سے وہ روایت کرتا ہے عبداللہ بن کعب سے وہ کعب سے روایت کرتا ہے" أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ "یہ کہ تحقیق اس نے" یعنی کعب نے "ابن ابی حدرد سے قرض کا مطالبہ کیا" را مہملات سے ہے "مسجد میں جو اس کا اس کے ذمے تھا" یعنی کعب کا قرضہ جو ابن ابی حدرد کے ذمہ تھا، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ "پس دونوں کے آواز اتنے بلند ہوئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سنا حالانکہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں تھے" فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ہر دو اشخاص کی طرف تشریف لائے" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں جس جگہ تھے وہاں سے اٹھ کر باہر آنے کا ارادہ فرمایا اور روانہ ہو گئے "یہاں تک کہ اپنے حجرہ (مبارکہ) کے پردے کو ہٹایا اور آواز دی" ندا دی "یا کعب" اور سجف سین مہملہ کے نیچے زیر ہے اور جیم پر جزم ہے جس کے معنی پردہ کے ہیں قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا "کعب نے کہا (فوراً جواب دیا) کہ حضور میں حاضر ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے" یعنی بخش دے "اس قدر اپنا قرضہ" وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرِ "اور اس کی طرف اشارہ فرمایا یعنی نصف" اور شطر بمعنی نصف (آدھا) ہے اور اوما دونوں ہمزے پر زبر ہے قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ "کعب نے کہا خدا کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آپ کا حکم



Marfat.com

سر آنکھوں پر) میں نے ایسا ہی کر دیا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ابن ابی حدرد کو فرمایا اٹھ اور فوراً اس کا قرضہ ادا کر دے۔

## بَابُ

كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَا وَالْعِيدَانِ مِنْهُ

"یہ باب مسجد میں جھاڑو دینے اور پرانے پھٹے ہوئے چیتھڑے اٹھانا خس و خاشاک سے صاف کرنا اور لکڑیوں سے پاک کرنے کے بیان میں ہے"

اور خرق، خرقہ کی جمع ہے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ "ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن زید نے وہ روایت کرتا ہے ثابت سے وہ ابی رافع سے وہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے" أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ" یہ کہ تحقیق ایک سیاہ رنگ کا مرد یا سیاہ رنگ کی عورت تھی جو مسجد میں جھاڑو دے کر صاف کرتی" یہ جو او ہے یہ راوی کا شک ہے اور یقم، قاف پر پیش ہے جس کے معنی جھاڑو دینا ہے، فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ "وہ مر گیا" جو مسجد کو صاف کرتا "پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا تو لوگوں نے کہا کہ وہ فوت ہو گیا ہے" جواب دینے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، قَالَ أَفَلَا قُلْتُمْ آذَنْتُمُونِي دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهٖ أَوْ قَالَ عَلَى قَبْرِهَا" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا پس تم لوگوں نے مجھے کیوں اس کی خبر نہ دی" یعنی اس شخص کے جنازے کی "مجھے اس کی قبر دکھاؤ اس مرد یا عورت کی" یہ شک راوی کا ہے، فَأَتَى عَلَى قَبْرِهٖ فَصَلَّى عَلَيْهَا "پس اس شخص کی قبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اس شخص کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی" اس سے معلوم ہوا کہ میت کے دفن کے بعد جواز نماز جنازہ ہے۔



Marfat.com

## بَابٌ

### تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں شراب کی تجارت کو حرام کرنے کے ذکر کرنے کے بیان میں ہے" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حرام کرنے کا ذکر مسجد میں فرمایا وگرنہ شراب کی تجارت تو مسجد یا غیر مسجد سب جگہ حرام ہے یہ تخصیص خاص مسجد کے لئے نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اعَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی عبدان نے" عین مہملہ پر زبر ہے بائے موحدہ پر جزم ہے اور دال مہملہ پر زبر ہے ان کے بعد الف اور نون ہے "وہ ابی حمزہ سے وہ اعمش سے وہ مسلم سے وہ مسروق سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتا ہے" قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرِّبٰوا "عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا جس وقت کہ سورہ بقرہ کی آیات اتاریں گئیں (وہ آیات جو) سود کی حرمت میں تھیں" خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَرَاَھُنَّ عَلَی النَّاسِ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے ان آیات کی تلاوت فرمائی" ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَۃَ الْخَمْرِ "پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا"۔

## بَابٌ

### الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد کے خادموں کے بیان میں ہے" الخدم خائے معجمہ کی زبر ہے یہ خادم کی جمع ہے، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ یَخْدُمُھَا "اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے" اللہ تعالی کے اس ارشاد کے متعلق ہے جو کہ مریم کی والدہ حنہ، حاء مہملہ کی زبر اور نون پر شد ہے بنت فاذہ عمران کی بیوی ہے اور بانجھ تھی اس نے

ایک پرندے کو دیکھا جو اپنے بچے کو دانہ کھلا رہا تھا تو اس نے بیٹے کی تمنا کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور بیٹے کے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو قبول فرمایا اس نے اپنے خاوند کے ساتھ وظیفہ حیات کیا تو وہ حاملہ ہو گئی جب حمل واضح ہو گیا تو اس نے کہا کہ جو کچھ میرے شکم (پیٹ) میں ہے، رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا للمسجد یخدمھا۔ یعنی اے میرے رب یقیناً میں نے جو کچھ میرے شکم میں ہے نذر کر دی ہے اس کو میں نے غیر خدا کی خدمت سے بری الذمہ کر دیا ہے صرف خدمت مسجد کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور یخدمھا کی ضمیر مساجد یا ارض مقدسہ یا صخرہ کی طرف راجع ہے۔ اور یہ چھوٹے بچوں کی نذر ماننا ان کے نزدیک مشروع تھی، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ "ہمیں حدیث بیان کی احمد بن واقد نے" واقد قاف سے اس کے دادا کا نام ہے اور احمد کے والد کا نام عبدالملک ہے یہ اسی شہرت سے مشہور ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی حماد نے ثابت سے وہ ابی رافع سے وہ ابی ھریرہ سے روایت کرتا ہے" اَنَّ امْرَاَةً اَوْ رَجُلًا کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا امْرَاَةً" یہ کہ تحقیق ایک عورت یا ایک مرد تھا جو خادم مسجد تھا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ عورت تھی" فَذَکَرَ حَدِیْثَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِهٖ "پس ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا کہ یہ وہی ہے کہ جس کی قبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تھی"

# بَابٌ

## اَلْاَسِیْرِ اَوِالْغَرِیْمِ یُرْبَطُ فِی الْمَسْجِدِ

"یہ باب قیدی یا قرضدار کو مسجد میں باندھ کر رکھنے کے بیان میں ہے"

اور اسیر قیدی کی معنی میں ہے قید وہ چیز ہے کہ جس کے ساتھ آدمی کو چاہے وہ رسی ہو یا زنجیر وغیرہ وغیرہ باندھ دیا جائے اور غریم وہ ہوتا ہے جس پر قرضہ ہو اور نیز اس کو بھی کہتے ہیں جو قرض خواہ ہو اور یہ لغات مفادہ سے ہے اور لفظ او یا تو اباحۃ یا تنویع کے لئے۔

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "ہمیں حدیث بیان کی اسحق بن ابرہیم نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی روح اور محمد بن جعفر نے" روح رائے مہملہ کی زبر ہے "وہ شعبہ سے روایت کرتا ہے وہ محمد بن زیاد سے روایت کرتا ہے" زاء کے نیچے زیر ہے یائے تحتیہ شناۃ تحقیف سے ہے "وہ ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے" قَالَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ "رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ایک سرکش جن میرے سامنے رات کو اچانک نمودار ہوا" اور مجھ پر حملہ آور ہونے لگا اور عفریت سرکش جن ہے تفلت ماضی ہے دو زبروں کے ساتھ ہے یہ باب تفعل سے ہے اور بارحۃ پر جو زبر ہے وہ ظرفیت کی وجہ سے ہے، اَوْ کَلِمَۃً نَحْوَھَا لِیَقْطَعَ عَلَیَّ الصَّلٰوۃَ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ "یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی مانند کلمہ فرمایا" بمعنی تفلت کی مانند، یعنی اس جن نے مجھ پر حملہ کیا "تاکہ میری نماز کچھ منقطع کرے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا" فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبُطَہٗ اِلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ "پس میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کے ستونوں میں سے کسی ایک ستون سے باندھ دوں، تاکہ تم جب صبح کو آؤ تو سب کے سب اسے بندھا ہوا دیکھ لو" اور تصبحوا کے معنی صبح سویرے کے ہیں چونکہ یہ افعال نامۃ سے ہے اس لئے یہ خبر کا محتاج نہیں ہے اور کلکم کی خبر تصبحوا او تنظروا میں ضمیر مرفوع ہے، فَذَکَرْتُ قَوْلَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ "پس میں نے اپنے بھائی سلیمان کے اس قول کو یاد کیا کہ میرے اللہ مجھے ایسی حکومت عطا

فرمایا کہ میرے بعد ایسی حکومت کسی اور کو نصیب نہ ہو" قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا "روح نے کہا کہ اس کو رد کر دیا" اس کو اللہ تعالیٰ نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "ذلیل کر کے" خوار کر کے اور گرایا ہوا اور اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں محروم کر کے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز مکمل ہو گئی اور وہ جن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو خراب نہ کر سکا اور قال روح کے جملے کا یہ فائدہ ہے کہ اس جملے کے کہنے میں محمد بن جعفر جو دوسرا راوی ہے شریک نہیں بلکہ یہ جملہ فردہ خاسا صرف روح نے کہا اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ آدمی کا جن کو دیکھنا جائز ہے بلکہ واقع ہے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا لیکن کہا گیا ہے کہ انبیاء ان کو اصلی شکل میں دیکھتے ہیں کسی دوسری شکل میں نہیں اور اس پر دلیل عقلی بھی موجود ہے کہ آدمی کا جن کو دیکھنا جائز ہے کیونکہ جن جسم لطیف ہے اور جن جتنا بھی لطیف ہو گا انسان اس کو دیکھ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ انہ یریکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونهم کا یہ جواب ہے کہ یہ انسان کے اعم اور اغلب احوال سے ہے بنی آدم جنوں کو نہیں دیکھ سکتا مگر کسی قیود کے ساتھ بنی آدم جنوں کو دیکھ سکتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں قیدی کو ستون سے باندھ سکتے ہیں اور قرضدار کو باندھنا قیدی کے باندھنے پر قیاس کیا جائے گا۔

Marfat.com

## بَابٌ

## الْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِيْرِ اَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ

"یہ باب کافر کے غسل کرنے میں جبکہ وہ مسلمان ہونا چاہے اور قیدی کے مسجد میں باندھنے کے بیان میں ہے" وَكَانَ شُرَيْحٌ يَاْمُرُ الْغَرِيْمَ اَنْ يُّحْبَسَ اِلٰى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ "اور شریح حکم کرتا تھا کہ قرضدار کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھا جائے" اور شریح شین معجمہ اور حائے مہملہ سے ہے یہ قاضی کوفہ کا نام ہے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قاضی بنایا گیا اور ان کے بعد ساٹھ برس تک قاضی رہا تقریباً

اسی سال کی عمر میں فوت ہوا۔ کذا فی القسطلانی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حدثنی سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے وہ کہتا ہے ہمیں حدیث بیان کی لیث نے وہ کہتا ہے حدیث بیان کی ہمیں سعید بن ابی سعید نے" اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ "تحقیق ابی سعید نے ابا ھریرہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا سواروں کا ایک دستہ نجد کی طرف روانہ کیا" اور خیل گھوڑا سواروں کا دستہ ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ تیس سوار تھے اور قبل قاف کے نیچے زیر ہے اور بائے موحدہ پر زبر ہے جس کے معنی سمت کے ہیں اور نجد نون پر زبر اور جیم پر جزم ہے یہ ایک بلند (پہاڑی) زمین ہے جو تہامہ سے لے کر عراق تک ہے، فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ یُقَالُ لَہٗ ثُمَامَۃُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْہُ بِسَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ "پس ایک شخص جو کہ بنی حنیفہ سے تھا جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا دو سوار پکڑ کر لائے" حنیفہ حائے مہملہ پر زبر ہے "پس اس ثمامہ کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا" فَخَرَجَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثمامہ کی طرف تشریف لائے تو پس فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو" پس وہ چھوڑا گیا "تو وہ کھجور کے درخت کے پاس جو کہ مسجد کے قریب تھا چلا گیا" فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ "پس اس نے غسل کیا اس کے بعد مسجد میں داخل ہوا پس کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"۔

## باب

### اَلْخَیْمَۃُ فِی الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰی وَغَیْرِھِمْ

"یہ باب مریضوں وغیرہ کے لئے مسجد میں خیمہ لگانے کے جواز میں ہے"

حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْھَا "ہمیں حدیث بیان کی زکریا بن یحیی نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن نمیر نے اس



Marfat.com

نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ھشام نے وہ روایت کرتا ہے اپنے والد عروہ سے وہ روایت کرتا ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے " قَالَتْ اُصِیْبَ سَعْدٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فِی الْاَکْحَلِ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ سعد کو مصیبت پہنچی" یعنی وہ زخمی ہوئے "جس دن کہ خندق کی لڑائی ہوئی" "اس رگ میں جو کہ دونوں رانوں کے درمیان ہے" اس رگ کو زندگی کی رگ (شہ رگ) کہتے ہیں اور یہ وجود کی نہر ہے اس کا بدن کے ہر حصے میں تعلق ہے اور جب اس کا خون چل پڑے تو بند نہیں ہوتا اور اس رگ کو مارنے والا ایک شخص تھا جس کا نام ابن العرفہ تھا اور یہ بنی عامر سے تھا اور اکحل ہمزہ پر زبر ہے اور حائے مہملہ پر بھی ان دونوں کے بیچ میں کاف ہے، فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْمَۃً فِی الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَہٗ مِنْ قَرِیْبٍ "پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں خیمہ لگایا تاکہ اس کی عیادت (تیمارداری) فرمائیں" فَلَمْ یَرُعْھُمْ وَفِی الْمَسْجِدِ خَیْمَۃٌ مِنْ بَنِیْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ یَسِیْلُ اِلَیْھِمْ" پس ان کو جو کہ مسجد میں بنی غفار کے خیمے میں تھے کسی قسم کے خوف میں مبتلا نہ ہوئے مگر ہاں ان کو یہ ڈر تھا جو ان کی طرف خون بہہ کر آ رہا تھا" فَقَالُوْا یَا اَھْلَ الْخَیْمَۃِ مَا ھٰذَا الدَّمُ الَّذِیْ یَاْتِیْنَا مِنْ قِبَلِکُمْ "پس انہوں نے کہا کہ اے اہل خیمہ یہ کیا چیز ہے جو تمہاری طرف سے آ رہی ہے" فَاِذَا سَعْدٌ یَغْذُوْ جُرْحُہٗ دَمًا فَمَاتَ فِیْھَا "پس اچانک دیکھا کہ سعد کے زخم سے خون بہہ کر آ رہا ہے پس اسی سے وہ فوت ہو گئے" یا اسی خیمہ میں شہید ہو گئے اور بعض نسخوں میں منھا آیا ہے یعنی اس بیماری میں اور اسی زخم سے فوت ہو گئے۔

## بَابٌ

### اِدْخَالِ الْبَعِیْرِ فِی الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّۃِ

"یہ باب بوقت ضرورت مسجد میں اونٹ کے داخل ہونے کے جواز میں ہے" لفظ بعیر مذکر اور مونث کے لئے مشترک ہے۔ جَمَلٌ بَعِیْرٌ وَنَاقَۃٌ بَعِیْرٌ کذا فی الکرمانی، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعِیْرٍ۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول



Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا" اور ایک روایت میں ہے کہ علی بعیرہ ہے، یعنی اپنے اونٹ پر۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتا ہے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے" نون کی زبر ہے اور فا معروف ہے لام کے ساتھ "وہ روایت کرتا ہے عروہ سے" یہ زبیر کا بیٹا ہے "وہ روایت کرتا ہے زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ سے" قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ "ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے شکایت کی کہ تحقیق مجھے بہت تکلیف ہے" یعنی میں نے اپنی تکلیف کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں کیا اور انی اشتکی، شکوت کا مفعول ہے کہا جاتا ہے اِشْتَکَا عُضْوًا مِنْ اَعْضَائِہٖ اِذَا تَوَجَّعَ مِنْہُ، یعنی اپنے انداموں سے ایک اندام کے درد کی شکایت کی اس وقت جبکہ وہ درد مند ہوتا ہے اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد اس پوچھنے سے یہ سوال کرنا ہے کہ میں کس طرح طواف کروں لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا تو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس ارشاد کو نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں، قَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے پیچھے ہو کر طواف کر اس حال میں کہ تو سوار ہو" (کسی سواری پر) فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ یَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ "پس میں نے طواف کیا" اور اونٹ پر سوار تھی "اس حال میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ کے نزدیک نماز میں سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے" اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی مغنمہ تھی کہ وہ اسی حال میں نہ تو چھوٹا اور نہ ہی بڑا پیشاب کرتی تھی اور شاید ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی اونٹنی پر سوار تھی"



Marfat.com

# بَابٌ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ" ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مثنیٰ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی معاذ بن ھشام نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے وہ روایت کرتا ہے قتادہ سے وہ روایت کرتا ہے انس سے" اَنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِي لَیْلَۃٍ مُظْلِمَۃٍ" یہ کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو صحابی" جن میں سے ایک کا نام اسید بن حضیر اور دوسرے کا نام عبادہ بن بشر تھا یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بابرکت سے حصول فیض و سعادات کے بعد "وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مبارکہ سے رات کی تاریکی میں اٹھ کر نکلے" یعنی نماز عشاء پڑھنے کے بعد، وَمَعَھُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَیْنِ یُضِیْئَانِ بَیْنَ اَیْدِیْھِمَا "حالانکہ ان ہر دو اشخاص" جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں "کے ساتھ مانند دو چراغ تھے" یہ غیب سے تھے اور ظاہری اسباب کے بغیر تھے "جو روشن تھے اور ہر دو اصحاب کے آگے آگے ان کے ساتھ جا رہے تھے" یہ اس وقت تک کہ وہ دونوں اصحاب اکٹھے ایک ایسے راستے پر پہنچے، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا وَاحِدٌ حَتّٰی اَتٰی اَھْلَہٗ "پس جب وہ دونوں الگ الگ راستے کے لئے جدا ہوئے" اور ہر ایک نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی" تو ہر ایک کے لئے ان میں ایک ایک چراغ بھی الگ الگ ساتھ ہو گیا یہاں تک ہر ایک اپنے گھر پہنچ گیا" اور احکام مساجد میں اس حدیث کو اس وجہ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد معلوم ہو جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی رات کی تاریکی میں مساجد میں جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل و اکمل نور کی بشارت دے دیں پس ان ہر دو کو اللہ تعالیٰ نے اس نور کے ساتھ مختص فرمایا اس نور تام کے ساتھ جو کہ تمام رات کی تاریکی میں مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن سرفراز فرمائے گا اور ان دونوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں باقاعدہ مسجد نبوی حاضری کی برکت سے اس کرامت کا شرف عطا ہوا اور اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ کرامت اولیاء برحق ہے۔



Marfat.com

# بَابُ

## اَلْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِ فِي الْمَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ کے بیان میں ہے" لفظ خوخہ دونوں خاء پر زبر ہے چھوٹے دروازے کو کہتے ہیں اور جوھری نے کہا ہے کہ دیوار میں بڑا سوراخ جس سے گھر میں روشنی آتی ہے اور ممرہ دونوں میم پر زبر اور راء پر شد ہے جس کہ معنی گزرنے کی جگہ کے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ "ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سنان نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی فلیح نے" فاء پر پیش لام پر زبر اور آخر میں حائے مہملہ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالنضر نے" نون پر زبر ضاد معجمہ پر جزم ہے "وہ روایت کرتا ہے عبید بن حنین سے" عبید کے عین پر پیش ہے اور حنین کے حاء پر پیش ہے اور نون پر زبر ہے "وہ روایت کرتا ہے بسر بن سعید سے" بائے موحدہ پر پیش ہے اور سین پر جزم ہے اور سعید عین مہملہ کے نیچے زیر ہے "وہ ابی سعید خدری سے روایت کرتا ہے"

قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ "ابو سعید خدری نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا یہ کہ تحقیق اللہ تعالی نے بندے کو اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ پسند کرے تو اس دنیا میں رہے یا اس چیز کو پسند کر لے جو اللہ تعالی کے حضور آخرت میں ہے" فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكَا اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ "پس اس بندے نے وہ چیز پسند کر لی جو اللہ تعالی کے حضور میں تھی پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ رو پڑے تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس شیخ کو کونسی چیز نے رلا دیا ہے" اِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ الْمُخَيَّرُ "اگر اللہ تعالی نے اپنے بندہ کو اختیار فرمایا ہے کہ وہ دنیا کو پسند کر لے یا اس چیز کو جو اللہ تعالی کے حضور میں ہے لہذا اس عبد نے وہ چیز اختیار فرمائی جو اللہ تعالی کے حضور میں تھی پس وہ عبد جس کو اختیار عطا



Marfat.com

فرمایا گیا تھا وہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے" وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ لَا تَبْكِ "اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ہم میں سب سے زیادہ عالم تھے" لہٰذا وہ سمجھ گئے کہ یقیناً رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس دینا سے مفارقت فرما رہے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فراق کے غم میں روئے اور جان لینا چاہیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ارشاد کے مطابق اپنے کو عبدا نکرہ سے تعبیر فرمایا تا کہ صاحب عرفان شان بزرگ و عظیم تفسیر منھم سے پہچانی جائے پس سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار غار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے معنی نہ سمجھ سکے لہٰذا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسکین اور تسلی دی کہ "اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ رو" اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ "وہ شخص جس نے اپنی زندگی میں مجھ پر انتہائی سخاوت کی اور اپنی دولت کو خرچ کیا وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھا" یعنی وہ صاحب جس نے اپنی جان بھی مجھ پر قربان کی وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا اور اس امن سے احسان کے معنی لینے کا ارادہ نہیں کیا گیا ہے کیونکہ کسی کو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر احسان جتانے کا حق نہیں ہے بلکہ تمام لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان ہے پس لفظ امن ہمزہ پر زبر میم پر زبر اور نون پر شد ہے جس کے معنی جود اور احسان کے ہیں نہ کہ احسان جتانا، اور یہ آیہ کریمہ، بل اللہ یمن علیکم، اس کے مفید معنی ہے اور یہ بھی جان لینا چاہیے کہ تمام مخلوق پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ہی نعمت کی عطا ہے اور کسی قسم کی نعمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مخلوق کی طرف سے نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اخلاق جمیلہ اور اپنے کرم کی وجہ سے اس کی نسبت فرمائی اس اعتبار سے کہ منعم حقیقی کا شکر ادا کریں، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ "اگر میں اپنی امت میں سے کسی ایک کو دوست بناتا تو خواہ مخواہ میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا دوست بناتا" یعنی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قابل تھا کہ میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اپنا خلیل بناتا اگر اس کے خلیل بنانے میں کوئی چیز مانع نہ ہوتی مگر ہاں وہ مانع موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

قلب مبارک اللہ تعالیٰ عز و جل کی خلت، محبت، معرفت اور مراقبہ سے بھرپور تھا لہذا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب منور میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی خلت کی گنجائش تھی ہی نہیں" وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ "لیکن دینی بھائی چارے کی محبت ثابت اور افضل ہے" مودہ کے معنی دوستی کے ہیں اور منفی و مثبت میں یہاں پر فرق باعتبار متعلق کے ہے۔ پس منفی باعتبار غیر دینی کے ہے اور مثبت باعتبار دینی کے ہے نیز اس عموم اور خصوص کے بھی ہے مودہ عام ہے جو کہ تمام اجزاء قلب کو لئے ہوئے ہو یا نہ، اور خلت تمام اجزائے قلب کو لئے ہوئے ہو اور کوئی جز بھی اس کی دوستی سے خالی نہ ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں اس اعتبار سے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں خلت کا درجہ رکھتے تھے ان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دوسروں پر فضیلت مرحمت فرما کر خاص فرمایا، لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ "کسی حال میں بھی کوئی ایک دروازہ مسجد میں ہرگز باقی نہ رہے بند کر دیا جائے مگر ایک دروازہ جس حال میں کھلا ہوا کھلا رہے" یعنی یہ دروازہ بند نہ کیا جائے اور اس حدیث میں دلیل ہے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصیت پر جو ان کو خلافت اور امامت کے ساتھ خاص کر رہی ہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں کے خلاف صرف آپ کے دریچہ کو چھوڑ کر سب کو بند کر دیا اور یہ بات دلالت کرتی ہے کہ جناب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اس خوخہ سے مسجد میں نماز کے لئے آئیں گے اس حدیث کا ترمذی میں ابن عباس کی اس روایت کے ساتھ سُدُّوا الْأَبْوَابَ الا باب عَلِيٍّ (مسجد نبوی میں تمام دروازے بند کر دو سوائے علی کے دروازے کے) معارضہ کیا گیا ہے اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ اہل بیت کا دروازہ مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب کے حکم میں داخل ہے یا یہ کہ ترمذی نے ابن عباس کی اس حدیث کو غیب کہا ہے اور ابن عساکر نے کہا کہ یہ وہم ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد الجعفی نے" جیم کی پیش ہے عین مہملہ پر جزم ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وهب بن جریر نے" جیم پر زبر ہے "اس

نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے میرے والد نے" جس کا نام جریر بن حازم ہے" اس نے کہا کہ اس نے یعلی بن حکیم سے سنا" یعلی یائے مثناۃ تحتیہ پر زبر ہے اور عین پر جزم ہے اور لام پر زبر ہے حکیم حائے مہملہ پر زبر کاف کے نیچے زیر ہے "وہ عکرمہ سے روایت کرتا ہے" یہ عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ ہے، قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ عَاصِبًا رَأْسَہٗ بِخِرْقَۃٍ "ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بیماری میں جس میں وصال فرمایا تھا باہر تشریف لائے اس حال میں کہ سر اقدس ایک کپڑے سے باندھ رکھا تھا" فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰى عَلَیْہِ "پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی" ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ "اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقیناً شان یہ ہے کہ کوئی ایک شخص بھی ابوبکر بن ابی قحافہ سے سخی تر نہیں جس نے مجھ پر اپنی جان و مال سے سب کچھ قربان کر دیا" قحافہ قاف پر پیش ہے اور اس کا نام عثمان ہے، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ خُلَّۃُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ "اگر لوگوں میں، میں کسی کو دوست بناتا تو خواہ مخواہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی افضل ہے" سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَۃٍ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ "میری طرف تمام دریچوں کو جو کہ اس مسجد میں ہیں بند کر دو سوائے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریچے کے"

## بَاب

اِتِّخَاذِ الْاَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْکَعْبَۃِ وَالْمَسَاجِدِ

"یہ باب دروازے بنانے اور کعبۃ اللہ کو، اور مساجد کو، قفل (تالا) لگانے کے بیان میں ہے" ان کی حفاظت کرنے کے لئے ابواب سے مراد وہ تختے ہیں جو دروازے سے لگائے جاتے ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور قفل (تالے) ان تختوں کو بند کر دیتے ہیں، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنُ



Marfat.com

مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ "عبداللہ بن محمد نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے وہ روایت کرتا ہے ابن جریج سے" جریج جیم اول پر پیش ہے رائے مہملہ پر زبر ہے یائے تحتانیہ پر جزم ہے، قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَالْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَبْوَابَهَا " ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابن ملیکہ نے کہا" میم پر پیش اور لام پر زبر ہے اور اس کا نام عبدالملک ہے "اگر تو دیکھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مساجد اور ان مساجد کے دروازے" اور اس شرط کی جزا محذوف ہے اور وہ رایت عجبا ہے یعنی ضرور تو انہیں عجیب دیکھتا۔

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی ابو النعمان نے" نون پر پیش ہے "اور قتیبہ بن سعید نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن زید نے وہ ایوب سے روایت کرتا ہے اور وہ نافع سے" یہ نافع ابن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ روایت کرتا ہے عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ "یہ کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ پہنچ کر عثمان بن طلحہ کو بلایا" فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ بِلَالٌ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ "پس عثمان بن طلحہ نے خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بلال" جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موذن تھا "اور اسامہ بن زید" جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم تھا اور حاجب کعبہ "عثمان بن طلحہ کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے" ثُمَّ أَغْلَقَ الْبَابَ فَلَبِثَ فِيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا "اس حاجب نے" "پھر خانہ کعبہ کا دروازہ بند کر دیا" اور ایک روایت میں اغلق بصیغہ مجہول سے ہے جس کے معنی ہیں کہ دروازہ بند کر دیا گیا "کچھ دیر کعبۃ اللہ میں ٹھہرے، پھر سب باہر آ گئے" قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰى فِيْهِ "ابن عمر نے کہا کہ میں نے جلدی کی پھر میں نے بلال سے پوچھا" کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھی یا نہیں "تو اس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی" فَقُلْتُ فِي أَيٍّ قَالَ بَيْنَ



Marfat.com

الْاُسْطُوَانَتَیْنِ "پس میں نے پوچھا کہ کعبہ کی سمتوں میں سے کس سمت کی طرف نماز پڑھی تو بلال نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان" قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى "ابن عمر نے کہا کہ میرے ذہن سے یہ بات جاتی رہی گویا میں بھول گیا کہ بلال سے پوچھتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنی رکعتیں نماز پڑھیں" ابن بطال نے کہا ہے مساجد کے لئے دروازہ بنانا واجب ہے تا کہ ناپاک چیزوں کے داخلے سے مسجد محفوظ رہے اور اپنے ہمراہ تین اشخاص کو اس لئے داخل فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک ایک خاص کام کے لئے مختص تھا عثمان بن طلحہ کو اس لئے ساتھ رکھا کہ یہ وہم نہ کیا جائے کہ اس کو اسی خدمت سے معزول نہیں کیا گیا اور وہ اسی طرح کعبۃ اللہ کے دروازے کے کھولنے اور بند کرنے پر مامور ہے بلال کو اس لئے ساتھ رکھا کہ مؤذن تھا اور نماز کا اہتمام کرنے والا تھا اور اسامہ کو اس لئے ساتھ رکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم تھا اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے خادموں میں سے جس کو چاہے رازہائے سربستہ سے آگاہ کرے۔ اور دروازے کو بند کرنے کا یہ مقصد تھا کہ لوگ یہ گمان نہ کر لیں کہ کعبہ میں نماز پڑھنا سنت ہے یا یہ کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خادم ہونے کا گمان نہ کر لیں۔

## بَابُ

### دُخُوْلِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ

"یہ باب مسجد میں مشرک کے داخلے کے حکم میں ہے" اور بعض نسخوں میں فی المسجد بھی آیا ہے یعنی داخل ہونے کے حکم میں ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ "ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ نے" یہ سعید کا بیٹا ہے" اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث نے" یہ سعید کا بیٹا ہے "وہ سعید ابن ابی سعید سے روایت کرتا ہے" یہ مقبری ہے، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ "یہ کہ تحقیق سعید نے ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ کہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانہ کئے گھڑ سوار نجد کی طرف" قاف کے نیچے زیر ہے اور بائے موحدہ پر زبر ہے جس

کے معنی جہت کے ہیں اور نجد تہامہ اور عراق کے درمیان پہاڑی زمین ہے، فَجَائَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ "پس وہ سوار بنی حنیفہ کے ایک شخص جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا کو پکڑ کر لے آئے" بنی حنیفہ عرب کا ایک قبیلہ ہے ثمامہ ثائے مثلثہ پر پیش ہے اور میم تخفیف سے ہے۔ اثال ہمزہ پر پیش اور الف تخفیف سے ہے، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے صحابہ نے اس ثمامہ بن اثال کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا" اور یہ باندھنا اس لئے تھا کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی خوبیاں دیکھے اور نماز کے اجتماع کو دیکھے تاکہ اس کا دل نرم ہو جائے اور یہ حدیث قریب ہی پہلے باب الاغتسال اذا اسلم میں گزر چکی ہے اور ترجمۃ الباب کے لحاظ سے اس حدیث کو یہاں ذکر کیا کہ وہ مسجد میں مشرک کے داخلے کا بیان ہے۔

اور اس مسئلے میں کہ مشرک مسجد میں داخل ہو مجتہدین کا اختلاف ہے قرآن مجید کے اس حکم کے اعتبار سے کہ فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا، مشرک اس سال کے بعد مسجد حرام میں داخل نہ ہوں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سوائے مسجد حرام کے باقی مساجد میں داخل ہوں اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مشرک کسی مسجد میں بھی داخل نہ ہوں اور ان کی دلیل اس آیہ کریمہ پر ہے کہ من یعظم شعار اللہ یعنی جو شخص کہ تعظیم کرے شعائر اللہ کی اور تمام تعظیم شعائر اللہ سے اہم تعظیم مشرک کو منع کرنا ہے مسجد میں داخل ہونے سے اور ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مشرک مسجد حرام اور دوسری مساجد میں داخل ہو سکتے ہیں۔

## بَابُ

### رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسَاجِدِ

"یہ باب مساجد میں آواز بلند کرنے کے حکم میں ہے" کہ آیا حرام ہے یا نہیں۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحِ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ "ہمیں حدیث بیان کی علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح المدینی نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحیی بن سعید القطان نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی الجعید بن



Marfat.com

عبدالرحمن نے" جعید جیم پر پیش عین مہملہ پر زبر یائے تحتیہ پر جزم اور آخر میں دال مہملہ ہے اور مصغر ہے، قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یزید بن خصیفہ نے" خائے معجمہ پر پیش ہے صاد مہملہ پر زبر ہے اور فائے مہملہ پر زبر ہے یہ اس کے جد کی طرف نسبت ہے "وہ روایت کرتا ہے سائب بن یزید سے" یہ صحابی ہے، قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ "میں مسجد میں کھڑا تھا" اور بعض نسخوں میں نائما واقع ہے یعنی بجائے قائما کے اس کا ترجمہ یوں ہو گا کہ میں مسجد میں سویا ہوا تھا "پس مجھے ایک شخص نے پتھر کی کنکریوں سے مارا تو میں نے اس شخص پر نظر کی تو وہ ناگاہ مارنے والا عمر بن خطاب تھا" جوہری نے کہا حصبت الرجل احصبہ رمیۃ بالحصی فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا" پس عمر بن خطاب نے کہا کہ سائب جا ان دونوں کو لے آ پس میں ان دونوں کو لے آیا" فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ "پس عمر نے کہا کہ کس قبیلے سے ہو یا کہاں کے ہو" یہ راوی کا شک ہے "انہوں نے کہا کہ اہل طائف سے" قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اہل شہر سے ہوتے تو ضرور میں تمہیں مارتا" یعنی تمہیں درے کے ساتھ مار کر سزا دیتا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں آوازوں کو بلند کر رہے ہو" یہ جملہ مستانفہ ہے اس کے جواب میں کہ لم اردت ایذانا یعنی تو ہمیں ایذا کیوں پہنچاتا اس جملے کے جواب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهٗ "ہمیں حدیث بیان کی احمد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن وہب نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی یونس بن یزید نے وہ روایت کرتا ہے ابن شہاب سے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن کعب بن مالک نے یہ کہ تحقیق کعب بن مالک نے اسے خبر دی" أَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهٗ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْمَسْجِدِ "یہ کہ تحقیق کعب بن مالک نے ابن حدرد سے تقاضہ کیا" یعنی قرض دیا ہوا طلب کیا کہ وہ قرضہ جو کعب بن مالک کا ابی حدرد نے دینا تھا" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر" یعنی مسجد نبوی میں اور لفظ حدرد



Marfat.com

حائے محملہ پر زبر دال مہملہ پر جزم اور رائے مہملہ پر زبر ہے اور آخر میں دال ہے اور اس کا نام عبداللہ بن سلام ہے، فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ "پس ان دونوں کے آواز بلند ہو گئے یہاں تک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کی آوازیں سنیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف فرما تھے" فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ "سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کی طرف باہر تشریف لانے کے لئے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا" یعنی باہر تشریف لانے کا ارادہ فرمایا پھر اس اپنے کاشانہ اقدس کے دروازے پر سے پردہ ہٹایا۔ سجف سین مہملہ کے نیچے زیر ہے جیم اور ف دونوں پر جزم ہے، وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "پس کعب بن مالک کو آواز دی" اور طلب کیا کعب بن مالک کو "پھر فرمایا اے کعب پس اس نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یعنی میں حاضر ہوں اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَیْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا" اس اشارے کا مفہوم یہ تھا کہ ساقط کر دے اور چھوڑ دے "اپنے قرضے کا نصف کعب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے چھوڑ دیا" آدھا قرضہ ختم کر دیا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاقْضِهٖ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے" ابن ابی حدرد کو" ارشاد فرمایا باقی قرضہ ادا کر" یعنی اٹھ اور باقی نصف قرضہ ادا کر، اور جان لینا چاہیے کہ گذشتہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسجد میں آواز بلند کرنے کا انکار ثابت ہوتا ہے اور اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسجد میں عدم انکار ثابت ہوتا ہے تو ان دونوں میں کیسے تطبیق ہو گی اس کی تطبیق یوں ہے کہ گذشتہ حدیث میں بغیر ضرورت کے آواز بلند کرنا تھا اور اس حدیث میں طلب حق کے لئے ہے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار نہ فرمایا اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح جائز رکھا ہے۔



Marfat.com

# بَابٌ

## الحِلَقِ وَالجُلُوسِ فِي المَسْجِدِ

"یہ باب مسجد میں حلقہ بنانے اور مسجد میں بیٹھنے کے حکم جواز کے بیان میں ہے" یعنی تعلیم و تعلم کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کے لئے اور ذکر کرنے کے لئے مسجد میں حلقہ اور بیٹھنے کا جواز ہے حلق حائے مہملہ کے نیچے زیر اور لام پر زبر ہے اور حلقہ کی جمع ہے اور خلاف قیاس حاء پر زبر بھی آئی ہے۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی مسدد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی بشر بن المفضل نے" بشر کے بائے موحدہ کے نیچے زیر ہے اور شین معجمہ پر جزم ہے اور مفضل کی میم پر پیش فاء پر زبر اور ضاد معجمہ پر زبر اور شد ہے" وہ روایت کرتا ہے عبید اللہ سے" عین مہملہ پر پیش ہے" وہ نافع سے روایت کرتا ہے" یہ ابن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت کرتا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما "قَالَ سَأَلَ رَجُلُ النَّبِيَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ "عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے کہ رات کی نماز کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حکم ہے" یعنی نماز تہجد ایک تکبیر تحریمہ کے ساتھ کتنی رکعتیں پڑھنی چاہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا، قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعت دو رکعت پڑھ پس جس وقت تو صبح صادق طلوع ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے" اور یہ جو آپ کا ارشاد ہے کہ مثنی مثنی تو اس خبر کا مبتدا محذوف ہے یعنی صلٰوۃ اللیل مثنی مثنی ہے اور لفظ مثنی جو دوسری بار ہے تو یہ تاکید کے لئے ہے پہلے کے لئے یہ تکرار کے لئے نہیں ہے جیسا کہ اس سے مستفاد ہو رہا ہے یعنی نماز تہجد دو رکعت ہے، فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى "پس وتر کرے گا" یعنی اس ایک رکعت کو ملا کر طاق کر دے گا "اس نماز کو جو وہ نمازی پڑھ چکا ہے" اور یہ حدیث شافعیہ کے لئے حجت ہے کہ کم سے



Marfat.com

کم وتر ایک رکعت ہے اور مالکیہ کہتے ہیں کہ وہ دو رکعت جو نمازی نے اس رکعت سے پہلے پڑھی ہیں اس رکعت کے ساتھ مل کر نماز کو قرار دہ ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز مغرب کی طرح وتر تین رکعت ہیں اور انہوں نے جو حدیث روایت کی ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی بن ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے۔ کذافی العینی۔ اور اس حدیث فاوترت لہ ما صلی کا جواب یہ دیا ہے کہ احتمال ہے کہ تمام نماز کو یہ ایک رکعت وتر بنا دیتی ہے، وَاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا فَاِنَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِہٖ "اور تحقیق شان یہ ہے کہ ابن عمر یہ کہتے تھے کہ رات میں وتر کی نماز کو اپنی آخری نماز ٹھرا لو پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک اس طرح کا حکم فرماتے تھے" اور بعض نسخوں میں باللیل کا ذکر نہیں ہے اور ترجمۃ الباب پر یہ حدیث واضح دلالت کر رہی ہے بعض روایات کے اعتبار سے خصوصا کہ یہ عبارت ایسی ہے، فرای خرجہ فی الحلقت، اور مشہورہ نسخے میں جز ترجمہ کہ جلوس فی المسجد ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر مسجد میں تھا اور سننے والوں کی جماعت بھی پھر مسجد میں تھی۔

حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ "ہمیں ابو نعمان نے" اس کا نام محمد بن بشر ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی حماد نے وہ روایت کرتا ہے ایوب سے وہ روایت کرتا ہے نافع سے" یہ ابن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ روایت کرتا ہے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ تحقیق ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے" یعنی دوران خطبہ میں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، فَقَالَ کَیْفَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی "پس اس نے کہا کہ رات کی نماز کیسی ہے" یعنی ایک تکبیر تحریمہ کے ساتھ کتنی رکعت پڑھنی ہیں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز تہجد دو دو رکعت ہیں" فَاِذَا خَشِیْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ تُوْتِرُ لَکَ مَا قَدْ صَلَّیْتَ "پس اگر تجھے صبح صادق کے طلوع ہونے کا ڈر ہے تو ایک رکعت کے

ساتھ تاکہ جو پہلے تو نے دو رکعت پڑھی ہیں اس ایک کے ساتھ وہ طاق ہو جائے "وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ "ولید بن کثیر نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی عبیداللہ بن عبداللہ نے یہ کہ تحقیق عبداللہ بن عمر بن الخطاب" جو کہ اس کا باپ ہے "اس نے ان سب سے حدیث بیان فرمائے" اَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ "یہ کہ تحقیق ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا دی جبکہ وہ ندا کرنے والا مسجد میں تھا" حالانکہ یہ مرد آواز کرنے والا مسجد میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسجد میں تشریف فرما تھے اگر تو کہے کہ اس حدیث میں مسجد میں حلقہ بنانے پر کوئی دلیل نہیں ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد لوگوں کے بیٹھنے سے تشبیہ دی گئی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ فرماتے تو سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے کہ جیسے عالم کے گرد تعلیم کے لئے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفُ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتا ہے اسحٰق ابن عبداللہ بن ابی طلحہ سے" اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ "یہ کہ تحقیق ابا مرہ" میم پر پیش ہے رائے مہملہ پر شد ہے عقیل عین مہملہ پر زبر ہے "اس کو خبر دی ہے وہ ابی واقد لیثی سے روایت کرتا ہے" قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ "ابی واقد نے کہا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے" فَاَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "کہ سامنے سے تین آدمی آئے" یعنی باہر سے آکر مسجد میں داخل ہوئے "دو آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے" یعنی پھر ان تین آدمیوں میں سے دو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور بعض نسخوں میں بجائے بینما کے بین آیا ہے اور بجائے رسول اللہ کے نبی اللہ آیا ہے اور بعض نسخوں میں جالس نہیں ہے اور بعض میں ثلاثۃ سے پہلے نفر آیا ہے، وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاَى فُرْجَةً فَجَلَسَ وَاَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ" پس ان تینوں میں سے ایک چلا گیا پھر ان دونوں میں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

قریب آئے تھے ان میں سے ایک نے اس حلقہ میں کچھ خالی جگہ دیکھی" جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد بیٹھے ہوئے تھے "ایک آدمی کے بیٹھنے کی خالی جگہ پا کر وہاں بیٹھ گیا اور ان دو میں سے ایک ان سب کے پیچھے بیٹھ گیا" یعنی ان حلقہ کے لوگوں کے پیچھے، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا "اور ان تینوں میں سے جو تیسرا تھا" جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نہیں آیا تھا "پس وہ پیٹھ دکھا کر واپس ہو گیا" فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الثَّلَاثَةِ "پس جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے" اس چیز سے کہ جس میں مشغول تھے جیسے خطبہ ارشاد فرمانا، تعلیم دینا اور اس کے علاوہ دوسرے امور "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا تمہیں میں نہ بتاؤں کہ ان تینوں میں سے ہر ایک کا کیا حال ہے" اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى فَاٰوَاهُ اللّٰهُ "پس ان تینوں میں سے ایک شخص ذکر الٰہی کی جگہ پر آیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کو جگہ دے دی" اور حلقہ میں شامل فرما دیا یعنی ان تینوں میں سے ایک تو ذکر الٰہی کے حلقہ میں شامل ہو گیا۔ فاوی قصر کے ساتھ ہے اور دوسرا فاوہ اللہ مد کے ساتھ ہے، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ "اور ان میں سے دوسرا جو حلقہ کے پیچھے آکر بیٹھا" اور لوگوں کے ساتھ مزاحمت کرنے میں حیا کیا "پس اللہ تعالیٰ نے اس کو جزا دی اس کے عمل کے مانند" اس طرح کہ اس پر رحمت فرمائی اور عقاب سے بچا لیا اور یہ عقاب نہ کرنا حیا کے حالت میں مناسب ہے کیونکہ حیا کرنے والے سے یہ کام نہیں ہو سکتا، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ "اور ان میں سے جو تیسرا ہے" یعنی وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس معلی کو چھوڑ کر چلا گیا تو گویا اس نے رحمت الٰہی سے منہ پھیر لیا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش سے اعراض فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی کہ اسے شقی بنا دیا اور غضب کیا اور یہ اس باب سے ہے کہ ذکر ملزوم ہے اور ارادہ لازم ہے اور ترجمۃ الباب میں وجہ دلالت واضح ہے۔

## بَابُ

### الْاِسْتِلْقَاءِ فِی الْمَسْجِدِ وَمَدِّ الرِّجْلِ

"یہ باب مسجد میں پیٹھ کے بل لیٹنے اور مسجد میں پاؤں لمبے کرنے کے



Marfat.com

جواز میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن مسلمہ نے وہ روایت کرتا ہے مالک سے وہ روایت کرتا ہے ابن شہاب سے وہ روایت کرتا ہے عباد بن تمیم سے" عباد عین مہملہ پر زبر اور بائے موحدہ پر شد ہے "وہ روایت کرتا ہے اپنے چچا سے" اس کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم ہے مازنی اور صحابی ہے، اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی "پس تحقیق اس عبداللہ بن زید نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں پیٹھ کے بل لیٹے ہوئے تھے اور ایک ٹانگ کے اوپر دوسری ٹانگ رکھی ہوئے تھی" وَعَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ "اور روایت ہے ابن شہاب سے اور وہ روایت کرتا ہے سعید ابن مسیب سے" یائے تحتیہ کی زیر اور زبر یعنی مسیب پر دونوں جائز ہے اور ابن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے تابعین میں اس سے بڑھ کر عالم نہیں دیکھا "اس (سعید ابن مسیب) نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں پیٹھ کے بل لیٹتے تھے"۔

## بَابُ

**اَلْمَسْجِدِ یَکُوْنُ فِی الطَّرِیْقِ مِنْ غَیْرِ ضَرَرٍ لِلنَّاسِ وَبِہٖ قَالَ الْحَسَنُ وَاَیُّوْبُ وَمَالِکٌ**

"یہ باب راستے میں مسجد کا بنانا جبکہ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائے کے جواز میں ہے اور اس کے جواز پر حسن بصری اور ایوب سجستانی اور امام مالک نے بھی حکم دیا ہے"

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ "ہمیں حدیث بیان کی یحیی بن بکیر نے" بکیر کی نسبت اس کے جد کی طرف ہے یحیی کے والد کا نام عبداللہ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث نے وہ روایت کرتا ہے عقیل سے" عین مہملہ پر پیش ہے "وہ ابن شہاب سے روایت کرتا ہے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی عروہ بن زبیر نے" اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ



Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ اِلَّا وَ هُمَا یَدِیْنَانِ الدِّیْنَ "یہ کہ تحقیق عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے عقل سے کام لینا شروع کیا ہے" اور پہچاننا شروع کیا ہے "اپنے ماں باپ کو" کہ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میری ماں ام رومان ہے "کسی حال میں بھی مگر اسی حال میں کہ یہ دونوں دین اسلام پر ہی تھے" یعنی سوائے دین اسلام کے میں نے ان کو کسی اور دین پر نہیں پایا اور میرے شعور میں آنے سے پہلے ہی وہ اسلام لا چکے تھے، اور دین پر جو نصب ہے وہ بنزع الحافض ہے یعنی یدینان بدین الاسلام ہے، وَلَمْ یَمُرَّ عَلَیْنَا یَوْمٌ اِلَّا یَاْتِیْنَا فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ طَرَفَیِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّ عَشِيَّةً "اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ اس دن میں دو وقت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح و شام ہمارے گھر تشریف فرما نہ ہوتے ہوں" ثُمَّ بَدَا لِاَبِیْ بَکْرٍ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِہٖ "پس جناب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا" دل میں خیال ظاہر ہوا اور کچھ مصلحت سمجھ کر مسجد بنانے کا ارادہ کیا "تو اپنے گھر کے باہر راستے میں مسجد بنائی" فنا فاء کی زیر بھی ہے۔ اس زمین کو کہتے ہیں جو شہر کے اطراف و جوانب میں لمبی سی آئے گھر کی طرف (یعنی سڑک)، فَکَانَ یُصَلِّیْ فِیْہِ وَ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ "پس ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں نماز پڑھتے اور قران حکیم کی تلاوت فرماتے" فَیَقِفُ عَلَیْہِ نِسَاءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَ اَبْنَاؤُهُمْ یَعْجَبُوْنَ مِنْہُ وَ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ "اور مشرکین کی عورتیں کھڑی ہو کر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاوت سنتیں اور ان مشرکین کے بیٹے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حیرانگی کا اظہار کرتے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کھڑے دیکھتے رہتے" وَ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَجُلًا بَکَّاءً لَا یَمْلِکُ عَیْنَیْہِ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ "اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت رونے والے آدمی تھے اور جس وقت تلاوت قرآن پاک فرماتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکتے تھے" اَفْزَعَ ذٰلِکَ اَشْرَافَ قُرَیْشٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ "پس ان مشرکین قریش کے بعض اشراف کو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے قران پڑھنے سے ڈر پیدا ہوا" یعنی ان کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں ان کے بیٹے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تلاوت سے اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں اور دونوں حدیثوں میں ترجمۃ الباب کی وجہ مطابقت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطلع تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مسجد راستے میں بنائی ہے اور اسے مقرر رکھا۔



Marfat.com

## بَابُ

### الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ السُّوقِ

"یہ بابؐ بازار کی مسجد میں نماز پڑھنے کے جواز میں ہے" وَ صَلّٰی ابنُ عَوْنٍ فِيْ مَسْجِدٍ دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ "اور ابن عون نماز پڑھتا تھا" عون عین مہملہ پر زبر ہے واو پر جزم ہے اور آخر میں نون ہے "گھر کی مسجد میں کہ بند کئے جاتے ان پر اس کے دروازے" یعنی ابن عون اور وہ جو ان کے ہمراہ ہوتے وہ گھر کے اندر محبوس نماز ادا کرتے، بخاری کی غرض اس حدیث کو اس جگہ بیان کرنے سے یہ ہے کہ رد کیا جائے حنفیہ کا جو گھر کے اندر مسجد بنانے سے منع کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "ہمیں حدیث بیان کی مسدد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو معاویہ نے وہ روایت کرتا ہے اعمش سے وہ روایت کرتا ہے ابی صالح سے وہ روایت کرتا ہے ابی ھریرہ سے وہ روایت کرتا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے" قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَ صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اس کو اس شخص سے جو گھر میں یا بازار میں اکیلا نماز پڑھتا ہے پچیس درجہ زیادہ فضیلت ہے" فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً "یہ کہ تحقیق تم میں سے کوئی ایک جب وضو کرتا ہے اور نہایت اچھے طریقے سے وضو بناتا ہے" یعنی اس کے تمام رعایت اور آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وضو بناتا ہے اور مکمل کرتا ہے "پھر مسجد میں اس حال میں آتا ہے کہ صرف نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے" یا ایسی چیز کا ارادہ رکھتا ہے جو کہ نماز کے حکم میں داخل ہے جیسے اعتکاف یا ذکر الٰہی "وہ کوئی ایک قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالی اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک عظیم درجہ اسے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالی اس کے عوض اس کے گناہ معاف فرماتا ہے" حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ



Marfat.com

صَلٰوۃِ مَا کَانَتْ تَحْبِسُہٗ اور یہ درجات کی بلندی اور گناہوں کا دور ہونا اس وقت تک ہے کہ "وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جس وقت یہ مسجد میں داخل ہو جائے تو جب تک یہ اور کاموں سے اپنے آپ کو روکے رکھے گا تب تک نماز کا ثواب پائے گا" یعنی نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے، وَیُصَلِّی الْمَلٰئِکَۃُ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِہِ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ "اور بخشش طلب کرتے ہیں" اور درود بھیجتے ہیں "فرشتے اس نمازی کے لئے جب تک کہ وہ اپنی اس مجلس میں جس میں کہ اس نے وہ نماز پڑھی ہے بیٹھا رہا" اور فرشتے ان الفاظ کے ساتھ اس کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ مَالَمْ یُؤْذِ بِحَدَثٍ فِیْہِ" اے پروردگار اس کو بخش دے، اے پروردگار رحم فرما اس پر" مغفرت کے معنی گناہوں کی معافی ہے اور رحمت کے معنی نعمتوں کا عطا فرمانا ہے اور استغفار کے معنی ملائکہ کا ہمیشہ طلب بخشش کرنا ان کے حق میں "جب تک کہ کسی کو بے وضو سے ایذا نہ پہنچائے" یعنی جب تک یہ وہاں بے وضو نہ ہو جائے اور جس وقت یہ بے وضو ہوتا ہے تو فرشتوں کو دکھ پہنچتا ہے اور اکثر اوقات انسان کو بھی ایذا پہنچتی ہے اور بعض نسخوں میں لفظ یوذ نہیں ہے اور یحدث فعل مضارع معلوم ہے باب افعال سے ہے تحدث و یحدث دونوں کے معنے بے وضو ہونا ہے اور ایک نسخہ میں تحدث باب تفعیل سے آیا ہے جس کے معنی باتیں کرنے کے ہیں پس جب تک نمازی اپنی جائے نماز پر باوضو ذکر الٰہی میں مشغول یا فکر الٰہی میں خاموش بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لئے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور جس وقت یہ اس جگہ بے وضو ہو گیا یا دنیاوی باتوں میں مشغول ہو گیا تو فرشتے اس کے لئے استغفار کرنے سے رک جاتے ہیں۔

## بَابٌ

### تَشْبِیْکِ الْاَصَابِعِ فِی الْمَسْجِدِ وَغَیْرِہٖ

"یہ باب مسجد میں تشبیک کرنا وغیرہ کے بیان میں ہے" تشبیک انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا۔

حَدَّثَنَا حَامِدُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَنَا اَخِیْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوْ بْنِ عَمْرٍو "ہمیں حدیث بیان کی حامد بن عمر نے" عمر کی عین مہملہ پر پیش ہے "وہ بشر سے روایت کرتا ہے اس نے



Marfat.com

کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عاصم نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی اپنے بھائی واقد نے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے وہ روایت کرتا ہے عبداللہ بن عمر سے یا ابن عمرو سے" کہ وہ ابن عاص ہے اور یہ واقد کا شک ہے، شَبَّکَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ "عبداللہ بن عمر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں تشبیک کی" اور تشبیک ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں آمنے سامنے سے پھنسانا ہے، وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِيْ اَخِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ "عاصم بن علی نے کہا" جو کہ بخاری کا شیخ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عاصم نے" یہ عاصم ابن محمد بن زید ہے "عاصم نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو اپنے باپ سے سنا ہے" اس کے باپ کا نام محمد ابن زید ہے "پس میں اسے یاد نہ رکھ سکا لہذا صحیح اور درست کر دی میرے لئے، میرے بھائی واقد نے اپنے والد سے روایت کر کے" اس کے والد کا نام محمد بن زید ہے، قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو "واقد نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا اور حالانکہ وہ کہتا تھا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا" قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا عبداللہ بن عمرو اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تو ان لوگوں میں باقی رہ جائے گا جو حثالہ ہیں" یعنی وہ چیز جو کہ پہلے گزر چکی ہے اور سابقہ احادیث میں بیان ہو چکی ہے، حثالہ حائے مہملہ پر پیش ہے جو چاول وغیرہ کا چھلکا اور ان کے علاوہ ہر وہ چیز جو ردّی ناکارہ اور خراب و بدبودار ہو جائے اور اس مقام پر وہ لوگ مراد ہیں جو خراب کوڑا کچرہ اور ادنیٰ ہیں جو اپنے امور دینیہ میں اچھے نہیں ہوتے اور بعض نسخوں میں یہ عبارت بھی آئی ہے، قَدْ مَرَجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا وَصَارُوْا هٰكَذَا وَشَبَّکَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ "تحقیق خلط ملط ہوں گے عہد ان کے اور ان کی امانتیں" یعنی ان کے عہد ٹوٹ جائیں گے قابل اعتبار نہ ہوں گے نہ ان میں امانتداری ہو گی اور خلط ملط ہو جائے "اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اس طرح ہو جائیں کہ اپنی انگلیوں میں تشبیک کی" یہ تمثیل معقول اور محسوس طریقہ پر فرمائی کہ گویا ان کا اختلاف اور اختلاط ایک معقول امر ہے اور یہ حدیث اکثر کتابوں کے نسخوں میں ساقط ہے۔



Marfat.com

حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "ہمیں حدیث بیان کی خلاد بن یحیی نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے وہ روایت کرتا ہے ابی بردہ بن عبداللہ سے وہ روایت کرتا ہے اپنے دادا سے" جو کہ ابی بردہ بن ابی موسی اشعری ہے "وہ ابی موسی اشعری سے روایت کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے" قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق مومن دوسرے مومن کے لئے بنیاد (عمارت) کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو آپس میں مضبوط اور محکم رکھتا ہے" وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ "اور اپنی انگلیوں کو آمنے سامنے سے دونوں ہاتھوں میں مضبوط پھنسا دیا"

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ "ہمیں حدیث بیان کی اسحق نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی نضر بن شمیل نے" شمیل شین معجمہ پر پیش ہے "اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن عون نے" عین مہملہ پر زبر اور واو پر جزم ہے "وہ ابن سیرین سے روایت کرتا ہے" اس کا نام محمد ہے "وہ ابی ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتا ہے" قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ "ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی" یعنی ہماری امامت فرمائی "عشی کی دو نمازوں میں" کہ وہ ظہر اور عصر تھیں، عشی عین مہملہ پر زبر اور یا پر شد ہے اول زوال سے غروب تک بولا جاتا ہے، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا "ابن سیرین نے کہا کہ تحقیق ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس نماز کا نام لیا تھا مگر میں نے اسے بھلا دیا ہے" قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ "ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دو رکعت پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا" فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ "پس اٹھے اور اس لکڑی کی طرف تشریف لے گئے جو مسجد کے صحن میں لمبائی میں پڑی ہوئی تھی" فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لکڑی پر تکیہ لگایا درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کے مشابہ تھے جو کہ غصے میں ہو" ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے كَأَنَّهُ اس لئے کہا



Marfat.com

کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو یہ معلوم نہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے میں ہیں یا نہ، وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ "اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو آمنے سامنے سے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں پھنسایا" وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَیْمَنَ عَلٰی ظَهْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی "اور اپنی بائیں ہتھیلی پر اپنا رخسار مبارکہ رکھا" وَخَرَجَتِ السُّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ "اور وہ لوگ جو جلدی کرنے والے تھے مسجد کے دروازے سے باہر نکل پڑے" یعنی ان کے دل اپنے کاموں میں مشغول تھے اور وہ یہ امتیاز نہ کر سکے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار سرعان سین مہملہ پر پیش ہے اور رائے مہملہ پر جزم ہے اور نون پر پیش ہے یہ سریع کی جمع ہے اس کی معنی کام میں جلدی کرنا ہے، فَقَالُوْا اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَا اَنْ یُّکَلِّمَاهُ "پس صحابہ نے آپس میں ایک دوسرے کو کہا کہ آیا نماز میں کمی ہو گئی ہے" اور ایک روایت میں قصرت بجائے معروف صیغہ کے مجہول قصرت کے صیغہ سے آیا ہے "اس حال میں کہ ان لوگوں میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے پس ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرنے میں خوف کیا" وَکَانَ فِی الْقَوْمِ رَجُلٌ وَکَانَ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ یُقَالُ لَہٗ ذُوالْیَدَیْنِ "ان لوگوں میں ایک شخص تھا" جس کا نام خرباق تھا خائے معجمہ کے نیچے زیر رائے مہملہ پر جزم بائے موحدہ اور قاف ہے "چونکہ اس کے دونوں ہاتھ لمبے تھے اس لئے اسے ذوالیدین کہتے" اور اسی نسبت سے مشہور تھا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَسِیْتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ "اس ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا دو رکعتیں آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے" اس جگہ بھی مجہول کے صیغہ سے روایت ہے، قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ نَقْصُرْ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَکَمَا یَقُوْلُ ذُوالْیَدَیْنِ قَالُوْا نَعَمْ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اپنے خیال میں "میں بھولا نہیں اور نہ ہی نماز میں کمی واقع ہوئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے" صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو مخاطب کر کے فرمایا "آیا یہ بات اس طرح ہے جیسے ذوالیدین کہتا ہے" یعنی چار رکعت سے کم رکعتیں پڑھی گئی ہیں "صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے کہا کہ جی ہاں" اسی طرح ہے جیسے ذوالیدین نے کہا ہے، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی ثم سلم ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ "پھر آنحضرت صلی اللہ



Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے آگے ہو کر امامت کرائی اور باقی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر اس کے بعد تکبیر کہی اور نماز کی طرح سجدہ کیا یا یہ سجدہ اس سے کچھ لمبا تھا پھر سر اقدس اٹھایا اور تکبیر کہی" ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ "اس کے بعد تکبیر کہی اور نماز کی طرح سجدہ کیا یا اس سے طویل پھر سر اقدس کو سجدہ سے اٹھایا اور تکبیر کہی" فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ "پس اکثر اوقات محمد بن سیرین سے لوگ پوچھتے کہ آخری تکبیر کے بعد ثم سلم ہے" یعنی حدیث کے آخر میں ثم سلم ہے" تو وہ کہتے مجھے خبر دی گئی ہے کہ تحقیق عمران بن حصین نے ثم سلم کہا ہے" اور جان لینا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگوں کے درمیان جو گفتگو اور افعال سرزد ہوئے وہ ان افعال و اقوال کے واقع ہونے کہ بعد حرمت کے احکام آئے اور اس کے متعلق جتنے احکام کا بیان ہے وہ انشاء اللہ سجدہ سہو کے باب میں آئے گا۔

## بَابٌ

### اَلْمَسَاجِدِ الَّتِيْ عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ

"یہ باب ان مساجد کے حکم میں ہے جو مدینہ کہ راستے میں واقع ہیں،

وَالْمَوَاضِعِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "اور ان جگہوں کے حکم میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی" اور وہ مساجد نہیں بنائی گئیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ "ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابی بکر مقدمی نے" باب تقدیم سے اسم مفعول ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی فضیل بن سلیمان نے" فضیل فاء پر پیش ضاد معجمہ پر زبر یاء مثناۃ تحتانیہ پر جزم ہے" اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی موسیٰ بن عقبہ نے" عقبہ کے عین مہملہ پر پیش ہے اور قاف پر جزم ہے، قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا "اس نے کہا" یعنی موسیٰ نے "اس نے سالم بن عبداللہ" بن عمر بن الخطاب "کو دیکھا ہے کہ تلاش کرتا تھا" اور ڈھونڈ کر ان



Marfat.com

جگھوں کو اختیار کرتا تھا "ان جگھوں کو جہاں راستوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی تھی" پس ان جگھوں پر وہ نماز ادا کرتا تھا، وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا "اور وہ حدیث بیان کرتا ہے" یعنی سالم "کہ تحقیق اس کا باپ" یعنی عبداللہ بن عمر بن خطاب "بھی ان جگھوں پر نماز پڑھا کرتے تھے" وَاَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ "اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے باپ عبداللہ بن عمر نے ان مقامات پر نماز پڑھتے دیکھا تھا" قَالَ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ "موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی نافع نے" یہ عبداللہ بن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ ابن عمر سے روایت کرتا ہے کہ تحقیق ابن عمر ان مقامات پر نماز پڑھتے تھے" وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِيْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ "اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے ان مقامات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے سارے وہی مقامات بتلائے جو نافع نے کہے تھے فقط مسجد شرف الروحا میں دونوں میں اختلاف تھا یعنی شرف روحا کی مسجد کے متعلق نافع اور سالم میں اختلاف تھا" اور شرف شین معجمہ پر زبر اور رائے مہملہ پر بھی زبر اور آخر میں فا ہے اور روحا رائے مہملہ پر زبر اور واو پر جزم اور حائے مہملہ ممدودہ ہے یہ ایک موضع کا نام ہے اس کے اور مدینہ طیبہ کے درمیان ۳۶ کروہ کا فاصلہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں فرمایا ہے کہ یہ جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے اور مجھ سے پہلے بھی اس موضع میں ستر نبی نماز پڑھ چکے ہیں اور موسیٰ بن عمران بھی حج یا عمرہ ادا کرتے ہوئے اس موضع سے گزرے تھے۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ "ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر الحزامی نے" ذال معجمہ کی زیر ہے اور الحزامی حائے مہملہ کی زیر ہے اور زا پر زبر ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی انس بن عیاض نے" عین مہملہ کے نیچے زیر ہے اور ضاد معجمہ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن عقبہ نے وہ روایت کرتا ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر نے اس کو خبر دی" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ "تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحلیفہ میں اترا کرتے تھے" حائے مہملہ پر پیش اور لام پر زبر ہے یہ مقام اہل مدینہ کے لئے میقات ہے، حِيْنَ يَعْتَمِرُ



Marfat.com

وَفِيْ حِجَّتِهٖ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِيْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ "جس وقت عمرہ فرماتے اور اپنے حج کی ادائیگی کے لئے حج فرماتے تو ذوالحلیفہ میں جہاں اب مسجد کا مقام ہے سمرہ کے درخت کے نیچے ٹھہرتے" سمرہ سین مہملہ کی زبر اور میم پر پیش ہے کانٹوں سے بھرپور یہ کانٹوں والا درخت ہے (ببول کا درخت)، وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِيْ تِلْكَ الطَّرِيْقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ "اور جس وقت مدینہ منورہ تشریف لاتے کسی غزوہ کی واپسی سے یا حج یا عمرہ سے تو اس وادی کے اندر اترتے تھے" فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ عَلٰى شَفِيْرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ "جب وادی کے اندر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی اونٹنی کو بطحا میں بٹھاتے جو کہ وادی کے کنارے پر ہے اس بطحا کی طرح جو کہ شرقیہ ہے" اور بطحا اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں بہت زیادہ پانی بہہ کر آتا ہے اور اس میں کنکریاں ہوتی ہیں اور شفیر شین معجمہ پر زبر ہے جس کے معنی کسی چیز کے طرف یا کنارے کو کہتے ہیں، فَعَرَّسَ ثَمَّةَ حَتّٰى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِحِجَارَةٍ "پس رات کے آخری حصے یعنی صبح تک اس جگہ پر ٹھہرتے یہ مقام پتھر والی مسجد کے نزدیک نہ تھا" اور عرس باب تعریس سے مہملا تشدید کے ساتھ ماضی مطلق کا صیغہ ہے، وَلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّةَ خَلِيْجٌ "اور نہ ہی اکمہ (ٹیلے) پر جس پر مسجد ہے اور اس جگہ گہرا نالا ہے" اکمہ زبروں کے ساتھ ہے جس کے معنی پشتہ کے ہیں کذا فی السراج۔ اور خلیج خائے معجمہ پر زبر لام کے نیچے زیر اور آخر میں جیم ہے یہ وہ پانی ہوتا ہے جو بہت گہرا ہوتا ہے، يُصَلِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَهٗ فِيْ بَطْنِهٖ كُثُبٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّيْ "اور عبداللہ بن عمر اس وادی میں نماز پڑھتے تھے اور اس جگہ پر ریت کے تودے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ نماز پڑھتے تھے" کثب کاف پر پیش ثا پر بھی پیش اور بائے موحدہ ہے کثیب کی جمع ہے اور یہ ریگ (ریت) کا تودہ (ٹیلہ) ہوتا ہے، فَدَحَا السَّيْلُ فِيْهِ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْهِ "پس جس مقال پر عبداللہ نماز پڑھتے تھے اس وادی بطحا کے سیلاب نے اسے ہموار کر دیا" وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيْرُ "اور تحقیق کہ عبداللہ بن عمر حدیث بیان کرتے تھے نافع کو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ ایک چھوٹی مسجد میں نماز ادا کرتے تھے" المسجد صرف اس لئے مرفوع ہے کہ مبتداء کی خبر محذوف ہے اور وہ ھو



Marfat.com

ہے اور خود مبتداء حیث کا مضاف الیہ ہے اس لئے کہ حیث مضاف الیہ نہیں ہوتا مگر جملے کی طرف اور بعض نسخوں میں جنب المسجد آیا ہے پس اسی صورت میں جنب کی اضافت کی وجہ سے مسجد مجروح ہے نیز بنا بر ظرفیت جنب منصوب ہے اور لفظ جنب جیم نون اور بائے تحتیہ کے ساتھ ہے اب اس اعتبار سے اس کا یہ معنی ہے "تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹی مسجد کے پہلو میں نماز پڑھا کرتے تھے" اور الصغیر دونوں نسخوں میں المسجد کی صفت ہے، اَلَّذِی دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ "وہ مسجد کہ نزدیک ہے اس مسجد کے جو کہ مکام شرف الروحاء کے پاس ہے" وَقَدْ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ یَعْلَمُ الْمَکَانَ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "تحقیق عبداللہ بن عمر جانتے تھے ان تمام مقامات کو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے" یہ ترجمہ اس لحاظ سے ہے کہ یعلم یا پر زبر ہے اور لام پر بھی زبر ہے اور دوسرے نسخہ میں یعلم یا پر پیش اور لام کے نیچے زیر ہے یہ اعلام من العلامۃ ہے یعنی اس کا ترجمہ یوں ہے "عبداللہ بن عمر ان تمام مقامات کی جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی تھی نشاندہی کرتے تھے" اور ایک نسخہ میں تعلم تا پر زبر عین مہملہ پر زبر اور لام پر تشدید ہے اس لحاظ سے اس کا یوں معنی ہوگا کہ "عبداللہ بن عمر نے ان تمام مقامات کو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے سیکھا تھا" یَقُوْلُ ثَمَّہٗ عَنْ یَمِیْنِکَ حِیْنَ تَقُوْمُ فِی الْمَسْجِدِ یُصَلِّیْ "عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ وہ مقام جس کی نشاندہی میں کرا رہا ہوں یہ جگہ وہ ہے کہ جب تو مسجد کے اندر نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ تیرے داہنی جانب واقع ہے" وَذٰلِکَ الْمَسْجِدُ عَلٰی حَافَۃِ الطَّرِیْقِ الْیُمْنٰی وَاَنْتَ اِلٰی مَکَّۃَ "اور وہ چھوٹی مسجد راستے کے داہنے کنارے پر واقع ہے اس راستے پر کہ تو مکہ شریف کی طرف جائے" حافہ کا معنی جانب ہے، بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْمَسْجِدِ الْاَکْبَرِ رَمْیَۃٌ بِحَجَرٍ اَوْ نَحْوُ ذٰلِکَ "اس چھوٹی مسجد اور اس بڑی مسجد کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ بڑی مسجد میں سے ایک شخص ایک پتھر ہاتھ سے پھینکے" یعنی اگر بڑی مسجد سے کوئی شخص پتھر مارے تو چھوٹی مسجد تک پہنچتا ہے، وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُصَلِّیْ اِلَی الْعِرْقِ الَّذِیْ عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ "اور تحقیق عبداللہ بن عمر چھوٹی پہاڑی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور یہ جگہ روحا کی جانب واپسی کے رستے کے قریب ہے" وَذٰلِکَ الْعِرْقُ اِنْتِھَاءُ طَرَفِہٖ عَلٰی حَافَۃِ الطَّرِیْقِ "اور وہ چھوٹی پہاڑی راستے کے آخری کونے پر ہے" عرق عین کے نیچے زیر ہے اور رائے مہملہ پر جزم ہے



Marfat.com

چھوٹے پہاڑ کو کہتے ہیں۔ کذا فی الکرمانی، دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ "اس مسجد کے نزدیک جو اس مسجد اور روحا کے درمیان آخری حصہ میں واقع ہے جب کہ تو مکہ مکرمہ کی جانب جائے" وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ "اور تحقیق اب وہاں مسجد بنائی گئی ہے اور عبداللہ بن عمر نے اس مسجد میں نماز نہیں پڑھی" ابتنی باب افتعال سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے، كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ "بلکہ اس مسجد مبینہ کو اپنے بائیں طرف اور پیچھے چھوڑ کر گزر جاتے" وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ "اور عبداللہ بن عمر مسجد سے آگے اس چھوٹے پہاڑ کے جانب نماز پڑھتے بذات خود چھوٹے پہاڑ کے پاس" وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ "عبداللہ بن عمر روحاء سے سفر اختیار کرتے تو نماز ظہر نہ پڑھتے جب تک کہ اس مقام کو نہ پہنچ جاتے جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی تھی پس اس مقام پر نماز ظہر ادا کرتے" وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ "جس وقت عبداللہ بن عمر مکہ معظمہ سے آتے پس اگر اس مقام سے ایک گھنٹہ قبل گزرتے یا سحر کے آخر میں پہنچتے تو اس مقام پر اترتے اور ٹھہرتے یہاں تک کہ صبح کی نماز ادا کرتے" اور قبل الصبح من ساعۃ اور اخر السحر میں یہ ہے کہ آخر السحر سے اقل من ساعۃ مراد لی ہے پس یہ دونوں باہم مغایر ہیں، وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ " تحقیق عبداللہ بن عمر نے نافع کو حدیث بیان کی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بہت بڑے گھنے درخت کے نیچے ٹھہرتے تھے" سرحہ سین مہملہ کی زبر ہے رائے مہملہ پر جزم ہے اور آخر میں حائے مہملہ ہے جس کے معنی بہت بڑے درخت کے ہیں اور ضخمۃ ضاد معجمہ پر زبر خائے معجمہ پر جزم اور آخر میم ہے جس کے معنی اس درخت کے ہیں جو ٹہنیوں اور پتوں سے بھرپور ہو کذا فی الصراح پس ہر طرح سے یہ وہ درخت ہے جو ٹہنیوں اور پتوں سے بھرا ہوا ہو، دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ "جو راستے کے داہنی جانب رویثہ کے نزدیک ہے" رویثہ رائے مہملہ پر پیش واو پر زبر یا مثناۃ تحتانیہ پر جزم اور ثائے مثلثہ پر زبر ہے یہ ایک گاؤں کا نام ہے اس گاؤں اور مدینہ منورہ کے درمیان سترہ فرسخ کا فاصلہ ہے، وَوِجَاهَ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حِينَ يُفْضِي مِنْ أَكَمَةٍ "جس وقت اکمہ (ٹیلے)



Marfat.com

سے نکلتے تو راستے کے مقابل میں نرم اور وسیع جگہ پر آتے" وجاہ واو کے نیچے زیر اور پیش بھی ہے یہ مجرور ہے اس لئے کہ یمین الطریق پر عطف ہے یا بربناء ظرفیہ منصوب ہے اور بطح بائے موحدہ پر زبر طائے مہملہ پر جزم حا کے نیچے زیر ہے جس کے معنی فراق کے ہیں اکمہ ہمزہ کاف اور میم پر جزم ہے جس کے معنی بلند جگہ کے ہیں، دُوْنَ بَرِيْدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ "یہ منزل رویثہ سے دو میل سے کم تر فاصلے پر ہے" وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنَى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ "اس درخت کا اوپر کا حصہ ٹوٹ چکا ہے اور دوہرا ہو گیا ہے درمیان سے حالانکہ وہ درخت اپنے تنے پر قائم ہے" وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيْرَةٌ "اور اس درخت کے نیچے بڑے بڑے ریت کے تودے ہیں" یعنی اس کی جڑ کے گرد ریت کے بڑے بڑے ٹیلے ہیں۔

---

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ "اور تحقیق عبداللہ بن عمر نے نافع کو حدیث بیان کی کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پشتے کے کنارے نماز پڑھی جس کے پیچھے سے پانی رواں ہوتا ہے" یہ گاؤں ہے جس کا نام عرج ہے یہ اس راہ پر واقع ہے ہضبۃ کی طرف جاتے ہوئے تلعۃ تائے مثناۃ فوقیہ پر زبر لام پر جزم اور عین مہملہ پر زبر ہے یہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی اوپر سے نیچے کی طرف جاری ہو اور یہ لغات متضادہ سے ہے کہ پشتہ اور ڈھلوان کو تلعہ کہتے ہیں اور عرج عین مہملہ پر زبر رائے مہملہ پر جزم اور ان کے آخر میں جیم ہے یہ ایک بڑا قریہ ہے اس کے اور رویثہ کے درمیان تیرہ یا چودہ کروہ کا فاصلہ ہے اور ہضبۃ ہا پر زبر ضاد معجمہ پر زبر ہے جس کے معنی اس پہاڑ کے ہیں جو زمین پر پھیلا ہوا ہو اسے چٹان بھی کہتے ہیں، عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ "اس مسجد کے قریب دو یا تین قبریں ہیں ان قبروں پر اوپر تلے چند بڑے پتھر رکھے ہوئے ہیں" رضم رائے مہملہ پر زبر ضاد معجمہ پر جزم ہے اوپر تلے پتھر رکھنے کو کہتے ہیں، عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيْقِ بَيْنَ أُولٰئِكَ السَّلِمَاتِ "راستے سے داہنی جانب ان بڑے پتھروں کے درمیان جو بڑے پتھر اس کے پاس پڑے ہوئے ہیں یا راستے کے داہنی جانب ان بڑے درختوں کے درمیان ان بڑے درختوں کے قریب سے گزرتا ہے" سلمات سین مہملہ پر زبر اور لام کے نیچے زیر ہے جس کے معنی پتھر کے ہیں اور سلمات جب لام پر زبر ہو



Marfat.com

تو سلم کی جمع ہے اور اس کے معنی درخت کے ہیں یہ وہ درخت ہے کہ جس کے پتوں سے جانوروں کی کھالوں کو دباغت کر کے پاک کیا جاتا ہے، کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ اَنْ تَمِیلَ الشَّمْسُ بِالْھَاجِرَۃِ فَیُصَلِّیَ الظُّھْرَ فِي ذٰلِکَ الْمَسْجِدِ "عبداللہ بن عمر گرمی کی دوپہر کے بعد سورج کے زوال کے ساتھ موضع عرج سے سفر اختیار کرتے پھر اس مسجد میں آ کر نماز ظھر ادا کرتے" یعنی باوجود اس کے کہ وہ اپنی منزل میں ظھر کی نماز ادا کر سکتے تھے مگر ایسا نہ کرتے بلکہ اس جگہ جا کر نماز پڑھتے جہاں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور یہ اس وجہ سے کرتے کہ تبرک حاصل ہو ورنہ سفر سے پہلے ہی اپنی منزل میں نماز پڑھ لیتے، وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ "تحقیق عبداللہ بن عمر نے نافع کو حدیث بیان کی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے درختوں کے نزدیک اترتے" سرحات سین پر زبر ہے جس کے معنی بڑے بڑے درختوں کے ہیں، عَنْ یَسَارِ الطَّرِیْقِ فِي مَسِیْلٍ دُوْنَ ھَرْشَا ذٰلِکَ الْمَسِیْلُ لَاصِقٌ بِکُرَاعِ ھَرْشَا "وہ بڑے درخت جو راستے کے بائیں جانب اس پانی سے جو پہاڑ کے پشتے کے نزدیک سے بہہ رہا ہے" کہ جس کا نام ھرشا ہے ھاء پر زبر رائے مہملہ پر جزم اور شین معجمہ ہے "اور یہ جگہ ھرشا کے کناروں کے متصل اور پیوست ہے" اور ھرشا ایک پہاڑ کا پشتہ ہے اس جگہ مدینہ طیبہ کا راستہ اور شام جانے کا راستہ یکجا ہوتا ہے اور یہ جحفہ کے قریب ہے، بَیْنَہُ وَبَیْنَ الطَّرِیْقِ قَرِیْبٌ مِنْ غَلْوَۃٍ "اس میں اور راستے میں اتنا فاصلہ ہے کہ تیر کے مارنے کے اندازے کے برابر" وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یُصَلِّي اِلٰی سَرْحَۃٍ ھِيَ اَقْرَبُ السَّرَحَاتِ اِلَی الطَّرِیْقِ وَھِيَ اَطْوَلُھُنَّ "اور عبداللہ بن عمر ان درختوں کے قریب جو کہ اس راستے پر ہیں سب سے بڑے درخت کے نزدیک نماز پڑھتے تھے یہ وہاں کے درختوں میں سب سے زیادہ لمبا درخت تھا" وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَہُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْزِلُ فِي الْمَسِیْلِ الَّذِي فِي اَدْنٰی مَرِّ الظَّھْرَانِ "اور تحقیق عبداللہ بن عمر نے اس نافع کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نالے میں اترا کرتے تھے جو مرالظھران کے بہت نزدیک ہے" اور یہ ایک گاؤں ہے جو اب بطن مرو کے نام سے مشہور ہے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے چند میل کے فاصلے پر ہے اور مرالظھران میم پر زبر اور رائے مہملہ پر شد ہے ظائے معجمہ پر زبر اور حاء پر جزم ہے، قِبَلَ الْمَدِیْنَۃِ حِیْنَ یَھْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ تَنْزِلُ فِي

بِطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ "مدینہ طیبہ کی جانب جس وقت تو وادی صفراوات سے اس نالے میں اترے جو اس راستے کے بائیں جانب ہے جبکہ تو مکہ معظمہ کی طرف جانے والا ہو" قِبل قاف کے نیچے زیر ہے جس کے معنی جانب کے ہیں اور صفراوات صاد مہملہ پر زبر فا پر جزم ہے یہ صفرا کی جمع ہے یہ وادیاں ہیں یا پہاڑ ہیں جو کہ مرالظہران کے بعد واقع ہیں، لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ اِلَّا رِمْيَةٌ بِحَجَرٍ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اترنے کی جگہ میں اور اس راستے میں صرف اتنا فاصلہ ہے کہ کوئی شخص ہاتھ سے پتھر مارے" وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى "اور تحقیق عبداللہ بن عمر نے اس نافع کو حدیث بیان کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی طوی میں اترتے تھے" طائے مہملہ پر پیش ہے مکہ مکرمہ میں ایک موضع کا نام ہے، وَيَبِيْتُ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ "اور جس وقت کہ جہاں سے یہ مکہ مکرمہ آتے تو رات ذی طوی میں گزارتے صبح تک پھر یہاں پر ہی نماز صبح ادا کرتے" وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ بُنِيَ ثَمَّهٗ "اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ مصلی جو کہ ذی طوی میں ہے بہت اونچی جگہ پر واقع ہے اور وہاں کوئی مسجد نہیں ہے" وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ "لیکن اس سے نیچے اتر کر ایک سخت جگہ پر مسجد ہے" اکمہ سب حروف پر زبر ہے یہ ایک اونچی جگہ ہے جو اپنے گرداگرد چیزوں میں سب سے اونچی ہوتی ہے یا ایک پتھر کا پشتہ ہوتا ہے، وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ "اور یہ کہ تحقیق عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی نافع کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخ فرمایا" متوجہ ہوئے "اس پہاڑ کے کونے کی طرف جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس طویل پہاڑ میں واقع ہے جو کعبۃ اللہ کی جانب ہے" فرضہ فا پر پیش رائے مہملہ پر جزم ضاد معجمہ پر زبر ہے فرضہ وہ راستہ جو پہاڑ کی چوٹی پر جاتا ہے، فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّهٗ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْاَكَمَةِ "وہ مسجد جو پشتے کے داہنی طرف تھی اسکو بائیں جانب کر دیا" اور یسار المسجد، جعل کا مفعول ہے اور بطرف الاکمہ، مسجد کے لئے صفت ثانی ہے، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَكَمَةِ



Marfat.com

السَّوْدَاءِ "اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلا اس مسجد کے نیچے سیاہ پشتے پر تھا" تَدَعُ مِنَ الْاَکَمَۃِ عَشْرَۃَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَھَا ثُمَّ تُصَلِّیْ مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَیْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْکَعْبَۃِ "اس پشتے کو چھوڑ کے دس گز یا اس سے کچھ کم یا زیادہ پھر تو اس جگہ نماز پڑھے تو تیرا رخ اس پہاڑ کے دونوں کنارو ں (چوٹیوں کی طرف ہو گا) یعنی اس پہاڑ کی جانب جو تیرے اور کعبۃ اللہ کے درمیان ہے" اور سو ے اس کے نہیں کہ عبداللہ بن عمر تبرک کے حصول کے لئے وہاں نماز ادا کرتے تھے اور یہ اس روایت کے منافی نہیں ہے کہ اس کے باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے یہ اس لئے کہ کراہت اعتقاد وجوب پر ثابت ہوتی ہے اور ان کا بیٹا اس اعتقاد سے محفوظ تھا اور ہمیشہ لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی جگہوں پر سے تبرک حاصل کرتے تھے لہذا بعد میں آنے والے کے لئے مشکل ہو گئی اور اس نے واجب کا اعتقاد کر لیا تو کبھی کبھی اسے ترک کر دیا تو عالم کو چاہیے کہ جب دیکھے کہ نہایت ہی شدید انداز میں نوافل کا التزام کیا جاتا ہے تو کبھی کبھی ان کو رخصت کی اجازت دے دے۔

## بَابٌ

### سُتْرَۃُ الْاِمَامِ مَنْ خَلْفَہٗ

"یہ باب ہے کہ امام کا سترہ ہی ان لوگوں کا سترہ ہوتا ہے جو اس کے پیچھے ہوتے ہیں" یعنی وہی سترہ جو امام کو کافی ہے وہ سب مقتدیوں کو کفایت کرتا ہے اور ہر ایک کے لئے الگ الگ سترہ لگانا مشروع نہیں ہے اور ایسے نمازی کے لئے جس کے آگے دیوار یا اور کوئی ایسی چیز نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ سترہ کھڑا کرے۔ سترہ، سین مہملہ پر پیش ہے اس کے معنی کسی چیز کے چھپانے کے ہیں اور اس جگہ اس سے مراد وہ عصا یا اس قسم کی چیز کہ نمازی اپنے سامنے رکھتا ہو جس سے اس کے اور گزرنے والے کے درمیان وہ حائل ہو اور سجدہ کرنے کی جگہ متمیز ہو



Marfat.com

جائے اور کہا ہے کہ اس میں یہ حکمت ہے کہ اپنی نظر کو سوائے اس کے دوسری طرف پھیرنے سے روک دے اور اس کے آگے سے گزرنے والے کو روکے اور بے پردہ چیز کے رکھنے سے باز رہے تا کہ نمازی کے خیالات پراگندہ نہ ہوں۔ کذا فی الکرمانی

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی امام مالک نے وہ روایت کرتا ہے ابن شہاب سے وہ روایت کرتا ہے عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ سے وہ روایت کرتا ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے" یہ جلیل القدر صحابی ہیں، اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ "تحقیق اس ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں گدھی پر سوار تھا کہ آیا اس حال میں کہ میں اس دن بالغ ہو رہا تھا" وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِمِنًى اِلٰى غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ "اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر کسی دیوار کے منی میں نماز پڑھ رہے تھے" یعنی سترہ عصا یا سوائے اس کے اور کسی چیز کی طرف۔ اور چیز جو اسی کی طرح تھی اس جگہ موصوف جو کہ غیر ہے محذوف ہے، ای شئی غیر جدار "پس میں بعض صفوں کے درمیان سے گزرا" فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ فَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ "پس میں نیچے اتر آیا تو گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور صف میں داخل ہو گیا پس کسی ایک نے بھی میرے اس صف میں گزرنے پر اعتراض نہ کیا اور نہ ہی گدھی کے چھوڑ دینے پر" لہذا یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جب امام کے آگے سترہ موجود ہو تو صف میں گزرنے کا جواز ہے اور امام کے آگے سترہ کی موجودگی ان لوگوں میں جو صف باندھے ہوئے ہیں کسی کا ان کے آگے سے گزرنا ان کی صحت نماز کو خراب نہیں کرتا اگر تو کہے کہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے صفوں میں پھرنے کا اطلاع نہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے میں صف حائل ہے تو اس کا جواب دیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح نماز میں آگے ملاحظہ فرماتے اسی طرح پیچھے بھی ملاحظہ فرماتے۔



Marfat.com

حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبۡدُاللهِ بۡنُ نُمَیۡرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیۡدُاللهِ بۡنُ عُمَرَ عَنۡ نَافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی اسحٰق نے وہ کہتا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ بن نمیر نے" نمیر نون پر پیش ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبید اللہ" عین مہملہ پر پیش ہے "ابن عمر" عین مہملہ پر پیش ہے یہ ابن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ہے "وہ روایت کرتا ہے نافع سے" یہ ابن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ روایت کرتا ہے ابن عمر بن الخطاب سے" رضی اللہ تعالی عنہ یہ مشہور صحابی ہیں، اَنَّ

رَسُوۡلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ یَوۡمَ الۡعِیۡدِ اَمَرَ بِالۡحَرۡبَةِ فَتُوۡضَعُ بَیۡنَ یَدَیۡهِ فَیُصَلِّیۡ اِلَیۡهَا" یہ کہ تحقیق جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز کے لئے باہر تشریف لاتے تو حکم دیتے" اپنے خادم کو "کہ حربہ لے لے" آدھے نیزہ کو حربہ کہتے ہیں "پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لگا دیا گیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نیزہ کی طرف نماز پڑھتے تھے"

وَالنَّاسُ وَرَاءَهٗ وَکَانَ یَفۡعَلُ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ فَمِنۡ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الۡاُمَرَاءُ "اور لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو سفر میں استعمال کرتے تھے" یعنی ہمیشہ سترہ کے طور پر اس نیزے کو صف کے آگے لگاتے "لہذا اسی وقت سے امراء نے یہ حربہ استعمال کرنا شروع کر دیا" یعنی حکمرانوں کے آگے عید کے دن حربہ (نصف نیزہ) کو لے کر نکلنے کی رسم جاری ہو گئی۔

حَدَّثَنَا اَبُوالۡوَلِیۡدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعۡبَةُ عَنۡ عَوۡنِ بۡنِ اَبِیۡ جُحَیۡفَةَ قَالَ سَمِعۡتُ اَبَا جُحَیۡفَةَ "ہمیں حدیث بیان کی ابو الولید نے" اس کا نام ھشام بن عبدالملک ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے" یہ حجاج کا بیٹا ہے "وہ عون بن جحیفہ سے روایت کرتا ہے" عین مہملہ پر زبر اور واو پر جزم ہے "اس نے کہا کہ میں نے ابا جحیفہ سے سنا" جیم پر پیش اور حائے مہملہ پر زبر ہے، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ

وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمۡ بِالۡبَطۡحَاءِ وَبَیۡنَ یَدَیۡهِ عَنَزَةٌ الظُّهۡرَ رَکۡعَتَیۡنِ وَالۡعَصۡرَ رَکۡعَتَیۡنِ "یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطحا میں صحابہ کو نماز پڑھائی" یہ جگہ (یعنی بطحا) مکہ مکرمہ سے باہر ہے اس کو بطح کہا جاتا ہے "اس حال میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے نصف نیزہ ہے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت" (ادا کیں) عنزہ- عین مہملہ پر زبر اور نون کے ساتھ ہے یہ اس نصف نیزے کو کہتے ہیں کہ جس کے نیچے لوہا ہوتا ہے برخلاف رمح کے کہ اس کے اوپر لوہا ہوتا ہے اور بین یدیہ عنزۃ

جملہ حالیہ ہے اور بنا بر حالیۃ رکعتین پر نصب ہے یا مفعول صلی کا بدل ہے، یَمُرُّ بَیْنَ الْمَرْاۃُ وَالْحِمَارُ "در آں حالیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے سے گزرتے تھے" یعنی اس نصف نیزہ کے آگے سے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے لگا ہوا تھا یہاں مضاف حذف ہے "عورت اور گدھا" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سترہ کیا ہوا تھا اس عنزہ سے لہٰذا ان چیزوں یا سبزہ وغیرہ سے کوئی باک نہ فرماتے۔

## بَابُ

قَدْرِ کَمْ یَنْبَغِی اَنْ یَکُوْنَ بَیْنَ الْمُصَلِّی وَالسُّتْرَۃِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ نمازی اور سترہ کے درمیان کتنے گز فاصلہ ہونا چاہیے" یہ لفظ کم استفہامیہ ہو یا جزیہ صدارہ کلام ہے لیکن مضاف اس پر مقدم ہوا کرتا ہے اس لئے کہ کم اپنے مضاف کے ساتھ ملکر واحدہ کے حکم میں ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ زُرَارَۃَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ "ہمیں حدیث بیان کی عمرو بن زرارہ نے" عمرو، عین مہملہ پر زبر ہے۔ زرارہ اور زائے معجمہ پر پیش ہے اور دونوں را پر زبر ہے اور دونوں را کے درمیان الف ہے "اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبدالعزیز بن ابی حازم نے" حائے مہملہ ہے اور زائے معجمہ ہے اس کا نام سلمہ ہے "وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے" جو کہ سہل بن سعد ہے اور صحابی ہے اور ایک نسخے میں صرف سہل آیا ہے، قَالَ کَانَ بَیْنَ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاۃِ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاء نماز اور دیوار قبلہ کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ بکری گزر جائے" ممر الشاۃ مرفوع ہے یا مکمل ہے اور یہ ممر اس کا فاعل ہے یا یہ اسم ہے اور بین الجدار جو کہ ظرف ہے خبر مقدم ہے،

حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی مکی نے" بنابراہیم ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یزید بن عبید نے" عین مہملہ پر پیش ہے "وہ روایت کرتا ہے سلمہ سے"

سین مہملہ اور لام پر زبر ہے بن اکوع ہے، قَالَ کَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا کَادَتِ الشَّاۃُ تَجُوْزُھَا" سلمہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کی دیوار قبلہ منبر کے قریب تھی" اس دیوار قبلہ اور منبر کے درمیان "اتنا فاصلہ بھی نہ تھا کہ اس سے بکری گزرتی یا تجاوز کرتی" ظاہر طور پر ان ہر دو احادیث میں منافات نظر آتا ہے تو اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یعنی جس وقت کاد پر زبر آئے تو کبھی تو یہ نفی کے معنی دیتی ہے اور کبھی اثبات کے معنی بھی دیتی ہے اور احتمال ہے کہ اس جگہ اثبات کے معنی میں ہو کیونکہ منبر اور دیوار مسجد میں بہت تھوڑا فاصلہ ہے اور پہلی حدیث میں دیوار مسجد اور مصلی کی درمیان فاصلہ تو معلوم ہے اور بعض میں ان تجوزھا ہے۔

## بَابُ

الصَّلٰوۃِ اِلَی الْحَرْبَۃِ

"یہ باب حربہ کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں ہے" یعنی حربہ (نصف نیزے) کو سترہ بنانا۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی مسدد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحیٰی نے وہ روایت کرتا ہے عبید اللہ سے" عین مہملہ پر پیش ہے یہ ابن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اس نے کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی ہے اور وہ اپنے مولا عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے" اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُرْکَزُ لَہُ الْحَرْبَۃُ فَیُصَلِّیْ "یہ کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نصف نیزہ گاڑھا جاتا تھا زمین میں" اور یہ حربہ نیزہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس کا پھل لوہے کا ہوتا ہے "پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے جانب نماز ادا فرماتے" یعنی سترہ بناتے۔

## بَابُ

الصَّلٰوۃِ اِلَی الْعَنَزَۃِ "یہ باب ہے آدھے نیزے کی طرف نماز پڑھنے کے

بیان میں" اور اس کو سترہ بنانے میں۔

حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي "ہمیں حدیث بیان کی آدم نے" بن ایاس سے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عون بن جحیفہ نے" عون عین مہملہ پر زبر ہے ابی جحیفہ جیم پر پیش ہے اور حائے مہملہ پر زبر ہے "اس نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا" جس کا نام ابی جحیفہ ہے، قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ "ابو جحیفہ نے کہا کہ عین دوپہر کی گرمی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر تشریف لائے" فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ "پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وضو کا پانی لایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور عصر کی بھی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے نصف نیزہ لگا ہوا تھا" وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّوْنَ مِنْ وَرَائِهَا "اور عورت اور گدھے اس نیم نیزہ کے آگے سے گزر رہے تھے" اور یہ دو نمازوں کا یکجا کرنا سفر میں تھا جیسا کہ امام شافعی کا مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اس حدیث جمع کو منسوخ کہتے ہیں سوائے حج کے عرفات میں اور یہ جو جمع مذکر کا صیغہ استعمال ہوا ہے اس لئے کہ یہ ذوی العقول کے لئے مختص ہے یا عورت اور گدھے کے باعتبار جنس کے ہے یا اس اعتبار سے ہے کہ حمار راکب حمار اور عورت کے کہ تین ہو گئے کیونکہ راکب عقلا سے ہے اور مذکر ہے اس کو پلٹ کر صیغہ جمع مذکر لے آئے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَ "ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حاتم بن بزیع نے" بزیع بائے موحدہ پر زبر ہے زاء معجمہ کے نیچے زیر یائے مثناۃ تحتانیہ پر جزم اور آخر میں عین مہملہ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شاذان نے" شاذان شین اور ذال معجمتین اور آخر میں نون ہے "وہ شعبہ سے روایت کرتا ہے وہ عطا بن ابی میمون سے روایت کرتا ہے"

قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ "اس نے کہا" یعنی عطاء نے کہا جو کہ تابعی ہے "کہ میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتا ہے کہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک



Marfat.com

لڑکا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے" وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ اَوْ عَصًا اَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ "اور ہمارے پاس عکازہ تھا یا عصا تھا یا نیم نیزہ تھا" یہ راوی کا شک ہے کہ عکازہ یا عصا یا نیم نیزہ کہا۔ عکازہ عین مہملہ پر پیش کاف پر شد ہے عصا لوہے والا ڈنڈہ جس کے آگے پھل نہیں ہوتا اس کو عصا کہتے ہیں عنزہ دونوں پر زبر ہے یہ رمح سے کم اور عصا سے لمبا ہوتا ہے لیکن رمح کا پھل اوپر ہوتا ہے اور عکازہ و عنزہ کا پھل نیچے کی طرف ہوتا ہے اور عکازہ، عنزہ سے چھوٹا ہے اور بعض نسخوں میں عنزہ وغیرہ آیا ہے یعنی سوائے ان کے "اور ہمارے پاس پانی کا برتن تھا" اور یہ برتن چمڑے کا تھا "پس جس وقت کہ فارغ ہو جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حاجت سے تو وہ پانی کا برتن دے دیتے" اداوۃ ہمزہ کے نیچے زیر ہے پس پانی سے استنجا فرماتے یا استنجا فرماتے ڈھیلے کے ساتھ اور پانی سے وضو فرماتے اور قضائے حاجت کے وقت عنزہ کے ساتھ زمین کو کھودتے تاکہ اس کے چھینٹے نہ اٹھیں اور نیز اس عنزہ سے نماز کے وقت سترہ بنا کر اس کی طرف نماز پڑھتے۔

## بَابٌ

### السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ سترہ بنانا مکہ مکرمہ میں ہو یا سوائے اس کے کہیں ہو" نمازی کے آگے مستحب ہے تاکہ گزرنے والے سے بچا رہے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ "ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے" حائے مہملہ پر زبر ہے رائے مہملہ پر جزم ہے اور آخر میں بائے موحدہ ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے" یہ حجاج کا بیٹا ہے "وہ روایت کرتا ہے حکم سے" حکم حائے مہملہ پر زبر اور کاف پر بھی زبر ہے یہ عتیبہ کا بیٹا ہے عین مہملہ پر پیش ہے اور تائے مثناۃ فوقیہ پر زبر ہے "وہ ابی جحیفہ سے روایت کرتا ہے" اس کا نام وہب بن عبداللہ ہے، قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ "ابو جحیفہ نے کہا کہ سخت گرمی کی دوپہر میں



Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باہر تشریف لائے اور ظہر و عصر کی دو دو رکعت نماز بطحاء میں ادا فرمائیں" وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ "اور اپنے آگے نیم نیزہ کو کھڑا کر دیا" یعنی سترہ بنایا "اور وضو فرمایا اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وضو کے پانی کو اپنے بدن پر ملنا شروع کر دیا" یہ آب وضو جو صحابہ بدن پر ملتے تھے از جہت تبرک تھا، اور وضو واو کی زبر کے ساتھ وضو کے پانی کو کہتے ہیں یعنی وہ پانی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وضو سے باقی رہ گیا تھا یا وہ پانی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعضائے مبارکہ پر سے تقاطر کے طور پر گرتا تھا اور واو عطف مطلق جمع کے لئے ہے نہ کہ ترتیب کے لئے تاکہ اشکال پیدا ہو کہ نصب عنزہ اور وضو کا ذکر نماز کے بعد کیا معنی رکھتا ہے اور کسی بعدیہ کا ذکر کسی بعدیہ پر دلالت وجودی نہیں رکھتا اور اگر اس واو کو حالیہ مان لیں تو پھر عدم اور رد اشکال ظاہر تر ہے اور اس مقام پر استنباط کیا جا سکتا ہے کہ ان چیزوں سے جو نیک بزرگ لوگوں کے بدنوں کے ساتھ لگی ہوئی ہوں تبرک حاصل کرنے کا جواز ہے اور ان کے مستعمل پانی کے طہارت کا بھی اور جان لینا چاہیے کہ سترہ لگانے میں یہ حکمت ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو دفع کرنا ہے اور مکہ مکرمہ اور سوائے اس کے یہ لگانا مستحب ہے اور نمازی کے آگے سے گزرنا مکہ مکرمہ میں یا سوائے اس کے کہیں ہو منع ہے اس حکم میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن بعض نے صرف طواف کرنے والوں کو مصلی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت نہیں کے کسی اور کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔

## بَابٌ

الصَّلٰوةِ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ ستون کی طرف نماز پڑھنا مستحب ہے"

اسطوانہ ہمزہ پر پیش ہے اور یہ ہمزہ قطعیہ ہے اور ستون کو کہتے ہیں ستون کا سترہ ہونا عنزہ کے سترہ ہونے سے بہتر ہے، وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلْمُصَلُّوْنَ اَحَقُّ بِالسَّوَارِيْ مِنَ الْمُتَحَدِّثِيْنَ اِلَيْهَا "عمر ابن



Marfat.com

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے ستونوں کی طرف نماز پڑھنے والے ان لوگوں سے زیادہ ستون کا حق رکھتے ہیں جو ستونوں کے ساتھ تکیہ لگا کر باتوں میں مصروف رہتے ہیں" حالانکہ یہ دونوں ان ستونوں کے چاہنے میں شریک ہیں لیکن نماز پڑھنے والے چونکہ عبادت محققہ میں سعی کرتے ہیں لہذا یہ ستونوں کو سترہ بنانے میں زیادہ حق رکھتے ہیں، وَرَاَی ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً یُصَلِّیْ بَیْنَ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ فَاَدْنَاہُ اِلٰی سَارِیَۃٍ فَقَالَ صَلِّ اِلَیْھَا "عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا اس کو ایک ستون کے قریب لا کھڑا کیا پھر فرمایا کہ اس ستون کے آگے اس جگہ نماز پڑھ"

حدثنا المکی بن ابراہیم حدثنا یزید بن ابی عبید "ہمیں حدیث بیان کی مکی بن ابراہیم نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یزید بن ابی عبید نے" عین پر پیش ہے اسلمی ہے، قَالَ کُنْتُ اٰتِیْ مَعَ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَۃِ الَّتِیْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ "یزید نے کہا" یہ سلمہ کا آزاد کردہ ہے اور تابعی ہے" میں سلمہ بن اکوع کے ساتھ مسجد میں آیا پس ہم نے اس ستون کے پاس نماز پڑھی جس کے قریب ستون مصحف ہے یا اس کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے قرآن مجید رکھا ہوا ہے، فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاکَ تَتَحَرَّی الصَّلٰوۃَ عِنْدَ ھٰذِہِ الْاُسْطُوَانَۃِ "پس میں نے سلمہ بن اکوع کو کہا اے ابا مسلم مسلم۔ اسلام سے اسم فاعل ہے سلمہ کی کنیت ہے "میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو ستون کے قریب نماز پڑھنے میں بہت جلدی کرتا ہے" اراک ہمزہ پر پیش ہے بمعنی ابصرک، قَالَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَتَحَرَّی الصَّلٰوۃَ عِنْدَھَا "سلمہ بن اکوع نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ اس ستون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوشش کرتے تھے"

حدثنا قبیصۃ قال حدثنا سفیان عن عمرو بن عامر عن انس "ہمیں حدیث بیان کی قبیصہ نے" قاف پر زبر بائے موحدہ تحتیہ کے نیچے زیر اور صاد مہملہ ہے ابن عقبہ ہے کوفی ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے" کہ ثوری ہے "وہ عمرو بن عامر سے روایت کرتا ہے" عمرو عین مہملہ پر زبر



Marfat.com

اور میم پر بھی زبر ہے عامر عین پر زبر اور میم کے نیچے زیر ہے کوفی ہے انصاری ہے "وہ انس بن مالک سے روایت کرتا ہے" یہ مشہور صحابی ہے، قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ کِبَارَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ "انس نے کہا کہ البتہ تحقیق میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بزرگ ترین صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ان ستونوں کے نزدیک مغرب کی آذان کے وقت جلدی جلدی سرعت کے ساتھ پہنچنے کی کوشش کرتے" اور بعض نسخوں میں بجائے رایت کے ادرکت آیا ہے اور یبتدرون میں دال مہملہ ہے، وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "اور شعبہ نے یہ زیادہ کیا ہے کہ جس کا راوی عمرو ہے اور وہ انس سے روایت کرتا ہے ایسی عبارت کو آخر تک اور اس کے یہ معنی ہیں کہ مغرب کی اذان کے قریب صحابہ کا ان ستونوں کے پاس جلدی پہنچنا تھا کہ وہ نوافل میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان پر تشریف لے آتے اور یہ حدیث بعد از اذان مغرب دو رکعت ادا کرنے پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ یہ دو نفل مشروع ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اوائل میں مشروع تھے مگر بعد میں منسوخ ہو گئے ہیں۔

## بَابٌ

### الصَّلٰوةِ بَیْنَ السَّوَارِيْ فِيْ غَیْرِ جَمَاعَةٍ

"یہ باب ستونوں کے درمیان بغیر جماعت کے نماز ادا کرنے کے حکم کے بارے میں ہے" پھر جماعت میں صفوں کا ہونا اور پھر ان کا برابر سیدھا ہونا نماز میں مطلوب ہے اور ستونوں میں یہ نہیں ہو سکتا تو ایک گروہ نے اسے مکروہ کہا ہے یعنی جماعت کے ساتھ ان ستونوں میں نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہے۔

حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی موسی بن اسماعیل نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی جویریہ نے" یہ ابن اسماء ہے الصنعی ہے جیم پر



Marfat.com

پیش ہے جوار یہ کا مصغرہ ہے اور علمیت میں نساء اور رجال میں مشترک ہے "وہ روایر کرتا ہے نافع سے" یہ عبداللہ بن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے یہ ابن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَ بِلَالٌ "عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور اسامہ بن زید" جو کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خادم تھے "اور عثمان بن طلحہ" جو کعبہ کے دربان اور کعبہ کے کلید و کنجی بردار تھے "اور بلال" جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موذن تھے (یہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ تھے) فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَ كُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى اَثَرِهٖ" پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کافی دیر ٹھہرے پھر باہر تشریف لائے حالانکہ میں لوگوں میں پہلا شخص تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد داخل ہوا" اور اثر ہمزہ پر زبر اور ثائے مثلہ پر زبر ہے یا ہمزہ کے نیچے زیر اور ثائے مثلہ پر جزم ہے، فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ "پس میں نے بلال سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تو اس نے کہا کہ پہلے دو ستونوں کے درمیان"

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے" یہ تیسی ہے "اس نے کہا کہ مجھے خبر دی مالک بن انس نے وہ روایت کرتا ہے نافع سے" یہ عبداللہ بن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ بِلَالٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ "یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور اسامہ بن زید" جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خادم تھے "اور بلال" جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موذن تھے "اور عثمان بن طلحہ" جو کہ کعبہ کے دربان اور کعبہ کے کلید (کنجی) بردار تھے، فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَ مَكَثَ فِيْهَا" کچھ دیر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کعبہ کے اندر بند کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کعبہ میں ٹھہرے رہے"

فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاصَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ "پس میں نے بلال سے پوچھا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باہر تشریف لے آئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کعبے



Marfat.com

کے اندر کیا کرتے تھے" قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ "بلال نے کہا کہ ایک ستون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے بائیں طرف اور دوسرے ستون کو اپنے داہنی طرف اور تین ستون کو اپنے پیچھے رکھا" وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى "اور ان دنوں میں خانہ کعبہ چھ ستونوں پر تھا پھر نماز پڑھی" اور بلال کے اس قول میں جو کہ پہلی روایت میں ہے صلی بین العمودین المقدمین اور اسی کے دوسرے قول میں روایت ہے کہ جعل عمودا عن یسارہ و عمودا عن یمینہ و ثلاثۃ اعمدۃ و رراءہ کوئی منافاۃ نہیں ہے مگر ہاں اس کے اس قول میں کہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ مشکل پیدا ہوتی ہے کہ یہ اس طرف اشعار ہے کہ دائیں اور بائیں دو دو ستون تھے اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ لفظ عمود جنس ہے اور یہ واحد و تثنیہ دونوں کو شامل ہے کذا فی القسطلانی اور اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ تین ستون جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیچھے رکھے تھے ایک ہی سمت پر تھے یعنی ایک دوسرے کے برابر تھے اور وہ دو ستون جو مقدم تھے جن میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کھڑے تھے نیز ایک ہی سمت میں تھے اور ایک ستون اور جو ان کے برابر اور مقابل میں نہ تھا تو بلال نے ان کا ذکر کیا جو برابر تھے اور اس ایک کا جو ان کے برابر و مقابل نہ تھا اس کے بارے میں خاموش رہا کذا فی الکرمانی، وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَقَالَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ" اور اسماعیل بن ادریس نے کہا کہ مجھے امام مالک نے حدیث بیان کی اور اپنے بیان میں کہا عمودین عن یمینہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے بائیں جانب دو ستون رکھے"

## بَابٌ

"یہ باب بلا عنوان ہے"

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ "ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن منذر نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابو ضمرہ نے" ضاد معجمہ پر زبر ہے اور میم پر جزم ہے اس کا نام انس بن عیاض ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی موسی بن عقبہ نے وہ روایت کرتا ہے نافع سے" یہ عبداللہ بن عمر کا آزاد کردہ ہے، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ



Marfat.com

وَجْهِهِ حِيْنَ دَخَلَ "یہ کہ تحقیق عبداللہ بن عمر جس وقت کعبہ میں داخل ہوتا تھا" بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بالکل سیدھا دائیں بائیں نہ جھکے ہوئے "کعبہ کے دروازے کے سیدھ میں کہ دیوار کعبہ ہے اس کی طرف جاتے" یہ عبارت تعین مکان چاہتی ہے، وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ فَمَشٰی حَتّٰی يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثَةِ اَذْرُعٍ "اور کعبہ کے دروازے کو اپنی پیٹھ کے مقابل کرتے اور چلتے یہاں تک" کہ عبداللہ بن عمر کے درمیان اور "دیوار کعبہ کے درمیان جو اس کے منہ کے مقابل میں ہے تین گز کا فاصلہ ہوتا" صَلّٰی يَتَوَخّٰی الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ بِهٖ بِلَالٌ "تو وہاں نماز ادا کرتا" مشی سے مراد قصد و ارادہ کرنا اور چاہنا ہے "اس جگہ کو جس کی خبر دی تھی جناب بلال نے عبداللہ بن عمر کو" یتوخی کے معنی بتحری کے ہیں یعنی کوشش کرنا، تلاش کرنا، قصد کرنا۔ کہا جاتا ہے توخیت بر ضاتک یعنی میں نے تیری رضا کا قصد کیا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِيْهِ "یہ کہ تحقیق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی جگہ پر نماز پڑھتے تھے" قَالَ وَلَيْسَ عَلٰی اَحَدِنَا بَاْسٌ اَنْ صَلّٰی فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ "عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم میں سے کسی ایک پر کوئی باک نہیں کہ کعبہ میں جس طرف چاہے نماز پڑھے" اور لفظ ان پر ہمزہ کی زبر بھی ہے اور زیر بھی اور ایک روایت میں ہمزہ کی زیر ہے اور فعل مضارع کے ساتھ فی کے حذف میں جو کہ حرف جارہ ہے ان سے ہوگا اور ان قیاس پر ہوگا اگر تو یہ کہے کہ اس حدیث کو پہلی حدیث سے کیوں علیحدہ ذکر کیا اور باب کو صرف باب مصدر پر اکتفا کیا میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث صراحۃ اس پر دلالت نہیں کرتی کہ دونوں ستونوں کے درمیان نماز ادا کی ہو اگرچہ دروازہ کعبہ کے مقابل پشت کا ہونا اور دیوار کے قریب اس کے سامنے دونوں ستونوں میں نماز پڑھنے کے متقاضی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نماز کی جگہ یہ سب باتیں اس کی مستلزم ہیں کہ وہ نماز ہی اس جگہ ادا کرتے تھے۔

## بَابٌ

الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

"یہ باب اس نماز کے حکم میں ہے کہ اونٹنی کی طرف" کہ اس پر سیر کیا



Marfat.com

جاتا ہے "اور اونٹ کی طرف" جو چار سال کا ہو اور پانچویں برس میں جا رہا ہو "اور درخت کی طرف اور اونٹ کے کجاوے کی طرف" ادا کی جائے۔ راحلۃ یہ فاعلۃ کے صیغے پر ہے اونٹنی کو کہتے ہیں جو سواری کے قابل ہو کذا فی القسطلانی اور لوامع النجوم میں کہا ہے اونٹ جو مذکر ہو، مونث سواری کے قابل، اور البعیر، فعیل کے صیغہ پر ہے وہ چار سالہ اونٹ ہے جو پانچویں برس میں قدم رکھ رہا ہے کذا فی القسطلانی اور لوامع النجوم میں کہتا ہے کہ اونٹ میں بعیر معروف ہے، الرحل حائے مہملہ پر جزم ہے کجاوے کی لکڑی سے کمتر اونچی، اور قتب اونٹ کے کجاوے کو کہتے ہیں یعنی پالان شتر۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَکْرٍ الْمُقَدَّمِيِّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ "ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابی بکر المقدمی نے" میم پر پیش قاف پر زبر اور دال پر شد ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی معتمر نے" باب اعتمار سے اسم فاعل ہے اور یہ ابن سلیمان ہے "وہ عبید اللہ سے روایت کرتا ہے" عین مہملہ پر پیش ہے "وہ روایت کرتا ہے نافع سے" یہ ابن عمر کا آزاد کردہ ہے "وہ ابن عمر سے روایت کرتا ہے" رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ صحابی ہے، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا "وہ روایت کرتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی اونٹنی کو عرض میں بٹھاتے پھر اس کی طرف نماز پڑھتے اور یعرض یائے مثناۃ تحتیہ پر پیش عین مہملہ پر زبر اور رائے مہملہ پر شد اور نیچے زیر ہے تعریض سے مشتق ہے اور یہ کسی چیز کو چوڑائی سے ناپنے کے معنی میں ہے، قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرَتِهٖ "میں نے نافع کو کہا کہ آیا پس تو نے دیکھا کہ جس وقت اونٹ جاتے" یعنی تو نے خبر دی ہے کہ جس جگہ اونٹ آتے تھے تو مجھے بتا کہ جب اونٹ چرنے کے لئے جاتے تھے یا پانی پینے کے لئے یا علاوہ ان کے اور امور کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کس چیز سے سترہ بناتے "نافع نے کہا کہ پالان شتر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سترہ

بناتے پس اس کو سیدھا بٹھاتے پھر اس لکڑی کی طرف نماز پڑھتے جس پر سوار ٹیک (تکیہ) لگا کر بیٹھتا ہے"

اور لفظ اخرتہ کہا یا موخرتہ کہا ان میں ہر ہر ایک لفظ کا ایک ہی معنی ہے۔ افرایت میں جو فاء آیا ہے وہ عطف کے لئے ہے اور اس کا معطوف الیہ مقدر ہے. تو عبارت یوں ہو گی رایت حالتہ حضور الراحلتہ فرایت حالتہ ھبوب الراحلتہ اور مراد اس سواری سے دیکھنے کی خبر دینی ہے یعنی اونٹنی کے آنے کی خبر تو تو نے دے دی اب ان کے کام پر جانے کی بھی خبر دے اور ھبوب الرکاب ان کا جانا ہے اور رکاب رائے مہملہ کی زیر ہے یہ وہ اونٹنی ہے کہ جس پر سیر کیا جاتا ہے اور یہ ایسی جمع کا صیغہ ہے کہ جس کا واحد نہیں اور اس کا واحد بھی راحلہ ہے اور یعدل تعدیل سے ہے کسی چیز کا درست اور قائم کرنا ہے یعنی اس کا اپنے سامنے قائم و درست کرنا اور اخرۃ ہمزہ پر بعد مد کے زبر ہے خائے معجمہ پر زبر ہے اور رائے مہملہ ہے مد کے ساتھ ہمزہ اس وقت جائز ہو گا جب خاء کو زبر دیں گے اور مؤخرہ ایخار سے اسم فاعل کا صیغہ ہے یہ پالان کی وہی لکڑی ہے جس پر سوار تکیہ لگاتا ہے اور بعض نسخوں میں خاء پر زبر اور شد ہے اور یہ پہلے کے نقیض ہے اور نووی نے کہا کہ الموخر میم پر پیش خاء کے نیچے زیر اور ہمزہ ساکت ہے اور کہا جاتا ہے کہ خاء پر شد و زبر ہمزہ پر زبر یا جزم اور تخفیف خاء سے ہے اور یہ نافع مرسل ہے اس لئے کہ اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہیں دیکھا ہے اگر تو کہے کہ یہ حدیث کس طرح بعیر اور شجر پر دلالت کرتی ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ راحلہ پر قیاس کے ساتھ باعتبار معنی کے کہ جو راحلہ اور بعیر اور درمیان رحل (لکڑی) اور درخت کے ہے وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ "اور ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے" یعنی راحلہ کو عرض میں اور رحل (لکڑی) کو درست اور قائم رکھنے میں۔



Marfat.com

# بَابُ

## الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّرِیۡرِ

"یہ باب اس نماز کے حکم میں ہے جو تخت کی طرف" پڑھی جائے اور بعض نسخوں میں علی السریر ہے یعنی نماز تخت پر پڑھی جائے،

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی عثمان بن ابی شیبہ نے" شیبہ کی نسبت اس کے دادا کے طرف ہے شہرت کی وجہ سے ورنہ اس کے باپ کا نام محمد ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر نے" جیم پر زبر ہے "وہ منصور سے روایت کرتا ہے وہ روایت کرتا ہے ابراہیم سے" یہ بن یزید ہے نخعی ہے تابعی ہے "وہ روایت کرتا ہے اسود سے" بن یزید ہے نخعی ہے یہ نیز تابعی ہے "وہ راویت کرتا ہے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے" قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْکَلْبِ وَالْحِمَارِ "ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس شخص کو کہا" جو کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ نمازی کے آگے سے کتا، گدھا اور عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے "تو کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک ہم کتے اور گدھے کے برابر ہیں" ایسا نہیں ہونا چاہیے یہ ہمزہ استفہام کا ہے اور وہ بھی استفہام انکاری ہے اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نمازی کے آگے عورت کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹنے پر دلیل بیان کرتی ہے اور فرماتی ہیں، لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مُضْطَجِعَۃً عَلَی السَّرِیْرِ فَیَجِیْئُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَتَوَسَّطُ السَّرِیْرَ فَیُصَلِّیْ "البتہ تحقیق میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ میں تخت پر لیٹی ہوتی" یا چارپائی پر اس لئے کہ عربی میں سریر کو چارپائی بھی کہتے ہیں "ایسے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے پس تخت (چارپائی) کے بیچ میں آ جاتے پھر نماز پڑھتے" یعنی تخت یا چارپائی کو اپنے اور قبلے کے درمیان کر لیتے اور اسی کو سترہ بناتے اور خود تخت (چارپائی) کے درمیان یا اس کے وسط میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور یہ جو ماضی مضارع کے صیغے استعمال ہوئے ہیں تو اس لئے کہ ماضی کو حال کی کیفیت میں بیان کرنا ہے اور فاعل و مفعول کی ضمیر انا شئی واحد سے عبارت ہے کیونکہ یہ افعال قلوب کے خصائص سے ہے، فَاَکْرَہُ اَنْ اُسْنِحَہٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِیْرِ حَتّٰی اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِیْ "میں اس کو پسند نہیں کرتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑی رہتی" اس حال میں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوں "پس میں نکال لیتی ہوں اپنے



Marfat.com

آپ کو" اور باہر نکل آئی ہوں "چارپائی یا تخت کے دونوں پائنتی کی طرف سے یہاں تک کہ میں اپنے لحاف سے باہر آ جاتی" اور اسنح۔ ہمزہ پر پیش اور سین مہملہ پر زبر نون پر شد اور نیچے زیر اور حائے مہملہ پر زبر ہے سامنے لانا اپنے آپ کو دوسرے شخص کے اور نیز ہمزہ پر پیش سین مہملہ پر جزم نون کے نیچے زیر اور حائے مہملہ پر زبر اور نیز ہمزے کے نیچے زیر سین مہملہ پر جزم نون پر زبر اور حائے مہملہ پر زبر ان سب سے روایت ہے اور ان تینوں روایتوں کے معنی ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ اور انسل ہمزہ قطعیہ پر زبر سین مہملہ پر زبر اور لام پر شد ہے اکرہ پر عطف ہے اور اس کا یہ معنی ہے کہ خفیہ اور آہستگی سے نکل آتی ہوں اور یہ میرا نکل آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اس فعل کا انکار نہ فرمایا پس اس سے استنباط کیا جاتا ہے کہ عورت کا نمازی کے آگے سے گزر جانا نماز کے ٹوٹنے کا باعث نہیں ہے اور اس حدیث میں تابعی، تابعی سے روایت کرتا ہے اور تابعی صحابیہ سے روایت کر رہا ہے۔

## بَابٌ

يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

"یہ باب تنوین سے ہے اس میں بیان ہے کہ نماز پڑھنے والا روکتا ہے اور منع کرتا ہے" از روئے استحباب کے، "کسی ایسے شخص کو جو کہ" باوجود سترہ ہونے "اس کے آگے سے گزرتا ہے" اگرچہ گزرنے والا آدمی ہو یا کوئی اور، وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ "اور کعبہ میں عبداللہ ابن عمر نے نماز میں تشہد کے درمیان ایک گزرنے والے کو اپنے آگے سے روکا" اور یہ گزرنے والا عمرو بن دینار تھا اور فی الکعبہ پر عطف مقدر ہے اور وہ فی غیر الکعبہ ہے اس لئے تقدیر کی رو سے یہ روکنا دونوں جگہوں پر ہو گا ایک تو بیرون کعبہ اور دوسری کعبہ میں اور یا تو یہ فی التشہد پر عطف ہے لہذا یہ روکنا ایک ہی حالت میں ہو گا تو پھر معطوف علیہ کا محتاج نہیں کہ اسے مقدر مانا جائے اور بعض نسخوں میں بجائے فی الکعبہ کے فی الرکعت ہے اور خصوصیت کے ساتھ جو کعبے کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس لئے ہے کہ کسی کثرت ازدحام کی وجہ سے اس کے جواز کا

توہم پیدا نہ ہو جائے، وَقَالَ اِنْ اَبیٰ اِلاَّ اَنْ تُقَاتِلَہٗ فَقَاتِلْہٗ "اور عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اگر" گزرنے والا نمازی کے آگے سے گزرنے سے کسی صورت "نہیں رکتا" تو نماز پڑھنے والے کی اس کے ساتھ "لڑنے کی نوبت" آتی ہے تجھے تو اس کے ساتھ لڑ جا" اور یہ بطور مبالغہ کے ہے کہ گزرنے والے کو ہر ممکن طریقہ پر گزرنے سے منع کرے اور روکے تا کہ وہ نہ گزرے اور اس کو گزرنے نہ دے تا کہ وہ تیرے آگے سے نہ گزر سکے اور بعض نسخوں میں فقاتلہ بغیر فاء یعنی قاتلہ آیا ہے پس اس تقدیر سے یہ جملہ اسمیہ ہے کہ انت قاتلہ ہو گا یہ اس لئے کہ جب جملہ امریہ کے لئے کہ جس وقت جزائے شرط واقع ہو تو فاء کا آنا لازم ہے اور جملہ اسمیہ میں فاء کا حذف کرنا جائز ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ "ہمیں حدیث بیان کی ابو معمر نے" دونوں میموں پر زبر ہے اس کا نام عبداللہ بن عمرو المقعد ہے البصری ہے "اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبدالوارث نے" بن سعید بن ذکوان ہے عنبری ہے بصری ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یونس نے" ابن عبید ہے یہ مصغر ہے ابن دینار ہے "وہ حمید بن ہلال سے روایت کرتا ہے" ہلال ہاء کے نیچے زیر ہے تخفیف لام ہے عدوی ہے بزرگ تابعی ہے "وہ ابی صالح سے روایت کرتا ہے" یہ ذکوان السمان ہے، اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "یہ کہ تحقیق ابو سعید نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ ھِلَالٍ الْعَدَوِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحِ السَّمَّانُ "صرف حائے مہملہ جو ہے" وہ اشارہ ہے تحویل کا یعنی بغیر کسی لفظ کے فرق کے اسناد حدیث کو دوسری اسناد کی طرف پھیرنا اس لحاظ سے حدیث کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہوتا "ہمیں حدیث بیان کی آدم بن ایاس نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن المغیرہ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی حمید بن ہلال العدوی نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو صالح ذکوان السمان نے" قَالَ رَاَیْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ یُصَلِّیْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ "کہا ابو صالح نے" جو کہ تابعی ہے "کہ میں نے جمعہ کے دن ابو سعید خدری کو اس حال میں دیکھا کہ اس سترہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا جو لوگوں کی طرف تھا" فَاَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِیْ اَبِیْ مُعَیْطٍ اَنْ یَجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَدَفَعَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فِیْ صَدْرِہٖ "پس بنی ابو معیط کے ایک



Marfat.com

جوان نے چاہا کہ ابو سعید کے آگے سے گزرے پس ابو سعید نے اس کے سینہ پر مارا اور اس کو روکا" اور معیط میم پر پیش عین مہملہ پر زیر یائے مثناۃ تحتیہ پر جزم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ گزرنے والا ولید بن عقبہ بن ابی معیط تھا اور یجتاز، جواز سے ہے، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ "پس اس جوان نے راستہ دیکھا مگر اس نے کوئی راستہ نہ پایا مگر وہی راستہ کہ ابو سعید کے آگے سے گزرے پس وہ پھر آیا کہ اس راستے سے گزرے" مساغا میم پر زبر اور غین معجمہ ہے جس کے معنی راستہ کے ہیں، فَدَفَعَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشَدَّ مِنَ الْاُوْلٰى فَنَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ "پہلے جو روکتے وقت ابو سعید نے اسے مارا تھا اب اس سے زیادہ مارا پس ابو سعید کے ہاتھ سے اسے بہت زیادہ درد پہنچا" ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ فَشَكَا اِلَيْهِ مَالَقِيَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ "پس وہ مروان بن حکم کے پاس گیا" اس وقت یہ مروان حاکم شہر تھا" پس اس جوان نے ابو سعید کی جانب سے جو اسے درد پہنچا تھا اس کی شکایت کی" وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِيْدٍ خَلْفَهُ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ مَالَكَ وَلِابْنِ اَخِيْكَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ "اس جوان کے پیچھے ابو سعید خدری بھی مروان کے پاس گئے تو مروان نے کہا کہ کیا واقعہ پیش آیا تجھے اور تیرے بھتیجے کو" یہ جو بھتیجا فرمایا تو یہ نسبی نسبت نہیں بلکہ اسلامی نسبت سے کہا اور برادر نہیں کہا کیونکہ وہ جوان تھا، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ "ابو سعید نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور لوگوں سے بچنے کے لئے سترہ لگائے" یعنی وہ شے جس کو یہ بطور سترہ کے لگاتا ہے اس نمازی اور لوگوں کے درمیان حائل ہو، فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ "پس تم میں سے کوئی اگر نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے" یعنی نمازی اور سترہ کے درمیان سے "پس نمازی کو چاہیے کہ اس آگے سے گزرنے والے کو منع کر دے" پس وہ گزرنے والا شیطان ہے یعنی اس کا یہ گزرنا شیطانی فعل ہے نووی نے کہا کہ فقہاء میں سے کسی ایک فقیہ کو بھی میں نہیں جانتا کہ وہ اس روکنے کو واجب سمجھتا ہو بلکہ ہمارے اصحاب نے تو صاف طور پر تصریح کی ہے کہ یہ روکنا مستحب ہے مگر ہاں اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے بیہقی نقل کرتا ہے کہ فقاتلہ سے مراد یہ ہے کہ پہلی بار سے دوسری بار روکنا بہت زیادہ سختی سے منع کرنا چاہیے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ اس گزرنے والے کو آرام سے پہلی بار منع کرے اگر آگے سے گزرنے والا گزرنے سے انکار نہ کرے تو پھر نہایت سختی سے اسے روکے یہاں تک کہ قتل کی نوبت آ جائے اگر نمازی نے گزرنے والے کو قتل کر دیا تو اس نمازی پر کوئی سزا نہیں ہے اس لئے کہ شارع نے اس کے ساتھ مقاتلہ کو

مباح قرار دیا ہے اور مقاتلہ مباحہ میں ضمان (تاوان) نہیں ہے اور اس مقاتلے سے مراد ہتھیار کے ساتھ لڑنا نہیں ہے اور نہ آگے سے گزرنے والے کی طرف جا کر اس سے لڑنا نمازی کو چاہیے کہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھے اور فعل کثیر کا مرتکب نہ ہو کہ یہ مفسد نماز ہے۔

## بَابُ

### اِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

"یہ باب ہے کہ مصلی (نمازی) کے آگے سے گزرنا کتنا گناہ ہے" یعنی باوجود اس کے کہ نمازی کے آگے سترہ ہو اور یہ گزرنے والا اس کے درمیان سے گزرے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی امام مالک نے وہ ابی النضر سے روایت کرتا ہے" نون پر زبر اور ضاد معجمہ پر جزم ہے اس کا نام سالم بن امیہ ہے عمر بن عبیداللہ کا آزاد کردہ ہے عمر، عین مہملہ پر پیش ہے عبیداللہ عین مہملہ پر پیش ہے "وہ بسر بن سعید سے روایت کرتا ہے" بسر، بائے موحدہ پر پیش ہے سین مہملہ پر جزم ہے سعید، عین مہملہ کے نیچے زیر ہے، اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلَى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "یہ کہ تحقیق زید بن خالد" جھنی ہے انصاری ہے صحابی ہے "نے اس بسر کو ابی جھیم کی طرف بھیجا" جھیم جیم پر زبر اور ھاء پر زبر ہے اس کا نام عبداللہ انصاری ہے "تا کہ وہ اس سے پوچھے" یعنی ابی جھیم سے "کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا سنا ہے" فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي "اس شخص کے بارے میں جو نمازی کے آگے سے گزرتا ہے" فَقَالَ اَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ "پس ابو جھیم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ "اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس پر اس گزرنے سے کتنا عذاب ہے تو اس نمازی کے آگے گزرنے سے یہ پسند کرتا کہ چالیس (برس) یہ کھڑا رہتا" قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِي قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً "ابو النضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ بسر نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال کہے" اور بزاز نے چالیس خریف رزایت کی ہے اور ابو هریره رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سو سال کہا ہے اور یہ سب عبارتیں تقاضا کرتی ہیں کہ نمازی کے آگے گزرنے



Marfat.com

والے کے لئے بہت زیادہ عذاب ہے اس لئے کہ دنیا کا بہت زیادہ عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہوتا ہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

## بَابُ

### اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي

"یہ باب ایک شخص کا دوسرے شخص کے روبرو ہونا اس حال میں کہ دوسرا آدمی نماز پڑھ رہا ہو" کی کراہیت کے بیان میں ہے، وَكَرِهَ عُثْمَانُ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازی کے آگے منہ بہ منہ کھڑے ہونے کو مکروہ جانا ہے" اور استقبال کے معنی کسی کے منہ بہ منہ آمنے سامنے کھڑے ہونے کو کہتے ہیں لہذا چاہیے کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے کی طرف منہ نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے، وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ "اور یہ کراہیت وقتی ہے کیونکہ نمازی کے سامنے آنے والا نمازی کو اس کے خشوع و خضوع سے باز رکھتا ہے" فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهٖ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَالَيْتُ "پس اگر نمازی کو اس کے خشوع سے غافل نہیں کرتا" تو اس کا روبرو ہونا کوئی باک (نقصان) نہیں رکھتا "پس تحقیق زید بن ثابت نے کہا کہ میں مذکورہ سامنے آنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا" اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ "تحقیق مرد دوسرے مرد کی نماز کو نہیں توڑتا" اِن، ہمزہ کی نیچے زیر ہے اس لئے کہ جملہ مستانفہ ہے سبب عدم المبالات کے جواب سے یعنی کونسی چیز عدم المبالات ہے۔

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا "ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن خلیل نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی علی بن مسہر نے" میم پر پیش ہے سین مہملہ پر جزم ہے اور ھاء کے نیچہ زیر ہے اور رائے مہملہ ہے" وہ اعمش سے روایت کرتا ہے وہ مسلم سے روایت کرتا ہے وہ مسروق سے روایت کرتا ہے اور وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے" اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ "یہ کہ تحقیق شان یہ ہے عائشہ صدیقہ



Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ کونسی چیزیں نماز کو قطع کر دیتی ہیں" فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ "پس لوگوں نے کہا کہ اس نماز کو کتا گدھا اور عورت توڑ دیتی ہے" یعنی ان تین چیزوں میں سے ایک بھی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا "پس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا البتہ تحقیق تم نے ہمیں کتا بنا دیا" یعنی نماز کے توڑنے کے حکم میں تم نے ہمیں کتوں کی مثل قرار دے دیا ہے، لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي لَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ "اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور میں ان کے اور قبلے کے درمیان ہوتی" وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ "در آں حالیکہ میں چارپائی پر پہلو کے بل لیٹی ہوئی ہوتی پس مجھے کوئی ضرورت پیش آتی" یعنی حاجت انسانی، وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهٗ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا "اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوں اور میں آگے سے گزروں پس اس طرح میں نکلتی کہ بہت خفیہ اور آہستگی سے کھسک کر نکل آتی" یعنی بغیر اس کے کہ اٹھوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے اپنی حاجت کے لئے چل کر آؤں، وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ "اور ہمیں خبر دی ہے علی بن مسہر نے اعمش سے روایت کرتا ہے" سابقہ اسناد کے ساتھ "ابراہیم نخعی سے روایت کرتا ہے وہ اسود سے روایت کرتا ہے" یہ ابن زید نخعی ہے "وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے" جس طرح کہ مسروق عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مضاً روایت کرتا ہے اور نحوہ۔ جو نصب کے ساتھ ہے تو یہ اخبرنا کا مفعول ہے۔

## بَابُ

### الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا بغیر کراہت کے جواز ہے"

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا "ہمیں حدیث بیان کی مسدد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحیٰی نے" یہ القطان ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ھشام نے" یہ ھشام بن عروہ ہے "اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے باپ نے" اس کے باپ کا نام عروہ ہے "وہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے"



Marfat.com

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ "ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے سوئی ہوئی ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبلہ کے درمیان حائل ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچھونے پر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اعتراض، کسی چیز کا سامنے ہونا اور درمیان میں حائل ہونا کذا الصراح۔ اور اس جگہ پر مراد ہے کہ سونے کی کیفیت اس طرح تھی جس طرح امام کے سامنے جنازہ پڑا ہوا ہوتا ہے، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ "پس جس وقت وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے بیدار کر دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی" اور احکام مشروع کی ادائیگی میں جو حکم مرد کے لئے ہے وہی عورت کے لئے ہے مگر کوئی ایسا حکم جس پر کوئی خاص دلیل واقع ہوئی ہو پس اس وقت ترجمۃ الباب کے ساتھ حدیث کی مطابقت ہو گئی کذا فی القسطلانی۔ جب سونے والی عورت کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہو گئی تو سونے والے مرد کے پیچھے نماز پڑھنے والے کا جواز بطریق اولی ہو گیا۔ یا سونے والے شخص کو مرد ہے یا عورت اٹھانے کا ارادہ کیا ہے اور اس حدیث میں سوئے ہوئے کو اٹھانا مستحب ہے کذا فی الکرمانی۔

## بَابُ

### التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ

"یہ باب ہے کہ عورت کے پیچھے نفل نماز پڑھنے کے بیان میں"

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی امام مالک نے وہ ابی النضر سے روایت کرتا ہے" نضر ضاد معجمہ ہے یہ عمر بن عبیداللہ کا آزاد کردہ ہے عبیداللہ مصغر ہے "وہ ابی سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرتا ہے وہ ام المومنین زوجہ رسول خدا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے" اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ "یہ کہ تحقیق واقع یہ ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سو جاتی تھی اس حال میں کہ میرے دونوں پاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل سجدہ کرنے کی جگہ پر ہوتے" فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا "جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے کہ سجدہ



Marfat.com

فرمائیں تو اپنے ہاتھ مبارک سے مجھے اشارہ فرماتے تو میں اپنے دونوں پاؤں کو اکٹھا کر لیتی پھر جس وقت قیام فرماتے تو میں پاؤں کو لمبا کر دیتی" اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے اس ارشاد پر وہ عذر بیان کرتی ہیں کہ، وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْهَا مَصَابِیْحُ "اور ان دنوں میں گھروں میں چراغ نہیں تھے" یہ اس لئے فرمایا کہ اگر چراغ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشارہ کرنے کی ضرورت اور احتیاج نہیں ہوتی اور میں خود بخود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدہ کرنے کے وقت پاؤں اکٹھا کر لیتی اور ترجمۃ الباب کے ساتھ اس حدیث کی یہ مطابقت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرائض مسجد میں ادا کرتے تھے لہٰذا یہ نماز نفل تھی اور تو کہے کہ خلف کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ عورت کی پیٹھ کی طرف نمازی کا منہ ہو تو کونسی دلیل ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس بات کو ہم تسلیم ہی نہیں کرتے اگر تسلیم کر لیں تو نیند کرنے والے کو سنت طریقہ ہے کہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور منہ قبلے کی طرف کرے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے غالب امید یہی ہے کہ انہوں نے اس حالت کو ترک نہ کیا ہو۔

# باب

## مَنْ قَالَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ

"یہ باب اس بیان میں ہے کہ جس نے یہ کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی"

بغیر نمازی کے غیر فعل کے،

حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ عَنْ عَائِشَۃَ "ہمیں حدیث بیان کی عمر بن حفص نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی میرے والد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی اعمش نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نخعی نے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے" قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ مسلم عَنْ مسروق عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا "اپنی پہلی سند کے ساتھ اعمش نے کہا اور ہمیں حدیث بیان کی مسلم نے وہ مسروق سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتا ہے" اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَهَا مَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ "یہ کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ کتا، گدھا اور عورت کے آگے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے" ما موصولہ ہے اور یقطع الصلوۃ صلہ موصول ہے والکلب خبر ہے والحمار والمراۃ اس پر عطف ہے، فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْکِلَابِ



Marfat.com

"پس ام المومنین نے کہا کہ تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کی مثل قرار دیا ہے" لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم يُصَلِّي وَ اَنَا عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً "خدا کی قسم تحقیق میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اس حال میں کہ میں چارپائی پر پہلو کے بل لیٹی ہوتی اور میری چارپائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبلے کے درمیان میں ہوتی" فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم "پس مجھے کوئی انسانی کام پیش آ جاتا تو میں اس بات کو نہایت ہی ناپسند کرتی کہ بیٹھ جاؤں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف کا باعث بنوں" فَاَنْسَلَّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ "پس میں چارپائی کے پاؤں کی طرف سے بہت ہی آہستگی کے ساتھ نکل آتی" اور اس حدیث کی اپنے ترجمۃ الباب کے ساتھ یہ مطابقت ہے کہ عورت جو کہ امور خانہ داری میں مشغول رہنے والی ہے نمازی کے آگے گزر جانے سے نمازی کی نماز کو قطع نہیں کرتی تو کتا اور گدھا خود آگے گزر جانے سے بطریق اولیٰ نماز کو قطع نہیں کرتا اور وہ احادیث جن سے کتا گدھا اور عورت کے آگے سے گزر جانے کے ساتھ نماز کے ٹوٹ جانے کا ذکر آتا ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں اور ان کا حکم باقی نہیں رہا،

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ "ہمیں حدیث بیان کی اسحٰق نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن ابراہیم نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی برادر زادہ ابن شہاب نے" اَنَّهٗ سَاَلَ عَمَّهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ "تحقیق اس برادر زادہ ابن شہاب نے اپنے چچا سے پوچھا" کہ وہ شہاب ہے "کہ کونسی چیز اس نماز کو قطع کرتی ہے" یعنی وہ کونسی شے ہے کہ نمازی کے آگے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، فَقَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ "پس ابن شہاب نے کہا کہ کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی" اور یہ عام مخصوص البعض ہے اس لئے بہت سے اور قول و فعل ہیں جو نماز کو توڑ دیتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ یہ تین چیزیں کتا گدھا اور عورت نماز کو نہیں توڑتیں کہ جن کا نزاع پیدا ہوا ہے، اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ "ابن شہاب نے کہا کہ مجھے ابن عروہ ابن زبیر نے خبر دی ہے" اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ "یہ کہ تحقیق زوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ خدا کی قسم! جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت بھی اٹھتے تو رات کی نماز پڑھتے" ومن اللیل، یقوم کے متعلق ہے، وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ "تحقیق میں اپنے بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبلہ کے درمیان پڑی رہتی تھی"



Marfat.com

علی فراش اھلہ، یقوم کے ساتھ متعلق ہے اور مصلی کے ساتھ متعلق ہے اور بعض نسخوں میں بجائے من فراق اھلہ کے عن فراش اھلہ آیا ہے۔ جو یقوم کے ساتھ متعلق ہے اور نسخہ اول اس بات کا مقتضی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز اپنے اھل کے بچھونے پر تھی۔

## بَابٌ

اِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيْرَةً عَلٰى عُنُقِهِ

"یہ باب تنوین کے ساتھ ہے" یعنی یہ باب ہے "جس وقت نمازی کہ چھوٹی بچی کو گردن میں اٹھائے" یعنی اس وقت نمازی کی نماز فاسد نہیں ہوتی اور بعض نسخوں میں لفظ فی الصلوۃ بھی موجود ہے یعنی کہ جس وقت نمازی اپنی چھوٹی بچی کو نماز میں اٹھائے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ "ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف تیمی نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی امام مالک نے وہ روایت کرتا ہے عامر بن عبداللہ بن زبیر العوام سے وہ روایت کرتا ہے عمرو بن سلیم الزرقی سے وہ ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے" یہ صحابی ہے، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ "یہ کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اس حال میں کہ بی بی امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے" حامل، تنوین کے ساتھ ہے اور امامہ کے ہمزہ پر پیش ہے یہ منصوب بنا بر مفعولیت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے شادی کی یہ جملہ اسمیہ حال ہے، بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهِيَ لِاَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ "امامہ زینب کی لڑکی ہے اور زینب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہے اور یہ امامہ ابی العاص کی لڑکی تھی" اور اس کا نام مقسم ہے میم کے نیچے زیر ہے اور سین مہملہ پر زبر ہے اور بعض کے نزدیک لقیط یا قاسم یا مہشم یا ھشیم یا یاسر ہے مختلف اقوال کی بنا پر" اور وہ ابن ربیعہ ابن عبد شمس ہے" یہ بدر کے دن قیدی بنا اس لئے کہ کافر تھا پھر اسلام لایا اور ہجرت کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لڑکی لوٹا دی اسے اور اسی کے نکاح میں فوت ہوئی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا "اور جس وقت سجدہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



Marfat.com

اس کو زمین پر اتار دیتے اور جس وقت کھڑا ہونے لگتے تو اس امامہ کو اٹھا لیتے" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کام صرف جواز کے طور پر کیا تھا اور ہمیں بھی جائز ہے کہ شرع کا حکم قیامت تک جائز ہے اور قسطلانی میں ہے کہ یہ ہمارا اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا مذہب ہے اور مالکیہ نے نماز میں کوئی عمل کرنے کی حرمت کا کہا ہے حالانکہ یہ مردود ہے (یعنی رد کیا گیا ہے) کیونکے امامہ کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد ہے کہ اِنّ فِی الصَّلٰوۃ لشغلاً یعنی نماز بھی ایک شغل ہے جو دوسرے اشغال کو روک دیتا ہے اس لئے یہ ارشاد ہجرت سے پہلے کا ہے اور واقعہ امامہ ہجرت کے کافی مدت بعد کا ہے اور امام مالک کا اس کو نفل نماز پر حمل کرنا بھی درست نہیں کیونکہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے رَایتُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم یَؤُمُّ النَّاسَ و اُمَامَۃَ علی عَاتِقِہٖ یعنی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت کرا رہے تھے لوگوں کو در آنحالیکہ امامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش پر تھی اور دوسری احادیث بھی ہیں جو کہ فرض نماز پر دلالت کرتی ہیں اور یہ جواب بھی مردود (رد کیا گیا) ہے کہ یہ نماز، نماز نافلہ ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نفل نماز کی امامت معہودہ نہیں ہے اور اس وجہ سے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفل نماز مسجد میں نہیں پڑھتے تھے اور خطابی نے یہ جو حمل کیا ہے کہ یہ عمل مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا نہیں تھا بلکہ امامہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو تعلق اور الفت رکھتی تھی اس بناء پر وہ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیام کے وقت لپٹ جاتی اور دوش اقدس پر بیٹھ جاتی اور سجدہ کے وقت دوش مبارک سے علیحدہ ہو جاتی۔ اس کو معارضہ کیا گیا ہے اس حدیث کے ساتھ جو کہ ابو داؤد نے بطریق مقبری روایت کی ہے، حتی اذا اراد ان یرکعَ اخذھا فوضعَھا ثم رکع و سجد حتی اذا فرغ من سُجودِہٖ و قام اخذھا و ردھا فی مکانھا "یعنی جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اسی امامہ کو لے لیتے تھے پھر اسے زمین پر اتار دیتے اور پھر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے جس وقت کہ اپنے سجدہ سے فارغ ہو جاتے اور کھڑا ہونے کا ارادہ فرماتے تو اس امامہ کو لے کر اس پہلی جگہ پر اٹھا لیتے یعنی پیٹھ مبارک پر انتہی" اور وہ جو کہ بطریق جریج امام احمد نے روایت کی ہے، وَاِذَا قَامَ حَمَلَھَا فَوَضَعَھَا علی رقبتہٖ "یعنی جس وقت کھڑا ہونے کا ارادہ فرماتے تو اس امامہ کو اٹھا لیتے اور اپنی گردن مبارک پر بٹھا لیتے اور یہ روایتیں قطعاً واضح ہیں کہ اٹھانا اور اتارنا موجود ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ کہ امامہ کی جانب سے، جان لینا چاہیے کہ عمل نماز میں جس وقت تھوڑے ہو یا علیحدہ علیحدہ ہوں نماز کو باطل نہیں



Marfat.com

کرتے اور اس جگہ یہی واقع ہوا کہ ایک رکن میں ایک عمل پے در پے نہیں ہوا ہے اور نہ ہی دوسرا عمل دوسرے رکن میں، اور یہ دعویٰ کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت تھی جس طرح اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچے کے بول سے بچنے کی خصوصیت ہے نہ کہ کسی دوسرے کو سوائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، یہ دعویٰ مردود ہے (رد کیا گیا ہے) اس لئے کہ عدم خصوصیت اصل ہوا کرتی ہے اور اسی طرح یہ کہنا کہ یہ ضرورت تھی اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی نہ تھا جو امامہ کو سنبھالنے کے لئے کافی ہوتا، اگر اس کو چھوڑ دیتے تو وہ روتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز میں شاغل ہو جاتی تو اس سے بہتر شغل ہی تھا کہ اس کو اٹھاتے چنانچہ امام نووی نے کہا ہے کہ یہ تمام دعوے باطل ہیں ان پر کوئی دلیل نہیں ہے اور کسی چیز میں کوئی ایسی حدیث نہیں جو کہ قواعد شرعیہ کا انکار کرے انتہی۔ سوائے اس کے نہیں کہ امام بخاری کا اس حدیث کو اس جگہ لانا اس لئے ہے تاکہ ثابت ہو جائے کہ بچی کا اٹھانا نماز میں کوئی ضرر پیدا نہیں کرتا حالانکہ بچی کا اٹھانا سخت تر ہے نمازی کے آگے سے گزرنے سے پس عورت کا نماز میں آگے سے گزر جانا بطریق اولیٰ مضر نہیں۔ کذا فی الکرمانی۔

## بَابٌ

اِذَا صَلّٰی عَلٰی فِرَاشٍ فِیْہِ حَائِضٌ

"یہ باب تنوین سے ہے یعنی یہ باب ہے جب مرد نے بستر پر نماز پڑھی جبکہ اس میں حائضہ ہو" اس کی نماز صحیح ہے یا مکروہ ہے یا مکروہ نہیں ہے،

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ اَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ "ہمیں حدیث بیان کی عمرو بن زرارہ نے" زائے معجمہ پر زبر اور دونوں را پر بھی زبر ہے "اس نے کہا کہ مجھے خبر دی ھشیم نے" حا پر پیش ہے اور یہ مصغر ہے "وہ روایت کرتا ہے شیبانی سے" شین معجمہ پر زبر ہے "وہ روایت کرتا ہے عبداللہ بن شداد بن اسامہ بن الھاد سے" دال پر شد ہے "اس نے کہا کہ مجھے خبر دی میری خالہ میمونہ بنت حارث نے" یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں، قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهٗ عَلَيَّ وَاَنَا عَلٰى فِرَاشِي "ام المومنین نے کہا کہ میرا بستر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصلیٰ کے



Marfat.com

پہلو میں تھا بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا مجھ پر آ گرتا" جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے "اور میں اپنے بستر پر ہوتی" یعنی حالت حیض میں چنانچہ دوسری روایت میں وانا حائض مذکور ہے اور حیال، حائے مہملہ کے نیچے زیر ہے بائے مثناۃ تحتیہ خفیفہ پر زبر ہے جس کے معنی جنب (پہلو) کے ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ "ہمیں حدیث بیان کی ابو النعمان نے" نون پر پیش ہے اس کا نام محمد بن الفضل ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالواحد بن زیاد نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شیبانی نے" شین معجمہ پر زبر ہے " اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن شداد نے" دال پر شد ہے، ابن اسامہ بن الھاد ہے،

قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ نَائِمَةٌ "عبداللہ بن شداد نے کہا کہ میں نے میمونہ سے سنا" میمونہ ام المومنین زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اس کی خالہ ہیں "وہ کہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو کے نزدیک سو رہی ہوتی تھی" فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ "پس جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے مجھے لگتے" اور ایک دوسرے نسخے میں الی جنبہ کی جگہ الی جانبہ ہے اور اصابنی کی جگہ اصابتنی ہے اور بجائے ثوبہ کے ثیابہ ہے اور بعض نسخوں میں زَادَ مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ وَاَنَا حَائِضٌ "زیادہ کیا ہے مسدد نے خالد سے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سلیمان الشیبانی نے اس کلمے کے ساتھ و انا حائض اور میں حائضہ تھی۔

## بَابٌ

هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِكَيْ يَسْجُدَ

"یہ باب تنوین سے ہے" یعنی یہ باب ہے "آیا مرد اپنے ہاتھ سے اپنی عورت کو اشارہ کرے سجدہ کرتے وقت تاکہ وہ سجدہ کر لے"۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ "ہمیں حدیث بیان کی عمرو بن علی نے" عمرو کی عین مہملہ پر زبر ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحیٰی نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ نے" عین مہملہ پر پیش ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی



Marfat.com

قاسم نے" بن محمد بن ابی بکر ہے "وہ روایت کرتا ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے" قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَ الْحِمَارِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بہت ہی بری بات ہے کہ تم لوگوں نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر ٹھرا دیا حالانکہ خدا کی قسم کہ تحقیق میں نے اپنے آپ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے" صاحب کشاف نے کہا ہے کہ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک مفعول کو اس وقت حذف کر دینا جائز ہے جبکہ فاعل با مفعول ہو کہ یہ افعال قلوب کا خاصہ ہے اور اس جگہ فاعل با مفعول متحد ہے پس مفعول ثانی کو حذف کر دیا گیا ہے اب تقدیر عبارت اس طرح ہو گی، رایت نفسی معترضة بین یدیه' وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا "اور حال یہ ہے کہ میں لیٹی رہتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبلہ کے درمیان پس جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ فرمانے کا ارادہ کرتے تو اشارہ کر دیتے" یعنی اپنے ہاتھ کی مبارک انگلیوں سے میرے پاؤں کو ہلا دیتے "پس میں اپنے دونوں پاؤں کو اکٹھا کر لیتی" یعنی ان دونوں پاؤں کو اپنے سینہ سے اکٹھا کر لیتی اور سمیٹ لیتی تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ فرما لیں"

## بَابٌ

### اَلْمَرْأَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّيْ شَيْئًا مِنَ الْأَذٰى

"یہ باب تنوین کے ساتھ ہے" یعنی یہ باب ہے "عورت دور کرے نمازی سے" ہٹا دے پھینک دے "اس چیز کو" یعنی نجاست کو جو ناپسندیدہ ہو "نماز کی حالت میں"

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ "ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے" اور بعض نسخوں میں اسحٰق السور ماری ہے یعنی سین مہملہ پر پیش اور واو پر جزم اور راء مہملہ پر زبر اس کے بعد میم ہے پھر اس کے بعد الف ہے اور اس کے بعد رائے مہملہ کے نیچے زیر ہے اور بعض نے سر ماری کہا ہے سین مہملہ پر پیش ہے رائے مہملہ پر جزم ہے اور بعض نے سین مہملہ کے نیچے زیر اور بعض نے اس پر زبر کہی ہے اور یہ سرمار بخارا کے قریوں میں سے ایک قریہ ہے یہ اسی کی نسبت سے ہے اور یہ اسحٰق بڑا شجاع تھا کہ گویا ایک ہزار

ترک کو اس نے مارا ہے "اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ بن موسیٰ نے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی اسرائیل نے وہ ابی اسحٰق سے روایت کرتا ہے وہ عمرو بن میمون سے روایت کرتا ہے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے" جو صحابی ہے، قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قَائِمٌ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اچانک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے تھے اس حال میں کہ نماز پڑھ رہے تھے کعبۃ اللہ کے نزدیک" بینم میں حال مفاجات کے لئے ہے اور اذ مفاجات کے لئے اکثر آتا ہے جو سمجھا جاتا ہے، وَجَمْعُ قُرَیْشٍ فِیْ مَجَالِسِھِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْھُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰی ھٰذَا الْمُرَائِیْ "اور حالانکہ اپنی جگہ پر قریش کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک ان قریش میں سے ایک کہنے والے نے کہا کیا تم نہیں دیکھتے ہو اس ریاکار کی طرف" جو لوگوں کو اپنی عبادت دکھاتا ہے اور تنہائی میں عبادت نہیں کرتا، اَیُّکُمْ یَقُوْمُ اِلٰی جَزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَیَعْمِدُ اِلٰی فَرْثِھَا وَدَمِھَا وَسَلَاھَا "تم میں کون ہے جو اٹھے اور آل فلاں کے ہاں اونٹ ذبح کیا گیا ہے جائے اور اس اونٹ کی گوبری سے بھری ہوئی اوجھڑی اور اس کا خون اور اس کا پوست (جھلی) کہ جس کے اندر بچہ ہوتا ہے اٹھا کر لے آئے" جزور، جیم پر زبر ہے مرا ہوا اونٹ جو نر ہو یا مادہ، یعمد میم کے نیچے زیر ہے جس کے معنی قصد کے ہیں، فرث فاء پر زبر ہے اور رائے مہملہ پر جزم ہے اور ثائے مثلثہ ہے اور سلا، سین مہملہ پر زبر ہے لام پر بھی اور الف مقصورہ ہے وہ چمڑا (جھلی) جس کے اندر بچہ ہوتا ہے اور جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر یہ چمڑا باہر آتا ہے، فَیَجِیْئُ بِہٖ ثُمَّ یُمْھِلُہٗ حَتّٰی اِذَا سَجَدَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ "پس اس کو لائے" پس اس کو چھوڑ دے "اور اس کو مہلت دے کہ وہ جس وقت سجدہ میں جائے تو اس کے دونوں کندھوں کے درمیان میں رکھ دے" فَانْبَعَثَ اَشْقَاھُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ "پس جلدی کی" اور تیزی سے گیا "ان کفار کا بدبخت ترین انسان" اور وہ عقبہ بن ابی معیط تھا پس وہ اس کو لایا "تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ فرمایا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اسے رکھ دیا" وَثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سَاجِدًا فَضَحِکُوْا حَتّٰی مَالَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ مِنَ الضَّحِکِ "اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں جمے رہے" ثابت رہے، پڑے رہے "پس وہ" بدبخت اور جہنمی "خوب ہنسے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے تھے" چنانچہ بعض نسخوں میں بجائے الی بعض کے علی بعض آیا ہے، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی فَاطِمَۃَ وَھِیَ جُوَیْرِیَۃٌ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰی وَثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سَاجِدًا حَتّٰی اَلْقَتْہُ عَنْہُ "ایک شخص جانے والا فاطمہ" زہرا جگر گوشہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کو خبر دینے گیا" اور اس واقعہ کی ان کو خبر دی "اور اس وقت فاطمہ



Marfat.com

الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالکل چھوٹی تھیں" اور بہت کم عمر تھیں "پس حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ عالم تھا کہ" دوڑتی ہوئی آئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح سجدہ میں پڑے ہوئے تھے" تاوقتیکہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہنچ گئیں اور اس اوجھڑی اور دوسری چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں سے "اٹھا کر پھینک دیا" جنہیں ان بدبختوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رکھ دیا تھا، وَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ "حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا انتہائی غضب کے عالم میں ان کی جانب متوجہ ہوئیں اس حال میں کہ ان کو برا کہہ رہیں تھیں"

فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ" پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر چکے" اور فارغ ہو گئے نماز سے "تو فرمایا اے اللہ کفار قریش کو ہلاک کر دے، اے اللہ ہلاک کر قریش کو کہ کافر ہیں" پہلے فقرہ کے اعتبار سے مضاف محذوف ہے اور دوسرے فقرہ کے اعتبار سے صفت محذوف ہے۔ کذا فی القسطلانی۔ اور یا اس تقدیر پر ہے کہ علیک بہلاک قریش۔ کذا فی الکرمانی۔ اور اس کلمے کو تین بار دہرایا، ثُمَّ سَمَّى اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ "اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک کا نام لیا اور پھر فرمایا اے میرے اللہ! عمرو بن ہشام کو" کہ یہ ابوجہل کا نام تھا اور اس امت کا فرعون ہے "ہلاک کر اور ہلاک کر عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ بن ربیعہ کو، ولید بن عتبہ کو، امیہ بن خلف کو، عتبہ بن ابی معیط کو اور عمارۃ بن الولید کو" عمارہ، عین مہملہ پر پیش ہے اور تخفیف میم ہے، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم! کہ تحقیق میں نے دیکھا کہ بدر کے دن وہ زمین پر پڑے ہوئے تھے" یعنی زمین پر مردہ اور ہلاک پڑے ہوئے تھے اور یوم بدر کی نسبت اضافت ان کی اس تذلیل کی وجہ سے ہوئی یعنی جس دن کہ بدر کے مقام پر یہ جنگ واقع ہوئی اس جنگ میں یہ سب بدبخت مارے گئے اور جہنم میں داخل ہوئے سوائے عمارہ بن الولید کے، یہ ان دنوں حبشہ میں تھا اور وہیں یہ لعین مرا، جنگ بدر میں حاضر نہ تھا، ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ" پھر ان کو گھسیٹ گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا" قلیب، اس کنویں کو کہتے ہیں جس میں پانی نہ ہو اور وہ خشک ہو، شعبی نے کہا کہ بدر دراصل اس کنویں کا نام ہے اور اس کو بدر اس لئے کہا جاتا ہے کہ ایک شخص جس کا نام بدر تھا اس نے یہ کنواں بنایا پھر اسی کے نام سے موسوم ہو گیا اور اب اس گاؤں کا نام بدر ہے اور قلیب ثانی مجرور ہے کیونکہ یہ قلیب اول کا بدل ہے، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ وَاُتْبِعَ اَصْحَابَ الْقَلِیْبِ لَعْنَۃً" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ قلیب والوں پر لعنت بھیج" یعنی وہ کافر جو بدر کے بھنڈر کنویں میں پھینکے گئے ان کے پیچھے ان پر لعنت بھیج یہ معنی اس اعتبار سے ہو گا کہ اتبع، امر کا صیغہ ہو اور اصحاب القلیب مفعول بہ ہو اور اگر اتبع، ماضی مجہول کے صیغہ سے پڑھا جائے اور اصحاب قلیب کو نائب فاعل سمجھا جائے تو پھر اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اصحاب قلیب پر لعنت بھیجی گئی، اصحاب قلیب وہ کافر ہیں جو کہ بدر کے دن مارے گئے، ہلاک ہوئے اور کنویں میں پھینک دیے گئے یعنی وہ مقتول ہوئے دنیا میں مطرود اور ملعون ہو گئے اور آخرت میں اس پھل کو پا لیا جو انہوں نے دنیا میں بویا تھا۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ شرح غوثیہ (فارسی) مترجمہ حضرت محدث کبیر استادنا و مرشدنا شاہ محمد غوث پشاوری ثم لاہوری صاحب بن ابو البرکات سید حسن صاحب ٹھٹھوی ثم پشاوری کے دوسرے پارہ کا اردو ترجمہ مکمل ہو گیا۔

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری الگیلانی

حال وارد ایبٹ آباد

بر مکان H 995

برخوردار سید محمد حسنین قادری،

عقب امتیاز اکیڈمی

بروز جمعہ بوقت ۱۰ بجے صبح

۶ ستمبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۶ صفر المظفر ۱۴۱۲ھ

Marfat.com

Marfat.com